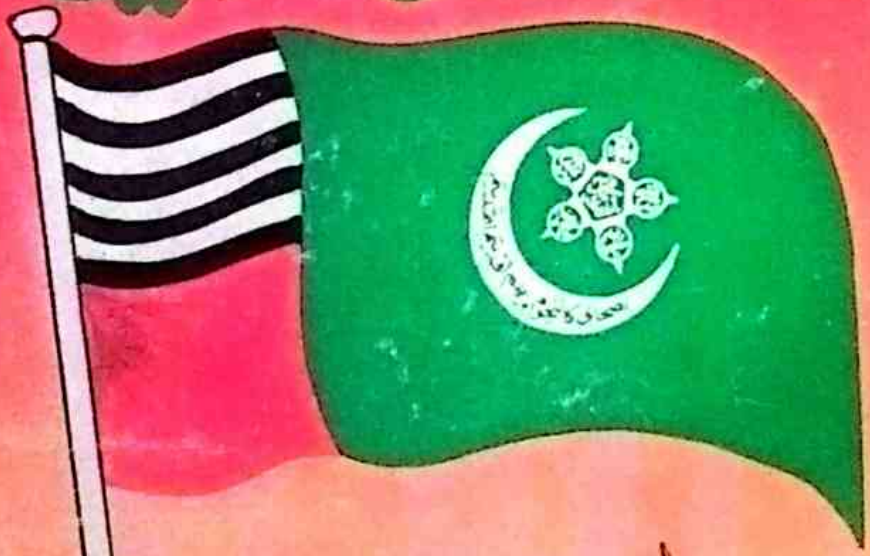
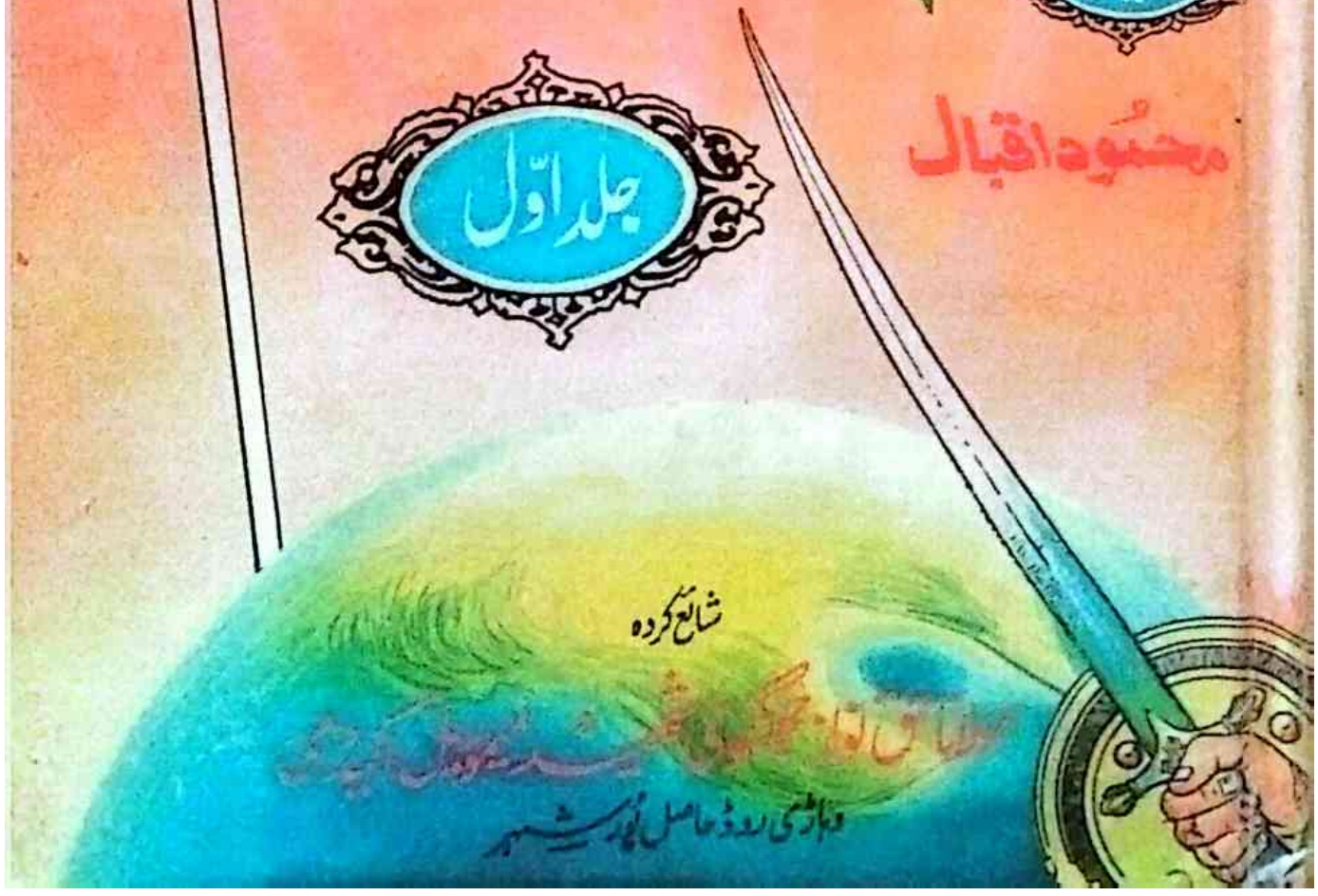
مؤرخ اسلام جانشین
امیر عزیمت حضرت مولانا
ضیاء الرحمٰن فاروقی
سرپرست اعلیٰ، سپاہ صحابہ پاکستان

15 یادگار تاریخی تقریریں



ترتیب
محمود اقبال

جلد اوّل



شائع کردہ
وفاقی روڈ حاصل پور شہر



CamScanner

مؤرخ اسلام و جانشین امیر عزیمت حضرت مولانا

ضیاء الرحمٰن فاروقی

سرپرست اعلیٰ: سپاہ صحابہؓ پاکستان کی

15 یادگار تاریخی تقریریں

ترتیب

محمود اقبال

جلد اوّل

شائع کردہ

مولانا حق نواز جھنگوی شہید میموریل اکیڈمی

وہاڑی روڈ حاصل پور شہر

نام کتاب ——— مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کی ۵ یادگار تقریریں

ترتیب ——— محمود اقبال

تاریخ اشاعت ——— ۲۲ فروری سنہ ۱۹۹۲ء

تعداد ——— بائیس سو

کتابت ——— غلام محی الدین شاد خوش نویس

قیمت ——— ۷۵ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ خلافت راشدہ وہاڑی روڈ

حاصلپور شہر فون: ۲۷۹۱ (۰۶۹۶)

انتساب

اس ماں کے نام

جس کی کوکھ سے ایشیا میں
ایک عظیم خطیب نے
جنم لیا جس کی للکار سے حکمرانوں کے
ایوانوں میں لرزہ طاری ہو جاتا۔ اور
جس نے انتھک اور پرخلوص شب و روز
محنت سے سپاہ صحابہؓ کو ایک
چٹان کی مانند کفر کے
سامنے لا کھڑا کیا

محمد اقبال ملتانی

فہرست

جانشین امیر عزیمت حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کی

پندرہ یادگار تقریریں "جلد اوّل"

نمبر شمار	مقام	موضوع	صفحہ نمبر
۱	جھنگ	سیرۃ النبی ﷺ	۲۰
۲	جھنگ	عظمت قرآن	۴۰
۳	بہاولپور	رد شیعت کانفرنس شان صدیق اکبرؓ	۵۵
۴	جھنگ	شہادت حضرت عثمان غنی رضؓ	۷۸
۵	جھنگ	سیرۃ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضؓ	۱۰۳
۶	جھنگ	سیرۃ سیدنا امیر حمزہ رضؓ	۱۲۳
۷	کبیر والہ	سیرۃ سیدنا امیر معاویہ رضؓ	۱۳۹
۸	جھنگ	قاتلان حسین رضؓ کون	۱۶۰
۹	کہروڑ پکا	حق نواز جھنگوی رحؒ ایک شخصیت ایک قائد	۱۸۴
۱۰	جھنگ	شہادت اور سیاہ صحابہ رضؓ	۲۰۷
۱۱	اوکاڑہ	شہادت ایثار القاسمی رحؒ اور شیعہ کا کفر	۲۱۸
۱۲	کراچی	شیعہ بدترین کافر ہے	۲۴۴
۱۳	صادق آباد	شیعہ کے ساتھ امت مسلمہ کا اصل اختلاف	۲۶۴
۱۴	ملتان	نیو ورلڈ آرڈر اور خمینی کا کفر	۲۸۷
۱۵	جھنگ	مرزائیت کا آپریشن اور علماء دیوبند	۳۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدمت گزاری

مولانا حق نواز جھنگوی شہید میموریل اکیڈمی کا مقصد شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے مشن اور پیغام کو گھر گھر پہنچانا ہے اور شہید ناموس صحابہؓ اور قائدین سپاہ صحابہؓ کی تقاریر کو کیسٹوں، کتابوں اور پمفلٹوں کی شکل میں محفوظ کر کے پوری دنیا میں پھیلانا ہے تاکہ نئی نسل اس سے استفادہ حاصل کر سکے جانشین امیر عزیمت حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی مرتبت سپاہ صحابہ پاکستان کی پندرہ تاریخ ساز تقاریر پمفلٹوں اور خصوصت جلد کی صورت میں پہلی جلد شیپ چکی ہے شہید ناموس صحابہؓ امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید بانی سپاہ صحابہ پاکستان جرنیل سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا ثناء القاسمی ایم این اے شہید جرنیل سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید سپاہ صحابہؓ صوبہ سندھ اور دیگر قائدین سپاہ صحابہؓ کی یادگار تقاریر زیر طبع ہیں تاکہ یہ قیمتی سرمایہ محفوظ رہے

قائد سپاہ صحابہ حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی ۱۵ تاریخ ساز تقریریں پہلی جلد میں مندرجہ ذیل ہیں

نمبر شمار	مقام	موضوع	وقت تقریر	قیمت کتابچہ	
۱	جھنگ	عظمت قرآن	ایک گھنٹہ	پانچ روپے	
۲	"	سیرت النبیؐ	"	"	
۳	بہاولپور	رد شیعت کانفرنس بہاولپور	ڈیڑھ گھنٹہ	پانچ روپے	
۴	جھنگ	شہادت حضرت عثمان غنیؓ	ایک گھنٹہ	پانچ روپے	
۵	"	سیرت سیدنا علی المرتضیٰؓ	"	"	
۶	گمبروالہ	سیرت سیدنا امیر معاویہؓ	"	"	
۷	جھنگ	شہادت امیر حمزہؓ	ڈیڑھ گھنٹہ	پانچ روپے	
۸	"	قاتلان حسینؓ کون؟	"	"	
۹	گمبروالہ	حق نواز جھنگوی ایک شخصیت ایک تحریک	ایک گھنٹہ	پانچ روپے	
۱۰	جھنگ	شہادت اور سپاہ صحابہؓ	ڈیڑھ گھنٹہ	پانچ روپے	
۱۱	کراچی	شیعہ بدترین کافر ہے	"	"	
۱۲	صادق آباد	شیعہ کے ساتھ اہلسنت کا اصل اختلاف	"	"	
۱۳	ملتان	نیو ورلڈ آرڈر اور خمینی کا کفر	"	"	
۱۴	اوکاڑہ	شہادت ثناء القاسمی اور شیعہ کا کفر	دو گھنٹے	"	
۱۵	جھنگ	مرزائیت کا آپریشن اور ملائے دیوبند	ایک گھنٹہ	پانچ روپے	

جانشین امیر عزیمت حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی ۱۵ تاریخ ساز تقاریر پہلی جلد خوبصورت جلد قیمت ۷۵/- روپے

ہدایات

۱۔ ایک گھنٹہ تقریر کی کیسٹ کی قیمت ۳۵/- روپے اور ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی کیسٹ کی قیمت ۴۵/- روپے ہے
۲۔ آپ کسی تقریر کی کیسٹ کتابچہ یا مکمل جلد خط لکھ کر یا ٹیلیفون کر کے بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں۔
۳۔ دینی کتب خانوں اور لائبریریوں کے لئے خصوصی رعایت
۴۔ ۱۰۰/- روپے سے کم سامان منگوانے کی صورت میں پوری رقم پیشگی منی آرڈر کریں
۵۔ ۱۰۰/- روپے سے زائد سامان بذریعہ وی پی منگوانے کے لئے کم از کم ۲۰/- روپے سے ڈاک ٹکٹ یا منی آرڈر پہلے ارسال کریں۔
۶۔ ۲۰۰/- روپے سے زائد سامان بذریعہ وی پی منگوانے کی صورت میں ڈاک خرچ ادارہ برداشت کرے گا کم سامان منگوانے کی صورت میں ڈاک خرچ خریدار کے ذمہ ہوگا۔

خط لکھ کر معلومات حاصل کریں، جواب طلب امور کیلئے جوابی لفافہ ٹھکانہ ارسال کریں

مولانا حق نواز جھنگوی شہید میموریل اکیڈمی مرکزی دفتر حاصل پور شہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

امیر عزیمت شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ بانی سپاہ صحابہؓ پاکستان نے بہت ہی مختصر سی عمر پائی مگر اسی مختصر سی عمر میں جامعہ صدیوں پر محیط کام سرانجام دیئے گئے۔

شیعیت اسلام کیخلاف صدیوں سے صف آرا ہے۔ سیدنا عمر فاروقؓ کے قتل سے مولانا حق نواز جھنگویؒ کے قتل تک ہزاروں نادر روزگار شخصیات اسکی تلواروں سے واصل باللہ ہوئے مگر اس کی پیاس نہیں بجھنے پائی بلکہ اس کے بلکان میں اضافہ ہی ہوتا گیا پوری ملت اسلامیہ نے اس جارحیت کو جانا اور پہچانا شیعیت کی درندگی نے انسانیت اور شرافت کے سامنے ننگی جارحیت کا راستہ اختیار کیا۔

شیعہ کا قدیم لٹریچر بھی اصحابِ رسولؐ کیخلاف بہت زہر بھرا ہے مگر ایرانی انقلاب کے بعد شیعہ لٹریچر فارسی اور اردو میں منظر عام پر آیا ہے۔ اس نے تو شیعیت کا بھانڈہ بیچ چوراہے کے پھوڑ دیا ہے اس قدر غلیظ اور ناپاک فحش زبان اصحابِ رسولؐ کیخلاف استعمال کی گئی کہ شرافت بھی منہ پیٹ کر رہ گئی ہے علماء کرام جو وقت کے تقاضوں کے پیش نظر شیعیت کے مکروہ عزائم و عقائد سے بے خبر ہیں وہ نہیں جانتے کہ شیعیت کیا ہے انہیں چاہیئے کہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو کوسنے کی بجائے شیعہ کے جدید اور قدیم لٹریچر کا مطالعہ کریں تاکہ ان پر شیعہ کا کفر اور مکروہ چہرہ سامنے آسکے دنیا کی کوئی غلیظ سے غلیظ گالی ایسی نہیں ہے جو اصحابِ رسولؐ کی مقدس شخصیات کو نہ دی ہو، خدا، رسولؐ اور دین مقدس کے متعلق وہ کچھ لکھا گیا ہے کہ کوئی مسلمان اسکے مطالعہ کے بعد شیعہ فرقہ کے متعلق کوئی حسن ظن قائم نہیں رکھ سکتا۔ خود خمینی کی لکھی ہوئی کتابوں میں اصحابِ رسولؐ کی توہین میں لکھے ہوئے الفاظ اسطرح بدبو اور سڑاند پھیلاتے ہیں جو اصحابِ رسولؐ کیخلاف خمینی کے باطن میں موجود عداوت کے آئینہ دار ہیں۔

ایران کے اندر خمینی انقلاب کے بعد شیعہ کی قلم اور زبان کے اشتعال اور دل آزاری میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ بدزبانی۔ بدتمیزی اور جارحانہ روش اسقدر بڑھ گئی کہ امن رسالت بھی ان گستاخوں سے محفوظ نہ رہا۔

اسی سناٹے اور گھٹاٹوپ اندھیرے میں سرزمین جھنگ سے ایک آواز ابھری جسے حق نواز جھنگویؒ سے تعبیر کیا گیا۔ اور اس نے اس اندھیرے میں ایک امید و آس کی شمع جلادی اور شیعہ جارحیت کا راستہ روکنے کیلئے ۶ ستمبر ۱۹۸۴ء کو سپاہ صحابہؓ پاکستان کی بنیاد رکھ دی اور دیکھتے ہی دیکھتے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی آواز جھنگ سے نکل کر پورے ملک میں تیزی سے پھیلنا شروع ہوگئی۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے شیعیت کا اصل روپ دکھانے کیلئے انکے اس گندے لٹریچر کو اپنے استغاثہ کے مستدلات بنایا اور انہیں پیش کرکے شیعہ عقائد و نظریات کو طشت از بام کرکے رکھ دیا۔

- مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے عوام کو بتایا کہ شیعہ اسلام کی ان بنیادی چیزوں کو نہیں مانتے۔
- شیعہ کا عقیدہ توحید وہ نہیں ہے جو انبیاء علیہم السلام نے محنت شاقہ سے اُمتوں کو دیا تھا اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں ہزاروں مصائب برداشت کرکے اُمت کو عقیدہ توحید سے مالا مال کر دیا تھا۔
- شیعہ کا عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن صحیح نہیں ہے اس میں ردّ و بدل کر دیا گیا ہے۔
- شیعہ کا عقیدہ ہے کہ حضورؐ کیطرح امام بھی معصوم تھے اس طرح رسولؐ اور غیر رسولؐ کو ایک ہی صف میں لاکر کھڑا کیا۔
- شیعہ نے حضورؐ کو اسقدر اپنے لٹریچر میں گستاخیاں کی ہیں کہ اسکی وجہ سے ان کا اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں رہ جاتا۔
- شیعہ صحابہ کرامؓ کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ • شیعہ صحابہ کرامؓ کو مادر زاد ننگی گالیاں دیتے ہیں۔
- شیعہ کے نزدیک تمام وہ مسلمان کافر ہیں جو حضرت علیؓ کو خلیفہ بلا فصل نہیں مانتے۔
- شیعہ کا کلمہ وہ نہیں ہے جسے تمام امت مسلمہ ایمان اور اسلام کی بنیاد اور اساس سمجھتے ہیں بلکہ شیعہ پوری اُمت مسلمہ سے الگ تھلگ کلمہ رکھتے ہیں جس کے کلمات اس طرح ہیں۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی ولی اللہ خلیفۃ بلا فصل۔

- شیعہ کی اذان مسلمانوں سے جُدا ہے • شیعہ کی نماز کی ترکیب تمام اُمت سے جداگانہ ہے۔
- شیعہ کی فقہ تمام مسلمانوں سے علیحدہ ہے • شیعہ خمینی کو امام معصوم سمجھتے ہیں۔
- خمینی ایرانی قوم کو بدر اور اُحد میں شرکت کرنیوالے اصحابِ رسولؐ سے بہترین سمجھتے ہیں۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اپنی تقاریر میں جہاں شیعہ کی مذہبی غلاظتوں سے عوام میں شیعہ کا اصلی چہرہ دکھایا وہیں پر سیاسی طور پر انہیں اہلسنت کے حقوق کے غاصب اور مسلمانوں اور عالم اسلام کے خلاف یہودی لابی کا ایجنٹ ثابت کیا۔

پاکستان کے شیعہ نے ایران میں خمینی کے انقلاب کے بعد پاکستان میں فقہ جعفریہ کے نفاذ کا

مطالبہ کر دیا اور پاکستان کو شیعہ اسٹیٹ بنانے کیلئے کوششیں شروع کر دی ان حالات میں پاکستان کی سنیت کو خواب غفلت سے بیدار کر کے سیاسیت کیخلاف سینہ سپر ہو جانے کیلئے مولانا حق نواز شہیدؒ نے سپاہ صحابہؓ کی بنیاد رکھی۔ سنیت نے ہمیشہ رفض و سبائیت سے گہرے زخم کھائے ہیں۔ سقوط پاکستان شیعوں کی کارستانی ہے۔

ایران میں سنیوں کا ۲۵ فیصد ہو کر الگ مسجد خانقاہ مدرسہ تعمیر نہیں کر سکتے۔ دینیات الگ نہیں پڑھ سکتے۔ فقہ حنفی پر عمل نہیں کر سکتے تو پاکستان میں دو فیصد کی بازیر دریاں اور نخرے حکومت پاکستان کیوں برداشت کرتی ہے۔ جب ایرانی آئین میں کوئی سنی۔ صدر، وزیر اعظم، وزیر مشیر فوج کا سربراہ، جج اور میئر نہیں بن سکتا تو پاکستان میں شیعہ کو یہ تمام سہولتیں کیوں؟ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے اپنے مشن کو اسقدر عام فہم اور مدلل انداز سے بیان کرتے کہ ہر چھوٹا بڑا آپکی تقریر سے متاثر ہوتا اور ایک نظریہ لیکر اٹھتا۔ آپ تقریر کو عوام کے ذہن کی عیاشی کیلئے نہیں بلکہ سنی کاز کی ذہن سازی کے نظریہ کو پختہ کرنے کیلئے فرماتے۔ جس سے نوجوان ایک ذہن اور ایک عقیدہ و نظریہ لیکر اٹھتے۔ پڑھا لکھا طبقہ تیزی سے آپکے پروگرام اور مشن کو سمجھ رہا تھا اس کی واضح مثال کہ ۱۹۸۸ء کو جب آپ نے جھنگ سے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا تو ریٹرننگ آفیسر کے دفتر میں سرکاری ملازمین کے ڈاک کے ذریعے ارسال کردہ جب ووٹ گنے گئے تو مولانا کے دو ووٹوں کی تعداد ۱۴۷ تھی جبکہ عابدہ حسین کے ۲۰۲ میاں ریاض حسین کے ۱۷۲ اور ذوالفقار بخاری کے ۵۴ اس سے آپ کی تعلیم یافتہ طبقہ میں مقبولیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

سپاہ صحابہؓ کے نوجوان مولانا حق نواز جھنگویؒ شہید کی تقریروں کی پیداوار ہیں۔ یوں تو شاہ ولی اللہؒ سے لیکر شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور محدث شاہ عبدالعزیز دہلوی اور مولانا عبدالشکور لکھنوی تک شیعہ کا کفر کتابوں میں واضح طور پر لکھا گیا تھا۔ مگر یہ کریڈٹ مولانا حقنوازؒ کو جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی تقریروں سے شیعہ جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا اور شیعہ عقائد کا کفریہ ہونا عوامی پیمانے پر آشکارا کیا۔ اور شیعہ کافر ہے" کا نعرہ کتابوں سے اٹھا کر سنی عوام بالخصوص سنی نوجوان کی زبانوں پر جاری کر دیا اور پورا ملک اس نعرے سے گونج اٹھا۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے مشن کا آغاز تو فرمایا۔ لیکن اس مشن کے آغاز کے ساتھ ہی

آپ پر مصائب اور تکالیف کا باب کھل گیا۔ آپ کے مخالفین نے ہر ممکن طور پر روکنے کی کوشش شروع کر دی آپ پر کئی قاتلانہ حملے ہوئے۔ انتظامیہ کو آپ کے خلاف ورغلایا گیا۔ آپ پر جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر جیلوں کے دروازے کھل گئے۔ آپ کو تھانے اور جیلوں میں تشدد کا نشانہ بنایا گیا کئی کئی راتیں آپ کو تھانے میں الٹا لٹکا کر پولیس نے ڈنڈوں سے مارا برف کی سلوں پر آپ کو لٹایا گیا ۲۰۲ جیسے جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات قائم کئے گئے سینکڑوں مقدمے اس کے علاوہ قائم کئے گئے۔ کئی کئی ماہ نظر بند کئے رکھا۔ آپکے سامنے آپکے نوجوانوں کو شہید کیا گیا۔ مگر یہ تمام مصائب مولانا کی حق گوئی کو ختم نہیں کر سکے۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے متعدد تقریروں میں کھلے لفظوں اور برملا ڈنکے کی چوٹ پر کہا کہ شیعو تم کیوں میرے خون کے پیاسے ہو آؤ پاکستان کے کسی صوبے کی عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں مجھ پر مقدمہ دائر کرو کہ یہ شیعہ کو کافر کہتا ہے۔ تم آؤ میں تمہیں عدالت کے کٹہرے میں کافر و مرتد ثابت کرونگا۔ اگر نہ ثابت کر سکوں تو میرا خون تم پر حلال تم مجھے مینار پاکستان پر کھڑا کر کے گولی مار دو بس قصہ ختم۔ اگر تم نے ماں کا دودھ پیا ہے تو آؤ عدالت میں آؤ۔

مولانا پاکستان کو سنی اسٹیٹ بنوانا چاہتے تھے آئندہ الیکشن شیعہ سنی بنیاد پر لڑنا چاہتے تھے۔

مولانا کے پختہ عزم کے سامنے دشمن ٹھہر نہ سکا اور آپکو قتل کرنا ہی اس کا حل سمجھا اور آپکے قتل کی سازشیں ہونے لگی۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے آخری سال ہر تقریر میں واشگاف الفاظ میں کہا کہ شیعو یاد رکھو۔ میں نے موت اور زندگی برابر کر دی ہے مجھے زندگی سے پیار اور دلچسپی نہیں رہی۔ زندگی مجھ پر ایک بار گراں ہے میں اپنی موت کے ساتھ شیعیت کے تابوت کو چوکوں، چوراہوں، سڑکوں پر سر عام لٹکا جاؤنگا۔ اور ایسا لٹکا کر جاؤنگا کہ عام آدمی بھی اسے دیکھ سکے گا۔ میرا قتل رفض و ضلالت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگا۔ وہ دن آئے گا جب پاکستان کی اسمبلی میں شیعیت زیر بحث آئے گی اور اسے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے گا۔

بالآخر ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کو رات آٹھ بجے چار شیعہ رافضیوں نے مولانا حق نواز جھنگوی کو شہیدؒ کر دیا۔ مولانا رتبہ شہادت سے مشرف ہو گئے۔ لیکن وہ اپنے سیاہ حرکتوں کا ابدی ذلت و بدبختی

اور رسوائی پر مہر تصدیق ثبت کر گئے وہ قربانی دیکر سپاہ صحابہؓ کے جیالوں کیلئے مثال پیدا کر گیا۔ مولانا نے سنت کی منزل کی نشاندہی کر دی ہے اس منزل پر جانے کیلئے قافلے رواں دواں رہیں گے۔ انکی صدا ہماری راہنمائی کرتی رہے گی۔ اور سپاہ صحابہؓ کے کارکن اس مقدس مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر دم لیں گے۔

مولانا حقنواز جھنگوی شہیدؒ کو قتل کرنے کے بعد پاکستان کے شیعوں نے ہی نہیں بلکہ ایران کے شیعوں نے گھی کے چراغ جلائے اور خوشیاں منائیں کہ اب ہمیں اس جرأت و ہمت للکار اور یلغار کے ساتھ کافر نہیں کہا جائے گا۔ سپاہ صحابہؓ کے کارکن جو پہلے ہی مصائب اور مشکلات کا شکار تھے۔ قائد کی شہادت کے بعد یتیم ہو گئے۔ بعض نے سمجھا کہ اب اس راستہ پر چل نہیں سکیں گے۔ ان حالات میں جب کہ اچکے سے خبر تک کارکنان سپاہ صحابہؓ مولانا کی شہادت اور سپاہ صحابہؓ کے مستقبل کے بارے میں پریشان تھے۔ حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب بنگلہ دیش کے دورے کی بنا پر ملک سے باہر تھے۔ حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب انگلینڈ کے دورے کی بنا پر ملک سے باہر تھے۔ اور مرکزی مدرجناب شیخ حکم علی صاحب اور مرکزی سالار اعلیٰ جناب طارق افضال صاحب ایک قتل کے جھوٹے مقدمہ کی بنا پر جیل میں تھے۔ پورے ملک کی نظریں شہید ناموس صحابہ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے جانشین کے انتخابات پر لگی ہوئی تھیں۔ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی تدفین کے بعد اجلاس میں متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا کہ جانشین کا انتخاب حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب اور حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب کے پاکستان آنے کے بعد کیا جائیگا بالآخر متفقہ طور پر ۶ مارچ ۱۹۹۰ء کو حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب کو مولانا حقنواز جھنگوی شہیدؒ کا جانشین اور سپاہ صحابہ پاکستان کا سرپرست اعلیٰ منتخب کر لیا گیا۔ مورخ اسلام حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب جانشین شہید ناموس صحابہؓ اور سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان بننے کے بعد جھنگ میں اپنے خطاب میں شہید ناموس صحابہؓ امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ حقنواز میں تیری روح کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ہم اس مشن سے غداری نہیں کریں گے۔ حقنواز میں تیری عظمت کو کن لفظوں میں خراج تحسین پیش کروں کہ تو ہمارے لئے راستہ بنا گیا تو نے سنگلاخ چٹانوں کو ہٹا دیا۔ تو نے سڑک تعمیر کر دی ہے۔ راستہ صاف کر دیا ہے۔ اب اس راستہ پر ہر شخص چل سکتا ہے۔ ہم اس سڑک سے نہیں اتریں گے اسی راستہ پر ہم چلیں گے۔ چاہے کتنا فون بجا دیں۔ مگر اس راستہ سے نہیں ہٹیں گے اگر اس راستہ سے ہٹیں تو قیامت کے دن ہمیں ذلت و رسوائی ہو۔

اور قیامت کے دن تو جارا گریبان پکڑ سکتا ہے، حق نواز ہم تیرے مشن سے غداری نہیں کریں گے۔ ہم مرنے کیلئے آئے ہیں۔ ذبح ہونے کیلئے آئے ہیں۔ ہم لٹنے کیلئے آئے ہیں۔ اب صرف ایک حق نواز نہیں سارے حق نواز ہیں۔ صرف پاکستان میں ہی نہیں اب پوری دنیا میں حق نواز ہیں۔ تیرا دشمن دلائل کے اعتبار سے تیرا مقابلہ نہیں کر سکا، تیرا دشمن تیری زبان کی للکار کے سامنے کھڑا نہ ہو سکا۔ تیرا دشمن تیرے سامنے نہ آ سکا وہ ذبح ہو گیا اور پھر وہ اوچھے ہتھکنڈوں پر اُتر آیا اور — اور پھر وہ گولی لے آیا۔

لیکن حق نواز تو دلائل کا معمار تھا تیری جرأت کو تیری صداقت کو تیری بلندی کو تیرے معیار کو تیری سادگی کو تیرے فکر کو تیرے دکھوں کو تیری زندگی تیرے مستقبل کو تیری قبر کو تیرے مشن کو میں چومتا ہوں سلام کرتا ہوں۔ مشکل مرحلہ تو آسان کر گیا ہے مشکل مرحلہ تو یہ تھا کہ کفر چوکوں میں آئے مشکل مرحلہ تو یہ تھا۔ کہ یہ کفر گلیوں میں کون لہرائے گا۔ چوکوں میں کون لہرائے گا بستیوں میں کون لہرائے گا۔ بدالتوں میں کون لہرائے گا بازاروں میں کون لہرائے گا تو لہرا چکا ہے تو راستہ بنا چکا ہے تو دعوت دے چکا ہے تو ان لوگوں کی شرم اتار چکا ہے تو ان لوگوں کا گھونگھٹ اتار چکا ہے اب ہم اس راستہ سے نہیں اتریں گے۔ ہم ایک لمحہ بھی حق نواز کے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

سپاہِ صحابہؓ کے جیالے حریت پسند ساتھی زندہ ہیں۔ شہید کبھی مرا نہیں کرتا وہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگا ان کا مشن ہر حال میں جاری رہیگا۔ کراچی سے خیبر تک سپاہِ صحابہؓ کے کارکن جھنگوی شہیدؒ کا پروگرام اور مشن تا زندگی جاری رکھیں گے۔ اور ملک میں نظام خلافت راشدہ برپا کرنے کیلئے کوشاں رہیں گے۔ پاکستان سے دشمنانِ اصحابِ رسولؐ، منکرینِ قرآن اور منکرینِ عظمت امی عائشہ کے خاتمہ کیلئے ہمیشہ سرگرم رہیں گے۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی شہادت کے بعد تمہارے ذہن میں ہوگا۔ تمہارے خیال میں ہوگا کہ اب بات ختم ہو گئی۔ سپاہِ صحابہؓ آئندہ الیکشن سے تمہارے ساتھ ٹکرائے گی۔ حق نواز شہیدؒ ہو گیا تو کوئی بات نہیں۔ حق نواز ہمیں اپنی منزل کے قریب کر گیا ہے۔ ہمیں جینے کے قریب کر گیا ہے ہمیں حق نواز زندہ کر گیا ہے خود زندہ ہو کر ہمیں زندہ کر گیا۔ اب حق نواز جھنگوی شہید کے مشن کے مطابق سپاہِ صحابہؓ پاکستان کے ہر شہر میں سپاہِ صحابہؓ شیعہ امید وار سے ٹکرائے گی اور اس کو ہرا کر دم لے گی۔ آئندہ الیکشن تیرے مشن کی بنیاد پر صرف جھنگ میں ہی نہیں بلکہ تیرے اس مشن پر کراچی سے کاغان کی چوٹیوں

تک لڑا جائے گا۔

سپاہ صحابہؓ کی جنگ نہ بریلوی سے ہے نہ دیوبندی سے نہ اہلحدیث سے ہے۔ سپاہ صحابہؓ کی جنگ شیعہ کے ساتھ ہے کل بھی تھی آج بھی ہے۔

ہم شیعہ کو کل بھی کافر کہتے تھے آج بھی کافر کہتے ہیں اور آئندہ بھی کہیں گے یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ ہمارا مشن ہے یہ ہمارا کاز ہے اس مشن سے ہمارا کوئی حکمران بھی نہیں روک سکتا۔

جانشینی کا منصب سنبھالنے کے بعد قائد سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحبؒ نے پورے ملک کا طوفانی دورہ کیا۔ اور سپاہ صحابہؓ کا مؤقف شہید قائدؒ کی جدوجہد اور اصحاب رسولؐ کے بارے میں اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے شیعوں کا کفر واضح کیا انکی کوششوں سے آج بچوں، سکولوں مزدوروں اساتذہ اور عورتوں بلکہ پاکستان کے باہر سعودیہ، دوبئی، ہانگ کانگ، انگلینڈ کے علاوہ دوسرے کئی ممالک میں جھنگوی شہیدؒ کا مشن پہنچ چکا ہے اور سپاہ صحابہؓ قائم ہو چکی ہے۔

سپاہ صحابہؓ کے مشن اور پروگرام کو گلیوں، چوکوں، چوراہوں سے لیکر اسمبلی تک پہنچانے اور شیعہ کی پارلیمانی سیاست کے خاتمہ میں اہم کردار جانشین شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان کا ہے۔

گزشتہ ۱۹۸۸ء کے الیکشن میں ۲۴ شیعہ ایم این اے منتخب ہو کر قومی اسمبلی میں پہنچے تھے اور ۸۲ شیعہ ممبران چاروں صوبائی اسمبلیوں میں منتخب ہو کر پہنچے تھے۔

جب اسمبلیاں توڑ کر ۲۴ اکتوبر ۹۰ء کو دوبارہ الیکشن کروانے کا اعلان ہوا تو سپاہ صحابہؓ پنجاب اور مرکزی مجلس عاملہ کے مشترکہ اجلاس میں حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحبؒ سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان کو جھنگ میں شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے انتخابی حلقہ سے انتخابات لڑنے کیلئے کہا گیا مگر قائد سپاہ صحابہؓ نے اس حلقہ سے حضرت مولانا ایثار القاسمی کو نامزد کرتے ہوئے خود کراچی سے خیبر تک جس جس حلقہ میں شیعہ امیدوار کھڑے ہیں ان حلقوں کے طوفانی دوروں کا پروگرام ترتیب دیا۔ ان طوفانی دوروں کی بنا پر پورے ملک میں الیکشن سنی شیعہ کی بنا پر لڑا گیا۔ امیدوار جلسوں میں اپنے سنی ہونے کا اعلان کرتے اور شیعہ کو کافر کہتے۔

جانشین شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب کی محنت اور کاوش کی بنا پر

سپاہ صحابہؓ جھنگ سے قومی اور صوبائی دونوں نشستیں جیت گئی اور اس الیکشن میں صرف ۱۲ شیعہ ایم این اے منتخب ہو کر قومی اسمبلی میں پہنچے جبکہ پچاس سے زائد قومی اسمبلی کے شیعہ امیدوار شکست سے دوچار ہوئے۔ اور پنجاب کی صوبائی اسمبلی میں صرف ۶ شیعہ ایم پی اے منتخب ہو کر پہنچے۔ ان شاء اللہ آئندہ تناسب اس سے بھی کم ہو جائے گا۔

جھنگ میں دونوں نشستوں پر سپاہ صحابہؓ کی کامیابی پر قائد سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے مسجد حق نواز شہیدؒ میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔

جھنگوی دلوں کو جلاتا رہا اخوت کے پرچم اڑاتا رہا۔
ہوا جب کبھی ذکر وہر و فا بہت دیر تک یاد آتا رہا۔

اے کاش آج ہمارا قائد ہوتا۔ اے اللہ تو ہمارے قائد کی روح تک یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم نے تیرے مشن کی تکمیل کیلئے قدم رکھ دیا ہے۔ مولانا حق نواز جھنگویؒ کے قبر میں اتر جانے کے بعد سے ہم چین سے نہیں بیٹھے۔ اللہ کی توفیق سے ہم پاکستان بھر میں تیرے مشن کی تکمیل کیلئے سنی قوم کو جگانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ ہم دن رات محنت کر کے تیرا پیغام گھر گھر بستی بستی پہنچا رہے ہیں۔ ہم تیرے سامنے سرخرو رہیں گے۔ ان شاء اللہ، اللہ کی توفیق سے محنت کی اور اس مرتبہ صرف گیارہ شیعہ ایم این اے منتخب ہوئے پچھلی مرتبہ ۱۲ شیعہ ایم این اے اسمبلی میں گئے تھے۔ ہم نے جہاں جھنگ میں تیری روح کو خوش کیا۔ وہاں پاکستان بھر میں لاکھوں کے مجمع میں تیرے پیغام کو دہرایا۔ تیرے نصب العین کو گلی گلی قریہ قریہ عام کرنے کا عزم کر لیا ہے جھنگ کی سرزمین پر شیعہ جارحیت کو زمین بوس کر دیا ہے ابھی ہمارا سفر طویل ہے۔

اے روح حق نواز! تیرے بچے یتیم ہوئے تیری بیوی بیوہ ہوئی۔ تو قبر کی پاتال میں گم ہو گیا۔ ہم بھی اس کیلئے تیار ہیں۔۔۔۔ آج ہم نے جھنگ کے در و دیوار سے تیری صداقت منوالی ہے ایک ایک بچہ تیری سچائی کا اعلان کر رہا ہے ہم پیچھے نہیں ہٹے۔ ہم نے عہد نہیں توڑا ہم آرام سے نہیں بیٹھے جانشین شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان نے کراچی سے کاغان کی چوٹی تک طوفانی دورہ کیا اور سپاہ صحابہؓ کا موقف، شہید قائد کی جدوجہد اور اصحاب رسولؐ کے بارے میں اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے شیعہ کے کفر کو

واضح کیا۔ تو پورا ملک کافر کافر شیعہ کافر کے نعروں سے گونج اٹھا اور کارکنوں کے اندر ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہوا۔ جس کا اظہار کارکنوں نے قائد سپاہ صحابہؓ کے سامنے ہاتھ کھڑے کر کے نعروں کے ذریعہ کیا۔ جہاں جاتے مجمع پکار اُٹھتا ۔

کل بھی جھنگوی زندہ تھا — آج بھی جھنگوی زندہ ہے ۔
فاروقی صاحب قدم بڑھاؤ — ہم تمہارے ساتھ ہیں
حق نواز کا دوسرا نام — ضیاء الرحمٰن، ضیاء الرحمٰن
حق نواز کا ترجمان — ضیاء الرحمٰن، ضیاء الرحمٰن
کفر کے خلاف ہے چٹان — ضیاء الرحمٰن، ضیاء الرحمٰن
عظمتوں کے پاسبان — ضیاء الرحمٰن، ضیاء الرحمٰن
عفتوں کے نگہبان — ضیاء الرحمٰن، ضیاء الرحمٰن
سینوں کا ترجمان — ضیاء الرحمٰن، ضیاء الرحمٰن
میری شان تیری آن — ضیاء الرحمٰن، ضیاء الرحمٰن ۔
ہم جان بھی دیں گے — فاروقی
یہ جھوٹ نہیں ہے — فاروقی
تم جانے تو مانگو — فاروقی
قائد ہمارا — فاروقی

شیعیت کے جارحانہ عزائم کھل کر سامنے آجانے کے بعد ملک کے ہر فرد کیلئے ضروری ہوگیا کہ وہ شیعیت کی مذہبی اور سیاسی حقیقت کو سمجھنے محض فرقہ واریت کے لفظ کی آڑ میں اس کے مطالعہ سے محروم نہ رہے۔ یہ فرقہ واریت نہیں بلکہ کفر اور اسلام کا مسئلہ ہے ۔

جانشین شہید ناموس صحابہؓ مؤرخ اسلام حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ پاکستان کی پندرہ تاریخ ساز یادگار تقاریر پر مشتمل پہلی جلد شائع کی ہے۔ تقریر میں آپ کا لب ولہجہ۔ طرز خطابت نرالا، منفرد اور عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں سلاست اور ادب کی چاشنی بھی شریک ہوتی ہے آپ کے منفرد اور مؤثر طرز خطابت کے پیش نظر بعض ساتھیوں

اور پڑھے لکھے احباب اور سامعین کا اصرار اور خواہش تھی کہ آپ کے خطابات کو ضبط تحریر میں لاکر انکی افادیت اور نافعیت عام کردی جائے تو میں نے عزم کیا کہ قائد سپاہ صحابہؓ کی مختلف یادگار تقاریر کو کتابی شکل میں شائع کرونگا۔ چنانچہ گذشتہ کئی ماہ سے اللہ کریم نے کسی حد تک عملاً بھی اس عزم میں کامیاب فرمایا ہے۔ ضبط تحریر میں اصل مضمون اس کی ترتیب اور الفاظ کو جوں کا توں باقی رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس پہلی جلد میں عظمت قرآن، سیرت دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت سیدنا صدیق اکبرؓ شہادت حضرت عثمان غنیؓ، سیرت حضرت علی المرتضیٰؓ، سیرت سیدنا امیر معاویہؓ، شہادت حضرت حمزہؓ قاتلان حسینؓ کون؟ شیعوں کے ساتھ امت صلح کا اصل اختلاف۔ نیو ورلڈ آرڈر اور خمینی کافر شیعہ بدترین کافر کیوں؟ شہادت اور سپاہ صحابہؓ، مرزائیت اور علمائے دیوبند کا شجرۂ نسب جھنگوی شہید کانفرنس اور ایثار القاسمی کانفرنس سے خطاب شائع کیا ہے۔

یہ تقاریر پاکستان کے بڑے بڑے دینی مدارس، شہر کے چوکوں، چوراہوں میں ہزاروں کے اجتماعوں میں کی گئی ہیں۔ ان تقاریر کو کرنے کیلئے جانشین شہید ناموس صحابہؓ کو شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی طرح دفعہ ۱۴۴ کے علاوہ ضلع بندیوں اور پولیس کے تمام محاصرے تمام ہتھکنڈے اور تمام غیر قانونی حربے ناکام کرکے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید کا پیغام سنی بھائیوں تک پہنچا کر جانشینی کا حق ادا کردیا اور کارکنان سپاہ صحابہؓ میں ایک نیا جوش، ولولہ اور جذبہ پیدا کردیا۔

مجھے امید ہے کہ جانشین شہید ناموس صحابہؓ مورخ اسلام حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان کی ان تقاریر کو تاریخی پس منظر میں غصہ تھوک کر دیکھیں اور پڑھیں گے۔ انشاء اللہ پڑھنے کے بعد اگر آپ نے ٹھنڈے دل و دماغ سے ان باتوں پر غور کیا تو آپ سپاہ صحابہؓ پاکستان کا موقف اور پروگرام سمجھ جائیں گے۔ اور سپاہ صحابہؓ پر تخریب کاری اور فرقہ واریت کا الزام عائد کرنیکی بجائے اس میں شامل ہوکر اس ملک پاکستان میں خلافت راشدہ کے نظام کے نفاذ کی جدوجہد میں ہمارا ساتھ دیں گے۔

حلقہ احباب اور قارئین کی خدمت میں گذارش ہے کہ میں نے کوشش کی ہے کہ اس پہلی جلد میں

وہ تمام موضوع جمع کر دوں۔ جس کو پڑھنے کے بعد آپ آسانی سے سپاہ صحابہؓ کا مؤقف اور پروگرام سمجھ سکیں۔ اس میں فنی تکنیکی غلطی ہو سکتی ہے مگر نیت کی غلطی اسمیں شامل نہیں ہے۔

اسے یقیناً نفع عام اور اصلاح و تبلیغ کی غرض سے بھرپور استفادہ حاصل کیا جاتا رہے گا اور انشاءاللہ یہ مجموعہ تقاریر خطباء و آئمہ اور تبلیغی و مطالعاتی اور اصلاحی ذوق رکھنے والے احباب کیلئے تحفہ گراں ثابت ہوگا۔ بہرحال جانشین شہید ناموس صحابہؓ مؤرخ اسلام حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان کی پندرہ یادگار تاریخی خطبات کے سلسلہ نقش اوّل پیش خدمت ہے اگر قارئین اور عامۃ المسلمین نے ہمت آفرینی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ تو انشاءاللہ اس سلسلہ کے بقیہ افادات اور مجلدات بھی سلسلہ وار شائع کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر قائدین سپاہ صحابہؓ کی بھی یادگار تاریخی تقاریر کتابی شکل میں شائع کی جائیں گی۔ باری تعالیٰ جناب سید غلام رسول شاہ صاحب سیکرٹری اطلاعات سپاہ صحابہؓ ضلع بہاولنگر کو اجرِ عظیم دے کہ اُن کے حسن ظن، محنت و کاوش نے یہ مجموعہ تقاریر شائع کرنے میں میری بہت مدد کی۔ جس کیلئے میں ان کا بہت مشکور رہوں۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

محمود اقبال

سیکرٹری سپاہ صحابہؓ صوبہ پنجاب

انتہائی قابل غور

کتاب وہی ہے جس میں علم کے موتی ہوں۔ روشنی کے چراغ ہوں۔ ہدایت اور حریت کے راستہ کے مسافروں کیلئے جو کتابیں "نورِ بصیرت" کا سامان کرتی ہیں۔ ان پر جھکے جھکے تو ساری عمر گذر جایا کرتی ہے۔ مؤرخ اسلام جانشین امیر عزیمت حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان کی ۱۵ تاریخ ساز تقاریر ایک نئے طرز احساس سے عبارت ایک انقلابی تالیف ہے خدا کرے یہ تالیف ہمارے اہلسنت مسلمانوں میں بیداری کی لہر دوڑا دے۔

منافقت، ایرانیت، بابیت، رافضیت کی اڑائی ہوئی گرد سے پورا معاشرہ ایک کثیف غبار کی زد میں ہے۔ یہ تالیف اس دور میں فکر و احساس کا سورج ہے کرن کرن سورج! کیا آپ بھی اس کی تابناکی سے بہرہ ہونا پسند کرتے ہیں۔ میں ایسا نہیں سمجھتا اور اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

ہمارے ملک پاکستان میں بعض پڑھے لکھے لوگ خمینی ازم کے سحر میں گرفتار ہیں اور خمینی کو اسلام کا ہیرو اور رہنما سمجھتے ہیں۔ اگر خمینی کی شخصیت کے سیاہ گوشے، خیالات اور عقائد پہلے روشنی کی زد میں آجاتے تو یقیناً بے شمار لوگوں کا بھلا ہو جاتا اور وہ گمراہی اور تباہی کے اس طوفان سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیتے اسی بات کو سامنے رکھتے ہوئے قائدین سپاہ صحابہؓ نے خمینی کے بعد ان سیاہ گوشوں اور عقائد کو بے نقاب کیا اس تالیف کو پڑھنے کے بعد آپ خمینی کے بارے میں بہتر رائے قائم کر سکتے ہیں۔ اور یہ سمجھنے میں آسانی پیدا ہو جائے گی کہ سُنّی اور شیعہ بالکل دو جدا ملتیں ہیں۔ دونوں کا دین ایک دوسرے سے بالکل جدا ہے۔ اسلئے سُنّی دینیات جدا شیعہ دینیات جدا۔ دونوں کا نصب العین جدا۔ دونوں کے ارکان اسلام یا فروغ دین جدا۔ دونوں کی اخلاقیات جدا۔ دونوں کی فقہ جدا۔ سپاہ صحابہؓ پر فرقہ پرست تنظیم ہونے کا الزام عائد کیا جاتا ہے حالانکہ فرقہ واریت کا مفہوم یہ ہے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ کے بزرگوں کو برا کہے۔ شیعہ جنکو بزرگ مانتے ہیں۔ اہلسنت ان کا احترام کرتے ہیں اور شیعہ اہلسنت کے بزرگوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے فرقہ واریت شیعہ کرتا ہے نہ کہ سُنّی۔

اس تالیف میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ شیعہ کا کلمہ، اذان، نماز ہر چیز مسلمانوں سے جدا

ہے۔ ان کا توحید، رسالت، نبوت، قرآن مجید، خلفائے راشدین اور اصحابؓ رسول کے بارے میں عقائد مسلمانوں سے جدا ہیں۔ انکو جاننے کے بعد آپ اپنے ضمیر کو ٹٹول کر فیصلہ کیجئے کہ شیعوں کی ماتمی مجالس وجلوس میں اور مذہبی تقریبات میں شریک ہونا چاہیئے یا نہیں اور شیعہ مجالس میں اصحابؓ رسول پر تبرا ہوتا ہے اور تم بے غیرتی سے بیٹھے سنتے رہتے ہو کاش تمہارا ضمیر بیدار ہوتا تو حضورؐ کا ایک ہی فرمان کافی ہوتا کہ جس نے صحابہؓ سے محبت رکھی اس نے میری محبت کیوجہ سے محبت رکھی اور جس نے صحابہؓ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض کیوجہ سے بغض رکھا۔ کل حوض کوثر پر محمدؐ اپنے دوستوں صحابہ کرامؓ کے ساتھ جلوہ افروز ہونگے اگر کل محمدؐ نے پوچھ لیا کہ میرے پیارے دوستوں کے دشمنوں کے ساتھ تمہاری دوستیاں تھیں تو اس وقت تمہارے پاس کوئی جواب نہ ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا میرے صحابہؓ کو گالیاں دی جائیں گی اسوقت ہر عالم پر فرض ہوگا کہ میرے صحابہؓ کی سیرت بیان کریں۔ اب یونیورسٹی اور کالج کے پروفیسران، سکولوں کے اساتذہ مدارس کے علماء اور مقررین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ ہر ہر ملک، ہر شہر، گلی، محلہ اور گاؤں میں اس صدا کو بلند کرنے اور کرانے کی حتی المقدور کوشش کریں اور رافضیوں کو نہ صرف یہ کہ قانون کی نگاہ میں کافر و مرتد اور بدترین دشمن اسلام قرار دیا جائے۔

ایران میں خمینی انقلاب کے بعد ہمارے ملک میں فقہ جعفریہ کے نام پر جو کھیل کھیلا جارہا ہے اس پر اہلسنت کے محب وطن افراد اور انتظامیہ کی آنکھیں کھل جانی چاہیں غفلت اور سستی کی چادر کو اتار کر پاکستان میں ایرانی انقلاب کا راستہ روکنا ہوگا۔ تاکہ پاکستان کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں ان کا ہر محاذ پر مؤثر سدباب ممکن ہو سکے۔

ایران میں خمینی انقلاب کے بعد پاکستانی شیعوں کو جو ایرانی گائیڈلائن ملنا شروع ہوئی ہے اسکی وجہ سے عالم اسلام کیساتھ مسلسل غداری کرنیوالا گروہ پاکستان میں بھی اقتدار حاصل کرنے کیلئے ہر جائز اور ناجائز ذرائع استعمال کرنے کیلئے تیار ہے۔ تاکہ پاکستان کو بھی شیعہ اسٹیٹ بنایا جائے۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ سپاہ صحابہؓ کی کوششوں، محنتوں اور قربانیوں سے سنی اجتماع کو احساس ہوگیا کہ شیعہ کافر ہیں لیکن شیعوں کو کافر منوانا ہی کافی نہیں کافر تو پہلے ہی ہیں۔ کوئی مانے یا نہ مانے بلکہ ضروری ہے کہ ہر مسلمان کو بتلایا جائے کہ یہ صرف کافر ہی نہیں بلکہ دشمن اسلام ہیں کیونکہ پوری دنیا کے کافر

اپنی اپنی عبادات کرتے ہیں اپنے کفریہ عقائد رکھتے ہیں بعض اسلام سے عناد رکھتے ہیں لیکن ان میں کوئی بھی اپنے عقائد، رسم و رواج اپنے طریقہ زندگی کو اسلام کا نام نہیں دیتے نہ ہی کسی مذہب کو گالی دینا عبادت سمجھتے ہیں نہ ہی اصحاب رسولؐ پر تبرا عبادت کا لازمی حصہ قرار دیتے ہیں۔ جبکہ رافضیوں نے عقائد کافرانہ، رسم و رواج مشرکانہ رکھے اور طریقہ زندگی اسلام کے عین ضد پیش کیا اور اصحاب رسولؐ کو گالی دینا عبادت کا حصہ قرار دیا۔

جن علمائے کرام پر تقیہ، کتمان، امامت، بداء اور متعہ وغیرہ کی حقیقت منکشف ہوگئی ہے انھوں نے ضرور رافضیت کیخلاف کفر، شرک، منافقت اور اسلام دشمنی کا فتویٰ دے ڈالا۔ لیکن جو ان سبائی بنیادی عقیدوں کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے وہ آج بھی شش و پنج میں ہیں۔ کہ انھیں کافر مرتد اور بدترین دشمن کہا جائے یا نہیں ان کو آگاہ کرنے کیلئے مورخ اسلام جانشین امیر عزیمت حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحبؒ سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ پاکستان کی پندرہ تاریخ ساز تقاریر پر مشتمل کتاب تالیف کی ہے۔

مسلمانوں ہوش کرو اپنے دشمن اور اس کے عزائم سے باخبر رہو۔

خدا کے لئے سچے کلمے، سچی اذان، سچے قرآن، سچے مذہب کو ابن سبا کی اولاد سے بچانے کی فکر کرو۔

ہم تاریکی کے صحرا میں فانوس جلاتے آئے ہیں۔
ہم کانٹوں پر رکھ کر قدم گلزار کھلاتے آئے ہیں

محمود اقبال
سیکرٹری
سپاہ صحابہ صوبہ پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مورخ اسلام جانشین امیر عزیمت
شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا **ضیاء الرحمٰن فاروقی**
سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان کا ۱۲ ربیع الاول کو
جھنگ سٹی میں یادگار تاریخی خطاب

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلَّی عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ الْمَبْعُوْثُ اِلٰی کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ کَلَامِہِ الْمَجِیْدِ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ ؕ

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسَاجِدَ وَطَھُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ

حضورؐ آئے تو سرِ آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا

بجھے چہروں کا رنگ اُترا تھے چہروں پہ نور آیا
حضورؐ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

خرد کی شمع افروزی جنوں کی چارہ فرمائی
زمانے کو اسی اُمّی کے صدقہ میں سمجھ آئی

یتیموں اور ضعیفوں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضورؐ آئے تو ذرّوں کو نگاہیں مل گئیں آخر

ضمیرِ اُس در سے درنسبت نہ رکھے لوحِ پیشانی
تو کشکول گدائی ہے چہ درویش چہ سلطانی

میرے واجب الاحترام قابلِ صد احترام علماء کرام، صلحاء غلام جھنگ سٹی کے غیور نوجوانو اور دوستو اور مرکزی جامع مسجد ایثار القاسمی شہیدؒ کے ساتھیو! آج ۱۲ ربیع الاوّل کا دن مقدس ہے۔ اور پچھلے سال اسی دن میرا جبرئیل بھی میرے ساتھ تھا۔ ایثار القاسمی بھی ہمارے ساتھ تھے۔ آج کیسا ربیع الاوّل آیا کہ ہم میں سید صادق حسین شاہ بھی موجود نہیں۔ ہم میں قاری خلیفہ بھی موجود نہیں ہم میں مولانا رشید احمد مدنی بھی موجود نہیں حاجی عزیز الرحمٰن اور حبیب الرحمٰن بھی موجود نہیں۔ میاں اقبال حسین بھی موجود نہیں الذھود وما آتینا بمثل یہ وقت بھی آنا تھا۔ کہ زمانے گذر گئے۔ لیکن جو لوگ چلے گئے ان کی مثال کوئی نہیں۔ میرے بھائیو! سیرت طیبہ کے عنوان پر میں پچھلے سال بھی اسی سٹیج پر اپنی معروضات پیش کر چکا ہوں۔ ویسے تو کئی مرتبہ یہاں آنا ہوا ہے۔ لیکن حضور علیہ السلام کی سیرت کے عنوان سے گذشتہ سال اسی دن میں نے اپنی معروضات پیش کی تھیں۔ مسجد کی انتظامیہ کے سارے دوستوں کا یہ خیال ہے کہ میں آپ کے سامنے گذشتہ سال والی تقریر ہی دوبارہ کروں اور اسی عنوان کو دہراؤں حضور علیہ السلام کا جو ذکر ہے۔ جتنا ذکر ہو اتنا لطف زیادہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے سیرت طیبہ کے اسی عنوان پر نئے انداز میں گفتگو کروں۔ میرے بھائیو کوئی شخص دنیا میں حضور علیہ السلام کی شان کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ میں جتنے مرضی دعوے کروں کہ میں نبی کی شان بیان کرونگا۔ میں پیغمبرؐ کے کمالات کا احاطہ کروں گا۔ میں رسول اللہ کے محاسن کا نقشہ کھینچوں گا۔ میں پیغمبرؐ کے حسن و جمالی کی کہانی سناؤں گا۔ میں رسول اللہؐ کے معجزات کا ذکر کروں گا۔ میں پیغمبرؐ کے اخلاق و اطوار کا ذکر کروں گا میں جتنا مرضی کہوں گا حقیقت یہ ہے کہ پیغمبرؐ کے جتنے کمالات ہیں جتنے محاسن ہیں۔ رسول اللہ کی جتنی عظمتیں رفعتیں بلندیاں ہیں ان تک دنیا کے کسی انسان کی رسائی نہیں

ہو سکتی اور دنیا میں اردو اور عربی کی لغت میں کوئی ایسا لفظ آج تک نہیں پیدا ہوا کوئی ایسا لفظ ایجاد نہیں کیا گیا کہ جس لفظ میں رسول اللہ کے کمالات کا احاطہ کیا گیا ہو الفاظ پیچھے رہ گئے معانی پیچھے رہ گئے کمالات سارے پیچھے رہ گئے لغات پیچھے رہ گئیں۔ اور محاورے پیچھے رہ گئے بلاغت پیچھے رہ گئی فصاحتیں پیچھے رہ گئیں میرا پیغمبر آگے چلا گیا۔ میرے بھائیو حضور علیہ السلام کے حسن کا نقشہ کیسے کھینچا جائے مولانا مناظر احسن گیلانی ایک سوانح نگار، ادیب، عالم گزرے ہیں۔ انھوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے النبی الخاتمؐ کتاب بڑی عجیب و غریب ہے سیرت پہ بڑی کتابیں ہیں۔ لیکن النبی الخاتمؐ کا کوئی جواب نہیں۔ چھوٹی سی کتاب ہے ساڑھے چار سو عنوانات ہیں صفحہ ۱۵۰ ڈیڑھ سو ہیں عنوانات ساڑھے چار سو ہیں۔ عطاء اللہ شاہ بخاری فرماتے ہیں کہ میں ہر عنوان پر چار چار گھنٹے نبی کی شان بیان کر سکتا ہوں اور یہ کتاب کوئی انھوں نے باضابطہ نہیں لکھی نماز عشاء کے بعد وہ حضور کی شان میں ایک خط لکھنے لگے اور فجر کی نماز تک وہ خط مکمل ہوا اور جب اس پہ غور کیا تو وہ کتاب تھی اس آدمی نے جو کتاب لکھی اس کا پہلا لفظ میں آپ کو سنا کر اپنی بات شروع کرتا ہوں۔ مولانا مناظر احسن گیلانی نے عشق، جذبہ اور محبت کے سمندر میں غوطہ لگایا اور غوطہ لگا کر حضورؐ کی شان شروع کی۔ الفاظ کیا تھے کہ یوں آنے کو تو سب آئے بات یوں شروع کی کہ یوں آنے کو تو سب آئے لیکن جو بھی آیا وہ جانے کے لئے آیا لیکن مکہ میں ایک ایسا محمدؐ آیا کہ جو آنے کے لئے آیا وہ آیا تو آتا چلا گیا وہ بڑھا تو بڑھتا چلا گیا وہ پھیلا تو پھیلتا چلا گیا وہ چڑھا تو چڑھتا چلا گیا وہ گھوما تو گھومتا چلا گیا اور وہ چلا تو پھولتا چلا گیا یہ نبی کی شان ہے۔ ہر آدمی نے اپنے اپنے انداز میں رسول اللہؐ کی شان بیان فرمائی ہے۔ ظفر علی خان پیغمبرؐ کے روضہ پہ جاتا ہے اور جا کر کہتا ہے کہ

؎ دیارِ یثرب میں گھومتا ہوں نبی کی دہلیز چومتا ہوں۔ شرابِ عشق پی کر میں جھومتا ہوں ہے سنت پلانے والا

اپنا اپنا انداز ہے مولانا حسین احمد مدنی کو دیکھو انگریز کو وائسرائے برطانیہ نے گرفتار کیا مدینہ منورہ سے رسول اللہ کے روضہ کے سامنے سے جب وہ چلنے لگے تو حضورؐ کے روضہ کو انھوں نے خطاب کر کے کہا تھا کہ

؎ تکتا ہے تیرے روضہ کا منظر سلامت رہے تیرے روضہ کی جالی

ہمیں بھی عطا ہو وہ شوقِ ابوذرؓ ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبۂ بلالیؓ

یہ نبی کی شان ہے یہ پیغمبرؐ کا حسن ہے جس کا سانچہ خدا نے بنایا تو اُس کی مثال نہیں تھی۔
میں نے قرآن کی ایک آیت آپ کو سنائی ہے میں چاہتا ہوں کہ اُس کے ضمن میں گفتگو ہو۔ ایک یہ ہے کہ میں اپنی طرف سے نبی کی شان بیان کروں اور یہ ایک ہے کہ کوئی شاعر کوئی ادیب کوئی خطیب کوئی لبیب، کوئی مفکر کوئی مدبر کوئی محقق کوئی مفسر کوئی شیخ الحدیث کوئی امام کوئی فقیہہ نبی کی شان بیان کرے اور ایک یہ ہے کہ خدا عرش پر خود نبی کی شان بیان کرے میں چاہتا ہوں کہ آج آپ کو نبی کی وُہ شان سُناؤں جو عرش پہ خدا نے بیان کی خدا سے بہتر تو کوئی نبی کی شان نہیں سُنا سکتا۔ میرے بھائیو! حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا عائشہؓ نبی کی شان بیان کرو تو اماں نے فرمایا کہ قرآن نہیں پڑھتے ہو لوگوں نے کہا پڑھتے ہیں فرمایا قرآن کھولو قرآن کے ہر صفحہ پہ محمدؐ کا حسن و جمال بکھرا پڑا ہے۔ کھولو تو سہی تو اسی قرآن سے پوچھتا ہوں کہ اے قرآن تو اپنے نبی کی شان بیان کر تو قرآن نے ایک لفظ کہا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔ تیرے نام کو اونچا کر دیا اے پیغمبرؐ ہم نے تیری بات کو اونچا کر دیا۔ ہم نے تیرے کردار کو اُونچا کر دیا۔ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔ صرف تیرے ذکر کو نہیں جو تجھ سے ملا ہم نے تو اُس کو بھی اُونچا کر دیا تو تو اُونچا تھا جو تیرے ساتھ ملا ہم نے تو اُس کو بھی اُونچا کر دیا یہ تصور غلط ہے کہ ایک آدمی کہے کہ میں رسول اللہ کو مانتا ہوں اور میں ابوبکرؓ کو نہیں مانتا میں رسول اللہؐ کو مانتا ہوں میں عمرؓ کو نہیں مانتا میں رسول اللہ کو مانتا ہوں میں عثمانؓ و علیؓ کو نہیں مانتا ہوں۔ کیوں اس لئے کہ رسول اللہ کی وجہ سے ہر چیز میں عظمت ہے۔ نبیؐ کی وجہ سے ہر چیز میں کمال ہے۔ جھنگ سٹی کے لوگو! ذرا توجہ تو کرو۔ آپ حج کر کے آتے ہیں حاجی حج کر کے آیا لوگوں کے سامنے خاکِ شفا پیش کرتے ہیں یہ خاکِ شفا ہے میں خاک شفا کو آنکھوں سے لگاتا ہوں میں چومتا ہوں یہ خاکِ شفا ہے یہ رسول اللہؐ کے روضہ کی مٹی ہے یہ پیغمبرؐ کے قرب کی مٹی ہے۔ میرے نزدیک چودہ سو سال کے بعد پیغمبرؐ کے روضہ کی مٹی میں شفا ہے۔ پیغمبرؐ کے روضہ کی مٹی شفا رکھتی ہے پانی لاتے ہو یہ مکہ کا پانی ہے یہ زمزم کا پانی ہے اس میں بھی شفا ہے۔ مدینہ سے کپڑا آیا اُس کپڑے کو چومتے ہو محمد مصطفےٰؐ کی وجہ سے کپڑے میں شفا آگئی۔ محمد مصطفےٰؐ کی وجہ سے مدینہ کی کھجوروں کی عزت کرتے ہو یہ کھجور مدینہ کی ہے۔ یہ کپڑا مدینہ کا ہے یہ پانی

مدینہ کا ہے۔ یہ مٹی مدینہ کی ہے اوئے ایک مٹی کی عزت محمدؐ کیوجہ سے کرتے ہو صدیقؓ کی عزت کیوں نہیں کرتے ہو مٹی میں عظمت آگئی ہے۔ پتھر میں عظمت آگئی ہے کپڑے میں عظمت آگئی ہے پانی میں عظمت آگئی ہے۔ جو چودہ سو سال سے پیغمبرؐ کے پہلو میں سویا ہوا ہے۔ اُس میں کوئی عظمت نہیں آئی۔ اس بات پہ غور کیوں نہیں کرتے ہو ایک آدمی کہتا ہے۔ یہ کھجور مدینہ کی ہے چاہے وہ سمہ سٹہ سے لایا ہو ایک آدمی کہتا ہے یہ پانی مدینہ کا ہے چاہے اُس نے روہڑی سے کین میں بھرا ہو۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ جناب مٹی مدینہ کی ہے۔ چاہے وہ کراچی سے لایا ہو ایک آدمی کہتا ہے یہ تسبیح مدینہ کی ہے خواہ وہ ملتان سے اُس نے خریدی ہو ایک آدمی کہتا ہے کہ جناب عالی یہ تیرے لئے گھڑی لایا ہوں یہ مدینہ کی گھڑی ہے۔ اوئے تو مدینہ کا نام لے کر گھڑی کو چومتا ہے تو مکہ کا نام لے کر مٹی کو چومتا ہے تو مدینہ کا نام لیکر کپڑے کو چومتا ہے اوئے کپڑے میں اثر مانتا ہے مٹی میں اثر مانتا ہے پانی میں اثر مانتا ہے اور چلئے پکا تا ہے ایک لمحہ کے لئے چلئے کی پتی کو پانی میں ڈالتا ہے پانی اُبل رہا ہے۔ ایک لمحہ میں پانی کا اثر بدل گیا۔ پانی کا رنگ بدل گیا چائے کی پتی میں اثر مانتا ہے۔ محمدؐ میں اثر نہیں مانتا۔ چودہ سو سال ہو گئے رسول اللہ دنیا سے چلے گئے اور پیغمبرؐ کی وجہ سے مکہ آباد ہے مدینہ آباد ہے محمد مصطفےٰؐ کیوجہ سے ایک ایک چیز میں عظمت آگئی رفعت آگئی بلندی آگئی پیغمبرؐ کیوجہ سے کمال آگیا میرے بھائیو تجھے ماننا پڑے گا کہ جب رسول اللہ کی وجہ سے پتھر میں کمال آسکتا ہے مٹی میں عزت آسکتی ہے پتھروں میں عزت آسکتی ہے کپڑے میں عزت آسکتی ہے۔ پانی میں عزت آسکتی ہے تو تجھے ماننا پڑے گا کہ محمد مصطفےٰ کیوجہ سے ایک لاکھ چوتالیس ہزار صحابہؓ میں بھی عظمت ہے صحابہؓ میں بھی رفعت ہے صحابہؓ میں بھی بلندی ہے اس لئے کہ نسبت بدل گئی ہے جس جگہ پہ تو بیٹھا ہے یہ یہ مسجد ہے آج سے دو سو سال پہلے یہاں مسجد نہ ہو تو تُو یہاں جوتا سمیت آسکتا تھا کیونکہ یہاں اللہ کے گھر کے ساتھ اس جگہ کی نسبت نہیں تھی تو جوتوں سمیت آجاتا اعتراض کوئی نہ ہوتا جب مسجد بن گئی جوتا باہر اُتارتا ہے جوتا باہر اُتار کر اندر آنے کی اجازت ہے جوتا سمیت نہیں آتا پہلے جوتا سمیت آتا تھا جگہ یہی ہے اسی جگہ پہ پہلے جوتا لا سکتا تھا اب نہیں لاتا ہے۔ کیونکہ حکم بدل دیا نسبت بدل گئی پہلے اس کی نسبت کسی کے ساتھ نہیں تھی جب

جب اللہ کے گھر کے ساتھ ہوگئی حکم بدل گیا صدیق اکیلا ابوبکر ہوتا تو جو مرضی کہتا عمر اکیلا عمر ہوتا جو مرضی کہتا، عثمان اکیلا عثمان ہوتا جو مرضی کہتا لیکن ابوبکرؓ کی نسبت محمدؐ کے ساتھ جب ہوگئی تو تجھے حکم بدلنا پڑے گا عمرؓ کی نسبت محمدؐ سے ہوگئی حکم بدلنا پڑے گا۔ عثمانؓ کی نسبت کملی والے سے ہوگئی حکم بدلنا پڑے گا حبشہ کے کالے بلال کی نسبت محمدؐ سے ہوگئی حکم بدلنا پڑے گا اونچے جگہ کی نسبت بدل جائے حکم بدل جاتا ہے صحابہؓ کی نسبت بدل جائے حکم بدل جاتا ہے میرے بھائیو قرآن نے کہا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لاؤڈ سپیکر میں نبیؐ کا نام پکار دیا تو اونچا ہوگیا یا پہاڑ پہ پکار دیا تو اونچا ہوگیا۔ یہ مطلب نہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا تیرے نام کو اونچا کر دیا کیسے اونچا کیا کہ کملی والے دنیا میں جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ذکر ہوگا جہاں میرا نام ہوگا وہاں تیرا نام بھی ہوگا جہاں میری بات ہوگی وہاں تیری بھی بات ہوگی۔ مشرق و مغرب میں میرا ذکر ہوگا۔ مشرق و مغرب میں تیرا ذکر بھی ہوگا۔ شمال و جنوب میں میرا ذکر۔ شمال و جنوب میں تیرا ذکر۔ اگر یقین نہ آئے تو دیکھو قرآن کے انداز کو دیکھو۔ پیغمبرؐ کے فرمان کو دیکھو کہ نبی کا ذکر کہاں نہیں ہے۔ ساری دنیا کے خطہ خطہ میں جہاں خدا کا ذکر وہاں مصطفےٰ کا ذکر آذان میں خدا کا ذکر آذان میں مصطفےٰ کا ذکر تکبیر میں خدا کا ذکر تکبیر میں مصطفےٰ کا ذکر کلمہ میں خدا کا ذکر کلمہ میں مصطفےٰ کا ذکر قرآن میں خدا کا ذکر قرآن میں مصطفےٰ کا ذکر تورات میں خدا کا ذکر، تورات میں مصطفےٰ کا ذکر، انجیل میں خدا کا ذکر انجیل میں مصطفےٰ کا ذکر زبور میں خدا کا ذکر، زبور میں مصطفےٰ کا ذکر اور اسی طرح انجیل میں۔ تورات میں، زبور میں، قرآن میں اور ایک سو ستائیس صحیفوں میں جہاں خدا کا ذکر وہاں مصطفےٰ کا ذکر اللہ نے دنیا کو بتایا کہ اے کملی والے ساری دنیا کے ایک ایک خطہ میں پہاڑی کی تہوں کے نیچے سمندروں کے فرش کے نیچے اور آسمانوں کی بلندیوں کے اوپر رفعتوں کے اوپر بلندیوں کے اوپر کائنات کے ہر خطہ میں جہاں میرا نام ہوگا وہاں تیرا نام ہوگا۔ اس لئے کہ میں رب العالمین ہوں تو رحمۃ اللعالمین ہے مجھ پہ خدائی ختم ہے تجھ پہ مصطفائی ختم ہے۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا تیرے نام کو اونچا کر دیا تو نہیں جانتا تو نہیں دیکھتا کہ میں نے تورات موسیٰ پہ اتاری۔

موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ موسیٰ طور پہ جاؤ میں تمہیں تورات دینا چاہتا ہوں موسیٰ چالیس دن کا چلہ کرنے آئے۔ چالیس دن کا چلہ کیا میں نے تورات دے دی۔ عیسیٰ علیہ السلام سے کہا اپنے عبادت خانہ میں بیٹھ جاؤ میں تمہیں انجیل دینا چاہتا ہوں۔ عیسیٰ بھی پابند ہو کر بیٹھ گئے میں نے داؤد علیہ السلام کو کہا زبور دینا چاہتا ہوں میں نے کہا اپنے عبادت خانہ میں اپنے معبد میں بیٹھ جاؤ میں تمہیں زبور دونگا۔ توجہ کیجئے موسیٰ کو تورات لینے کے لئے بھیجا گیا۔ عیسیٰ کو انجیل لینے کیلئے بھیجا گیا اور داؤد علیہ السلام کو زبور لینے کیلئے بھیجا گیا۔ لیکن جب میرے قرآن لینے کیلئے محمدؐ کی باری آئی تو میرے پیغمبرؐ کو کہیں نہیں بھیجا گیا۔ میرا پیغمبرؐ مکہ میں تھا۔ قرآن مکہ میں بھیج دیا۔ میرا نبی مدینہ میں تھا قرآن مدینہ میں بھیج دیا۔ میرا نبی پہاڑ پہ قرآن و پہاڑ پہ۔ میرا نبی بازار میں قرآن بازار میں میرا نبی بدر میں قرآن بدر میں نبی اُحد میں قرآن اُحد میں۔ نبی خیبر میں قرآن خیبر میں نبی حنین میں قرآن حنین میں اوئے نبی گلی میں قرآن گلی میں نبی مکہ میں قرآن مکہ میں نبی عشیرہ میں قرآن عشیرہ میں حتیٰ کہ محمد عائشہؓ کے بستر پہ قرآن بھی عائشہؓ کے بستر پہ، وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔ ہم نے تیرے نام کو اونچا کر دیا۔ میرا دعویٰ ہے۔ قرآن کی روشنی میں قرآن کہتا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ۔ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کی روحوں کا جلسہ کیا جلسہ کرنے والا خدا ہے۔ اس جلسہ کا ایک تو بھی جلسہ کرتا ہے۔ ایک میں بھی جلسہ کرتا ہوں۔ ایک مولانا حقنوازؒ جلسہ کرتے تھے اور ایک جلسہ مفتی محمودؒ کرتے تھے لیکن میں قربان جاؤں اُس جلسہ پہ کہ جس کو کرنے والا خدا ہے۔ اور ذکر قرآن میں ہے اس جلسہ کا ذکر قرآن میں ہے پڑھو تو سہی قرآن۔ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ۔ اے محمدؐ اس جلسہ کو نہیں یاد کرتا اُس کانفرنس کو نہیں یاد کرتا کہ آدم سے پہلے شمس و قمر سے پہلے، شجر و حجر سے پہلے کائنات سے پہلے سمندروں سے پہلے پہاڑوں سے پہلے میں نے سارے نبیوں کی رُوحوں کو ایک جگہ جمع کیا اور اُن کے سامنے میں نے محمدؐ کی رسالت کی قرارداد پیش کی جلسہ کرنے والا اللہ ہے۔ تو کتنا عجیب موقع ہوگا کہ جلسہ کرنے والا خدا ہو اور صدارت بھی خدا کی ہو۔ جلسہ کرنے والا خدا ہے۔ صدارت بھی خدا

کی ہے۔ اور سامعین نبیوں کی جماعت ہے مجمع لوگوں کا ہے عام لوگوں کا نہیں نبیوں کا۔ جلسہ کرنے والا خدا ہو صدارت کرنے والا خدا ہو سامعین نبیوں کی جماعت ہو اور موضوع شانِ مصطفےٰ ہو تو نظارہ ہوگا یا نہیں ہوگا۔ قرآن کہتا ہے کہ "ثم جاءکم رسول" میں نے سارے نبیوں کو جمع کیا اور نبیوں کو جمع کر کے کیا کہا یہ لفظ کہے "واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمۃ" اے نبیو میں تمہیں کتاب دونگا۔ میں تمہیں نبوت دوں گا۔ میں تمہیں رسالت دوں گا۔ کس شرط پہ کہ "ثم جاءکم رسول" کہ تمہارے بعد ایک آخر الزمان نبی آئے گا "مصدق لما معکم" وہ تصدیق کرے گا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی سچے تھے یہ تصدیق کرے گا لیکن تمہارے لئے حکم کیا ہے "لتؤمنن بہ ولتنصرنہ" کہ تم اقرار کرو۔ کہ ہم محمدؐ کی نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ آدم علیہ السلام سے پہلے جلسہ کا ذکر قرآن میں ہے کہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ تو اس کے بعد قرآن کہتا ہے اللہ نے فرمایا الفاظ دیکھیے "قال ءاقررتم" اے نبیو اقرار کرتے ہو کہ اس چیز کا کہ محمد مصطفےٰ ہمارے نبی ہیں۔ اس چیز کا اقرار کرتے ہو "اقررتم۔ واخذتم علیٰ ذٰلکم اصری" اور میری اس بات پر پکے ہو۔ اے نبیو اس بات پر پکے ہو کہ محمدؐ ہمارا نبی ہے۔ جواب میں جو کچھ نبیوں نے کہا اللہ نے اسی جواب کو جو آدم سے پہلے نبیوں نے دیا اپنے قرآن کے پیٹ میں محفوظ کر دیا وہ جواب کیا ہے۔ "اقررنا" ہم اقرار کرتے ہیں۔ "قالوا اقررنا" جب کہا گیا کہ ہم اقرار کرتے ہیں تو جواب میں اللہ نے فرمایا "قال فاشھدوا" گواہ ہو جاؤ "فانا معکم من الشٰھدین" تم بھی گواہ ہو میں بھی گواہ ہوں کہ محمدؐ تمہارا بھی نبی ہے۔ قیامت تک آنے والی انسانیت کا نبی ہے۔ "ورفعنا لک ذکرک" اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کیا۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث "لولاک لما خلقت الافلاک" اس حدیث کے الفاظ میں ضعف ہے یہ ضعیف حدیث ہے لیکن قرآن کی اس آیت کی روشنی میں اس کا معنی صحیح ہے۔ اس کا مفہوم صحیح ہے۔ روایت میں راوی کی کمزوری ہو سکتی ہے۔ پیغمبرؐ کے اعلان میں کمزوری نہیں ہو سکتی معنی صحیح۔ کیا مطلب ہوا۔ کہ رسول اللہ مقصود کائنات ہیں رسول اللہ کی وجہ سے کائنات کو سنوارا گیا دنیا کو بنایا گیا۔ محفل کو آراستہ کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ رسول اللہ کو بھیجنے کے لئے ساری دنیا کا نظام تبدیل کر دیا حضورؐ کے بھیجنے کے لئے

اللہ تعالےٰ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بھیجا میں نے پشاور میں تقریر کی کئی سالوں کی بات ہے میں نے کہا اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ کو بھیجنے کے لئے سارا انتظام بھیجے انبیاء بھیجے اولیاء بھیجے اتقیاء بھیجے تو ایک پٹھان اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اُس نے کہا اگر حضورؐ نے ہی آنا تھا مقصود حضورؐ تھے تو حضورؐ ہی آجاتے آدمؑ کو جنت سے نکالنے کیا ضرورت تھی نوحؑ کو طوفان میں اتارنے کی کیا ضرورت تھی۔ ابراہیمؑ کو چخہ میں جلانے کی کیا ضرورت تھی۔ اسماعیلؑ کو چھری کے نیچے لانے کی کیا ضرورت تھی موسیٰؑ کو دریائے نیل کی موجوں میں اتارنے کی کیا ضرورت تھی عیسیٰؑ کو جیل میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی اور ذکریاؑ کو آرے سے چیرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یعقوبؑ کو چالیس سال رُلانے کی کیا ضرورت تھی اور یوسفؑ کو حسن دینے کی کیا ضرورت تھی۔ حضورؐ نے آنا تھا حضورؐ ہی آجاتے میں نے کہا حضورؐ کے آنے کے لئے اللہ نے انبیاء بھیجیں تاکہ وہ اعلان کریں تاکہ وہ اظہار کریں تاکہ وہ دنیا کو بتائیں کہ محمد مصطفےٰؐ آرہا ہے۔ اُس نے کہا بات سمجھ میں نہیں آئی۔ تو جب کیجئے میں نے کہا جتنے بھی انبیاء آئے ہر نبیؑ میں جو کمال ہے سارے کمالات مل جائیں تو وہ کمالِ محمد مصطفےٰؐ ہیں میرے بھائیو! دیکھو تو سہی۔ یوسف علیہ السلام کو اللہ نے حسن دیا ان کو دیکھنے والی عورتوں نے گردنیں کاٹ ڈالیں۔

محفل سنور جائے۔ دنیا آجائے۔ مجمع اکٹھا ہو جائے میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے فطرت کا ایک اشتہار شائع کیا اور کائنات ہستی کا جلسہ بُلایا تو خدا کائنات کے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو جلسہ میں بطور خطیب کے کھڑا کر دیا۔ جیسطرح ہر مقرر کہتا ہے کہ اصل تقریر عطاء اللہ شاہ کی ہے اسی طرح ہر نبیؑ نے یہ کہا کہ اصل میں تو محمد مصطفےٰؐ نے آنا ہے۔ چنانچہ ابراہیم نے فرمایا ربنا وابعث فیہم رسولاً۔ اے اللہ جس محمدؐ کو بھیجنا ہے میری اولاد میں پیدا کر حضرت عیسیٰ نے فرمایا مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمدؐ میں وہ آخر الزمان محمدؐ کی خوشخبری دے رہا ہوں۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ محمدؐ کے آنے سے ساری دنیا میں محمد مصطفےٰؐ کی نبوت کا سورج طلوع ہو گا۔ ہر پیغمبرؑ نے محمد مصطفےٰؐ کی خوشخبری دی میں نے کہا جس طرح جلسہ کے آخر میں خطیب بلایا گیا اسی طرح کائنات ہستی کا جو جلسہ خدا نے بلایا تھا جس میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے خطاب کیا تھا جب محفل سنور گئی جب کائنات آراستہ ہو گئی جب

دنیا بن گئی تو سب سے آخر میں مکہ و مدینہ کے اس خطیب کو لایا گیا جس کیلئے کائنات ہستی کا یہ جلسہ بلایا گیا تھا۔ اسی فلسفہ کو ہندوستان کا ایک شاعر اقبال سہیل یوں بیان کرتا ہے وہ کہتا ہے

کتاب فطرت کے سر ورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں تیرا مکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روح حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخشے نگاہ عرفاں اگر چراغ کرم نہ ہوتا

اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبال نے اسی کو بیان کیا ہے وہ کہتا ہے۔

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
او نے نقش ہستی پہ یہ غنچے بھی پریشاں ہوتے
رخت بر دوش پہ سب دست و گریباں ہوتے
خیمہ افلاک میں پھرے تشنت ہوتا
بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دست و جیل توحید کے خدی خواں ہوتے
نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے
اصول وحی میں موسیٰ طور پہ پہنچے
پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور پہ پہنچے

ورفعنا لک ذکرک، اے پیغمبر ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔ ہم نے تیرے نام کو اونچا کر دیا۔ ہر نبی کی محفل میں پیغمبر کا ذکر ہو رہا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے چار امتحان پاس کئے۔ چاروں امتحانوں میں ابراہیم علیہ السلام نے محمد مصطفیٰ کا ذکر کیا چاروں امتحان پاس کرنے کے بعد فرمایا اے اللہ میں نے تیرا گھر کعبہ بنایا اے اللہ میں نے ایک بچہ رو رو کر تجھ سے مانگا تو نے

کہا جنگل میں چھوڑ دے میں نے جنگل میں چھوڑ دیا تو نے کہا اس کے گلے پہ چھری چلا۔ میں چھری چلانے لگ گیا تو نے کہا میرا گھر تعمیر کر میں نے گھر بنانا شروع کر دیا، چار امتحان دیئے۔ اللہ نے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں پلاٹ نہیں مانگتا۔ میں دولت نہیں مانگتا میں تیرے خزانے سے وہ چیز مانگتا ہو جو تیرے خزانے میں بھی ایک ہے۔ تیرے خزانے وہ مانگتا ہوں جو تیرے خزانے میں بھی ایک ہے عطاء اللہ شاہ بخاری فرماتے ہیں کہ ابراہیم تیری قسمت پہ قربان جاؤں تو نے خدا سے وہ چیز مانگی جو دنیا میں کسی نے نہیں مانگی۔ ابراہیمؑ نے چار امتحان پاس کئے اور چاروں امتحانوں کے بعد بڑی عجیب بات کی غلاف کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر ابراہیم نے مانگا۔ ابراہیم علیہ السلام نے دنیا میں دو دعائیں کیں۔ ابراہیم نے دو چیزیں مانگیں ایک اسماعیل کو مانگا جس کیلئے قرآن میں ہے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ اے اللہ مجھے نیک بیٹا عطا فرما۔

خدا نے اسماعیل دے دیا۔ اور ایک یہ دعا ہے جو کعبہ میں مانگی دعا کا عنوان یہ ہے۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا کہ اے اللہ جس آخر الزمان نبی کو تو نے پیدا کرنا ہے اس کو میری اولاد میں پیدا کر۔ ابراہیمؑ نے خدا سے دو چیزیں مانگیں ایک اسماعیل کو مانگا ایک محمد مصطفےٰؐ کو مانگا۔ یا یوں کہیئے۔ ابراہیم نے خدا سے دو چیزیں مانگیں ایک زم زم والا مانگا ایک حوضِ کوثر والا مانگا۔ ابراہیم نے خدا سے دو چیزیں مانگیں ایک زم زم والا مانگا ایک حوض کوثر والا مانگا۔ جو زم زم والا تھا وہ بھی بے مثال تھا جو کوثر والا تھا وہ بھی بمثال تھا۔ اسماعیل کی پاؤں کی ایڑی زمین پر لگی زم زم نکل آیا۔ تو معلوم ہوا جس نبی کے پاؤں سے زم زم نکلتا ہے جس نبی کے پاؤں کی ایڑی لگتی ہے تو پانی نکل آتا ہے۔ اسی طرح ابراہیم نے جو دوسرا بیٹا مانگا ہے اس کے پاؤں کی مٹی سے ہدایت کے چشمے نکلتے ہیں۔ یہاں سے پانی کا چشمہ نکلا۔ اس کے قدموں کی برکت سے ہدایت کے چشمے نکلیں گے اور یہ بھی آپ دیکھیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے اسماعیل مانگا اسماعیل کے پاؤں مٹی پہ لگے زم زم نکل آیا تو زم زم کا پانی ہزاروں سال ہو گئے نہ اس کا ذائقہ بدلتا ہے نہ پانی بدلتا ہے نہ رنگ بدلتا ہے نہ اس کی کیفیت بدلتی ہے جو کچھ بھی نہیں بدلتا وہ تو اسی طرح ہے یعنی ہزاروں

سال ہوگئے جس پانی کو نبوت کی ایڑی لگی ہے۔ وہ پانی نہیں بدلتا وہ صدیقؓ ایسے ہی بدل گیا۔ اوئے پانی کو ایڑی لگتی ہے تو پانی نہیں بدلتا کیونکہ نبی کی ایڑی لگی ہے۔ اور چودہ سو سال ہوگئے۔ نبی کے ساتھ صدیق سویا ہوا ہے۔ اور ۲۳ سال صدیقؓ نبی کے ساتھ رہا بدل گیا یہاں پانی نہیں بدلتا کوئی بات پر غور کریں تو میں کہنا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ کی شان ہر طور سے چمک رہی ہے۔ قرآن نے کہا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔ تیرے نام کو اونچا کر دیا تیری بات کو اونچا کر دیا۔ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ کو بھیجنے کیلئے جگہ کا انتخاب کرنا ہے۔

دُعا قبول ہوگئی۔ ابراہیم علیہ السلام نے دُعا مانگی اے اللہ مجھے محمد مصطفےٰ دے دے۔ فیصلہ ہوگیا تجھے دے دیا اب آپ دیکھیں کیسے دیا۔ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں دو بیٹے تھے اک بیٹے کا نام اسماعیل ہے ایک کا نام اسحاق ہے اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں یعقوب ہیں۔ یعقوب کی اولاد میں یوسف ہیں اور باقی سارے پیغمبر بنی اسرائیل کے، انہی کی اولاد میں ہیں یہ بھی دیکھیے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام اسرائیل ہے اور بنی اسرائیل کا معنی کہ یعقوب علیہ السلام کی اولاد تو یہ ساری اولاد رسول ابراہیم کی اولاد ہے۔ اس لئے کہ ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے کا نام اسحاق ہے اور اسحاق کے بیٹے کا نام یعقوب ہے اور یعقوب کے بیٹے کا نام یوسف ہے اور اب آپ دیکھیں کہ ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسماعیل ہیں ایک اسحاق ہیں۔ اسحاق کی اولاد میں اٹھارہ ہزار پیغمبر پیدا ہوئے۔ اور حضرت اسماعیل کی اولاد میں محمد مصطفےٰ پیدا ہوئے۔ تو دیکھو تو سہی ساری دنیا تو ابراہیم کو خدا نے دے دی۔ کہ ایک کی اولاد میں اٹھارہ ہزار پیغمبرؑ اور ایک کی اولاد میں محمد رسول اللہ جو ساری دنیا کے نبیوں کے سردار ہیں۔ دیکھیے کہ اللہ تعالےٰ نے حضورؐ کو بھیجنے کے لئے جگہ کا انتخاب کیا جگہ دنیا میں دو ہیں ایک عرب کا علاقہ ہے ایک عجم کا علاقہ ہے خدا نے فیصلہ کیا کہ عجم کا معنی ہے گونگا۔ توجہ کیجیے عجم کا معنی ہے گونگا اور عرب کا معنی ہے فصیح و بلیغ تو چونکہ محمد مصطفےٰؐ بھی فصاحت و بلاغت والا تھا۔ تو جگہ کا بھی انتخاب کیا جو جگہ فصیح و بلیغ تھی محمد مصطفےٰؐ کے لئے عرب کا انتخاب ہوا عرب میں علاقے اور بھی بڑے تھے۔ اُس شہر کو چُنا گیا جس شہر کا نام مکہ تھا عربی زبان میں مکہ کا معنی ہے بکہ قرآن

کہتا ہے۔ لِلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا عربی میں بکہ کہتے ہیں اس جگہ کو جو ساری دنیا کا سنٹر ہو ساری دنیا کے درمیان ہو اسے بکہ کہتے ہیں چونکہ محمد مصطفےٰ کا پیغام ساری دنیا کے لئے برابر پہنچنا تھا۔ تو ان کے لئے جگہ بھی وہ چنی گئی جو جگہ سب سے درمیان میں تھی جس کا نام مکہ اور بکہ ہے۔ تو رسول اللہ کیلئے سب سے پہلے علاقے کا انتخاب ہوا کہ عرب میں محمد مصطفےٰ کو لایا جائے گا اس کے بعد مکہ کا انتخاب ہوا اور مکہ کے بعد اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ۲۲ قبیلے آباد تھے مکہ میں وہ قبیلہ بھی آباد تھا۔ جس کی اولاد کو بنو ہاشم کہتے ہیں۔ جس کی اولاد کو بنو عباس کہتے ہیں جس کی اولاد کو قریش کہتے ہیں اس قبیلے کا انتخاب کیا گیا قبیلہ بھی بڑا عجیب ہے۔ ذرا توجہ کیجئے بنو ہاشم ہاشم کا کیا معنی ہے۔ رسول اللہ کے ایک دادے کا نام ہاشم ہے۔ ہاشم اپنا معنی نہیں ہے۔ ہاشم کا معنی یہ ہے کہ شوربہ میں روٹی ڈال کر جو آدمی مہمانوں کو کھلائے اس کو ہاشم کہتے ہیں عربی میں کیا کہتے ہیں؟ ہاشم۔ تو ہاشم جو رسول اللہ کے پردادا تھے یہ مہمانوں کو کھانا کھلاتے تھے نام اُن کا ہاشم ہے تو خدا نے عرب کے سب سے بڑے میزبان کو محمد مصطفےٰ کا پردادا بنا دیا۔ تو انتخاب رسول اللہ کی وجہ سے ہوا انتخاب محمد مصطفےٰ کی وجہ سے ہوا اس انتخاب پہ ذرا غور فرمائیں کہ محمد مصطفےٰ کا پردادا بنانے کے لئے خدا نے ہاشم کو چنا ہاشم خدمت گذار تھا۔ محمد مصطفیٰ بھی خدمت گزار تھا تو پردادا وہ چنا جو پہلے بھی خدمت گزار تھا اور دادا کس کو بنایا گیا۔ جس کا نام عبدالمطلب تھا۔ عبدالمطلب کعبہ کا متولی تھا محمد مصطفےٰ نے ساری دنیا کا متولی بننا تھا تو دادا وہ چنا جو پہلے سے کعبہ کا متولی تھا اور عبدالمطلب کے تو بارہ لڑکے تھے بارہ لڑکوں میں سے محمد مصطفےٰ کا باپ کس کو بنایا جائے۔ اس کا انتخاب بھی عرش پہ ہوا چونکہ پیغمبر کے خاندان میں نبی کے شہر میں نبی کے علاقہ میں نبی کی بستی میں ہر چیز میں پیغمبر کا ذکر اونچا ہو رہا ہے۔ اور قرآن کہتا ہے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ اے پیغمبر جب تو آیا تو تیرا ذکر اونچا جس جگہ آیا جگہ کا نام اُونچا جس رات کو آیا رات کا نام اونچا جس علاقہ میں آیا علاقہ کا نام اونچا جس گود میں آیا گود کا نام اونچا جس خاندان میں آیا خاندان کا نام اُونچا۔ توجہ کر پیغمبر کے دادا کا نام عبدالمطلب ہے بارہ بیٹے ہیں۔ ان بارہ بیٹوں میں محمد مصطفےٰ کا والد کس کو بنایا جائے اس کا انتخاب بھی عرش پہ ہوتا ہے بڑے کا نام عبدالعزیٰ ہے۔ جس کو ابولہب کہا

جاتا ہے دوسرے بیٹے کا نام عبد مناف ہے جس کو ابوطالب کہا جاتا ہے تیسرے بیٹے کا نام عبدالحارث ہے۔ چوتھے کا نام عبدالشمس ہے ایک کا نام عبدلات ہے ایک کا نام نوفل ہے ایک کا نام کرامہ ہے ایک کا نام حارث ہے ایک کا نام حمزہ ہے ایک کا نام عباس ہے ایک کا نام عبداللہ ہے۔ یہ عبدالمطلب کے بیٹے ہیں ایک کا نام ربیعہ ہے یہ سارے بیٹوں کے نام ہیں۔ اگر اپنے محمد مصطفےٰ کو عبدالعزیٰ کے گھر بھیجتا عبدالعزیٰ کا معنی بت کا بندہ عبد مناف کا معنی بت کا بندہ، عبدالشمس کا معنی سورج کا بندہ۔ عبد حارث کا معنی کھیتی کا بندہ، حمزہ کا معنی سخت جگہ عباس کا معنی پتھریلی جگہ تو کوئی نام محمد مصطفےٰ کے مشن سے مطابقت نہیں رکھتا تھا اس لئے محمدؐ کا والد بنانے کیلئے اس کو چنا۔ جس کا نام عبداللہ تھا یعنی اللہ کا بندہ تاکہ خدا دنیا کو بتا سکے کہ میرا جو سب سے بڑا بندہ ہے وہ میرے ہی بندے کے گھر میں آسکتا ہے۔ اسی لئے قرآن نے کہا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔ ہم نے تیرے نام کو اونچا کر دیا ہم نے تیری بات کو اونچا کر دیا تو رسول اللہ کا والد بنانے کیلئے کس کو چنا۔ عبداللہ کو۔ اب رسول اللہ کی والدہ کا انتخاب ہو رہا ہے توجہ کیجئے۔ انتخاب عرش پہ ہوتا ہے حضور فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ قُرَيْشٍ ؕ

رسول اللہ کی حدیث ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے کنانہ سے چنا اللہ نے مجھے ہاشم سے چنا۔ اللہ نے مجھے قریش سے چنا۔ اللہ نے بنی عبدالمطلب سے چنا یہ پیغمبرؐ کی حدیث ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ کی والدہ کا انتخاب بھی عرش پہ ہوتا ہے ۴۴ قبیلے مدینہ میں آباد ہیں مقام ابوا پہ ۲۷ قبیلے آباد ہیں۔ ایک قبیلے کا نام بنی شلیبہ ہے ایک کا نام بنو نذیر ہے۔ ایک کا نام بنو قریظہ ہے ایک کا نام بنو حفصہ ہے کسی کا معنی اچھا نہیں ہے جو رسول اللہ کی عظمت سے مطابقت پیدا کر سکے۔ بنی شلیبہ کا کیا معنی ٹہنیوں والا۔ بنو حربہ کا معنی لڑائی کرنے والا لیکن پیغمبرؐ کی والدہ کے لئے وہ قبیلہ چنا جس کا نام بھی محمدؐ کی عظمت سے ملتا ہے اور وہ نام کیا ہے بنو زہرا۔ زہرا عربی میں تر و تازگی کو کہتے ہیں۔ چونکہ محمد بھی تر و تازگی کا پیغام لا رہا ہے۔ اس لئے ماں کا قبیلہ بھی تر و تازہ چنا ورفعنا لک ذکرک، یہ پیغمبرؐ کے لئے۔ میرے بھائیو والدہ کا انتخاب ہوتا ہے اب دیکھئے قبیلہ ہے بنو زہرا۔ بنو زہرا

قبیلے میں لڑکیاں اور بھی بڑی تھیں ایک لڑکی کا نام خمسہ ہے۔ جو اُس قبیلے میں بڑی مشہور رہے بڑی سمجھدار ہے لیکن نام خمسہ ہے خمسہ کا معنی وہ عورت جس کا ناک ٹیڑھا ہو اُسے خمسہ کہا جاتا ہے چپٹے ناک والی۔ ساری کتابوں میں معنی موجود ہے بیٹے بھائیو اسی طرح کسی لڑکی کا کچھ نام ہے کسی کا نام کچھ ہے ربیعہ کا معنی موسم اور بہار ہے اور کسی کا کچھ معنی لیکن ان ساری لڑکیوں میں ایک کا نام ہے آمنہ۔ آمنہ کو کیوں چنا گیا اس کیلئے کہ آمنہ کا معنی اس کے معنی پہ غور کرو آمنہ کا معنی ہے امانت والی۔ خدا دنیا کو بتانا چاہتا ہے۔ کہ اے آمنہ تو ہی وہ عورت ہے کہ جس کی گود میں میری سب سے بڑی امانت ہے وَرفعنالک ذکرک۔ تو پیغمبرؐ کیلئے والد کا انتخاب ہو۔ نبی کیلئے والدہ کا انتخاب ہوا۔ نبی کیلئے مہینوں کا انتخاب ہوا۔ اس پہ بھی غور کرلے کس مہینے میں پیغمبرؐ کو پیدا کیا گیا۔ ربیع الاوّل کے مہینے میں۔ ربیع کا معنی بہار ہے اوّل کا معنی پہلی بہار۔ جو دنیا میں پہلی بہار ہے وہ محمد مصطفےٰؐ کی آمد کا مہینہ ہے جو دنیا میں پہلی بہار اور ہے ہی کوئی نہیں محمدؐ کے آنے سے بہار ہے ورنہ عام الفیل سے مہینوں کا آغاز ہوا ہے۔ پہلے مہینہ کا نام محرم ہے محرم کا معنی وہ مہینہ جس میں چیزوں کی حُرمت قائم ہوتی ہے وہ مہینہ صفر المظفر ہے صفر عربی زبان میں زرد رنگ کو کہتے ہیں۔ صفر کا معنی زرد رنگ ہے۔ محرم کا معنی حرام کی ہوئی چیزوں کا مہینہ اور آگے ہے ربیع الاوّل۔ ربیع الاوّل کا معنی پہلی بہار ربیع الثانی کا معنی دوسری بہار، جمادی الاوّل کا معنی یعنی پہلا نقطہ انجمار اور جمادی الثانی کا معنی دوسرا نقطہ انجمار اور رجب کا معنی وہ گھاٹی جو مدینہ سے چار سو میل کے فاصلے پہ موجود ہے۔ شعبان کا معنی دائیں طرف کی گھاٹی رمضان کا معنی رمض اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ جس جگہ مسلمان دشمن کیطرف حملہ کرنے کے لئے گھستے ہیں رمض کی جگہ ہے شوال وہ مہینہ کہ اس مہینہ کو حرمت کے لئے لوگوں نے متعین کر دیا تھا اور بعض لوگوں نے اس کو منحوس مہینہ قرار دیا تھا اور اسی طرح ذیقعدہ ہے بیٹھ جانے والا مہینہ ذی الحجہ ہے حج والا مہینہ لیکن اِن سارے ناموں میں سے اُس نام پہ غور کرو جس کا نام ربیع الاوّل ہے ربیع الاوّل پہلی بہار محمدؐ بہار اوّل ہے۔ محمدؐ عظمت اوّل ہے۔ محمدؐ رفعت اوّل ہے۔ محمدؐ مرکز اوّل ہے۔ محمدؐ بلندی اوّل ہے تو جب میرا پیغمبرؐ رفعت میں اعلیٰ ہے۔ بلندی میں اعلیٰ ہے۔ تو پھر مجھے کہنے دو کہ ساری دنیا کی خزاؤں میں جو پہلی بہار ہے وہ محمدؐ ہے.....

ورفعنا لک ذکرک. محمد مصطفےٰ کی پیدائش ہوتی ہے۔ ذرا توجہ کیجئے میرے پیغمبرؐ کی پیدائش ہوتی ہے۔ پیدائش پہ اس نبی کا نام کیا رکھا جائے یعنی نام تو عرش سے منتخب ہو چکا ہے لیکن یہاں بھی تو نام رکھنا ہے عرش پہ میرے نبی کا نام احمدؐ ہے۔ فرش پہ نام کیا ہوگا۔ فرش پہ نام محمدؐ رکھا گیا۔ بڑی قابلِ غور بات کہنا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ کی پیدائش وہ کمالات کہ دنیا میں تشریف لائے تو قیصر روم کے کنگرے گر گئے وہ اور بات ہے ستارے روشن ہو گئے اور بات ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ رسول اللہؐ جب پیدا ہوئے تو نام محمدؐ رکھا گیا۔ اس لفظ محمد پہ غور کرو۔ محمدؐ کا معنی بڑا عجیب ہے۔ محمدؐ وہ لفظ ہے جو حمد سے ہے۔ محمدؐ کس سے ہے؟ حمد سے۔ اور یہ نقطہ کی بات ہے کہ حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے۔ آپ کھانا کھا کر کہتے ہیں شکر الحمد للہ، حمد آخر میں ہوتی ہے۔ محمد بھی حمد سے ہے۔ چونکہ محمد بھی آخر میں ہیں۔ اس لئے نام پیغمبرؐ کی شان کے مطابق ہے محمد حمد سے ہے پھر یہ بھی دیکھو کہ محمدؐ ایسا لفظ ہے کہ اس پہ نقطہ کوئی نہیں۔ توجہ کیجئے۔ خدا دنیا کو بتانا چاہتا ہے کہ جس محمد کے نام پہ نقطہ کوئی نہیں۔ اس کی ذات پہ بھی نقطہ کوئی نہیں اور اس پہ بھی غور کرو کہ باقی انبیاء کے ناموں کا کیا معنی ہے۔ آدمؑ کا معنی گندم کے رنگ والا نوحؑ کا معنی نوحہ کرنے والا۔ ذکریاؑ کا معنی درس والا۔ ادریسؑ کا معنی سبق والا ابراہیمؑ کا معنی بزرگی والا۔ اسماعیلؑ کا معنی خدا کی سنی ہوئی دعا۔ یعقوبؑ کا معنی بعد میں آنے والا یوسفؑ کا معنی سوچ والا موسیٰؑ کا معنی پانی سے نکلا ہوا۔ عیسیٰؑ کے معنی سیاحت کرنے والا، ان سارے ناموں کے بعد لفظ محمدؐ ہے کہ محمدؐ کا معنی یہ ہے کہ ساری دنیا مل کر جس کی تعریف کرے وہ محمدؐ بنتا ہے اور سب سے زیادہ جو خدا کی تعریف کرے وہ احمد بنتا ہے۔ ورفعنا لک ذکرک۔ نام بھی بے مثال ہے بات بھی بے مثال ہے۔ اور پھر محمد مصطفےٰؐ کو دیکھئے کہ محمدؐ دنیا میں تشریف لائے تو خدا نے سب سے دایا کا انتخاب کیا دایا سے بھی پہلے دایا کے قبیلے کا انتخاب کیا۔ بھائی قبیلے تو اور بھی بڑے ہیں۔ لیکن وہ قبیلہ جس قبیلہ کو بنو سعد کہتے ہیں۔ سعد عربی میں نیک بخت کو کہتے ہیں۔ تو دایا کا قبیلہ بھی خدا نے عرش سے نیک بخت بنا دیا اسی لئے کہتے ہیں حلیمہ سعدیہؓ۔ سعد کا معنی نیک بخت حلیمہ بختوں والی حلیمہ بختوں والی کیوں ہوتی اگر اس کی گود میں نبیؐ نے آنا نہ ہوتا حلیمہ کیسے بختوں والی ہوتی دیکھئے قبیلہ کا نام ہے بنو سعد بختوں والا قبیلہ اور نام اپنا کیا ہے

حلیمہ۔ حلم والی، بردباری والی تو محمد مصطفےٰ کی بڑی صفتیں بردباری والی تو جو صفت نبی میں ہے۔ وہ ہر اس آدمی میں ڈال دی گئی کہ جو پیغمبر کے ساتھ جس کی نسبت ہو رہی ہے۔ تو حلیمہ کی نسبت نبی کے ساتھ ہے۔ تو نبی کا کمال بھی اللہ نے پہلے دے دیا تو نام رکھا حلیمہ۔ تو حلیمہ بھی مثال ہے۔ تو ایک لونڈی جو نبی کو اٹھا کر کھلاتی ہے۔ اس لونڈی کا نام ہے ام ایمن ہے۔ ام ایمن کا معنی علما سے پوچھو ایمن کہتے ہیں۔ بختوں والی کو محمد بختوں والا تو لونڈی بھی بختوں والی، اور نبی بختوں والا تو حلیمہ بھی بختوں والی۔ اور اب آگے چل میرے بھائیو یہ تو پیغمبر کے پیدائش کے واقعات ہیں پیغمبر کے آنے کے واقعات ہیں نبی کے نکاح کو دیکھو پیغمبر کی بیٹیوں کو دیکھو کہ رسول اللہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلی عطا فرمائی۔ بیوی کا نام خدیجہؓ ہے۔ خدیجہ کا کیا معنی جو حاجیوں کی خدمت گذار ہو۔ نبی امت کا خدمت گذار ہے۔ اور بیوی حاجیوں کی خدمت گذار ہے اور دوسری بیوی کا نام سودہؓ۔ سودا کا معنی آرام والی نبی بھی آرام والا بیوی بھی آرام والی اک بیوی کا نام عائشہؓ۔ عائشہؓ کا معنی زندہ رہنے والی۔ نبی بھی زندہ رہنے والا۔ بیوی بھی زندہ رہنے والی اک بیوی کا نام حفصہؓ، حفصہ کا معنی راتوں کو قیام کرنے والی۔ نبی بھی رات کو قیام کرنے والا بیوی بھی رات کو قیام کرنے والی اک بیوی کا نام میمونہؓ، میمونہ کا معنی بختوں والی۔ نبی بھی بختوں والا۔ بیوی بھی بختوں والی۔ اک بیوی کا نام ہے زینبؓ، زینب کا معنی استغفار والی، نبی بھی استغفار والا بیوی بھی استغفار والی۔ اک بیوی کا نام ہے۔ ام حبیبہؓ۔ ام حبیبہ کا معنی پیار والی، نبی بھی پیار والا، بیوی بھی پیار والی۔ اک بیوی کا نام ہے۔ صفیہؓ، صفیہ معنی منتخب ہونے والی۔ نبی بھی دنیا میں منتخب ہے۔ بیوی بھی منتخب ہے۔ اک بیوی کا نام ہے جویریہؓ، جویریہ کا معنی پڑوس والی، نبی پڑوسیوں کے حقوق بتلانے والا۔ بیوی پڑوس والی، اک بیوی کا نام ہے ریحانہؓ۔ ریحانہ کا معنی خوشبو والی۔ نبی بھی خوشبو والا، بیوی بھی خوشبو والی،

نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر، نعرۂ شان رسالت۔ زندہ باد، نعرہ میں بھول گئے تو فاروقی صاحب نے فرمایا کہ جس طرح رفیق صاحب بھولے ہیں۔ اس طرح پشاور میں ایک پٹھان بھول گئے تھا۔ وہ کہنے لگا نعرۂ یہ مولوی صاحب، اس طرح بھی ہوتا ہے۔ میں نے ایک جگہ تقریر کی تو اس نے کہا تاج و تخت نبوت ختم، جذبات میں آجاتے ہیں۔ قرآن کیا کہتا ہے۔ ورفعنا لک ذکرک،

اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔ تیری شان کو اونچا کر دیا تیرے نام کو اونچا کر دیا۔ اُس پیغمبرؐ کی اولاد کو دیکھو۔ پیغمبرؐ کے سب سے بڑے بیٹے کا نام بیٹیوں کا نام دیکھیے سب سے بڑے بیٹے کا نام ابراہیمؑ ہے۔ قاسمؐ ہے۔ قاسم کا معنی تقسیم کرنے والا، حضورؐ نے فرمایا۔ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ۔ دینے والا اللہ ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں، حضورؐ بھی قاسم ہیں۔ بیٹا بھی قاسم ہے۔ ایک بیٹے کا نام ہے طاہرؓ طیبؓ۔ طاہر کا معنی ہے پاک۔ طیب کا معنی پاک ہے۔ نبی بھی پاک ہے بیٹا بھی پاک ہے۔ ایک بیٹے کا نام ہے ابراہیمؓ۔ ابراہیم کا معنی بزرگی والی۔ نبی بھی بزرگی والا بیٹا بھی بزرگی والا۔ بڑی بیٹی کا نام ہے زینبؓ۔ زینب کا معنی استغفار والی۔ نبی بھی استغفار والا، بیٹی بھی استغفار والی ایک بیٹی کا نام رقیہؓ۔ رقیہ کا معنی خاوند کی خدمت کرنے والی، نبی اُمت کی خدمت کرنے والا ہے۔ بیٹی خاوند کی خدمت کرنے والی، ایک بیٹی کا نام ہے۔ اُمِّ کلثومؓ۔ اُمِّ کلثوم کا معنی ہے۔ بچوں کی تربیت کرنے والی، نبی اُمت کی تربیت کرنے والا۔ بیٹی بچوں کی تربیت کرنے والی۔ ایک بیٹی کا نام فاطمہؓ، فاطمہ کا معنی جہنم سے آزاد۔ نبی بھی جہنم سے آزاد ہے۔ بیٹی بھی جہنم سے آزاد ہے۔ ورفعنالک ذکرک، پیغمبرؐ کی کونسی چیز ہے۔ جس کا ذکر اللہ نے قرآن میں نہیں کیا۔ پیغمبرؐ کے حسن کا ذکر آیا۔ نبی کے چہرے کا ذکر آیا ہے قرآن نے والضحیٰ کہا نبی کی زلفوں کا ذکر آیا۔ قرآن نے واللیل کہا پیغمبرؐ کے سینے کا ذکر آیا۔ قرآن نے الم نشرح لک صدرک کہا۔ پیغمبرؐ کے دانتوں کا ذکر آیا۔ قرآن نے یٰسین کہا پیغمبرؐ کے ہونٹوں کا ذکر آیا۔ قرآن میں پیغمبرؐ کے زمانے کا ذکر آیا۔ قرآن نے والعصر کہہ دیا۔ نبی کے شہر کا ذکر آیا۔ قرآن نے لا اُقسم بھذا البلد کہہ دیا۔ نبی کی رحمت کا ذکر آیا۔ قرآن نے وما ارسلناک الا رحمۃ اللعالمین کہہ دیا۔ نبی کے اخلاق کا ذکر آیا۔ قرآن نے انک لعلیٰ خلق عظیم کہہ دیا۔ پیغمبرؐ کے کردار کا ذکر آیا۔ قرآن نے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کہہ دیا۔ پیغمبرؐ کی عظمت کا ذکر آیا۔ قرآن نے انا ارسلناک شاھدًا کہہ دیا۔ مبشرًا کہہ دیا۔ نذیرًا کہہ دیا۔ داعیًا الی اللہ کہہ دیا۔ باذنہ وسراجًا منیرًا کہہ دیا یہ پیغمبرؐ کی شان ہے۔ مجھے بتاؤ تو سہی قرآن آسمانوں سے اترا۔ قرآن بتا رہا ہے کہ میں کس پر اُترا ہوں؟ نزل علی محمد وھو من ربہ الحق۔ قرآن کہتا ہے۔ مجھے جبرائیلؑ لایا ہے۔ محمد مصطفیٰؐ پہ لایا ہے۔

محمد مصطفےٰ ؐ کا مکہ میں آنا قرآن بیان کرے ، مدینہ میں آنا قرآن بیان کرے ۔ صحابہؓ کی بات قرآن بیان کرے ۔ صدیق کا ذکر آئے قرآن بیان کرے الذی جاء بالصدق وصدق بہ ۔ فاروق اعظمؓ کا ذکر آئے قرآن اشداء علی الکفار کہے ۔ عثمانؓ کا ذکر آئے قرآن رحماء بینہم کہے علی المرتضیٰؓ کا ذکر آئے ۔ قرآن تراہم رکعاً سجداً کہے ۔ سارے صحابہؓ کا ذکر آئے ۔ قرآن اولئک ہم المفلحون کہے اولیک ہم الراشدون کہے ، اولیٰک کتب فی قلوب الایمان کہے ۔ ورضوانٌ من اللہ اکبر کہے ۔ قرآن کی سات سو آیتوں میں صحابہؓ کی شان ہے ۔ بارہ سو آیتوں میں محمد مصطفےٰ ؐ کی شان ہے ۔ چھبیس سو آیتوں میں اللہ کی توحید کا بیان ہے ۔ یہ قرآن ہے نبی دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے ۔ دنیا کی حالت کیا تھی ایک ہندو شاعر کہتا ہے ۔

ے وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا — وہی روئے زمین پر آج تک تخریب کی دنیا
یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ — فلاطوں کی خرد فقراط کی دانش بھی افسانہ
غلط دنیا میں چاروں سمت اندھیرا ہی اندھیرا تھا — نشان نور گم تھا ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعتاً سیلاب نور آیا — جہاں میں کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا — شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا
اور مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آیا — صحاب رحم بن کر رحمۃ اللعالمین آیا ۔

(یہ نبی کی شان ہے)

شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ جنت کو خطاب کرتے ہیں خطاب کر کے کہتے ہیں کہ ۔

ے تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں — میں نے مانا ضرور رہتے ہیں ۔
میرے دل کا طواف کر جنت — میرے دل میں حضور رہتے ہیں

یہ نبیؐ کی شان ہے ورفعنا لک ذکرک ۔ جب آپ کو پتہ چل گیا کہ پیغمبرؐ مکہ آئے خدا نے مکہ کی قسم کھائی ، نبی سواری پہ چڑھے ۔ خدا نے سواری کی قسم کھائی ۔ نبیؐ کے کندھے پہ چادر آئی چادر کا ذکر قرآن نے کیا تو نبیؐ کی وجہ سے پتھر کو عزت مل گئی ، نبیؐ کی وجہ سے سواری کو عزت مل گئی ، نبیؐ کی وجہ سے چادر کو عزت مل گئی ۔ مجھے بتاؤ تو سہی کیا ضرورت تھی چادریں دنیا میں اور بھی بڑی ہیں ۔ آپ کے جھنگ سٹی میں کتنی چادریں فروخت ہوتی ہیں لیکن وہ چادر جو

نبی کے کندھے پر آئی اس چادر کو قرآن نے کہا یا ایھا المزمل اے چادر اوڑھنے والے کیوں کہ چادر کی نسبت نبی کے ساتھ ہو گئی اور پیغمبرؐ کا قدم مکہ کی زمین پر لگے، قرآن نے وانت حل بھذا البلد۔ مجھے ان مکہ کے پتھروں کی قسم جس پہ تیرے قدم آئے۔ جس سواری پہ نبی سوار ہو اس کا ذکر قرآن میں جو چادر نبی کے کندھے پہ آئے اس کا ذکر قرآن میں جس شہر میں نبی آئے اس کا ذکر قرآن میں تو گویا کہ پیغمبر کی وجہ سے دنوں کو عزت مل سکتی ہے۔ مہینوں کو عزت مل سکتی ہے۔ کپڑوں کو عزت مل سکتی ہے پانی کو عزت مل سکتی ہے تو پھر محمد مصطفےٰؐ کی وجہ سے پیغمبرؐ کے ایک لاکھ چوتالیس ہزار صحابہؓ کو بھی عزت مل سکتی ہے۔ اگر پتھر کی عزت ہے۔ قرآن کی زبان میں تو حبشہ کے کالے بلالؓ کا مقام بھی قرآن کی زبان میں اولیاء سے اونچا ہے اقطاب سے اونچا ہے ابدالوں سے اونچا ہے۔ ایک لاکھ چوتالیس ہزار محمدؐ کے صحابہؓ ایک طرف اور نبیوں کے علاوہ ساری کائنات ایک طرف میرے بھائیو وقت چونکہ مختصر ہو رہا ہے۔ اس لئے میں لمبی بات نہیں کرتا ہوں آخری بات جس کی ضرورت ہے۔ کہنا چاہتا ہوں آج کل آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا سنا ہوگا کہ پاکستان کی حکومت سپاہِ صحابہؓ پہ پابندی لگانا چاہتی ہے۔ لیکن یہ حکومت کی بھول ہے۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم ایسی کوئی پابندی قبول نہیں کریں گے۔ بلکہ ایسی پابندی کو چوکوں اور چوراہوں پہ توڑیں گے۔

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ط



نیز سپاہ صحابہ کے سنگر، جھنڈے، بیلٹ فون وغیرہ کا بنا ہوا جھنڈا

سپاہ صحابہ کا جو لٹریچر مردِ حقانیت پر کشتہ الشہداء کرتا ہیں شہید ناموس صحابہ حق نواز شہید، حضرت مولانا ضیاء القاسمی شہید، جانشین شہید ناموس صحابہ حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کی یادگار تقریر کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں اور سپاہ صحابہ کے کیلنڈر اور تصاویر دستیاب ہیں۔

دوسرے شہروں میں رہنے والے خط لکھ کر طلب کر سکتے ہیں۔ جواب طلب امور کے لئے

جواب کا لفافہ ارسال کریں!

محمود اقبال
جنرل سیکرٹری
سپاہ صحابہ
ضلع شاہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مؤرخ اسلام جانشین امیر عزیمت
شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا **ضیاء الرحمٰن فاروقی**
سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان کا ۲۹ رمضان المبارک کو جامع مسجد
حقانیہ سے شہید جنگ صدر میں خطاب

عظمت قرآن

الحمد للہ الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہ ونستغفرہٗ ونؤمن
بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ونشہد
ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لا شریک لہٗ۔ ولا نذیر لہٗ ولا مشیر لہٗ ولا
معین لہٗ ولا وزیر لہٗ وصل علی رسل خاتم الانبیاء۔ المبعوث الی کافۃ للناس
بشیراً وداعیاً الی اللہ۔ داعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً وقال اللہ تبارک وتعالیٰ
فی قرآن المجید والفرقان الحمید۔ وانفقوا مما رزقنکم من قبل ان یاتی احدکم
الموت۔ فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب۔ فاصدق واکن من الصالحین ولن
یؤخر اللہ نفساً اذا جاء اجلہا واللہ خبیر بما تعملون ؕ

صدق اللہ رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک لمن الشہدین والشکرین
والحمد للہ رب العالمین ؕ

جس دور پہ نازاں تھی دنیا — اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا — خود ہوش میں آنا بھول گئے

آذاں تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا گنوایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے

میرے واجب الاحترام قابل صد احترام علماء کرام، جامع مسجد حق نواز شہیدؒ کے غیور نوجوانو اور دوستو آج کا یہ پروگرام نزول قرآن کا پروگرام ہے۔ ۲۹ کی شب ہے۔ ختم قرآن ہو چکا ہے۔ جنہوں نے قرآن سنا ہے وہ اعزاز لے گئے اور جنہوں نے سنایا ہے وہ بھی برکت حاصل کر گئے اللہ تعالیٰ قرآن سننا سنانا قبول فرمائے۔ میرے بھائیو کیونکہ ۲۹ کی شب میں جامع محمودیہ اور جامع مسجد حق نواز شہیدؒ کیلئے مولانا حقنواز شہیدؒ چندے کی اپیل کیا کرتے تھے اور یہ بھی پیغمبرؐ کی سنت ہے۔ اور میں بھی انشاءاللہ آپ کے سامنے ان دونوں مصارف کے سلسلہ میں آپ کی توجہ دلاؤں گا لیکن اس سے پہلے کچھ ضروری دینی باتیں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ لمبی چوڑی تقریر کا عنوان نہیں ہے۔ میرے دوستو قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ جس نے انسانوں کو پستی سے اٹھا کر اوج ثریا پر بٹھا دیا۔ قرآن ایک ایسی کتاب ہے۔ جس نے انسانوں کو پستی سے اٹھایا اور اوج ثریا پر بٹھا دیا۔ رب کون ہے یہ قرآن نے بتایا خدا کیا ہے یہ قرآن نے بتایا۔ اے انسان تو دنیا میں کس لئے آیا یہ قرآن نے بتایا تو نے زندگی کس طرح گزارنی ہے یہ قرآن نے بتایا۔ قرآن سے زیادہ جامع کتاب دنیا میں کوئی نہیں۔ کوئی جغرافیہ کی کتاب ہے کوئی منطق کی کتاب ہے کوئی فلسفہ کی کتاب ہے کوئی محاورات کی کتاب ہے۔ کوئی علم بلاغت کی کتاب ہے کوئی بدیع کی کتاب ہے۔ کوئی علم فصاحت کی کتاب ہے کوئی علم بلاغت کی کتاب ہے کوئی علم تاریخ کی کتاب ہے کوئی علم نحو کی کتاب ہے کوئی علم صرف کی کتاب ہے۔ ایک موضوع ہے ایک معنی ہے۔ لیکن دنیا میں ایک کتاب قرآن ہے جس میں جغرافیہ بھی ہے تاریخ و نحو، صرف، علم، عمل، تاریخ بھی ہے۔ تیرے آنے کا طریقہ بھی بتایا۔ تیرے جانے کا مقصد بھی بتایا تیرے رونے کا مقصد بھی بتایا۔ تیرے مسکرانے کا مقصد بھی بتایا۔ تو زندگی کیسے گزارے قرآن نے بتایا۔ بیوی تیرے پاس ہے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ قرآن نے

بتایا دوکان کیسے کرے گا حکومت کیسے کرے گا۔ روٹی کیسے کمائے گا۔ کھائے گا کیسے۔ قرآن نے بتایا پیئے گا کیسے قرآن نے بتایا۔ یہ قرآن ہے اور اسی قرآن نے ایک لفظ بولا ہے میں اس لفظ کیطرف آپ کو لانا چاہتا ہوں۔ قرآن نے کیا کہا ہے توجہ ان ھٰذا القرآن یہ کون کہتا ہے یہ قرآن خود کہتا ہے۔ ان ھٰذا القرآن یہدی للتی ھی اقوم۔ اس قرآن نے ذلت و رسوائی میں گری ہوئی انسانیت کو اٹھا کر فرشتوں کا معبود بنا دیا۔ فرشتوں کا مخدوم بنا دیا۔ معبود نہیں مخدوم بنا دیا۔ اس قرآن نے بنایا۔ کس نے بنایا۔ اس قرآن نے بنایا۔ ابو جہل نبیؐ کا چچا ہے کوئی نہیں پوچھتا۔ ابو طالب نبیؐ کا چچا ہے کوئی نہیں پوچھتا۔ گورے رنگ والوں کو کوئی نہیں پوچھتا۔ جمال والوں کو کوئی نہیں پوچھتا حسن والوں کو کوئی نہیں پوچھتا۔ رشتہ داروں کو کوئی نہیں پوچھتا دولت والوں کو، سگا چچا ہے کوئی نہیں پوچھتا۔ جس گھر میں نبیؐ آئے اس گھر کو کوئی نہیں پوچھتا۔ کس کو پوچھتا ہے حبشہ کے کالے بلالؓ کو ہر ایک پوچھتا ہے۔ بلالؓ کو اونچا کس نے کیا قرآن نے کیا۔ بلالؓ کو اونچا کس نے کیا قرآن نے۔ کس وجہ سے توجہ رہے ابولہب اس کے معنی پر غور کرو۔ ابولہب کا نام آپ نے سنا ہے لیکن آپ کو یہ پتہ نہیں کہ ابولہب کا معنی کیا ہے۔ ابولہب کو ابولہب کیوں کہتے ہیں۔ ابولہب کا لغوی معنی ہے۔ کہ لہب کا باپ، لہب نام ہونا چاہیئے لیکن لہب نام نہیں توجہ لہب کا معنی شعلہ مارنے والا حسن والا جس کا حسن شعلہ مارتا ہے۔ اس کو قرآن نے کہا تبت یدا ابی لہب وّ تبّ۔ جس کے حسن نے شعلہ مارا اسے قرآن نے کہا تبت یدا ابی لہب وّ تبّ، جس کا رنگ کالا ہے اسے محمدؐ نے کہا کعبہ کی چھت پہ چڑھ جا۔

کیوں کہا اس لئے کہا کہ قرآن نے کہا ان ھٰذا القرآن یہدی للتی ھی اقوم، بھیڑوں کو چرانے والو قیصر و کسریٰ تمہارے قدموں میں آئے گا۔ کیوں قرآن کو تم نے سینہ سے لگایا ہے۔ ان ھٰذا القرآن یہدی للتی ھی اقوام مکے کی گلیوں میں چلو گے کوئی نہیں پوچھے گا۔ مدینہ میں بستی میں چلو گے کوئی نہیں پوچھے گا۔ لیکن جب قرآن سینے سے لگاؤ گے تو پھر صرف مکے کی بکریاں قیصر و کسریٰ، خسرو پرویز تمہارے پاؤں کو چاٹیں گے۔ ان ھٰذا القرآن یہدی للتی ھی اقوم۔ اور قرآن انسانیت کو اتنا اونچا کرتا ہے کہ آج ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ میں مدین کی بستی میں تھا۔ میں نے قرآن نہیں پڑھا تھا۔ میں نے کلمہ نہیں پڑھا تھا رسول اللہ

کا خدا نہیں بنا تھا میں گمراہ تھا۔ میں اسلام میں داخل نہیں تھا۔ میرے گاؤں کا ہر آدمی پتھر کو سجدہ کرتا تھا۔ مورت کو سجدہ کرتا تھا۔ میرے گاؤں کا ہر شخص اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی مورتوں کو خدا کہتا تھا اور ہم نے ایک بڑا خدا چوک میں کھڑا کیا تھا۔ ہم صبح اٹھتے تھے اُس کو جا کر سجدہ کرتے ایک دن ہم صبح سجدہ کرنے آئے تو ہم نے دیکھا کہ ہمارا خدا غائب ہو چکا ہے۔ خدا نہیں ہے۔ اغوا ہو گیا برائے تاوان۔ بات سمجھ رہے ہو۔ ہم پریشان ہو گئے کہ ایسی بھی کوئی قوم ہے کہ ہمارا خدا اغوا ہو گیا ہے۔ یہ واقعہ میں سمجھنا چاہتا ہوں اور یہ حقیقت ہے۔ یہ واقعہ میں آپ کو ابن ہشام سے سنا رہا ہوں۔ ابن ہشام میں محمد ابن ہشام نے لکھا ہے کہ صحابہؓ کہتے ہیں۔ خدا غائب ہو گیا ہے دو دن تین دن ہو گئے۔ اشتہار لگایا اعلان کیا کہ ایک عدد خدا گم ہو گیا ہے۔ خدا کہاں ہے؟ تلاش کرو۔ چھ سات دنوں کے بعد ہمیں کسی نے بتایا کہ گاؤں کے باہر کھیت میں ایک جگہ پانی لگا ہوا تھا۔ اور خدا وہاں ڈوبا ہوا تھا۔ ان کو پتہ چلا لوگ گئے خدا کو اٹھایا صاف کیا۔ دھویا صاف کر کے لے آئے پھر اُسے چوک میں کھڑا کر دیا۔ پھر اُسے دو دن پورا تیسرے دن پھر خدا غائب پھر ہم نے تلاش شروع کی۔ چار دن پھر گذر گئے کہ خدا غائب ہو گیا۔ نیندیں اڑ گئیں۔ پھر ہم کو پتہ چلا کہ ہمارے گاؤں میں جو تالاب ہے۔ گندے پانی کا اُس میں کسی نے خدا پھینک دیا ہے۔ ہم نے پانی نکالا نیچے خدا ہے پڑا ہے۔ ہم نے اُسے نکالا۔ نکال کر اُسے دھویا پھر چوک میں کھڑا کر دیا۔ پھر اُسے پوجنے لگے میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ انسانیت جب ذلت کی تہہ میں پہنچتی ہے۔ تیسرا دن ہوا پھر غائب ہو گیا۔ جب تیسری مرتبہ خدا پھر غائب ہو گیا تو آدھے لوگوں کا اعتقاد ٹوٹ گیا۔ پھر تلاش کرنا شروع کر دیا تو پھر اس کو کسی نے ڈبویا نہیں۔ بلکہ چار چھ دنوں کے بعد ہمارا خدا گاؤں کے چوک میں پڑی ہوئی روڑی پر پڑا ہے۔ سر نیچے ہے ٹانگیں اُوپر ہیں اور ایک کتے کو دیکھا کہ وہ اس منہ میں ٹانگ اٹھا کر پیشاب کر رہا ہے۔ ابن ہشام ہے جس وقت ہم نے اس کی یہ حالت دیکھی تو بے ساختہ سارے گاؤں کی زبان پہ آیا کہ جو خدا اپنے آپ کو ڈوبنے سے بچا نہیں سکتا وہ پوری انسانیت کو ڈوبنے سے کیسے بچائے گا۔ اور لوگو آؤ مل کر رسول اللہ کے پاس چلتے ہیں اور سب مل کر پہنچے ان پتھر کی مورتوں کو چھوڑ کر ایک خدا کو سینے سے لگایا اور قرآن پڑھا۔ اور قرآن کی یہ

آیت صادق آگئی کہ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ ہم تبوک کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ وہاں رات کو ہمارے اوپر دشمن نے شب خون مارا ہماری عادت تھی ہم نے چھوٹے چھوٹے خدا بنائے تھے۔ اور ان کو جیب میں رکھا تاکہ جہاں ہم کام جائیں خدا ہمارے ساتھ ہوں۔ یہ عجیب بت پرستی تھی رات کو شب خون مارا سارے گاؤں کے لوگ اُن دشمنوں کے پیچھے بھاگ پڑے دشمن آگے آگے ہم پیچھے پیچھے لیکن کسی کو اپنے گھر سے خدا اُٹھانا یاد نہ رہا۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ خدا تو الماری میں پڑے ہوئے تھے۔ جن کو ہم صبح اُٹھ کر جیبوں میں ڈالتے تھے۔ سب لوگ بغیر خدا کے بھاگ گئے صبح کا وقت آیا سجدے کا انہوں نے کہا خدا کوئی نہیں پریشان ہوگئے اور بوڑھے کہنے لگے کہ شکست ہوجائے گی۔ کیونکہ خدا کوئی نہیں ان میں کچھ کھرانٹ لوگ تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اب پیچھے جائیں گے تو دشمن پیچھے آجائے گا اب ایک ترکیب ہے تو ہمارے پاس آٹا ہے تو جس کے پاس آٹا ہے اُس کا جتنا جتنا خدا ہے اتنے آٹے میں پانی ڈالے اور ہاتھ سے اتنا خدا بنائے۔ اور دھوپ چڑھی ہوئی ہے اور اس دھوپ میں خداؤں کو خشک کرنے کے لئے رکھو چنانچہ ساری قوم نے سارے گاؤں کے لوگوں نے خداؤں کو آٹے سے بنایا۔ اور آٹے کے خدا بنا کر میدان میں ڈال دیئے۔ دھوپ لگی ہوئی ہے۔ عجیب قوم ہے خداؤں کو آٹے سے بنایا اور دھوپ میں خشک کر رہی ہے۔ خدا خشک ہو رہے ہیں۔ جب خدا خشک ہوگئے تو جیبوں میں ڈالا اور دشمن کے پیچھے دوڑے جب علاقہ میں دیکھا دشمن نہیں ملا تو کہنے لگا دیکھا جب خداؤں کو جیبوں میں ڈالا فتح ہوگئی یہ خیال آیا واپس آگئے۔ واپس آئے تو ابھی منزل پر نہیں پہنچے تھے کہ آٹا ختم ہوگیا اور ایک وقت کھانے کا باقی ہے بھوکے مرنے لگے تو انہی خداؤں کو توڑنے لگے انہی خداؤں کو توڑا پانی ڈالا۔ آٹا بنایا۔ روٹی پکائی کھاگئے۔ ایسی بھی قوم دیکھی کہ خدا بچاؤ قوم۔ خدا بچاؤ قوم۔ ایک طرف یہ خدا بچاؤ قوم اور جب اسی قوم نے گھر جاکر یہ سوچا کہ خدا بنا کر جیبوں میں ڈالے پھر انہی خداؤں کو کھالیا۔ اور کچھ نہ ہوا۔ یہ سچے خدا نہیں ہو سکتے ہیں۔ چلو چلتے ہیں محمد رسول کے پاس۔ ساری قوم وہاں پہنچی اور ساری قوم نے رسول اللہ کا کلمہ پڑھا میرے جھنگ کے لوگو! توجہ کرو۔ ایک یہ موقع تھا کہ پتھر کی مورتیاں خدا بن گئیں تھیں۔ ایک یہ موقع تھا کہ پتھر کی مورتیوں کو چوکوں میں کھڑا کر کے سجدہ کیا جاتا تھا اور پھر

ایک موقع وہ آیا کہ قیصر روم کو فتح کرنے کے لئے صحابہؓ کا لشکر محمدؐ کے دیوانوں کا لشکر نکلتا ہے اور جس وقت یہ قادسیہ کے مقام پر پہنچتا ہے وہاں دشمن کی فوج کا ایک سپہ سالار صحابہؓ کے پاس آیا اور آکر کہنے لگا کہ اے صحابیو کہ یہ زہر کی شیشی ہے اگر یہ زہر کی شیشی تم پی لو اور تم بچ جاؤ ہم تمہارے نبی کا کلمہ پڑھ لیں گے اگر تم زہر نہیں پیتے ہو تو ہم پی کر مر جاتے ہیں تو ایڈورڈ کین ایک انگریز مؤرخ کہتا ہے کہ اسی وقت سپہ سالار نے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء۔ پیغمبر کی حدیث پڑھی اور سارا زہر منہ میں ڈال لیا۔ سپہ سالار کو کچھ نہ ہوا۔ صحابی کو کچھ نہ ہوا۔ بوڑھا بے ہوش ہو گیا۔ ہوش میں آیا کہنے لگا میں اس لئے پریشان ہوں کہ تم نے اس زہر کی شیشی پر دم پڑھ لیا تھا۔ اس لئے تم اس سے مرے نہیں ہو۔ لیکن اس سپہ سالار نے کہا اے بتوں کو پوجنے والے تجھے تیرے خداؤں نے سکھایا ہے کہ زہر مارتی ہے مجھے میرے مصطفےٰؐ نے سکھایا ہے کہ جب تک خدا نہ مارے دنیا کی کوئی طاقت مار نہیں سکتی۔

ایک طرف پتھر کی مورت ہے اس سے ڈرا جاتا ہے۔ پتھر کی مورت ہے اس سے خوف کھایا جاتا ہے۔ پتھر کی مورت ہے اسے معبود سمجھا جاتا ہے۔ جب یہی پتھر کی مورت کو خدا کہنے والا طبقہ جب قرآن کو سینے سے لگا کر یہ تسلیم کرتا ہے کہ لا تسجدو الشمس ولا للقمر اجب اس اعلان کو سینے اس گفتگو کو اس پروگرام کو اس مالو کو سینے سے لگاتا ہے تو پھر قیصر و کسریٰ کے دربار میں کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ نحل قوم یحب الموت یحبون الراعجم الموت اے قیصر روم میں وہ قوم لایا ہوں جو موت کے ساتھ ایسے محبت کرتی ہے۔ جس طرح تم شراب سے محبت کرتے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے آپ کو بتایا کہ میں تقریر کے موڈ میں نہیں۔ لیکن میں یہ باتیں اس لئے کر رہا ہوں کہ یہ چند باتیں آپ کو سمجھ میں آئیں کہ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم۔ کہ محمد مصطفےٰؐ نے سلمان کو فارس سے بلا کر خالد کو صنعا سے بلا کر ہائے صہیب کو روم سے بلا کر ہائے معاذ ابن جبلؓ کو یمن سے بلا کر پوری دنیا کا والی کیسے بنایا پوری دنیا کا آقا کیسے بنایا پوری دنیا کا سردار کیسے بنایا۔ اوئے خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے۔ کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا۔ یہ قرآن بتاتا ہے کہ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم

کہ قرآن کو سینے سے لگانے والوں نے زمین کی پستی سے اٹھ کر عرش اور فرش کو مسخر کیا۔ کیا یا نہیں کیا ؟ کیا مسخر کیا یا نہیں کیا۔ کیا۔ وہ بھی ایک وقت تھا کہ ایک بات پر تین سو برس لڑائی ہوتی تھی۔ ہماری زمین کو پانی نہیں لگا اس پر تین سو برس لڑائی۔ لیکن ایک پھر وہ بھی وقت آیا طلیحہ انصاری کا واقعہ سنا ہوگا کہ دشمن ایڈورڈ کپن کہتا ہے کہ ایک وہ بھی وقت آیا کہ جب طلیحہ انصاری کے گھر میں مہمان آیا اس کے گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا اس نے بیوی سے کہا۔ دو روٹیاں جب میں کھانا شروع کروں تو دیا بجھا دینا تاکہ میرا مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھائے۔ تین سو برس تک لڑائی کرنے والے بیوی کو کہتے ہیں کہ دیا بند کر دینا تاکہ مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھائے کیوں کہتا ہے اس لیے کہ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم۔ اقوام عربی کا لفظ ہے اقوم کا معنی کھڑا کرنا۔ اقوم کا معنی مضبوط کرنا اقوم کا معنی بلند کرنا اقوم کا معنی سردار بنانا اقوم کا معنی آقا بنانا۔ اقوم کا معنی بڑا بنانا۔

میرے بھائیو اسلام نے بڑا بنایا ہے قرآن نے بڑا بنایا ہے اور پھر وہ احساس دیا کہ توجہ حضرت حکیم بن حضامؓ ایک صحابی ہیں۔ توجہ ہے آپ کی ! میں آخری ایک دو باتیں کہتا ہوں۔ توجہ کیجئے ! حضرت حکیم بن حضامؓ ایک صحابی ہیں انھوں نے شام کے ملک میں ایک محل بنایا جس محل پر ساٹھ لاکھ درہم خرچ ہوئے۔ اس وقت صحابہؓ میں مولانا عبدالسلام ندوی لکھتے ہیں کہ ساٹھ لاکھ درہم اس وقت ساٹھ لاکھ درہم یعنی پاکستان کا تین کروڑ سے زیادہ روپیہ ایک محل پر خرچ ہوا۔ یہ اُن صحابہؓ کی بات ہے کہ جن کا مخالف آج یہ کہتا ہے کہ یہ بھوکے ننگے تھے ان کے پاس کچھ نہیں تھا۔ تین کروڑ خرچ ہوا۔ جائز اور حلال کی دولت ہے۔ آپ مکان اعلیٰ سے اعلیٰ بنوا سکتے ہو۔ اس کی اجازت ہے۔ دیکھئے ساٹھ لاکھ درہم خرچ کر کے دو سال گزر گئے۔ اس کی قیمت بڑھ گئی اسی لاکھ درہم ہو گئی۔ حکیم بن حضامؓ نے کہا کہ میں یہ مکان بیچنا چاہتا ہوں کتنے میں بیچو گے لوگوں نے پوچھا اس نے کہا اسی لاکھ درہم میں۔ میں نے بعد میں کچھ پیسے خرچ کیے۔ مالیت اسی لاکھ ہے۔ لیکن حضرت امیر معاویہؓ تشریف لائے انھوں نے ساٹھ لاکھ درہم میں وہ محل خرید لیا۔ اسی لاکھ درہم کا محل ساٹھ لاکھ درہم میں خرید لیا کتنے میں خریدا ؟ ساٹھ لاکھ درہم میں۔ جب خرید لیا۔ تو حکیم بن حضامؓ کے پاس قطاریں کی قطاریں

لوگوں میں لگ گئیں جو افسوس کرنے آئی تھیں کہ معاویہؓ نے تجھے لوٹ لیا کہ اسی لاکھ کا مکان ساٹھ لاکھ میں لے لیا تو معاویہؓ نے لوٹ لیا افسوس کرنے آئے۔ معاویہؓ نفع میں رہا تم خسارے میں رہے۔ میں حکیم بن حزامؓ جیسے صحابی کے قدموں پہ قربان جاؤں جو حضرت خدیجہؓ کے حقیقی بھانجے تھے۔ پیغمبر کے رشتہ دار تھے۔ رسول اللہؐ شعب ابی طالب میں نظر بند تھے۔ تو تین سال تک یہ بھی کھانا پہنچایا کرتے تھے اور حکیم بن حزامؓ وہ ہے جس کی پیدائش کعبہ میں ہوئی تھی یہ بھی یاد رکھو حضرت علیؑ کی پیدائش کعبہ میں کہنے والو حضرت علیؑ سے ۱۰ سال پہلے یہ حکیم بن حزامؓ بھی کعبے میں پیدا ہوا تھا۔ اگر کعبہ کی پیدائش خلیفہ اول کی دلیل ہے تو حکیم بن حزامؓ پہلا خلیفہ کیوں نہیں۔ مسجد میں شہید ہوئے۔ ہماری کتابوں میں موجود ہے۔ لیکن کعبہ میں پیدا ہونا یہ عظمت کی دلیل ہے یہ اتفاقی واقعہ ہے تو خدا اگر کعبہ میں پیدا ہونا عظمت کی دلیل ہے تو خدا اپنے پیغمبر کو بھی کعبہ میں پیدا کرتا ہے۔ خدا اپنے پیغمبر کو بھی کعبے میں پیدا کرتا۔ اور پیدائش جو ہے یہ کب ہوئی جب خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔ حضرت علیؑ کی والدہ کسی کام کی غرض سے گئیں بچہ پیدا ہوگیا۔ میں اسے اتفاقی واقعہ کہتا ہوں۔ اگر یہ عبادت ہوتا تو پھر آج یہ حکم ہوتا اسلام میں کہ جب عورتوں کے ہاں جب بچہ پیدا [illegible] لگے تو وہ مسجدوں میں آجایا کریں۔ اوئے خانہ کعبہ عبادت خانہ تھا ولادت خانہ نہیں تھا۔ خانہ کعبہ عبادت کی جگہ تھی کوئی زچہ سنٹر نہیں تھا۔ کوئی میٹرنٹی ہوم نہیں تھا۔ عبادت کی جگہ تھی یہ بات میری سمجھ میں آئی۔ ایک بات کہتا ہوں کہ خانہ کعبہ میں حضرت علیؑ پیدا ہوئے پیدائش کا لمحہ کتنا ہوتا ہے گھنٹہ، دو گھنٹے۔ پیدائش کے بعد ان کی والدہ گھر لے آئی تو گھنٹہ دو گھنٹے کے لئے کعبہ میں یہ پیدائش اس کی تو فضیلت ہے تو جو چودہ سو سال سے نبیؐ کے پاس ہو اس کی کوئی فضیلت نہیں۔ او تم کعبہ کی بات کرتے ہو میرے مرشد میرے بزرگ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے لکھا کہ کعبہ سے زیادہ فضیلت اس جگہ کی ہے جس جگہ پر آج بھی رسول اللہ موجود ہیں۔ حضورؐ جس جگہ پہ ہیں۔ روضہ اقدس اس روضہ اس کا مقام خانہ کعبہ سے بلند ہے۔ کیوں بلند ہے یہ بھی میں آپ کو ایک موتی دینا چاہتا ہوں۔ تو یہ ہے نہ بجھاتی۔ مختصر بات کرنی ہے۔ لیکن یہ بات کرتا جاؤں کہ کعبہ سے زیادہ اس جگہ کی فضیلت کیوں ہے جس جگہ پر نبیؐ ہے کیوں ہے؟ اس لئے کہ خانہ کعبہ میں خدا رہتا نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ خدا کعبہ میں رہتا ہے

یہ کہنا کفر ہے۔ کیوں رہتا وہ ہے جو محدود ہو کسی جگہ پر رہتا وہ ہے جو محدود ہو۔ خدا لامحدود ہے بیشک خدا لامحدود ہے۔ اس لئے اسے یہ کہنا کہ وہ رہتا ہے یہ غلط ہے کعبہ کی فضیلت کیوں ہے اس لئے کہ اس پر خدا کی تجلی ہے۔ خدا کی تجلی کعبہ پر اس لئے اس کا مرتبہ بلند اور کعبہ سے بھی زیادہ تجلی اس جگہ پر جہاں آمنہ کا لال ہے۔ سبحان اللہ جہاں رسول اللہ موجود ہیں۔ وہاں اللہ کی تجلی کعبہ سے بھی زیادہ ہے اور مولانا قاسم نانوتویؒ نے آب حیات میں کتنی خوبصورت بات لکھی۔ کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کی روح کو قبض کیا۔ قبض کر کے اعلیٰ علیین میں لے گئے اور بعد میں لوٹا دیا نبی کے جسم میں روح آگئی حضرت نانوتویؒ نے فرمایا کہ اللہ نے نبی کی روح کو قبض کر کے عرش پہ لے گیا اور لوٹایا کیوں اس لئے کہ عرش پہ کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جو نبی کی روح کے لائق ہو۔ عرش پہ کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جو نبی کی روح کے لائق ہو۔ اور نبی کے روح کے لائق وہی جگہ تھی جو نبی کا جسم تھا جو نبی کا جسم تھا وہی نبی کی روح کے لائق تھا۔ چنانچہ روح کو قبض کرنے کے بعد اسی جگہ روح کو لوٹا دیا اسی لئے کہتے ہیں۔ الانبیاء احیاءٌ فی قبورھم یصلّوا۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ نبی کے جسم میں نبی کی روح اور نبیؐ کے جسم میں نبی کی روح کیوں۔ اس لئے کہ خدا کی تجلی کعبہ سے بھی زیادہ پیغمبر کے وجود پر ہے۔ نبیؐ کے جسد اطہر پہ ہے۔ نبی کے روضہ اقدس پر ہے۔ پیغمبرؐ کے وجود پر ہے۔ جہاں نبی موجود ہے وہاں کعبہ سے بھی زیادہ خدا کی تجلی ہے تو جہاں کعبہ سے زیادہ خدا کی تجلی ہو میرا صدیقؓ تو وہیں ہے۔ میرا فاروق اعظمؓ تو وہیں ہے۔ ہے یا نہیں ہے۔ تو حضرت علیؓ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت علیؓ کے پیدائش کا واقعہ تو دو گھنٹے کا ہے اور آج تک صدیقؓ ساتھ ہے یہ تو لامحدود ساتھیں ہیں۔ کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آئی شاید۔ آگئی ہے سمجھ جی ہاں سمجھ آگئی۔ میں نے بڑے آسان لفظوں میں سمجھایا حالانکہ یہ میوضی کا میوضی ایک عربی کی کتاب ہے جو مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اسے کہتے ہیں فلسفہ کی کتاب جو آدمی سمجھ جائے کوئی دنیا کا گریجویٹ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چاہے جتنی مرضی جدید سائنس پڑھا ہو۔ جس نے میوضی پڑھ لی میں آپ کو ایک بات سناتا ہوں کہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور میں جب کبیر والہ میں پڑھتے تھے تو جب ہماری ملاقات ہوئی مولانا کے ساتھ تو اس سال مولانا میوضی پڑھتے تھے یہ فلسفہ کی کتاب ہے تو میں نے مولانا حق نواز سے پوچھا کہ مولوی صاحب یہ آپ کونسی کتاب پڑھتے

ہیں۔ تو انھوں نے کہا یہ فلسفہ کی کتاب ہے۔ میں نے کہا کیا فلسفہ کونسا فلسفہ۔ اسلام میں کونسا فلسفہ مجھے پتہ نہیں تھا۔ طالبعلمی میں انھوں نے کہا کہ یہ جو کتاب ہے نا میں نے کہا فلسفہ کا کیا معنی ہے انھوں نے کہا فلسفہ کا یہ معنی ہے کہ توجہ کیجیے۔ یہ میرے ہاتھ میں انگوٹھی ہے نا۔ کہنے لگے یہ انگوٹھی نہیں ہے۔ اس کا کیا معنی۔ یہ انگوٹھی نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ میں حیران ہوگیا۔ میں نے کہا کہ اس کا کیا معنی تو مولانا نے کہا کہ اس کا معنی ہے کہ انگوٹھی ہے۔ اس کا معنی کیا ہے کہ انگوٹھی کیوں اس لئے کہ یہ انگوٹھی نہیں ہے یہ جو لفظ ہے کہ نہیں ہے۔ یہ نہیں ہے۔ یہ انگوٹھی نہیں ہے اس کا معنی یہ ہے کہ انگوٹھی ہے۔ اس کو اسلام کا فلسفہ کہتے ہیں۔ تو اس کے بعد میبذی ہم نے بھی پڑھی اور اس کے بعد میبذی کے بعد ایک آتا ہے رسالہ ملا جلال یہ علماء کو پتہ ہے کہ مرزا ملا جلال رسالہ قطبیہ یہ منطق اور فلسفہ کی ایسی گہری کتابیں ہیں کہ جو عالم ان کتابوں کو سمجھ کر پڑھے گا۔ پوری دنیا میں کہیں مات نہیں کھائے گا۔ یہ بات یاد رکھیں اور مولانا مفتی محمودؒ فرماتے تھے کہ یہ کتابیں مجھے زبانی یاد ہیں۔ اسی لئے شامی ایک فقہ کی کتاب ہے۔ شامی بائیس جلدوں میں شامی سب سے بڑی فقہ کی کتاب قرون اخریٰ کی۔ قرون اول کی تو ھدایہ ہے۔ جس کی اچھی جلدوں میں سے بعد میں چار جلدیں رہ گئیں۔ تو یہ جو شامی مفتی محمودؒ صاحب فرماتے تھے کہ اس شامی کی پوری جلدوں کو میں نے چالیس مرتبہ پڑھا ہے۔ اسی لئے مفتی محمودؒ کو فقیہ امت کہتے تھے اور آپ نے دیکھا کہ کسی ٹیبل ٹاک (TABLE TALK) میں مفتی محمودؒ نے شکست نہیں کھائی تھی۔ چاہے ذوالفقار علی بھٹو ہو چاہے کوئی اور ہو۔ یہ اس فلسفہ اور منطق کی برکت ہے جو انسان کو گہرائی سکھاتا ہے۔ گرائی اور گہرائی یہ دونوں علیحدہ چیزیں ہیں ایک ہوتا ہے گرائی اور ایک گہرائی خیر ہم دوسری طرف لے گئے کوئی بات سمجھ میں آرہی ہے اور ایک بات اور میں آپ سے کہتا ہوں کہ نبی زندہ ہے اور ابوبکرؓ و عمرؓ جو ہیں۔ یہ جنت میں ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ کہاں ہیں جنت میں اور جنت میں مردے نہیں ہوتے جنت میں مردے نہیں ہوتے بھئی حضورؐ نے فرمایا کہ میرا روزہ جنت ہے۔ فرمایا یا نہیں فرمایا ہے۔ بھئی جب حضورؐ نے فرمایا ہے کہ میرا روزہ جنت ہے تو جنت میں زندہ ہونگے یا مردہ ہونگے۔ زندہ ہونگے۔ تو جب زندہ ہونگے تو مانو کہ نبی زندہ ہے۔ خیر اور دور نکل جائے گی بات تو کہنا میں کیا چاہتا تھا کہ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم کہ قرآن انسانیت کو بلند کرتا

ہے۔ انسانیت کو اعلیٰ مقام دیتا ہے۔ حکیم بن حزام نے کہا لوگ افسوس کے لئے آئے۔ بابا حکیم معاویہ نے تجھے لوٹ لیا۔ ساٹھ لاکھ درہم دے کر اسی لاکھ کا مکان لے گیا۔ معاویہ نفع میں رہا تو حکیم بن حزام واپس آئے اور ساٹھ لاکھ کی پوری رقم پورے شہر کے فقیروں میں بانٹ کر کہا کہ اب بتاؤ کون نفع میں رہا تم کہتے ہو معاویہ نفع میں رہا اب بتاؤ کون نفع میں رہا یہ بغداد ہے میں بات بغداد کی ایک سنانا چاہتا ہوں۔ سلیمان ابن ابی ایک بہت بڑے تاجر تھے اللہ کے ولی تھے۔ ڈیڑھ سو آدمیوں کو لے کر سلیمان ابن ابی حج کرنے کی نیت سے اپنی بستی سے نکلے ایک دن کی مسافت پر بغداد آگیا تو قافلہ نے کہا کہ سامان تو حج کا خرید لیں۔ سواریاں۔ کپڑے اور کھانے پینے کا سامان بغداد سے خریدنا ہے تو خرچہ کتنا ہے ۶۰۶ ہزار درہم خرچہ ہے سارے حج کا چار مہینے کا تو سلیمان ابن ابی سب سے بڑے تھے اور سردار تھے قافلہ کے وہ کہنے لگے کہ میں ایک دوست سے مل کر آتا ہوں۔ لوگ اپنی اپنی ضروریات کے لئے شہر میں چلے گئے۔ سلیمان ابن ربی ایک دوست کے پاس جا رہے ہیں تو بغداد کی ایک گلی میں کیا دیکھا کہ ایک کونے کے اندر ایک جانور مرا ہوا ہے اور اس جانور کو کوے نوچ رہے ہیں اور ایک عورت نے منہ پہ کپڑا ڈالا ہوا ہے۔ خاموشی سے آئی اور آکر اس نے اس مرے ہوئے جانور کے جسم سے گوشت کاٹنا شروع کر دیا۔ جانور مرا ہوا ہے۔ کوے نوچ رہے ہیں۔ اور اس عورت نے اس کے جسم سے گوشت کاٹنا شروع کر دیا۔ گوشت کٹ رہا ہے۔ ایک بہت بڑے برتن میں گوشت ڈالا اور برتن سر پہ رکھا اور وہ عورت چل پڑی۔ سلیمان ابن ربی کہتے ہیں کہ مجھے حج بھول گیا میں نے کہا یہ عورت مردار جانور کا گوشت لے جا رہی ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دوست کے پاس جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور میں اس عورت کے پیچھے چل پڑا۔ عورت کے پیچھے چلا۔ یہ واقعہ کہاں ہے یہ حافظ عماد الدین ابن کثیر کی کی کتاب ہے المستشرف عربی کی کتاب ہے۔ اور عربی کی اس سے جامع حکایات اور سچے واقعات پر مشتمل پوری دنیائے عرب میں کوئی کتاب نہیں المستشرف یہ میں نے مدینہ منورہ کی لائبریری میں دیکھی تھی۔ کئی سال پہلے کی بات ہے تو سلیمان ابن ربی کہتے ہیں کہ میں اس عورت کے پیچھے چلا تو شہر ختم ہو گیا۔ عورت جا رہی ہے تو جنگل میں ایک مکان ہے اس کے اوپر چھت نہیں چار دیواری ہے الماریاں لگی ہوئی ہیں۔ عورت اس میں

داخل ہوگئی میں آہستہ آہستہ اُس کے پیچھے گیا۔ میں نے الماریوں سے جھانکا تو میں نے دیکھا کہ وہ عورت اس گوشت کو کاٹ کر ایک برتن میں ڈال کر چولہا جلا کر اُس کے اُوپر رکھ رہی ہے۔ کہنے لگے مجھ سے رہا نہ گیا۔ سلیمان کہتے ہیں میں نے کہا کہ بہن تجھے شرم نہیں آتی تو نے مردہ جانور کا گوشت پکانا شروع کر دیا تو وہ عورت کہتی ہے کہ بھائی شرم مجھے نہیں آتی یا شرم تجھے نہیں آتی۔ سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے کیسے شرم میرا کیا قصور ہے تو عورت کی چیخ نکل گئی اور رو کر کہنے لگی میری چار یتیم بچیاں ہیں۔ میں سید زادی ہوں خاندانِ نبوت کی چشم و چراغ ہوں آج کئی مہینے ہوگئے ہمیں کوئی آدمی پرسانِ حال نہیں ملا اور ہمارے گھر میں دس دن سے کچھ نہیں پکا یہ میری چار جوان بیٹیاں بیٹھی ہیں۔ اور جب انھوں نے رو رو کر کہا کہ کھانے کے لئے کچھ لاؤ تو میرے پاس کچھ نہ تھا تو میں نے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی بجائے میں نے کہا کہ آج بازار سے جو کچھ ملا لے آؤں گی۔ چنانچہ وہ مردار جانور کا گوشت ملا وہ لے آئی ہوں شرم مجھے نہیں آتی یا شرم تجھے نہیں آتی میں تو مجبور ہوں، لاغر ہوں چونکہ رسول اللہؐ کے خاندان سے میرا تعلق ہے اس لئے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ کسی غیر مرد کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں۔ سلیمان ابن ربی رو پڑے زار و قطار روئے کہنے لگے بہن ٹھہر جا ابھی آتا ہوں شہر چلے قافلے والوں سے کہا میرے حج کا سارا خرچہ دے دو۔ حج کا سارا خرچہ لیا اور سارا خرچ لے کر آٹا خریدا۔ سامان خریدا۔ جانور خریدا۔ کپڑے خریدے۔ کچھ پیسے اپنے پاس رکھے کہ میں آہستہ آہستہ دونگا۔ قافلے کے اندر ان کا بھائی ربی تھا۔ اس نے کہا سلیمان حج کے موقعے روز روز نہیں ملتے۔ حج پر جاؤ یہ تھوڑے سے پیسے اگر کہیں خرچ کرنے ہیں تو دے دو ان کو نہیں پتہ تھا کہ واقعہ کیا پیش آیا ہے سلیمان نے کہا میں حج پر نہیں جا سکتا۔ ایک سواری پر آٹا لادا سامان لادا اور سیدھے اس بیوہ کے پاس چلے گئے اور سارا سامان اُسے دے دیا۔ سارا سامان دیا وہ خوش ہوگئی۔ بچیاں خوش ہوگئیں۔ واپس آئے دل میں خیال آیا کہ قافلے تو چلا گیا ہے تین مہینے کے بعد واپس آئے گا۔ میں ابھی اگر واپس جاتا ہوں تو لوگ مذاق کریں گے۔ کہ تو حج کر کے کیوں نہیں آیا۔ میں تین مہینے تک یہیں قیام کرتا ہوں۔ قافلہ واپس آئے گا اسی جگہ سے اُس کے ساتھ واپس چلا جاؤں گا تین مہینے گزر گئے۔ تین مہینے تک یہیں قیام کرتا ہوں۔ قافلہ واپس آئے گا۔ اسی جگہ سے اُس

کے ساتھ واپس چلا جاؤں گا۔ تین مہینے گزر گئے تین مہینے تک سلیمان اُس عورت اور اُن بچیوں کی کفالت کرتا رہا اُسے سامان دیتا رہا۔ پیسے ختم ہو گئے تو مزدوری کر کے انہیں سامان پہنچاتا رہا جس وقت چار مہینے ہوئے حج سے لوگ واپس آئے تو سلیمان ابن ربی حج کے قافلہ کے لوگوں سے ملنے لگے ملاقات کرنے لگے کہ تمہیں مبارک ہو حج کی تو قافلے کا امیر کہنے لگا۔ سالار کہنے لگا حج کی مبارک کیوں دیتے ہو تم بھی تو ہمارے ساتھ تھے۔ تم نے بھی تو ہمارے ساتھ حج کیا تھا۔ تم بھی میرے ساتھ تھے اس نے کہا میں تو گیا ہی نہیں ہوں اُس نے کہا کیوں نہیں گئے ہو۔ اُس امیر نے سب لوگوں کو بلایا کہا او لوگو بتاؤ جب ہم کعبہ کا طواف کرتے تھے کیا سلیمان ساتھ نہیں تھا۔ جب ہم رسول اللہ کے روضے پر تھے کیا سلیمان ساتھ نہیں تھا۔ جس وقت ہم فاران کی چوٹی پہ چڑھے کیا سلیمان ساتھ نہیں تھا۔ جس وقت صفہ مروہ میں دوڑ لگائی سلیمان ساتھ نہیں تھا۔ ہائے سلیمان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں کہ میں تو تین مہینے سے یہاں بیٹھا ہوں اسی حالت میں نیند آ گئی خواب میں رسول اللہ کی زیارت ہوئی پیغمبرؐ نے فرمایا کہ سلیمان جب تو نے میرے خاندان کی بچیوں پہ ترس کھایا اور تو نے حج کا سارا خرچ اُس بیوہ عورت اور اُن یتیم بیٹیوں کے لئے دے دیا تو اللہ کی رحمت کو جوش آیا اُس نے ایک فرشتہ تیری شکل کا اس قافلے کے ساتھ ملا دیا۔ جس نے تیری طرف سے حج کیا تیری طرف سے سلام پڑھا۔ اور سلیمان وہ فرشتہ تیری طرف سے قیامت تک حج کرتا رہے گا۔ سلیمان کو یہ سبق کس نے دیا۔ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم یہ انسانیت ہے۔ کیا ہے؟ انسانیت ہے لاؤ عیسائیو۔ یہودیو، کمینسٹو، سکھو، دھریو آؤ میرے محمدؐ کے دین کا مقابلہ کرو۔ انسانیت کا مقابلہ کرو۔ میرے پیغمبرؐ کی شریعت کا مقابلہ کرو۔ آؤ میرے پیغمبرؐ کی شریعت نے یتیموں کا آسرا بن کر، بیواؤں کا آسرا بن کر بے سہاروں کا آسرا بن کر انسانیت کا سر بلند کیا۔ یہ کیوں کیا اس لئے کہ میرے ماننے والے قرآن کے ماننے والوں نے سب کچھ پیغمبرؐ کے دین پہ لٹا دیا۔ اسی لئے قرآن نے کہا ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم۔ کہ انسانیت کو پستی سے اُٹھایا بلندی پہ بٹھا دیا کس پہ بٹھا دیا۔ بلندی پہ۔ سلیمان ابن ربی آیا کہ نہیں آیا۔ آیا۔ میرے بھائیو! وقت

بہت ہو چکا ہے۔ میرے بھائیو آپ کے سامنے یہ ۲۹ کی شب ہے اس شب میں ہر سال تاوان کے لئے اپیل کی جاتی ہے۔ رسول اللہ بھی چندہ کی اپیل فرماتے تھے۔ آپ کے چندہ مانگنے کا انداز اور تھا۔ میں آپ کو حضورؐ کی دو اپیلوں کا واقعہ سناتا ہوں۔ ایمان تازہ ہوگا کہ نہیں ہوگا۔ ہوگا۔ تھک گئے کہ نہیں؟ نہیں۔ حضورؐ جمعہ میں خطبہ دے رہے ہیں۔ ایک آدمی بھاگا ہوا آیا مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ لوٹے گئے، مر گئے تباہ ہو گئے کچھ باقی نہیں رہا۔ حضورؐ نے خطبہ روک دیا کیا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ بارش نہیں ہوئی فصلیں خشک ہو گئیں۔ جانور بھوکے مر گئے۔ اے اللہ کے رسول ہاتھ اٹھائیں دعا کریں۔ کہ اللہ بارش دے نبی نے ہاتھ اٹھائے۔

اَللّٰھُمَّ اَمْطِرْ عَلَیْنَا مَطَرَ السَّمَاءِ۔

اے اللہ بارش نازل کر۔ رحمت کی بارش۔ رسول اللہ نے ہاتھ نیچے نہیں کئے کہ بارش شروع ہو گئی وہ خوش ہوا اور واپس چلا گیا آٹھ دن گزر گئے۔ آٹھ دن کے بعد پھر جمعہ آیا۔ حضورؐ خطبہ دے رہے ہیں۔ پھر آکر کھڑا ہو گیا کہنے لگے یا رسول اللہ مر گئے، تباہ ہو گئے کہنے لگا کہ یا رسول اللہ اتنا پانی کہ فصلیں بھیگ گئیں جانور ڈوب گئے دعا کریں کہ اللہ بارش روک دے۔ نبوت نے ہاتھ اٹھائے۔ اے اللہ

اَمْسِکْ عَلَیْنَا مَطَرَ السَّمَاءِ

بارش کو روک دے۔ بارش رک گئی۔ ہاتھ نبوت نے منہ پر لگائے بارش رک گئی۔ اسی لئے تو حفیظ طاہر نے کہا کہ

حضورؐ آئے تو سر آفرینش پا گئی دنیا۔ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ گئی دنیا

بجھے چہروں کا رنگ اترا سبھی چہروں پہ نور آیا۔ حضورؐ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

یتیموں اور ضعیفوں کو پناہیں مل گئیں۔ آخر۔ حضور آئے تو ذروں کو نگاہیں مل گئیں

بڑی خوبصورت بات کہی ایک شاعر نے شاعر کون ہے۔

شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ جنت کو خطاب کیا ہے۔ جنت کو خطاب کر کے شیخ الہند محمود الحسن نے کہا کہ

اے جنت تجھ میں حور قصور رہتے ہیں میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت میرے دل میں حضورؐ رہتے ہیں ——!

یہ نبیؐ کی شان ہے یہ نبیؐ کی شان آج رحمت کی رات ہے بات رحمت کی ہونی چاہیئے۔ ٹھیک ہے اور جن باتوں کی طرف بعض لوگوں کی توجہ ہے۔ وہ انشاء اللہ عید کے دن ہوں گی۔ انشاء اللہ عید کے اجتماع میں ہو رہی تیار ہو۔ میں بتاؤں گا میدان حق نواز کا ہے یا متعہ کی اولاد کا ہتانا میرا فرض ہے یا نہیں ہے؟ (ہے)۔ آج رفسنجانی کا بیان پڑھا کہ میں پوری انسانیت کو اپیل کرتا ہوں کہ متعہ کرو۔ آج پاکستان اخبار میں آیا ہے۔ کہتا ہے صحت کے لئے اچھا ہے۔ روزنامہ پاکستان میں۔ مبارک ہو اور معرکہ مبارک ہو۔ ڈبل تھی گئی اسے۔ خیر میں اس طرف تبصرہ نہیں کرتا، بی بی نے کیا کیا۔ بابا نے کیا کیا۔ انشاء اللہ عید کے اجتماع میں اور سات بجے سے پہلے آپ نے آنا ہے انشاء اللہ میں آپ حضرات سے کہنا چاہتا ہوں آپ کو میری بات سمجھ میں آگئی ہے تو جامع مسجد حق نواز شہیدؒ پر ۴۲ ہزار قرضہ ہے۔ مولانا حق نواز شہیدؒ چلے گئے۔ اس لئے یہ قرضہ اترنا چاہیے اور جامعہ محمودیہ جو اُن کا لگایا ہوا وہ گلشن ہے۔ جن کو حاجی اللہ وسایا صاحب آباد کر رہے ہیں اور اُن کے دوسرے رفقاء اس پر نگرانی کر رہے ہیں جہاں سینکڑوں بچے اللہ کا قرآن پڑھ رہے ہیں۔ حق نواز شہید چلا گیا مگر اُس کی قبر پر انوارات کی بارش ہو رہی ہے۔ قرآن کا صدقہ جاریہ ہو رہا ہے اور اس وقت تقریباً ۲۰ کمرے تیار کرنے کا نقشہ بن چکا ہے اور بہت بڑی جامع مسجد زیر تعمیر ہے اُس کے نیچے چھ کمرے بن چکے ہیں اور اُس کا عائشہؓ بلاک زیر تعمیر ہے۔

جامع محمودیہ کا سالانہ خرچ تین لاکھ روپے ہے اور جامع مسجد حق نواز شہیدؒ کا ۴۲ ہزار روپے کا قرض ہے میں آپ سے اپیل کروں گا کہ رمضان المبارک کی رحمت والی رات اور شاید آج یہ رمضان المبارک کی آخری رات ہے اور کوئی پتہ نہیں۔ یہ میری اور آپ کی آخری رات ہو۔ شاید آئندہ سال میں اور آپ یہاں نہ ہوں۔ ہائے کیا کہا جا سکتا ہے۔ حق نواز نہیں ہے۔ ایثار القاسمیؒ نہیں ہے۔ یہ مصلےٰ حق نواز سے آباد تھا۔ ایثار القاسمیؒ سے آباد تھا۔ اور ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس مبارک رات جامع مسجد حق نواز شہیدؒ کا خطیب مقرر کر دیا جائے مولانا محمد اعظم طارق صاحب، اس مسجد کے خطیب ہوں گے اور مولانا مختار احمد سیال اس مسجد کے نائب خطیب ہوں گے اور مولانا محمد اعظم طارق کی عدم موجودگی میں مسجد کے امور کی نگرانی کریں گے۔

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

مؤرخِ اسلام حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان کا

ردّ شیعیت کانفرنس بہاولپور

میں تاریخی خطاب

پیش لفظ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جانشین امیر عزیمت قائد محترم مؤرخ اسلام مخدوم علامہ ضیاء الرحمن فاروقی صاحب مدظلہ ۲۰ جون ۱۹۹۰ء میں "ردّ شیعیت کانفرنس" کے عنوان پر ایک تقریر بہاولپور کی تاریخی مسجد جامع اتحاد میں ایک عظیم کانفرنس میں کی تھی۔ اس تقریر کو ٹیپ سے منتقل کر کے شائع کر رہے ہیں۔

محترم قارئین!۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ مولانا موصوف کی شرکت مذکورہ کانفرنس میں بڑے مصائب و آلام سے گذر کر ہوئی۔ اس کانفرنس میں آمد وہ بھی بہاولپور کی ایک تاریخی حکایت ہے۔ مولانا کی تقریر سے واپسی نے اشتعال اور روافض کے خرمن کو آگ لگا دی تھی۔ اور رب اہل یزید کیطرح پرانی رسم بد میں مبتلا ہو کر ماتم ہی کرتے رہے۔ مختصراً جس کا تذکرہ ایک طویل باب ہے۔ مولانا موصوف اختصاراً اشارۃً اس کا ذکر بھی اپنی تقریر کے آغاز میں فرمائیں گے۔ اس

تاریخی خطاب میں ہزاروں کی تعداد میں ہر طبقہ کے لوگ موجود تھے۔ مولانا موصوف مدظلہ نے اپنے مشن پر گرام کو اس طرح دلائل و براہین سے مزین فرمایا (مجمع مولانا موصوف) کی دل سے نکلی ہوئی صدائیں جو ان کی زبان پر عزائم و حوصلے پُر جستہ طور پر جاری و ساری تھیں۔ کچھ اس انداز میں تھیں۔

میں اک دن ظلم کے چہرے کو آخر نوچ ڈالوں گا۔

میرے ہاتھوں میں جگنو ہیں اندھیرا کچھ نہیں کہتا۔

ظلم خود بخود بے چین رہتا ہے سلامی کو

اگر تیرا کل اچھا ہو تو دریا کچھ نہیں کہتا۔

سامعین فاروقی صاحب مدظلہ العالی کی تقریر کے ابتدائی الفاظ سن کر امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی شہادت کے بعد اللہ کی ایک اور نعمت ضیاء الرحمٰن فاروقی کی شکل و صورت میں ایک نوجوان مجاہد عالم دین کو دیکھ کر خوشی کے آنسو بہا رہے تھے۔ (بلکہ مجمع عام سے غیبی طور پر یہ نعرہ سُنائی دے رہا تھا۔ اللہ کا ایک احسان ضیاء الرحمٰن ضیاء الرحمٰن) آج بھی یہ نعرے اہل ضلع بہاولپور کے باسیوں کے قلوب پر نقش ہیں۔

جانشین امیر عزیمت حضرت مخدوم قائد محترم علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب اپنے جوان اور بوڑھے گریجویٹ، عزیز گریجویٹ وکلاء، علماء، فضلاء اور تمام طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے کارکنان و معززین مکرم سامعین کو یہی پیغام دیتے ہے۔

یہ بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگا دو ڈر کیسا

گر جیت گئے تو کیا کہنا ہارے تو مات نہیں

حضرت موصوف مدظلہ نے اپنے عظیم خطاب میں ڈی سی بہاولپور کو ایک داعی اور نجاب کی طرح ایک بڑی فکر انگیز اور پر تاثیر بات کہی جو قابل فہم اور لائق یادداشت ہے۔ ایک جملہ صرف اشارۃً تحریر کرتا ہوں بقیہ کیسٹ یا اسی کتابچہ سے قارئین حضرات ملاحظہ فرمائیں۔

ڈی سی بہاولپور سے مخاطب ہو کر فرمایا! ڈی سی صاحب مجھ پر پابندی لگانا بزدلی ہے اگر میرے موقف پر تمہیں اعتراض ہے تو تم بہاولپور ہائی کورٹ میں چیلنج کرو (تفصیل مذکورہ تقریر کتابی اسی پمفلٹ میں پڑھیں)

سامعین پکار اٹھے۔ بہت خوب، چہ خوب گفتہ ای یا شیخ جزاک اللہ احسن الجزاء

راقم سطور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ قائد محترم کی زندگی دراز فرمائے اور اللہ رب العالمین سپاہ صحابہؓ کے مشن کی تکمیل تک ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

"ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ ولا نذیر لہٗ ولا وزیر لہٗ ولا مشیر لہٗ ولا معین لا وصل علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء المبعوث الیٰ کافۃ الناس بشیرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہٖ وسراجا منیرا

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی الکلام المجید والفرقان الحمید۔ اولئک کتب فی قلوبھم الایمان۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اذا ظھرت الفتن او کبدع صحت اصحابی علیہ علیہ والدلیل علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ صدق اللہ ورسولہ النبی الکریم۔ ونحن علیٰ ذلک لمن الشٰھدین والشکرین والحمد للہ رب العالمین۔

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کیلئے
وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے

تو نے کر سلسلۂ رسم سیاست کا فسوں
اک فقط نام محمد سے محبت کی ہے

خوف و اندیشہ و تعذیر و سزا سہنے دے
میرے ہونٹوں پہ صداقت کی صدا رہنے دے

مالک روز مکافات کو راضی کر لے
حاکم وقت خفا ہے تو خفا رہنے دے

میرے قابل احترام علماء کرام سپاہ صحابہؓ کے غیور نوجوانو۔ دوستو۔ بہاولپور کے جیالے کارکنو۔ اس عظیم الشان الصادق مسجد میں سپاہ صحابہؓ کے اس بیشمار اور عدیم النظیر اجتماع میں میری حاضری ذرا ہٹ کے انداز میں ہوئی۔ مجھ سے پہلے میری جماعت سپاہ صحابہؓ صوبہ پنجاب کے صدر مولانا سلطان محمود انبالوی صاحب۔ میرے داخلے کی پابندی ہٹانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ میں ان کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میں جب داخلہ ہو گیا تو پابندی اٹھ گئی۔

میں اگر لودھراں کے اسٹیشن پر کھڑا ہوں تو آپ یہاں مطالبہ کر سکتے ہیں کہ پابندی ہٹاؤ انہوں نے آنا ہے لیکن جب میں آگیا تو پابندی اٹھ گئی۔ جس آدمی کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر اعتراض ہو کہ ابوبکرؓ پہلا خلیفہ نہیں بننا چاہیئے تھا تو وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ ابوبکرؓ پہلا خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ نہیں ہوا۔ اس لئے کہ ان کی خلافت پہلے نمبر پر واقع ہو چکی ہے اور

اُن کی خلافت کا سورج چمک چکا ہے۔ دنیا دیکھ چکی ہے۔ جس کو تکلیف ہے وہ پیٹ سکتا ہے وہ رو سکتا ہے وہ چلا سکتا ہے وہ اپنے جسم پر خنجر مار سکتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ ابوبکرؓ سچا خلیفہ نہیں تھا۔ اس لئے کہ وہ سچا خلیفہ بن چکا ہے۔ اب جس کو تکلیف ہے تو سر میں خاک ڈالے۔ وہ چیختا ہے وہ روتا ہے کیونکہ خلافت ہو چکی ہے جب وقوع پذیر خلافت ہو گئی ہے اب جس کو تکلیف ہے۔ وہ اس وقوع پذیر ہونے پر چیخے، روئے چلائے لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ نعوذ باللہ ابوبکرؓ سچا نہیں تھا۔ میرے آنے پر جس کو تکلیف ہے وہ رو سکتا ہے۔ چیخ سکتا ہے۔ وہ ماتم کر سکتا ہے وہ اشک بہا سکتا ہے۔ وہ پٹی اتروا سکتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ داغلہ بند ہے اس لئے کہ داخلہ کھل چکا ہے۔

ڈی سی صاحب تم نے مجھ پر پابندی لگا کر میرے یہاں آنے کو یقینی بنا دیا ہے۔ تجھے نہیں نہیں پتہ ہماری تاریخ کا، تمہیں نہیں پتہ میرے قائد نے یہاں پابندیاں توڑی ہیں۔ میں پابندی نہ توڑتا تو جانشین کیسے ہوتا۔

ڈی سی صاحب ہمارا راستہ نہ روکو! ہماری لڑائی تم سے نہیں ہے۔ رکاوٹ بنو گے تو ٹھوکر ماریں گے۔ ڈپٹی کمشنر کی کیا بات ہے۔ میرے راستے میں پاکستان کا صدر، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ رکاوٹ بنے گا تو میں اس کو بھی اپنے پاؤں کے ٹھڈوں سے علیحدہ کر کے اپنا جہاد اس بدمعاش سے جاری رکھوں گا۔ جو بدمعاش میرے قائد کا قاتل ہے۔ میری اس سے لڑائی ہے گی۔ میرا راستہ روکو گے میں تم سے ٹکراؤں گا، میں تم سے بھڑوں گا۔ فوج آئے گی۔ تب بھی ٹکراؤں گا۔ پولیس آئے گی تب بھی ٹکراؤں گا۔ میرا راستہ روکے گے میں قتل ہو سکتا ہوں۔ میں تختہ دار پر چڑھ سکتا ہوں جس جگہ یہ میرا قائد مجھے کھڑا کر چکا ہے۔ میں ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ بہاولپور کی سرزمین کا یہ میرا غریب کارکن، آج میں نہ آ سکتا تو یہ کیا کہتا۔ یہ کہتا کہ حقنواز پابندی توڑتا تھا۔ اس کی جگہ پہ آنے والا نہیں توڑ سکتا۔ تمہیں نہیں پتہ میرے کارکنوں میں جان ہتھیلی پر لے کے پھر رہا ہو۔ میں اس لئے پھر رہا ہوں کہ میری جان حقنواز سے قیمتی نہیں ہے۔ میں نے اپنی والدہ سے کہہ دیا ہے کہ میں مر جاؤں تو مجھے حقنواز کے قدموں میں دفن کرنا۔

میرے ساتھیو! ہمارا راستہ انتظامیہ کو روکنا نہیں چاہیے۔ سپاہ صحابہ پاکستان کی

کی بقا کی جنگ لڑ رہی ہے۔ تمہیں کیا معلوم ایران تمہارے ملک پر قبضہ کرنے کے لئے پر تول رہا ہے۔ ایران کی فوج، ایران کی انٹیلی جنس۔ ایران کے ذرائع ابلاغ تمہارے ملک پر قبضہ کرنے کی تیاری کر چکے ہیں۔ پیلو صحابہؓ نے بندباندھ رکھا ہے۔ ویسے ایران والوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ اگر عراق کے پونے دو کروڑ سنیوں سے تم سات سال تک فتح حاصل نہیں کر سکے۔ تو عراق کی یہاں ضرورت نہیں پڑے گی۔ پاکستان کی فوج کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ تمہارا مقابلہ صرف پیلو صحابہؓ کر سکتی ہے۔

میرے ساتھیو! ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہم اس عقیدہ پر دلائل رکھتے ہیں۔ ہم اس عقیدہ پر حوالے رکھتے ہیں کہ شیعہ کافر ہے۔ یہ کہنے سے آپ کے بہاولپور کی انتظامیہ نے ہمیں روکنا چاہا کہ ان کا عقیدہ ہے کہ شیعہ کافر ہے۔ میں آج یہاں کے ڈی سی صاحب سے کہتا ہوں کہ ہائی کورٹ بہاولپور میں موجود ہے۔ آؤ۔ ہائیکورٹ میں آؤ۔ مجھ پر پابندی لگانا بزدلی ہے۔ میرے مؤقف کو چیلنج کرو۔ میرے مؤقف کو عدالت میں لاؤ۔

میرا قائد کہتا تھا کہ میں شیعہ کو کافر کہتا ہوں آج میں وہی لفظ دہراتا ہوں۔ کہ شیعہ کافر ہے۔ اگر اس میرے دعوے پر بے نظیر کو اختلاف ہو وہ عدالت میں آئے۔ نصرت بھٹو کو اختلاف ہو وہ عدالت میں آئے۔ نواز شریف کو اختلاف ہو تو وہ عدالت میں آئے۔ فیصل صالح حیات آئے۔ یوسف رضا گیلانی آئے۔ عابدہ حسین آئے۔ بہاولپور کی انتظامیہ آئے، عدالت میں آؤ۔ میں کہتا ہوں۔ سارا مسئلہ ہی حل ہو جاتا ہے۔ تم ہر ضلع میں ہمارا داخلہ بند کرتے ہو۔ ہر ضلع میں ہماری راہ روکتے ہو۔ ہمیں فسادی کہتے ہو۔ ہمیں تخریب کار کہنا چاہتے ہو۔ ہمیں فرقہ واریت پھیلانے والا کہنا چاہتے ہو۔ تم سارا ہی مسئلہ ختم کرو۔ تم میں سے ایک آدمی ہائیکورٹ میں آئے۔ سپریم کورٹ میں آئے۔ سیشن کورٹ میں آئے۔ وہ ہر الزام ہم پر عائد کرے وہ کہے کہ پہلے حقنواز دعویٰ کرتا تھا۔ اب اس کی جگہ پر ضیاء الرحمٰن فاروقی دعویٰ کرتا ہے کہ شیعہ کافر ہے۔ غلیظ ترین کافر ہے۔ بدترین کافر ہے۔ یہ تم مجھ پر الزام عائد کرو۔ فرد جرم عائد کرو۔ ہم پر دعویٰ کرو۔ ہم پر مقدمہ کرو۔ ہمیں بحیثیت ملزم کے عدالت کے کٹہرے میں لاؤ۔ میں بحیثیت ملزم عدالت میں آتا ہوں تم بھی آؤ تم شیعہ کے وکیل بن کر آؤ۔ تم شیعہ کے استغاثی بن کر آؤ۔ تم

شیعہ کے نمائندے بن کر آؤ تم خمینی کے چیلے بن کر آؤ۔ تمہیں ایران سے پیسہ بھی ملے گا۔ دولت بھی ملیگی اسلحہ بھی ملے گا۔ تم آؤ تو سہی۔ مجھے ملزم بنا کر عدالت میں طلب کرو۔ تم ایران کا خمینی کا، شیعہ کا۔ تم آؤ تو سہی۔ تم ایمان ثابت کرو۔ کہاں سے ثابت کرو گے۔ دلائل سے ثابت کرو۔ کہاں سے ثابت کرو۔ "تم اصولِ کافی" سے ثابت کرو۔ کلینی سے ثابت کرو۔ تہذیب الاحکام سے ثابت کرو۔ مالا یحضرہ الفقیہ سے ثابت کرو۔ تم خمینی کی کتابوں سے ثابت کرو۔ تم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ تم کافر ہو۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ شیعہ کائنات کا غلیظ ترین کافر ہے۔ تم اپنا دعویٰ پیش کرو میں اپنا دعویٰ پیش کرتا ہوں۔ میرے الزام کا تم جواب دو۔ تم اپنا دعویٰ پیش کرو۔ ہائیکورٹ کے وکیل لاہور سے لاؤ۔ تمہیں اجازت ہے تم تہران سے وکیل لاؤ۔ تمہیں اجازت ہے۔ میری طرف سے کوئی وکیل نہیں ہوگا۔ میں خود بحث کرونگا۔ میں خود عدالت میں آؤنگا۔ میں عدالت میں جو دلائل پیش کرونگا وہ دلائل میری کتابیں ہونگی۔ میرے اسلاف کی تاریخ ہوگی۔ وہ دلائل تم عدالت میں کلینی کو لاؤ گے۔ خمینی کو لاؤ گے۔ کافی کو لاؤ گے۔ تہذیب الاحکام کو لاؤ گے۔ میں عدالت میں شیخ عبدالقادر جیلانی کو لاؤنگا۔ تم عدالت میں آؤ میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین کو لاؤنگا۔ جس میں یہ لکھا ہے۔ کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے۔ شیعہ مرتد ہے۔ شیعہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں مسند احمد۔ امام احمد بن حنبلؒ کی کتاب لاؤں گا۔ میں مجدد الف ثانی کی مکتوبات لاؤنگا۔ میں امام غزالیؒ کا وہ خطبہ لاؤں گا۔ احیاء العلوم لاؤں گا۔ میں امام ابن تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ لاؤنگا۔ میں شاہ ولی اللہ کی تفہیمات الہیہ لاؤنگا۔ میں شیخ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی تحفہ اثنا عشریہ لاؤنگا۔ میں حقانوازجھنگوی کی کیسٹیں لاؤنگا۔ تم اپنا دعویٰ ثابت کرو۔ میں اپنا دعویٰ ثابت کرتا ہوں۔

اگر اسلام کی چودہ سو سال کی تاریخ میں ہر صدی کا امام ہر صدی کا مجدد ہر صدی کا پیر میرے دعویٰ کا اقرار نہ کرے۔ میرے موقف کی تائید نہ کرے اور پھر مولانا احمد رضا بریلویؒ کو لاؤنگا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری کو لاؤنگا۔ مولانا رشید احمد گنگوہی کو لاؤنگا۔ مفتی کفایت اللہ دہلوی کو لاؤنگا جامع الظہر کے فتووں کو لاؤں گا۔ مدینہ یونیورسٹی کے فتووں کو لاؤنگا۔ کویت کے مفتی اعظم کے فتوے کو لاؤنگا مفتی اعظم فلسطین کی کتابیں لاؤنگا۔ اگر ان کتابوں سے میں شیعہ کو کائنات کا بدترین کافر ثابت نہ کرسکا۔ تو ڈی سی صاحب تمہیں مجھ پر پابندیاں لگانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اسی عدالت سے مجھے گولی مار

دی جائے۔

اسی عدالت میں مجھے قتل کر دیا جائے۔ میرا خون تم پر معاف ہے۔ بزدل نہ بنو۔ پابندیاں نہ لگاؤ۔ آؤ میدان میں اترو یا شیعو کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے میرا مقابلہ کرو یا مجھ پر پابندیاں لگانا چھوڑ دو۔

آج بہاولپور کی سرزمین کے اس عظیم اجتماع میں میں اپنا یہ دعویٰ دلائل سے مزین کرنا چاہتا ہوں بہاولپور کی یہ سرزمین وہی سرزمین ہے جس سرزمین پر دار العلوم دیوبند کا ایک فرزند علامہ انور شاہ کاشمیریؒ قادیانیت کے کفر کو ننگا کرنے کے لئے آیا تھا۔ مولانا انور شاہ کشمیری اسی بہاولپور کی ایک انگریز کی عدالت میں قادیانیت کے کفر کو ثابت کرنے کے لئے آیا تھا اور جب وہ مقدمے کے دوران اور اسکی سماعت کے دوران علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی وفات کا وقت آیا تو علامہ صاحب نے یہاں کے علماء سے کہا تھا۔ شیخ الحدیث سے کہا تھا کہ میں مر جاؤں تو میری قبر پہ یہاں کا فیصلہ لا کر سنا دینا۔ آج اسی بہاولپور کی سرزمین پر اور مسجد بھی یہی تھی۔ اور میدان بھی یہی تھا۔ سٹیج بھی یہی تھا۔ آج اسی جگہ پہ علامہ انور شاہ کے بہت ہی ادنیٰ خادم کی حیثیت سے میں قادیانیت کے بعد کائنات کے سب سے بڑے کفر شیعہ کو للکارتا ہوں۔ ملتان میں، خانیوال میں، کبیر والا میں، جھنگ میں لاہور میں بڑی بڑی جگہوں پر میں شیعہ کو للکار چکا ہوں۔ لیکن کوئی شیعہ میرے چیلنج کا کوئی جواب نہیں دیتا وہ میرے چیلنج کا کیا جواب دیتا۔ وہ تو میرے قائد کے چیلنج کا جواب نہ دے سکا۔ میرے قائد نے گلیوں میں للکار کا جواب دیتا۔ میرے قائد کے چیلنج کا جواب دیتا میرے قائد کی للکار کا جواب دیتا۔ لیکن کیونکہ ظالم چاہیئے یہ تھا کہ میرے قائد کے چیلنج کا جواب دیتا میرے قائد کی للکار کا جواب دیتا۔ لیکن کیونکہ ظالم کے پاس، کافر کے پاس کوئی جواب نہ تھا کوئی دلیل نہ تھی۔ جب جواب نہ بن پڑا۔ تو وہ تشدد پہ اُتر آیا ظلم پہ اُتر آیا وہ قتل پہ اُتر آیا۔ بلاشبہ تم نے مولانا حقنواز کو شہید کر دیا ہے۔ لیکن شیعو! مولانا حقنواز کی منزل قریب آچکی ہے۔ شیعہ کائنات کا سب سے بڑا کافر ہے۔ اور میں اس سے بھی آگے بڑھ کر کہتا ہوں کہ شیعہ ہندوؤں سے بڑا کافر ہے۔ شیعہ یہودیوں سے بڑا کافر ہے۔ شیعہ عیسائیوں سے بھی بڑا کافر ہے۔ اس میں کوئی شک ہے (نہیں) اور میں آگے بڑھ کر کہتا ہوں کہ شیعہ سکھوں سے بھی بڑا کافر ہے۔ اور میں ان ساری باتوں کے دلائل بغیر سٹیج سے نہیں ہٹوں گا۔ انشاء اللہ میں ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ شیعہ ہندوؤں سے بھی بڑا کافر ہے۔ ہندوؤں کی کتابیں، ہندوؤں

کی مقدس کتاب کا نام - وید ہے - عیسائیوں کی کتاب کا نام ہے - انجیل - یہودیوں کی کتاب کا نام ہے تورات - اور صابیوں کی کتاب کا نام ہے زبور - یہ کتابیں ہیں اور اس کے ساتھ اور بڑی بڑی کتابیں ہیں دنیا میں - لیکن ہزاروں سال سے جب سے یہ دنیا قائم ہے - کوئی مذہب ایسا نہیں آیا جس مذہب میں کسی کے بزرگ کو گالی دینا عبادت ہو - میری اس دلیل پر غور کریں - سکھوں میں ہندوؤں میں عیسائیوں نے اور یہودیوں میں سے کوئی ایسا مذہب نہیں جس میں دوسرے مذہب کے کسی بزرگ کو گالی دیں اور آپکے مذہب میں اس کو ثواب قرار دیا جائے - کہ آپ دوسرے کے بزرگ کو گالی دیں یہ ثواب ہے - یہ کسی مذہب میں نہیں ہے نہ عیسائیوں میں نہ یہودیوں میں - میری بات آپ کو سمجھ آرہی ہے - لیکن شیعہ مذہب ایسا ہے کہ اس میں حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کو ماں بہن کو گالی دینا عبادت ہے - شیعہ کا ترجمہ قرآن مولوی مقبول دہلوی کا ترجمہ قرآن ہے - میری بات کیطرف آپ کی توجہ ہے (جی) ہر شیعہ کے گھر میں آج بھی موجود ہے - اس میں لکھا ہے کہ قرآن پاک میں جہاں بھی وقال الشیطان کا ذکر ہے - اس شیطان سے مراد عمرؓ ہے - پورے قرآن پاک میں وقال الشیطان کا جہاں بھی لفظ ہے وہاں مراد عمرؓ ہے - یہ شیعہ کا ترجمہ قرآن ہے اور اسی ترجمہ قرآن میں شیعہ نے یہ لکھا ہے مولوی مقبول دہلوی نے لکھا ہے کہ ان اللہ یامر وبالعدل والاحسان وایتای ذالقربیٰ - یہ قرآن کی آیت ہے آگے وینھاعن الفحشاء والمنکر والبغیہ - مقبول دہلوی کہتا ہے کہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ کے بعد دوسرا لفظ ہے وینھاعن الفحشاء کہ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے - عدل کا احسان کا اور نیکی کا اور روکتا ہے اللہ روکتا ہے والفحشاء برائی سے - عیب والی بات سے روکتا ہے اور بغاوت اور نافرمانی سے روکتا ہے - یہ قرآن کی آیت کا معنی ہے - لیکن مولوی مقبول دہلوی نے لکھا ہے - کہ وینھاعن الفحشاء - فحشاء سے مراد صدیق اکبرؓ ہے - منکر سے مراد عمرؓ ابن خطاب ہے - اور بغیہ سے مراد حضرت عثمان غنیؓ ہے - ترجمہ قرآن میں یہ بات لکھی ہے - بہاولپور کی انتظامیہ کے لوگو! آؤ اس بدمعاش مذہب کے مقابلے میں چاہیے یہ تھا کہ تم ان کی کتابوں کو ضبط کرنے کے لئے رپورٹیں کرتے، ان بدمعاشوں کے لٹریچر پہ پابندی لگواتے تم میرا راستہ روکتے ہو! یہ مولوی مقبول دہلوی میں اس کا تعارف کروانے کے بعد ایک عجیب وغریب واقعہ بتانا چاہتا ہوں - یہ مولوی مقبول دہلوی جس نے لکھنؤ کے ایک بازار میں جلسہ

کی۔ جلسہ میں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو ماں کی گالی دی۔ توجہ توجہ۔ میری بات آپ کو سمجھ آرہی ہے۔ (ہاں، تھک تو نہیں گئے (نہیں) میں کہتا ہوں وقت کافی ہوگیا بس کریں (نہیں) جو ساری رات بیٹھ کر تقریر سننا چاہتا ہے ہاتھ کھڑا کرے۔ جب تک تقریر ختم نہیں ہوتی بیٹھے رہیں گے۔ (انشاء اللہ) توجہ کیجئے۔

مولوی مقبول دہلوی جلسہ عام میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو ماں بہن کی گالیاں دے۔ مولانا عبدالشکور لکھنوی وہ لکھنو میں تھے ان کو خبر ملی۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ مولانا لکھنوی ساری رات روتے رہے۔ صبح ہوئی۔ لکھنو کا ایک بیرسٹر تھا۔ بیرسٹر انور افضل اس کا نام تھا۔ ان سے مشورہ کیا کہ ساری رات ابوبکرؓ و عمرؓ کو ماں بہن کی گالیاں دی گئیں۔ تو بیرسٹر انور افضل نے کہا کہ مولوی مقبول کے خلاف ہم انگریز کی عدالت میں کیس درج کراتے ہیں۔ چنانچہ بیرسٹر نے دعویٰ دائر کیا۔ مولوی مقبول کے خلاف کہ اس نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو ماں بہن کی گالی دی۔ عدالت کے انگریز جج نے مولوی مقبول دہلوی کو عدالت میں طلب کیا۔ اس نے اقرار کیا کہ میں نے گالی دی ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیوں؟ تو انگریز کی عدالت میں یہ [illegible] بیان دیتا ہے یہ کائنات کا سب سے بڑا بدمعاش لعین کہتا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو گالی دینا میرے مذہب میں عبادت ہے۔ عدالت میں کہا اور اس کا وکیل کہتا ہے کہ جج صاحب آپ کا قانون ہے کہ کسی فرقے کو کسی جماعت کو اس کی عبادت سے روکا نہیں جا سکتا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کو گالی دینا ہمارے نزدیک عبادت ہے۔ لہٰذا اس قانون کی رو سے مولوی مقبول دہلوی کو ابوبکرؓ و عمرؓ کو گالی دینے سے نہیں روک سکتے۔ یہ عدالت ہے انگریز جج نے اس کا بیان نوٹ کیا اور بیرسٹر انور افضل سے کہا کہ آپ اس کا جواب دیں یہ تو کہتا ہے کہ ہمارے مذہب میں عبادت ہے اور انگریز کا قانون ہے کہ کسی کو عبادت سے نہیں روکا جا سکتا۔ سوال بڑا عجیب تھا۔ بیرسٹر انور نے کہا کہ اگلی تاریخ پر میں اس کا جواب دوں گا۔

باہر نکل کر بیرسٹر نے مولانا عبدالشکور لکھنوی سے کہا کہ اس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ بہاولپور کے نوجوانو! غور کرو! اس سوال کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ کہ عدالت تو کافر کی ہے۔ اس کو ابوبکرؓ و عمرؓ سے کیا؟ وہ کہتی ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو ان کے ہاں گالی دینا عبادت ہے۔ لہٰذا اس کا جواب قرآن و حدیث سے جو آپکی سمجھ میں آتا ہے وہ دیں۔ مولانا عبدالشکور لکھنوی ۱۴ دن تک دن رات

بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرتے رہے اور ان حدیث کی کتابوں میں پیغمبر کی ایک حدیث ان کو نظر آئی۔ اور وہ حدیث جب بیرسٹر کو سنائی تو اس نے کہا کہ اس کا جواب ہو گیا۔ حدیث کیا ہے۔ میں آپ کو حدیث سنانا چاہتا ہوں۔ حدیث ہے ابن ماجہ میں۔ من سبنی فاقتلو۔ جو مجھے گالی دے اُسے قتل کرو۔ ومن سبۃ اصحابی فجلدو! جو صحابہؓ کو گالی دے اسے کوڑے مارو۔ بیرسٹر انور افضل نے کہا مسئلہ حل ہو گیا۔ تاریخ آئی بیرسٹر نے جواب دینا تھا۔ اس نے جج سے کہا کہ جج صاحب مولوی مقبول کے نزدیک ابوبکرؓ و عمرؓ کو گالی دینا عبادت ہے اور ہمارے نزدیک جو صحابہؓ کو گالی دے اس کو کوڑے مارنا عبادت ہے۔ لہٰذا آپ یہ فیصلہ کریں کہ یہ اپنی عبادت پر عمل کریں ہم اپنی عبادت پر عمل کریں گے۔ انہوں نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو گالی دیکر اپنے مذہب پر عمل کیا اب ہمیں اجازت دیں ہم بھی اپنی عبادت پر عمل کریں اور اس کی پشت پہ کوڑے برسائیں۔ جب اس جج نے یہ سوال سنا تو جج نے فیصلہ لکھا اور آپ حیران ہونگے کہ وہ فیصلہ آج بھی موجود ہے اور میرے پاس وہ پورا فیصلہ اور اس کا متن موجود ہے۔ اس جج نے فیصلہ لکھا۔ فیصلے میں اُسی انگریز جج نے لکھا کہ جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے۔ اس وقت سے دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں آیا جس مذہب میں کسی کے بزرگ کو گالی دینا عبادت ہو۔ لہٰذا شیعہ مذہب میں جو دوسروں کو گالی دینا عبادت ہے تو معلوم یہ ہوا کہ شیعہ کوئی مذہب نہیں ہے۔ یہ کوئی ایسا گروہ ہے جس کا مقصد صرف گالی دینا ہے۔ اُن کا کوئی عقیدہ نہیں کوئی ایمان نہیں ہے۔ لہٰذا سکھوں میں عیسائیوں میں یہودیوں میں دنیا کے کسی کافر میں کسی کے بزرگ کو گالی دینا عبادت نہیں ہے اگر شیعہ میں یہ عبادت ہے تو شیعہ کوئی مذہب نہیں ہے۔ اور کائنات میں اس سے بُری کوئی جماعت نہیں ہے۔ یہ فیصلہ میں نے نہیں کیا یہ ایک انگریز جج کی عدالت میں ہوا۔

یہ میرے پاس ایک کتاب ہے کتاب کا نام ہے "حق الیقین"۔ آپ اس کتاب کا نام ہمارے قائد کی زبان سے بھی سن چکے ہیں۔ مولانا شفاعت رسول نوری نے بھی اس کا حوالہ دیا ہے میں آپ کو اس کا تھوڑا سا تعارف کروانا چاہتا ہوں۔ ملا باقر مجلسی اس کتاب کا مصنف ہے اور خمینی نے اپنی کتاب کشف الاسرار کے مقدمے میں لکھا کہ جو آدمی دینی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے وہ ملا باقر مجلسی کی یہ کتاب ضرور پڑھے۔ اس مصنف نے اس کتاب کے ص ۲۸۵ پر ایک ایسا واقعہ لکھا خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ساری زندگی ایسی خلاقت سنی ہے نہ دیکھی ہے۔

مسلمانو! سپاہ صحابہؓ پر تنقید کرتے ہو اس کفر کو بھی دیکھو۔ اس بے معاش کو بھی دیکھو۔ ڈی سی صاحب۔ ایس پی صاحب۔ اے ڈی سی صاحب ہمیں تم سے کوئی ذاتی رنجش نہیں ہے۔ ذاتی لڑائی نہیں ہے۔ یہ ہے وہ کفر جو اسلام کے نام پر ایران کی سرکردگی سے تمہارے پاکستان میں پھیل رہا ہے اور نئی نسل کو گمراہ اور تباہ کیا جا رہا ہے۔ ہم ایمان کی چوکیداری کے لئے غلامی کے لئے رضاکارانہ طور پر ایک ایک دروازے پر صدائیں بلند کرتے ہیں۔ او پاکستان کے لوگو! اس کفر سے بچو۔ نئی نسل کے دوستو اس کفر سے بچو! کالج کے لڑکو اس کفر سے بچو۔ دوکانداروں اس کفر سے بچو! ہم تو چوکیدار ہیں۔ چوکیداروں کا راستہ تو کبھی نہیں روکا جاتا۔ رات کی تاریکی میں ایک آدمی شور مچائے لوگ اس کو جیل میں ڈال دیتے ہیں۔ لیکن چوکیدار ساری رات کہتا ہے۔ جاگو جاگو۔ اس کو کوئی نہیں کہتا کہ یہ شور مچاتا ہے۔ یہ چوکیدار کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو جگائے رکھے۔ چوروں سے بچائے رکھے۔ او ہم تو چوکیدار ہیں۔ جو ایک ایک دروازے پہ آکر کہتے ہیں لوگو! اس کفر سے اپنا ایمان بچاؤ۔ او چوکیداروں کو بھی تم روکو گے تو بتاؤ مکانوں کا پہرہ کون دیگا۔ بتاؤ عقیدہ کی بنیادوں کا پہرہ کون دے گا۔ تم مجبور ہو۔ مجبور ہو کر ستلج کے پل پر ہمارا راستہ روکا تھا۔ مجبور ہو کر ائرپورٹ پر بھاگے۔ کہ فاروقی ائرپورٹ سے آرہا ہے تم نے اپنا فریضہ اسکو سمجھا۔ لیکن تمہارا فریضہ تنخواہ لینے کا تھا۔ اس لئے اسمیں تم کامیاب نہیں ہوئے ہمارا فریضہ عشق صحابہؓ کا تھا ہم کامیاب ہوئے۔

اب تم پوچھو گے کہ تم آئے کہاں سے ہو۔ اوپر سے آئے ہو۔ نیچے سے آئے ہو۔ دائیں سے آئے ہو۔ بائیں سے آئے ہو۔ ڈی سی صاحب آزما کر دیکھنا۔ جب بھی پابندی لگاؤ گے اسی طرح آئیں گے۔ چیلنج کر کے دیکھو کہ تم نہیں آسکتے میں کہوں گا کہ میں آؤنگا۔ اس لئے کہ جو لگن ہے جو جذبہ ہے جو گرمی نفس ہے جو تب و تاب ہے جو چنگاری ہے جو آگ ہے۔ وہ آگ ہمارے فریضے میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ دیکھئے یہ کفر ہے۔ ص ۲۸۵

ایک بات یاد رکھیئے کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے جس کو عقیدہ قیامت کہتے ہیں۔ قیامت واقع ہوگی۔ ساری دنیا اٹھے گی۔ اللہ کی عدالت میں حساب کیلئے پیش ہوگی۔ شیعہ کے نزدیک قیامت سے پہلے بھی امام جب چاہے مُردوں کو جب چاہے قبروں سے اُٹھا سکتا ہے۔ ہمارے نزدیک تو قیامت کے روز اٹھنا ہے۔ شیعہ کے عقیدہ ہے کہ قیامت سے پہلے بھی امام جب چاہے مُردوں کو

جیسے چاہے قبروں سے زندہ کر سکتا ہے۔ اس کو شیعہ کے نزدیک کہتے ہیں عقیدۂ رجعہ یہ ہے باب ۲۸۵ پر۔ اس میں لکھا ہے کہ امام مہدی جب آئیں گے خانہ کعبہ کا طواف کریں گے اور طواف کر کے مدینے جائیں گے۔ حضورؐ کے روضے سے باہر کھڑے ہو کر امام مہدی کہے گا، کیا کہے گا۔ کہ حضرت صاحب درحضور خلق از روی مصلحت پُرسد۔ کہ مصلحتاً پوچھے گا۔ حالانکہ امام کو پتہ ہوگا۔ کیا پوچھے گا؛ کیست ابوبکرؓ کیست عمرؓ چہ پرستان۔

وہاں رسول اللہؐ کے روضے پر کھڑے ہو کر امام مہدی پوچھے گا۔ کہ بتاؤ کہ کس نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو نبیؐ کے ساتھ دفن کیا۔ او مدینے والو! بتاؤ یہ کھڑے ہو کر اعلان کرے گا۔ ملا باقر مجلسی کہتا ہے بدمعاش کہ پتہ ہوگا امام کو کہ کس نے دفن کیا لیکن مصلحتاً پوچھے گا۔ کہ بتاؤ لوگو ابوبکرؓ اور عمرؓ کو روضے میں نبیؐ کے ساتھ کس نے دفن کیا۔ اس کے بعد مدینہ کے سارے لوگ جمع ہو جائیں گے اور وہ کہیں گے امام مہدی سے امام ابوبکرؓ و عمرؓ رسول اللہ کے سسر تھے۔ نبیؐ کے خلیفہ تھے۔ پیغمبرؐ کے قریبی دوست تھے۔ اس لئے اس کے دور کے لوگوں نے ان کو رسول اللہ کے روضے میں دفن کیا اس کے بعد یہ بدمعاش کہتا ہے اللہ اکبر! کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو پیغمبرؐ کے روضے میں دفن کرنا کائنات کا سب سے بڑا ظلم ہے۔ یہ کہتا ہے کہ امام مہدی یہ کہیں گے اور اس کے بعد سب لوگوں کے سامنے امام مہدی رسول اللہ کے روضے میں داخل ہونگے۔ پیغمبرؐ کے روضے کی دیوار توڑ کر داخل ہوگا۔ اور ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبروں کو اکھیڑے گا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبروں کو اکھیڑ کر انکو ننگا کرے گا۔ قبروں کو اکھیڑ کر ابوبکرؓ و عمرؓ کو زندہ کرے گا۔ اور زندہ کر کے یہ بدمعاش کہتا ہے کہ امام مہدی ابوبکرؓ و عمرؓ سے کہے گا۔ اے ابوبکرؓ ہزاروں سال سے آج تک جو بدمعاشی ہوئی ہے وہ تمہاری وجہ سے ہوئی ہے جو شرارت کی گئی ہے۔ تمہاری وجہ سے ہے۔ جو زنا ہوئے ہیں وہ تمہاری وجہ سے ہیں۔

وہ بدمعاش کہتا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ ہاتھ جوڑ کر کہیں گے کہ ہم سے غلطی ہوئی۔ واقعی ہم سے کوتاہی ہوئی۔ امام مہدی کہے گا اگر تم علیؓ کو خلافت دے دیتے تو یہ بدمعاشیاں نہ ہوتیں۔ یہ زنا نہ ہوتے۔ یہ کفر نہ ہوتا۔ یہ بدمعاش کہتا ہے ابوبکرؓ و عمرؓ ہاتھ جوڑ کر کہیں گے ہم سے غلطی ہوئی اور اس کے بعد یہ بدمعاش کہتا ہے کہ یہ آگے بڑھا ابوبکرؓ و عمرؓ کا کفن اتار دے گا۔ ان کو ننگا کر دے گا۔ ننگا کر کے ان کو قبروں سے نکالے گا۔ ان دونوں کو ننگا کر کے مدینہ کے چوک میں تختہ دار پر لٹکا دے گا۔

او بہاولپور کے سنیو! بہاولپور کے جوانو۔ انتظامیہ کے افسرو۔ آؤ بتاؤ صدیق و عمرؓ لاوارث تیرے ملک میں رہ گئے ہیں۔ کہ یہاں ایسی کتابیں چھپیں۔ چودہ سو سال سے جو محمدؐ کے روضے میں سوئے ہوئے ہوں۔ آج اتنے لاوارث ہو گئے کہ پیغمبرؐ کے روضے سے نکال کر ان کو ننگا کر کے مدینہ کے چوک میں لٹکانے کیلئے کتابیں لکھی جائیں اور لٹکانے کی من گھڑت باتیں کتابوں میں چھاپ کر کتابیں تقسیم ہوں اور اس کے بعد یہ بدمعاش کہتا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے کپڑے اتار کر ان کو لٹکایا جائے گا۔ تو اس کے بعد یہ امام مہدی انکے پاس آ کر ان کی پشت پر ایک ہزار کوڑا مارے گا۔ پھر کوڑا مارے گا۔ پھر کوڑا مارے گا حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔ کوڑے پڑتے رہیں گے۔

ہائے بہاولپور کے سنی تیرا ملک ہے۔ تیری اکثریت ہے تیری جوانی ہے تیرا راج ہے تیری اکثریت ہے تیرے باپ کی عزت بچی ہوئی ہے۔ تیری ناموس بچی ہوئی ہے۔ تیری ماں کی عزت بچی ہوئی ہے۔ اے اس صدیق کو ننگا کرنے کے لئے کتابیں چھپیں۔ عمرؓ کے ننگے ہونے پر کتاب چھپے۔ تیری غیرت نہ جاگے۔ تیرا ایمان نہ جاگے۔ وہ صدیق جو ۱۴ سو سال سے محمدؐ کے روضے میں سوئے ہوئے ہیں۔ کیا ابوبکرؓ کو قبر سے اس طرح اٹھانا تھا۔ ننگا کرنا تھا۔ تو تیرے پیغمبرؐ نے ایسے ہی ابوبکرؓ کو مصلے پر کھڑا کرنا تھا ایسے ہی اس عمرؓ کے بارے میں کہا کہ میرے بعد کوئی نبی بننا ہوتا تو عمرؓ کا سر اس لائق تھا۔ کہ اس پر نبوت کا تاج رکھا جاتا۔ انتظامیہ کے لوگو شیعہ کو کافر کہنا ہم پر فرض تھا۔ مولوی پر فرض تھا۔ پیر پر فرض ہے۔ چودھری پر فرض ہے۔ تاکہ جب یہ کفر تشت از بام ہو تو یہ دجل۔ یہ فریب یہ بدمعاشی یہ شیطنت یہ تیرے ملک میں عام نہ ہو۔ یہ ایران کی چھپی ہوئی کتاب ہے حق الیقین اس کتاب کا نام ہے۔ تہران سے چھپی ہے۔ ملا باقر مجلسی کی لکھی ہوئی ہے۔ خمینی کی اجازت سے چھپی ہے۔ خمینی کے پیسے سے چھپی ہے یہ کتاب تیرے ملک میں مفت تقسیم ہو میں چپ کر جاؤں۔ میں تیری داخلہ بندی قبول کر لوں۔ یہ کتاب چھپتی ہے میرا داخلہ بند ہے۔ نہیں میں داخلہ توڑوں گا۔ اس کتاب کو چوکوں میں ننگا کروں گا۔ اس کفر کو لٹکاؤں گا۔ اس بدمعاشی کو لٹکاؤں گا۔ یہی بات ہے کہ مجھے موت کی نیند سلایا جائے گا۔ یا مجھے قتل کر دیا جائے گا۔ یا مجھے اغواء کر لیا جائے گا۔ خدا کی قسم میں جب سے سپاہ صحابہؓ میں آیا ہوں۔ میرا یہی مشن تھا اس راستے میں مارا جاؤں گا۔ حوض کوثر پہ محمدؐ سے ملاقات کروں گا۔ ان کتابوں کے بعد اس لٹریچر کے

بعد اس کفر کے بعد آپ مجھے بتائیں میرا کیا فرض ہے۔ میں چپ کر جاؤں۔ اب اس کتاب سے معلوم ہو گیا ہے کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے۔ آپ کو یقین آیا ہے (بالکل) نہیں آیا۔ میں آگے چلتا ہوں۔ یہ میرے ہاتھ میں حکومت اسلامی ہے یہ وہ کتاب ہے جو ایران میں خمینی کے انقلاب کی پہلی کتاب ہے۔ خمینی نے ایران میں اس کتاب کی بنیاد پر انقلاب برپا کیا ہے۔ یہ خمینی کی وہ کتاب ہے جو ۱۹۴۲ء میں خمینی نے لکھی ہے اور اسی کتاب کو بعد میں خمینی نے ایران کے انقلاب کی بنیاد بنایا ہے۔ کتاب کا نام ہے حکومت اسلامی۔ اس کا اردو ایڈیشن ہے اس کتاب کے ۴۶ صفحے پر خمینی نے اسلام کی ساری عمارت کو گرا دیا۔ اس کتاب میں خمینی کہتا ہے ہمارے ضروریات مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ کوئی بھی آئمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ چاہے وہ ملک مقرب ہو یا نبی مرسل ہو یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اس مرتبے کو نہیں پا سکے جس کو ہمارے بارہ اماموں نے پا لیا ہے مجھے آپ بتائیں کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے کہ نہیں۔ یہ بات کسی اور نے لکھی ہے (نہیں) اس تحریر کے بعد۔ یہ میرے ہاتھ میں خمینی کی دوسری کتاب ہے۔ کتاب کا نام "کشف اسرار"۔ یہ خمینی کا فوٹو بنا ہوا ہے یہ ملعون کا فوٹو دیکھ رہے ہیں آپ اور اس کشف اسرار کتاب کے ۱۶۰ صفحہ پر خمینی نے لکھا ہے کہ میں ایسے خدا کو خدا تسلیم نہیں کرتا جس نے عثمانؓ اور معاویہؓ جیسے بدقماشوں کو خلیفہ بنا دیا۔ اس تحریر کے بعد آپ بتائیں خمینی کائنات کا بدترین کافر ہے کہ نہیں (وہ ہے)، وہ عثمان غنیؓ جسکو پیغمبرؐ نے اپنی بیٹی بیاہ میں دی۔ وہ فوت ہو گئی پھر دوسری بیٹی نکاح میں دی۔ وہ بھی فوت ہو گئی۔ پیغمبرؐ نے کہا عثمانؓ میری چالیس بیٹیاں ہوتیں یکے بعد دیگرے تیرے نکاح میں دیتا جاتا۔ اس لئے کہ میرے سے بہتر خسر کوئی نہیں اور تیرے سے بہتر داماد کوئی نہیں۔ ہائے جس کے گھر میں تیری بیٹی آئے وہ شریف کہلائے جس کے گھر میں محمدؐ کی بیٹی آئے وہ چودہ سو سال کے بعد بدقماش کہلائے اور ان کی عزت و ناموس کے لئے آواز اٹھائی جائے تو ہمیں تخریب کار کہو۔ ہمیں گالیاں دو۔ ہمیں فسادی کہو۔ جو مرضی کہو ہم اس کفر کو واشگاف کرنے سے اور آشکار کرنے سے باز نہیں آ سکتے۔ اسی کتاب کے ۱۱۵ صفحے پر خمینی نے لکھا ہے کہ ابوبکرؓ قرآن کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ کیا قرآن کا صدیق دشمن تھا۔ میرے نبیؐ نے ایسے ہی فرمایا وفات کے وقت کہ مرد ابی بکر و فصلے بالنار۔ صدیق کو بلاؤ۔ میرے مصلے پہ آ کر نماز پڑھائے حضرت عائشہؓ نے فرمایا ان ابانی کا سقیط۔ میرے باپ ابوبکرؓ بیمار ہیں۔ آپ عمرؓ سے کہہ دیں کہ وہ نماز

پڑھائے۔ حضورؐ نے فرمایا یا حکم بلا ابی بکر میں کیا کروں عائشہؓ ابوبکرؓ کے علاوہ میرا خدا کسی کی امامت کے لئے میرا خدا راضی نہیں ہے۔ اسی کتاب کے ۱۱۹ صفحہ پر کشف اسرار خمینی کی لکھی ہوئی ہے۔ خمینی کا فوٹو ہے۔ ایران کی چھپی ہوئی ہے۔ ۱۱۹ صفحے پر لکھا کہ عمرؓ اصل کافر اور زندیق تھا۔

مجھے آپ بتائیں اس تحریر کے بعد کہ عیسائی لکھیں کہ ایک عمرؓ دنیا میں اور آجاتا تو دنیا سے ظلم مٹ جاتا۔ یہودی لکھیں ایک عمرؓ دنیا میں اور آجاتا دنیا سے بدمعاشی مٹ جاتی۔ لیکن یہ کائنات کا کالا کافر اسی عمرؓ کو کافر کہتا ہے۔ جس عمرؓ نے قیصر و کسریٰ کے پرخچے اڑا دیئے۔

چودھریو! زمیندارو! انتظامیہ کے افسرو۔ پڑھے لکھے لوگوں۔ سپاہ صحابہؓ اسلام کی عظمت کیلئے صحابہؓ کی ناموس کیلئے کام کر رہی ہے۔ اس کا راستہ نہ روکو۔ سپاہ صحابہؓ نے کفر کو لگام دی ہے۔ سپاہ صحابہؓ کی جنگ پاکستان کے میراثی باقر سے نہیں ہے۔ سپاہ صحابہؓ کی جنگ ایران کے بدمعاش سے ہے۔ ایران کے ملعون سے ہے۔ ایران کے شیعہ سے ہے۔ پاکستان کے ایرانی ایجنٹوں سے ہے۔ اور جب تک یہ ان کی بدمعاشی صفحہ ہستی سے مٹ نہیں جاتی۔ سپاہ صحابہؓ کا ایک بچہ بھی جب تک موجود ہے چین سے نہیں بیٹھے گا۔ تم ہمیں کہتے ہو محرم آرہا ہے۔ محرم میں امن ہونا چاہیئے۔ تمہیں محرم نظر نہیں آتا ہے۔ ہمیں ہر وقت محرم نظر آتا ہے۔ تمہارا محرم سال میں ایک مرتبہ آتا ہے ہمارا ہر وقت رہتا ہے۔ تمہیں محرم میں ایک بات یاد رہتی ہے۔ امن ہونا چاہیئے۔ ان کتابوں کی وجہ سے امن رہ سکتا (نہیں) آپ نے ان کتابوں پر پاکستان میں پابندی لگائی (نہیں) ان کا داخلہ بند کیا۔ (نہیں) ان کو گھروں میں آنے سے روکا (نہیں) کالجوں سکولوں میں ان کا لٹریچر تقسیم ہونے سے روکا۔ پہلے ان کو تو روکو۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ ہمارا راستہ روکتے ہو ایک آدمی چوری کرنے آئے سن لگائے۔ چوری کرے۔ تیرا آدمی گھر والوں کو بتائے گھر والو۔ تمہارے گھر چور ہے تم چور کو چھوڑ کر نشاندہی کرنے والوں کو پکڑو گے۔ تم بڑے بے ایمان کوں ہو گا۔ نہیں سمجھے میری بات۔ چور سن لگاتا ہے۔ ایک آدمی بھاگتا ہوا آتا ہے۔ او لوگو یہ چور ہے یہ چور ہے۔ تم اس چور کو چھوڑ دو گے اور اس نشاندہی کرنے والے کو پکڑو گے تو پھر مجھے کہنا پڑیگا کہ "کتی چوراں نال رل گئی"۔ میرے پاس یہ کتاب ہے کتاب کا نام ہے۔ "شیخ صنعیفہ" حوالہ لکھ دیں دونگا۔ اس کا ٹائیٹل دیکھیں روئیں دھاڑیں مار کر روئیں چیخیں مار کر روئیں۔ پکار پکار کر روئے

تب بھی اس کی سختی ختم نہیں ہو سکتی۔

ٹائیٹل پر ایک بوڑھے بیل کا فوٹو ہے۔ اوپر حضرت ابوبکرؓ کا نام ہے۔ پاکستان کے سیاستدان کا کارٹون بنے پرچہ ہو جائے۔ مولوی کا کارٹون بنے پرچہ ہو جائے۔ صدیق کا کارٹون بنے۔ چودہ سو سال کے بعد صدیق اس ملک میں لاوارث رہ گیا ہے۔ کہ جانور کی شکل بنا کر اوپر ابوبکرؓ کا نام۔ ابوبکرؓ کی ناموس کے لئے آواز اٹھانے والا کوئی نہ ہو۔ اس کفر کو للکارنے والا کوئی نہ ہو۔ نام ہے شیخ صقیفہ عربی میں صقیفہ اس جگہ کو کہتے ہیں جس جگہ ابوبکرؓ کی خلافت کا فیصلہ ہوا تھا۔ صقیفہ آگے لکھا ہے ابوبکرؓ کے حیات و کردار اسی کتاب کے شروع میں لکھا ہے۔ کہ ابوبکرؓ کوئی عزت والا آدمی نہ تھا۔ وہ تو نعوذ باللہ گھٹیا آدمی تھا۔ اور یہ بھی لکھا کہ بچپن میں ابوبکرؓ کو کسی نے بتا دیا ایک آخر الزمان نبیؐ آئیگا وہ نبیؐ ہوگا۔ اس کے پاس حکومت ہوگی۔ تو ابوبکرؓ نے سوچا میں نے کرسی لینی ہے۔ ابوبکرؓ اس محمدؐ کے ساتھ چمٹ گیا کیوں چمٹا؟ کہ مجھے کرسی ملے۔ ابوبکرؓ چمٹا۔ نبیؐ مکے میں تھا تو یہ مکے میں رہا۔ نبیؐ مدینے آئے تو یہ اتنا چمٹا کہ مدینے آگیا اور کرسی لینے کی ابوبکرؓ نے اتنی کوشش کی نعوذ باللہ کہ چھ سات سال کی بچی عائشہ محمدؐ کے نکاح میں دے دی تاکہ مجھے کرسی ملے۔ جب نبیؐ فوت ہوئے تو پیغمبرؐ کا کفن دفن چھوڑ دیا اور جا کر کرسی پر قبضہ کر لیا۔ نام شیخ صقیفہ اور چھ مہینے پہلے یہ کراچی سے چھپی ہے۔ اس کتاب کے مصنف کا نام علی اکبر شاہ ہے۔ ایسا کالا کافر۔ ایسا بدمعاش کافر۔ اس کافر بدمعاش سے کوئی پوچھے کہ تو کہتا ہے کہ صدیقؓ نے سب کچھ کرسی کے لئے کیا تھا۔ اور بدمعاش اگر تو کائنات میں سب سے زیادہ غلیظ اور کمینہ نہیں ہے اور تو میرے سامنے ہوتا تو میں تجھ سے سوال کر سکتا کہ صدیقؓ نے جب نبیؐ کا کلمہ پڑھا تھا اس کے پاس کتنی دولت تھی۔ جب جنازہ اٹھا تو کتنی دولت تھی۔ اس نے نبیؐ سے لیا کیا۔ ابوبکرؓ کلمہ پڑھ رہا ہے۔ دم ہزار درہم کا مالک ہے۔ اور ابوبکرؓ کی وفات کا وقت آیا کہ بیٹا مجھے ان پرانے کپڑوں میں ہی دفن کر دینا۔ بیٹے نے کہا ابا جان یہودی کیا کہیں گے۔ کہ مسلمانوں کے خلیفہ کو اچھا کپڑا بھی نہ ملا۔ صدیقؓ نے فرمایا بیٹا میرا گذارا کھدر کے انہی پرانے کپڑوں میں ہو جائے گا۔ اچھا کپڑا مدینہ کی کسی بیوہ کے کام آجائے گا۔

اس صدیق اکبرؓ کے متعلق جن کے متعلق اقبال کہتا ہے۔

پروانے کو شمع، بلبل کو پھول بس — صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

اس کے لئے خواجہ دل محمد مجذوب کہتا ہے۔ جنگ تبوک کے موقعہ پر

اصحاب پاک مصطفےٰ کو رب نے کیا نگر دیا
ہر حال ہے دھڑکا مدام مال و زر دیا
کسی نے شملا دیا کسی نے لنگ دیا
مگر عائشہ کے باپ نے دیا تو اسقدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا وہ کچھ دیا۔

صدیق اکبرؓ وہ مرتبے والا انسان تھا کہ جنگ تبوک میں اپنے گھر کا سارا سامان دے دیا پیغمبرؐ نے پوچھا کیا لایا ہے۔ فرمایا اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کے سوا سب کچھ لایا ہوں۔ اور تفسیر جمل میں یہ بڑا عجیب واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ صدیق اکبرؓ گھر کا سارا سامان دیکر اپنے گھر پھر گئے۔ دوبارہ گھر گئے۔ اماں عائشہؓ فرماتی ہیں۔ دیواروں پر میرے والد باقی پھیر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا ابا جان کیا دیکھتے ہو۔ باپ نے کہا میری بیٹی ایک کپڑا سینے والی سوئی میں نے یہاں لٹکائی تھی۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ سوئی بھی گھر میں نہ رہ جائے۔ سوئی بھی ملے تو وہ بھی میں محمدؐ کے دفاعی فنڈ میں دے دوں۔ تاکہ کسی فوجی کے کپڑا سینے کے کام آجائے اماں فرماتی ہیں۔ کہ میرے والد نے سوئی بھی محمدؐ کے قدموں میں دے دی۔ اور اس کے بعد پانچویں مرتبہ جب پیغمبرؐ نے چندہ مانگا۔ میرے والد ساری رات کروٹیں بدلتے رہے میں نے پوچھا ابا جان آج سوتے کیوں نہیں۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ بیٹی میں کیسے سوؤں۔ میرے نبیؐ نے پانچویں مرتبہ چندا مانگا اور میرے پاس دینے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔ آج رات میں سوچتا رہا کہ ابوبکرؓ تیرے نبیؐ کو اتنی چندے کی ضرورت ہے۔ اور تو نے اتنے مہنگے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ اتنا قیمتی کپڑا تیرے جسم پر پورا ہے۔ اسی مہنگے کپڑوں کی بنا پر گھر میں بیٹھا ہے۔ میرے والد صبح اٹھے۔ مدینہ کے بازار میں گئے اچھے کپڑے اتار کر مدینے کے بازار میں بیچ دیئے اور خود ٹاٹ کا ٹاکیوں والا لباس پہنا۔ اور پیغمبرؐ کے قدموں میں وہ پیسے جو کپڑوں کے تھے۔ نبیؐ کے دفاعی فنڈ میں دے دیئے۔ نبیؐ کے سامنے صدیق ٹاٹ کا لباس پہن کر کھڑا ہے آسمانوں سے جبرائیل آمین آیا۔ حضورؐ نے جبرائیل کو دیکھا۔ جبرائیل بھی ٹاٹ کا لباس پہن کر کھڑا ہے حضورؐ نے فرمایا جبرائیل تجھے کیا ہوا۔ فرمایا اللہ کے نبیؐ جب تیرے عشق اور محبت میں صدیق نے مدینہ کے بازار میں اپنے کپڑے اتار کر بیچے، ٹاٹ کے کپڑے پہنے تو خدا کی رحمت کو جوش آیا۔ اللہ نے فرمایا جبرائیل آج تو بھی صدیق کی سنت پر عمل کر اور ٹاٹ کا لباس پہن کر مدینے کی گلیوں

ہیں اور جا کر میرے نبیؐ کو مبارک دے کہ جب تک تیری امت میں صدیق جیسے لوگ موجود ہیں تیری امت کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔

علامہ مناظری نے لکھا ہے کہ صدیق اکبرؓ نے جب ٹاٹ کا لباس پہن کر پیغمبرؐ کے نزدیک ابوبکرؓ آکر بیٹھا تو یہ کتابوں میں ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد جبرائیل آیا۔ فرمایا جبرئیل کیا حکم ہے۔ جبرائیل نے فرمایا اللہ کے نبیؐ آج میں اللہ کا سلام ابوبکرؓ کے لئے لیکر آیا ہوں۔ سلام بھیج کر اللہ نے یہ فرمایا کہ ابوبکرؓ سے پوچھو کہ جس دن نبیؐ کا کلمہ پڑھا تھا۔ اس دن ۴۵ ہزار درہم کے مالک تھے آج ٹاکیوں والے لباس پہن کر بیٹھے ہو۔ گھر میں کوئی چیز نہیں ہے۔ ابوبکرؓ کیا اس حال میں بھی تم اللہ پہ راضی ہو۔ صدیق اکبرؓ نے جبرائیل کی یہ بات پیغمبرؐ کے حوالے سے سنی۔ نبیؐ نے فرمایا اللہ سلام بھیجتے ہیں اور اللہ پوچھتے ہیں کہ جب کلمہ پڑھا تھا ۴۵ ہزار درہم کے مالک تھے آج ٹاکیوں والے لباس میں تو خدا یہ راضی ہے کہ نہیں۔ حدیث کی ساری کتابوں میں ہے۔ کہ صدیقؓ نے چیخ کر فرمایا، رو کر فرمایا اے پیغمبرؐ یہ تو ٹاکیوں کا لباس ہے اگر ابوبکرؓ کے جسم کی چمڑی اُدھڑ جائے ابوبکرؓ تب بھی خدا پہ بھی راضی ہے۔ اور مصطفےٰؐ پہ بھی راضی۔

اوے بہاولپور کے نوجوانو! یہ اُس صدیقؓ کا کارنامہ کتاب پر چھپے۔ جانور کا فوٹو اس کے نام کے ساتھ آئے میں چپ کر جاؤں۔ سپاہ صحابہؓ چپ کر جائے نہیں میں چپ نہیں کروں گا۔ میں اس کافر بدمعاش فتنے کو کافر کہوں گا۔ چوکوں میں کہوں گا۔ گلیوں میں کہوں گا۔ بازاروں میں کہوں گا۔ ایوانوں میں کہوں گا۔ شیعہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ہمیں کافر کہا تھا۔ بازاروں، گلیوں میں۔ شیعو! اگر خدا نے میری زندگی رکھی تو میں تمہارے کفر پہ اتنی کتابیں۔ اتنا لٹریچر۔ اتنے رسالے، اتنے پمفلٹ لکھ کر عام کروں گا کہ پاکستان کا ہر ڈپٹی کمشنر اپنے دفتر میں بیٹھ کر تمہیں کافر کہے گا۔ ہائیکورٹ کا جج بھی تمہیں کافر کہے گا۔ پارلیمنٹ کا ممبر بھی تمہیں کافر کہے گا۔ وزیر بھی تمہیں کافر کہے گا۔ پاکستان میں تمہارے کفر کو میں تشت از بام کر دونگا۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت تمہارے کفر سے نہیں روک سکے گی۔ خمینی کا چیلہ روک سکے گا۔ نہ بے نظیر کی حکومت روک سکے گی۔

بہاولپور کے مسلمانو! سپاہ صحابہؓ اس ملک کی بقاء کی جنگ لڑ رہی ہے۔ آج پاکستان میں وزیراعظم شیعہ، الفرت بھٹو شیعہ، ۲۰ قومی اسمبلی کے ممبر شیعہ، سیکرٹری داخلہ اس کے محمود شیعہ،

سیکرٹری دفاع اجلال حیدر زیدی شیعہ، پاکستان کی صوبائی اسمبلیوں کے ۲، ممبر شیعہ کیوں! جبکہ ایران میں ۲۵٪ سنی ہیں۔ اور ۶۵٪ شیعہ ہیں۔ ۱۰٪ عیسائی ہیں۔ اور ۲۵ سینوں کے لئے تہران میں کسی کو مسجد بنانے کی اجازت ہے نہ مدرسے کی اجازت ہے۔ بلکہ ایران کے خمینی کا دستور کی دفعہ ۵ میں لکھا ہے کہ ایران کا وزیر اعظم شیعہ ہی ہوگا۔ پارلیمنٹ کا ممبر شیعہ ہوگا۔ ہائیکورٹ کا جج شیعہ ہوگا۔ وزیر دفاع شیعہ ہوگا۔ سپریم کورٹ کا جج شیعہ ہوگا۔ اور پارلیمنٹ کا سپیکر شیعہ ہوگا۔ ڈپٹی سپیکر بھی شیعہ ہوگا۔ ایران وہ ملک ہے۔ جس کا ملعون و مردود قائد خمینی اپنی کتابوں میں کفر لکھ چکا ہے۔ اور یہ بھی اعلان کر چکا ہے جو شیعہ سنی میں فرق کرتا ہے وہ نہ شیعہ ہے نہ سنی ہے۔ نعرہ یہ تھا۔ کہ اگر قانون بنایا تو کسی سنی کو پارلیمنٹ میں جانے کی اجازت نہیں۔ کسی سنی کو مسجد بنانے کی اجازت نہیں۔ کیا پاکستان کے مسلمانو! تم اور ہم ہی اتنے بے غیرت رہ گئے ہیں کہ پاکستان کی پارلیمنٹ میں ۲ آبادی ہو کر بھی ۲۴ ممبر شیعہ کو ہم نے بھیج دیا۔ ہماری غیرت کا جنازہ نہیں نکل گیا۔ سنیوں کب تک سوؤ گے کب تک غفلت کی چادر تان کر سوؤ گے۔ کب تک تمہاری غیرت کا جنازہ نکلتا رہے گا۔ کب تک تم اس بات پر نہیں سوچتے ڈپٹی کمشنر تو کب تک نہیں سوچے گا۔ ایس پی تو کب تک نہیں سوچے گا۔ ہیڈ کلرک تو کب تک نہیں سوچے گا۔ سنیوں کا بچہ، سائیکل رکشہ، تانگا چلائے، سنیوں کا بچہ ریڑھی لگائے۔ سنیوں کا بچہ چپڑاسی لگائے اور شیعوں کا بچہ سیکرٹری بنے۔ شیعہ کا بچہ ایس پی بنے۔ شیعہ کا بچہ پرنسپل بنے۔ کیوں بنے۔ سپاہ صحابہؓ پاکستان میں سنی حقوق کی اور پاکستان کی بقاء کی جنگ لڑتی ہے۔ سپاہ صحابہؓ افسروں کو کہتی ہے سکول ٹیچروں کو کہتی ہے۔ پرنسپلوں کو کہتی ہے۔ پروفیسروں، سکولوں کے یونیورسٹیوں کے کالج کے طلبہ کو کہتی ہے اٹھو غفلت کی چادر اتار کر اس ملک کو بچاؤ۔ یہ ملک شیعہ کی گود میں جانا چاہتا ہے۔ آؤ اگر خاموش ہو جاؤ گے ایران کی طرح یہ بھی اس پر قبضہ ہو جائے گا۔ شام کی طرح اس پر قبضہ ہو جائے گا۔ ایران فاروق اعظمؓ نے فتح کیا تھا۔ شام اسامہ بن زیدؓ نے فتح کیا تھا۔ آج دونوں ملک شیعہ کی گود میں ہیں۔ اگر تم سوئے رہے تمہارے ملک پر بھی شیعہ کا قبضہ ہوگا۔ سپاہ صحابہؓ تمہارے دروازے پر تمہیں جگانے کے لئے آئی ہے۔

شریعت بل سینٹ نے منظور کیا تو پیپلز پارٹی کے شیعہ نواز وزیر چیخ اٹھے۔ حامد علی موسیٰ چیخ اٹھا۔ ساجد نقوی چیخ اٹھا۔ میں نے شریعت کانفرنس پنڈی میں پرسوں اعلان کیا تھا۔ کہ سپاہ صحابہؓ

کے دس لاکھ کارکن شریعت بل منظور کرانے کے لئے تحریک چلائیں گے اور پاکستان میں جو جماعت ہو گردہ، جو کونسل اور جو متحدہ پلیٹ فارم شریعت بل کی حمایت میں تحریک چلائے گا۔ سپاہ صحابہؓ ہراول دستے کے طور پر اس کا کام دیگی۔ شریعت بل کی منظوری شیعہ کی موت ہے۔ ہم سمجھتے ہیں شیعہ کو کیا تکلیف ہے۔ پاکستان میں ۲۰ شیعہ۔ تم اپنا علیحدہ، پبلک لا مانگتے ہو اور وہاں کے سنیوں کیلئے کوئی پبلک لا ڈنس ۲۵ ہزار سنیوں کے لئے کوئی پبلک لا نہیں اور یہاں اپنا علیحدہ لا مانگتے ہو۔ کہ ہمارے لئے علیحدہ عدالتیں بیٹھیں۔ علیحدہ قانون ہو۔ شیعہ تم نے شریعت بل مسترد کیا ہے۔

شیعو! یہ پاکستان مسلمانوں کا ہے۔ یہ تمہارے باپ کی جاگیر نہیں ہے۔ آنے والا الیکشن پاکستان میں شیعہ سنی بنیاد پہ ہوگا۔ بلدیاتی الیکشن، ڈسٹرکٹ کونسل الیکشن، صوبائی الیکشن، قومی اسمبلی کا الیکشن، سینٹ کا الیکشن، پاکستان میں شیعہ سنی بنیاد پر ہوگا۔ سپاہ صحابہؓ ہر گلی اور کوچے میں امت مسلمہ کو اتنا بیدار کرے گی کہ کوئی صحابہؓ کا دشمن اسمبلیوں میں نہیں جا سکے گا۔ آپ اس کے لئے تیار ہیں۔ کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ شیعہ کو ووٹ دیں گے جو شیعہ کو ووٹ نہیں دیگا ہاتھ کھڑا کریں۔ توجہ ہے میری بات آپکو سمجھ آرہی ہے۔ پیپلز پارٹی شیعہ کو سپورٹ دیگی تو سپاہ صحابہؓ پیپلز پارٹی سے لڑائی لڑیگی۔

اسلامی اتحاد ٹکٹ دیگا تو اسلامی اتحاد سے جنگ لڑینگے۔ سپاہ صحابہؓ شیعہ کی مخالفت میں پورے پاکستان میں ہر شہر میں شیعہ کو ہرانے کے لئے مرکزی کردار ادا کریگی۔ میں اسلامی اتحاد کے صدر۔ میاں نواز شریف سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ شیعہ کے چنگل سے اپنی جان چھڑاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کل کو ہمیں تمہارا مقابلہ کرنا پڑے۔ یہ میری بات آج یاد رکھئے یہ جو ۱۰، ۱۵ پنجاب اسمبلی کے ممبر تمہارے اردگرد ہیں۔ اس وجہ سے تم ہماری بات سننے کیلئے تیار نہیں ہو۔ میاں صاحب! جب سیلاب آئے گا۔ یہ تمہارا ساتھ نہیں دے سکیں گے۔

؎ کان رکھتا ہے تو دریا کی روانی پہ نہ جا
ہم نے دریاؤں کو چڑھ چڑھ کے اترتے دیکھا ہے
اے موجوں سے کھیلنے والے یوں بھی اشارہ کرتے ہیں
طوفاں بھی ابھارہ کرتے ہیں طوفاں ہی ڈبویا کرتے ہیں

اب آپ نے دیکھا کہ کراچی اور حیدر آباد میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ حیدر آباد میں ۳۰ عورتیں سر پہ قرآن اٹھا کر بازاروں میں آئیں۔ تو پولیس کے درندوں نے ان قرآن اٹھانے والی عورتوں پہ گولیاں چلائیں اور ۳۰ کی ۳۰ عورتیں شہید ہو گئیں۔ قرآن زمین پر گر پڑے۔ یہ پاکستان ہے اس کی زمین پھٹ کیوں نہیں گئی۔ اس کا آسمان پھٹ کیوں نہیں گیا اور اس کے بعد اسحاق بابا کھنڈا بابا۔ کھنڈا پر دیگ وچ فٹ اے۔ ہر دیگ دا چمچہ کراچی جاتا ہے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں بیٹھ کر کانفرنس کرتا ہے۔ لوگ چیخیں مارنے لگے کہ آؤ حیدر آباد کی لاشوں کو دیکھیں۔ آؤ بیوہ عورتوں کے اجڑے ہوئے سہاگ کو دیکھو۔ لیکن یہ کھنڈا بابا وہاں بیٹھا رہا۔ ہمارے قائد حقنواز نے ۱۵، ۱۶ فروری کو اس کو خط لکھا کہ میرے قتل کے لئے ۲۵ فروری مقرر ہو چکی ہے۔ لیکن یہ اتنا بے حس بابا نکلا کہ اس نے وہاں بھی بزدلی کا مظاہرہ کیا۔ یہ بے غیر قلعے کہ نہیں۔ بہاولپور میں چڑیا گھر ہے کہ نہیں (ہے) انشاء اللہ اگر ہمیں کبھی موقع ملا۔ اس بابے کو یا تمہارے چڑیا گھر میں رکھیں۔ یا لاہور کے چڑیا گھر میں۔ یہ ہے چڑیا گھر کے لائق۔ یہ بابا اسحاق چڑیا گھر کے لائق ہے کہ نہیں (ہے ہے) جدوں بابا اسحاق توں چڑیا گھر ہوئیں گا۔ پھر منظر بڑا عجیب ہونا! ٹکٹ وی تیرا بڑا لگنا۔ مہنگا ٹکٹ۔ لگنا اے۔

اس کی کوئی حس نہیں، کوئی غیرت نہیں۔ کوئی حیا نہیں کوئی ایمان نہیں مجھے ایک بات کا بڑا افسوس ہے۔ کہ یہاں ڈویژن بہاولپور میں ایک ضلع ہے۔ رحیم یار خان، رحیم یار خان میں سپاہ صحابہ کے صدر ملک اسحاق کو گرفتار کیا گیا۔ اور چونکہ وہاں کا ڈپٹی کمشنر شیعہ ہے اور شیعہ بھی کوئی خمینی کی نسل کا۔ ٹھیک ہے نا بھی۔ اور جب اسے موقع ملتا ہے وہ سپاہ صحابہ کو کرش کرتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ یہ ڈپٹی کمشنر میرے ضلع فیصل آباد میں ضرور آئے یا جھنگ میں آئے۔ تاکہ ہم اسے بتائیں کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے کیسے نہیں مانتے۔

پہلے دن جوارش یا پوش کھلائیں گے۔ نہیں سمجھتے آپ جوارش یا پوش کسے کہتے ہیں۔ رحیم یار خان کے ڈپٹی کمشنر صاحب غیرت کرو عقل کے ناخن لو۔ ملک اسحاق سپاہ صحابہ کی متاع ہے اگر اس کا کچھ نقصان ہو گیا۔ ہم تمہاری جڑوں سے ملک اسحاق نکال لیں گے (انشاء اللہ) تمہیں بھولا ہے ہماری نرمی کا فائدہ مت اٹھاؤ۔ میں بہاولپور کے کمشنر سے کہتا ہوں کہ ملک اسحاق کے بارے میں مداخلت خود کرو

اور اس کے خلاف جھوٹا پرچہ خارج کرو۔ اگر احمد کے خلاف کوئی پرچہ آپ نے بنایا ہے۔ آپ کی تفتیش میں صحیح پرچہ ہے تو میرٹ پر اس کی تحقیق کرو۔ چھوٹے چھوٹے پرچوں پر ۱۴، ۱۴ دن کا ریمانڈ، ۱۰۰۱ دن کا ریمانڈ لیکر اپنے ظلم اور بربریت کا اس کو نشانہ بناتے ہو۔ ہم مجبور مت کرو ہم تمہارے خلاف کوئی سخت اقدام اٹھائیں۔ میں اس اجتماع کی وساطت سے کمشنر اور ڈی آئی جی سے کہتا ہوں کہ ملک اسحاق کو فی الفور رہا کیا جائے۔ آپ کو یہ مطالبہ منظور ہے (منظور ہے)

مولانا غلام کبریا ممتاز عالم دین سپاہ صحابہؓ کے سرپرست وہ بھی جیل میں ہیں۔ اور ہمیں معلوم ہوا کہ ڈی آئی جی کا وہاں آرڈر پہنچا۔ تین دن تک اس آرڈر کو دبائے رکھا۔ اور تین دن کے بعد اس پر عملدرآمد کیا گیا اور اس کے علاوہ ملک اسحاق اور غلام کبریا دونوں کی رہائی کیلئے ڈی آئی جی کو فی الفور مداخلت کرنی چاہیئے۔ کرنی چاہیئے یا نہیں۔ جس کو یہ مطالبہ منظور ہے وہ ہاتھ کھڑا کرے (سب نے نعروں کی گونج میں ہاتھ کھڑے کئے)

سپاہ صحابہؓ نے پاکستان کے ہر کونے میں مولانا حق نواز شہید کا پیغام پہنچانے کے لئے ہر جگہ سپاہ صحابہؓ قائم کی ہے۔ سب سے پہلے سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس پاکستان کے نام پر ایک علیحدہ فورم قائم کیا گیا ہے۔ جس کے کنوینر حمر فاروق گورنمنٹ ڈگری کالج جھنگ کے طالبعلم ہیں۔ مرکزی کنوینر ہیں۔

میں آپ سے کہتا ہوں کہ جتنے طالب علم سکولوں کالجوں یونیورسٹیوں کے یہاں موجود ہیں۔ وہ سپاہ صحابہؓ قائم کرکے اس میں شمولیت کا اعلان کریں اور اس کی شاخیں زیادہ بنائیں۔ جو سٹوڈنٹ ہیں وہ ہاتھ کھڑا کرکے اللہ کے گھر میں عہد کریں کہ وہ سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس بنا کر اس کے لئے کام کریں۔ اور اس کے علاوہ سپاہ صحابہؓ اساتذہ پاکستان کے نام پر ہم نے سکول کے اساتذہ کی ایک یونین بنائی ہے جس کا نام ہے سپاہ صحابہؓ اساتذہ پاکستان، میں سکول ٹیچروں سے اور مدارس کے اساتذہ سے درخواست کروں گا کہ سپاہ صحابہؓ اساتذہ قائم کریں اور اس میں شمولیت اختیار کرکے تعلیمی اداروں میں مولانا حق نواز کا مشن عام کریں۔ اور اس کے بعد ایک سال تک ان دونوں یونٹوں کے علاوہ سپاہ صحابہؓ بینکنگ اور سپاہ صحابہ پی آئی اے، ریلوے تاجران اور پاکستان کے ہر محکمے میں سپاہ صحابہؓ قائم کی جائے گی۔ تاکہ پاکستان کے ہر شہر سے ہر محکمے سے ہر ادارے سے ہر سوسائٹی سے ہر ڈیپارٹمنٹ سے مولانا حق نواز کے مشن کی آواز گونجے۔ اور شیعہ کے ہر کفر کو ہر سوسائٹی میں عام کیا جائے۔ کیا آپ سپاہ صحابہؓ

کے اس پروگرام کے ساتھ ہیں۔ ہاتھ کھڑا کریں۔ اور اسکے علاوہ ہم نے سپاہ صحابہؓ کی مجلس شوریٰ قائم کی ہے۔ سپاہ صحابہؓ کا ترجمان رسالہ خلافت راشدہ جاری کیا ہے۔

سپاہ صحابہؓ کے چاروں صوبوں کی باڈیز مکمل کی گئیں ہیں۔ آپ سے درخواست ہے اپنے اپنے علاقوں میں یونٹ بنائیں۔ مرکزی دفتر کو ان یونٹوں کے بارے میں آگاہ کریں۔ اللہ کے گھر میں کامیابی کی دعا کریں۔

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ط

عظیم معلومات اور اپنے انداز کی منفرد کتب خود پڑھیں۔ دوسروں کو تحفہ دیں۔ شیعیت کو بے نقاب کرنے کا عزم تاکہ حق اور باطل کی تمیز ہو۔

نام کتاب	صفحات	قیمت	نام مصنف	تعارف و موضوع کتاب
شیعہ کی چالیس کفریہ عبارات	۳۶	۵ ″	قاری عطاء الرحمٰن شہباز مدنی	حضور ازدواج و اولاد نبیؐ صحابہ کرام کیخلاف لکھی جانیوالی شیعہ کتاب کی چالیس سے زائد تحریریں
سیدنا امیر معاویہؓ	۱۳۶	۲۰ ″	مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی	حضرت امیر معاویہؓ کے حیرت انگیز کارناموں کا تذکرہ
شیعہ سنی بھائی بھائی؟	۱۴۴	۲۰ ″	محمود اقبال	اس کتاب میں شیعوں اور مسلمانوں کے عقائد کا تفصیلی جائزہ اور شیعوں کے بنیادی چالیس عقائد بیان کیے ہیں
شیعوں کا قرآن پر جارحانہ حملہ	۴۸	۶ ″	محمود اقبال	اس کتاب میں قرآن پاک کی عظمت قرآن و حدیث رسولؐ اور دشمنوں کی نظر میں اور قرآن پاک کے بارے میں شیعوں کے نظریات بیان کیے ہیں۔
شیعہ کی اسلام سے بغاوت	۴۸	۶ ″	محمود اقبال	شیعہ مذہب کی کتابوں کی روشنی میں ان کی اسلام دشمنی پر مبنی ۷۰ سے زائد تحریریں۔
شیعوں کا خلفائے ثلاثہؓ پر جارحانہ حملہ	۱۰۴	۱۵ ″	محمود اقبال	خلفائے ثلاثہؓ کا تعارف مقام خلفائے ثلاثہؓ خلفائے ثلاثہؓ کے فضائل۔ خلفائے ثلاثہؓ کے بارے میں شیعوں کے ناپاک نظریات۔
شیعیت کا آپریشن	۱۶۰	۲۲ روپے	محمود اقبال	موجودہ ملکی حالات، شیعہ مذہب کے بنیادی عقائد، خمینی کے غلیظ نظریات، مسئلہ امامت، ماتم حرام ہونے کی دلیلیں، رافضیت کا کردار تاریخ کے آئینہ میں، اسلامی فقہ جعفریہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ خلافت راشدہ وہاڑی روڈ، حاصل پور شہر۔ فون ۲۷۹۱ (۰۶۹۶)

مبلغ اسلام جانشین امیر عزیمت حضرت مولانا

ضیاء الرحمٰن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان

کا جامع مسجد حق نواز شہیدؒ جھنگ میں یادگار تاریخی خطاب

شہادت حضرت سیدنا عثمان غنیؓ

قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی قرآنہ المجید والفرقان الحمید۔ اولئک کتب فی قلوبہم الایمان۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی رفیق ورفیقی فی الجنۃ عثمان۔ صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاہدین والشاکرین۔ ان الحمد للہ رب العالمین۔

رہے گا کوئی تیرے ستم کے یادگاروں میں میرے لاشے کے ٹکڑے دفن کرنا سو مزاروں میں

میرے واجب الاحترام قابل صد احترام علماء کرام جھنگ کے غیور نواجو دوستو۔ جامع مسجد حق نواز شہیدؒ کے پروانو جیسا کہ اعلانات سے ظاہر ہے کہ آج کا یہ پروگرام شہادت عثمان غنیؓ کے عنوان پر جمعرات کے دن جامع مسجد حق نواز شہیدؒ میں ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ شہادت عثمان غنیؓ اور اس کے ساتھ ساتھ جھنگ کے موجودہ حالات کے بارے میں آپکے سامنے معروضات پیش کرونگا۔ اور محرم الحرام کے بارے میں ساجد نقوی نے جو چند بیانات پچھلے دنوں دیئے ہیں۔ ان بیانات کے بارے میں اور چندی رانی کے بارے میں ان شاء اللہ کچھ باتیں آپ کے سامنے کرونگا۔ آپ اس کے لئے تیار رہیں۔ اور اگر آپ تیار رہیں گے تو ان شاء اللہ آپکی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ میرے بھائیو! اسلام کی ساری تاریخ شہادتوں سے بھری پڑی ہے۔ اسلام کے پاس کوئی ایک شہید نہیں ہے۔

اگر ایک شہید ہوتا تو ہم اُسی کو لے کر بیٹھے اسلام کی ساری تاریخ شہادتوں سے بھری ہوئی ہے۔ اور ہمیں شہیدوں پر فخر ہے جو قوم ایک ہی شہید پر چودہ سو سال روئے وہ نئے شہید کہاں سے لائے گی۔ اور یہ بات بھی آپ یاد رکھیں کہ شہیدوں پر فخر کیا جاتا ہے ماتم نہیں کیا جاتا۔ میں کہتا ہوں اسلام کو دین کو مذہب کو چھوڑو ایک عقل اور نیچر کی بات ہے۔ لاجب کسے کہتے ہیں جب ۱۹۶۵ء کی جنگ ہوئی ہر سال پاکستان کی حکومت ۶ ستمبر کو ۱۹۶۵ء کے شہدا کو سلامی دیتی ہے اور اگر ۱۹۶۵ء کے سال عزیز بھٹی شہید ہوا اور بڑے بڑے آدمی شہید ہوئے اور اگلے سال کو پاکستان کی حکومت ۶ ستمبر کو ان کے تعزیئے لے کر بازار میں آجاتی۔ وہ جو ۶۵ء کی جنگ کے شہید تھے جو ٹینکوں کے نیچے آکر شہید ہوئے اگر پاکستان کی حکومت انہی کو روتی رہتی۔ صدر سے لیکر بچے تک ہر آدمی ان کو روتا۔ پیٹتا۔ ماتا تو اس کے اگلے سال اندرا کا پاکستان پر قبضہ ہو جاتا وہ یہ کہتی کہ یہ تو پچھلوں کو رو رہے ہیں۔ آئندہ یہ کیسے لڑیں گے تو یہی وہ بات ہے کہ مسلمان شہادت پہ فخر کرتا ہے۔ مسلمان شہادت پر فخر کرتا ہے اور فخر ہی کرنا چاہیئے میری یا توں کیطرف توجہ ہے نا بھئی۔ میں مدینہ کے مظلوم کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا یہ ہوں کہ آپکو تیار کروں اُس شہادت کے بارے میں کہ جس شہادت پر آسمان بھی رویا جس شہادت پر پہاڑ روئے۔ جس شہادت پر سمندروں کا پانی ٹھہر گیا۔ میرے [illegible] ویسے یہ بات تو ہے نہیں کہ یہ لوگ حضرت حسینؓ کے غم میں یہ لوگ روتے ہیں۔ یہ بات نہیں ورنہ آپ لوگ دیکھیں سمجھدار لوگ بیٹھے ہیں کہ حضرت حسینؓ کی تاریخ کو شہید ہوئے۔ دس محرم الحرام اور یہ کس تاریخ کو رونا شروع کرتے ہیں یکم محرم کو۔ تو جب وہ شہید نہیں ہوئے یہ رو رہے ہیں۔ اور دس کو ظہر کے بعد وہ شہید ہو گئے اور انہوں نے رونا بند کر دیا۔ چارپائیاں سیدھی کر کے گھروں کو چلے آئے کس تاریخ کو دس محرم کو جس دن وہ شہید ہوئے اور جب تک نواسہ رسولؐ شہید نہیں ہوئے انہوں نے رونا بند نہیں کیا۔ نواسہ رسولؐ شہید ہوئے دس کو اور انہوں نے یکم کو رونا شروع کر دیا۔ آپ تجربہ کریں کہ دس کی صبح کو یہ بہت روتے ہیں۔ بہت زیادہ جوش کے ساتھ کیوں؟ یہ کہتے ہیں کہ کہیں بچ نہ جائے ابھی تک کیوں نہیں ہوئے اتنے دن ہو گئے اور جب ظہر کے بعد وہ شہید ہو جاتے ہیں تو یہ رونا بند کر دیتے ہیں۔ او پاگلو شیعو اگر تم میں سے کوئی میری بات سن رہا ہے او پاگلو اگر تم نے رونا ہے تو تمہیں کسی عقلمند نے یہ بات نہیں بتائی کہ اگر رونا ہے تو شہادت کے بعد رو دو۔ اگر رونا ہے تو شہادت کے بعد رو دو۔ شہادت سے پہلے روتے ہو۔ اور جب شہید ہو جائے چپ کر جاتے ہو۔

بھی ہم تو کہتے ہیں حسینؓ زندہ ہے ہم تو نہیں روتے تم کہتے ہو زندہ نہیں ہے۔ تمہیں اگر رونا ہے تو تمہیں کسی نے آج تک یہ نہیں بتایا کہ اگر رونا ہی ہے تو مرنے کے بعد رویا جاتا ہے اور اگر ہم تمہاری منطق مان لیں کہ نہیں شہید ہونے سے پہلے روتے ہیں اور بعد میں نہیں روتے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی ستر سال کی عمر میں بیمار پڑا ہے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کی ساری اولاد رو رہی ہے۔ چھ سات دن تک روتی رہے اور بابا جی دوپہر ۱۲ بجے فوت ہو گئے اور سارے لوگ چپ کر کے گھروں کو چلے گئے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ ساری اولاد اس بوڑھے سے تنگ تھی۔ کہے گی یا نہیں۔ (کہے گی) اوئے میرے بھائیو! آج تیرا باپ چارپائی پہ پڑا ہو اور اس کے مرنے سے پہلے تو تو روئے اور مرنے کے بعد نہ روئے تو لوگ کہیں گے یہ اس سے تنگ تھا تو ہم نبیؐ کے نواسہ کے شہید ہونے سے پہلے تمہیں دیکھتے ہیں کہ تم روتے ہو جب وہ شہید ہو گئے تم چپ کر کے گھروں کو آجاتے ہو۔ پاگلو تم تو حسینؓ کو مارنے کیلئے روتے ہو تم نے کبھی غور کیا تمہارا عمل یہ بتاتا ہے کہ تم حسینؓ سے تنگ تھے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ سزا بھی دی ہے اور سزا اس بات کی دی ہے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کا جو منکر تھا۔ اس نے انکار کیا۔ اللہ کے خلیفہ کا۔ بھائی شہادت کا واقعہ قریب ہے، اور آپ کی توجہ بھی قریب آنی چاہیئے۔ چاہیئے یا نہیں چاہیئے؟ (چاہیئے) تو اللہ کے خلیفہ کا انکار کس نے کیا، شیطان نے دیکھیئے اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کا نام ہے آدم اور رسول اللہؐ کے خلیفہ کا نام ہے ابوبکرؓ۔ تو اللہ کے خلیفہ بنانے میں اور نبیؐ کا خلیفہ بننے میں بڑی مشابہت ہے۔ بالکل اسی طرح اللہ کے خلیفہ کے منکر میں اور نبیؐ کے خلیفہ کے منکر میں بھی بڑی مشابہت ہے آپ اس گہرائی تک نہ جائیں لیکن آپ یہ دیکھیں کہ اللہ نے اعلان کیا کہ واذ قال ابراھیم۔ واذ قال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ کہ زمین میں میں اپنا خلیفہ بناؤنگا تو آدم کو خلیفہ بنا دیا۔ یہ اعلان خدا کا کافی تھا یا نہیں (تھا)، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آدم کو آگے کیا اور فرشتوں سے کہا اس کے پیچھے سجدہ کرو۔ یعنی خلافت منوانے کا اللہ نے طریقہ بھی بتا دیا کہ جس کو خلافت منوائی جاتی ہے اسے پیچھے کیا جاتا ہے جس کی خلافت ماننی ہے اس کو آگے کیا جاتا ہے تو یہ اللہ کے خلیفہ کی بات ہے تو جب رسول اللہؐ کے خلیفہ کے انتخاب کا وقت آیا تو حضورؐ نے بھی اللہ کے انتخاب کی سنت کو پورا کیا اور ابوبکرؓ کو آگے کر دیا اور پوری اُمت کو کہا کہ پیچھے نماز پڑھو۔ جو طریقہ اللہ نے اختیار کیا وہی طریقہ رسول اللہؐ نے اختیار کیا۔ اور اب آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب فرشتے تھے۔ جو دنیا میں تو اللہ نے اپنے زیادہ قریبی کو خلیفہ نہیں بنایا۔ اور خلافت کے لئے

قریبی کو نہیں دیکھا صلاحیت کو دیکھا تو حضورؐ کے بھی رشتہ داری میں زیادہ قریب حضرت علیؓ تھے تو حضورؐ نے بھی زیادہ قریبی کو نہیں دیکھا۔ صلاحیت کو دیکھا تو آپ میں بڑی مشابہت ہے تو میں نے کہا بالکل اسی طرح اللہ کے خلیفہ کا جس نے انکار کیا وہ بھی شیش سے شروع ہوا اور نبیؐ کے خلیفہ کو جس نے انکار کیا وہ بھی شیش سے شروع ہوا۔ ہوا یا نہیں ہوا۔ (ہوا) کس سے شروع ہوا دش سے تو میں کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جس نے اللہ کے خلیفہ کا انکار کیا اس کو دنیا میں ایک سزا ملی اور جس نے نبیؐ کے خلیفہ کا انکار کیا اس کو دنیا میں دو سزائیں ملیں۔ جس نے اللہ کے خلیفہ کا انکار کیا۔ اس کو دنیا میں یہ سزا ملی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انکو پتھر مارو۔ تو حاجی لوگ جاکر انکو پتھر مارتے ہیں یا نہیں مارتے کنکریاں شیطان کو مارتے ہیں یا نہیں۔ (مارتے ہیں) کس جرم میں مارتے ہیں اس جرم میں کہ اس نے اللہ کے خلیفہ کا انکار کیا تو جس نے اللہ کے خلیفہ کا انکار کیا اسے سزا ملی پتھروں کی اور جس نے نبیؐ کے خلیفہ کا انکار کیا اس کو سزا ملی چھریوں کی۔ تو اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کا جس نے انکار کیا اس کو سزا مل رہی ہے۔ پتھروں کی اور پتھر لوگ مار رہے ہیں۔ ہر سال حاجی جاتے ہیں تو ایک حاجی ۲۱ کنکریاں مارتا ہے کتنی کنکریاں (۲۱) سات سات کرکے تین شیطانوں کو کتنی کنکریاں (۲۱) تو ۲۱ کنکریاں ایک حاجی مارے اور ۲۵ لاکھ حاجی کنکریاں مارے تو شیطان کے حصے میں بہت سارے پتھر آگئے کس جرم میں کہ اللہ کے خلیفہ کا انکار کیا تو جس نے نبیؐ کے خلیفہ کا انکار کیا اس کو سزا ملی چھریوں کی تو اب پتھر تو آپ مار رہے ہیں۔ شیطان کو آپ نہیں مار رہے ہیں تو چھریاں آپ ماریں تو آپ پر تو پرچہ ہو جائیگا۔ آپ پر تو ۶۵/۲۰/۱۳ لگ جائے گی۔ آپ تو جیل میں چلے جائیں گے۔ اور سزا اللہ نے ضرور دینی ہے تو نظام کیسا ہوا کہ ایک کو سزا ملی پتھروں کی اور وہ آپ لوگ مار رہے ہیں۔ دوسرے کو سزا ملی چھریوں کی تو اب سوال یہ ہے کہ چھریاں مارے کون؟ یہ ہے سوال۔ اگر آپ ماریں آپ پر پرچہ ہو جائے۔ سپاہِ صحابہؓ والوں پر تو پہلے بہت پرچے ہیں۔ تو اگر آپ ابوبکرؓ کے منکر کو چھریاں مارنے لگ جائیں تو کتنے پرچے ہو جائیں تو سزا اللہ نے ضرور دینی ہے۔ سزا اللہ نے ضرور دینی ہے تو اے اللہ سزا تو نے عمرؓ کی چھریوں کی تو اس کا طریقہ کیا ہے تو اللہ نے فرمایا تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ میں نے ایسا انتظام کیا ہے کہ چھریاں بھی اپنی ہونگی سینہ بھی اپنا ہوگا۔ تو ماریں گے کیسے تو اللہ نے فرمایا میں نے ایسا انتظام کیا ہے کہ یہ خود درخواست لکھیں گے بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ہم نے دس محرم کو فلاں چوک میں فلاں جگہ پر اپنے

آپ کو چھریاں مارنی ہیں لہذا ہمیں باقاعدہ اجازت دی جائے اور نہ صرف اجازت بلکہ ہمیں خطرہ ہے کہ لوگ چھریوں سے روک نہ دیں اس لئے پولیس کا بھی پہرہ لگایا جائے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا کہ ساری پولیس محرم کیلئے حرکت میں آرہی ہے۔ میٹنگیں ہو رہی ہیں۔ امن کمیٹیاں ہو رہی ہیں۔ حکومت کمشنروں اور ڈی سی کو ایک لیٹر جاری کر رہی ہے کہ جناب محرم کو امن سے گزارا جائے اس کا مطلب ہے کہ ان کو چھریاں مارنے میں کوئی دقت پیدا نہ ہو۔ یہ چھریاں ٹھیک ٹھاک اپنے نشانے پر لگائیں۔ میری بات غلط ہے یا صحیح ہے (صحیح ہے) اور پھر چھریاں دیکھو بھائی۔ چھریاں ٹانگوں پہ بھی ماری جا سکتی ہیں۔ منہ پہ بھی ماری جا سکتی ہیں لیکن نہ ٹانگوں پہ نہ منہ پہ تو اللہ نے فرمایا کہ یہ چھریاں سینے پہ پڑیں گی۔ اس لئے کہ اسی سینے میں ابوبکرؓ کا بغض ہے تو اسی سینے میں ابوبکرؓ اور عمرؓ کا بغض ہے تو چھریاں بھی یہاں پڑ رہی ہیں تو اب دیکھو باقاعدہ اجازت مل رہی ہے۔ آپ نے دیکھا کہ جن جن علماء سے خطرہ تھا کہ وہ چھریوں سے روک دیں گے اللہ تعالیٰ ان کا داخلہ بھی بند کرا رہا ہے یہ داخلے پتہ ہے کیوں بند ہوتے ہیں تاکہ ان کو چھریوں سے کوئی نہ روکے۔ اور آپ دیکھیں کہ ان کو ایک سزا ملی چھریوں کی اور دوسری سزا ان کو ملی نبیؐ کے خلیفہ کے انکار کی۔ دوسری سزا وہ یہ ملی کہ کالے کپڑے پہنیں دوسری سزا کیا ہے کہ کالے کپڑے۔ تو آپ یہ کہیں گے کہ فاروقی صاحب یہ کالے کپڑے کونسی سزا ہے کسی نے سفید پہن لئے کسی نے کالے پہن لئے یہ کوئی سزا ہے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ سزا ہے۔ اس لئے کہ شیعوں کی تمام کتابوں میں کہ کالا لباس جہنمیوں کا لباس ہے۔ شیعہ کی کتاب میں ہماری کتابوں میں نہیں شیعہ کی کتابوں میں کہا ہے۔ انہ لباس فرعون کہ فرعون کا بھی یہی لباس تھا اور جہنمیوں کا بھی "انہ لباس اھل النار" یہ دوزخیوں کا لباس بھی۔ تو اب آپ یہ کہیں گے کہ چلو جی مریں گے تو جہنم میں جائیں گے یا نہیں جائیں گے۔ تو اگر آج کسی نے کالے کپڑے پہن لئے تو اس میں کیا حرج ہے۔ تو یہ بات تو ہو گی کہ آپ مجھ سے پوچھیں کہ فاروقی صاحب صبح کو آپ نے کہاں جانا ہے تو میں کہوں کہ میں نے صبح ۹ بجے تک ملتان پہنچنا ہے تو آپ کہیں گے کہ یار یہ تو نہیں ہو سکتا رات ۲ بجے تو تقریر کرتے رہے اور صبح ۹ بجے ملتان کیسے پہنچیں گے۔ لیکن اگر آپ صبح صبح میرے پاس آئیں تو میں صبح ساڑھے پانچ چھ بجے بریف کیس ہاتھ میں لیکر غسل کر کے اور کپڑے تبدیل کر کے تیار ہو کر بیٹھا ہوں تو آپ کہیں گے کہ پہلے شک تھا کہ جائے گا یا نہیں جائیگا

لیکن اب تو یقین ہوگیا ہے کہ یہ ضرور جائے گا۔ اس لئے جہنم میں تو آدمی نے جانا ہے پتہ نہیں کب جانا ہے لیکن جب یہ کالے کپڑے پہن کر بیٹھ گئے تو یقین ہوگیا کہ یہ جا رہے ہیں۔ "کوئی پتے دی پی اے" تو یہ سزا اللہ تعالیٰ کیطرف سے مقدر ہے۔ یہ سزا اللہ تعالیٰ کیطرف سے مقدر ہے اور میرے بھائیو! یہ سزا کس چیز کی مل رہی ہے ابوبکرؓ کی خلافت کے انکار کی فاروق اعظمؓ کے خلاف تبرا کی اور عثمان غنیؓ کو شہید کرنے کی۔ عثمان غنیؓ کو شہید کرنیوالے بھی یہی لوگ ہیں۔ یہ کسی نے سوال لکھا ہے اور سوال کرنیوالے کو اصل میں سوال کرنا ہی نہیں آیا۔ میں بعد میں اس کا ذکر کرونگا۔ بہرحال میری بات پر غور فرمائیں جب میں تقریر کروں تو آپکو کھلی اجازت ہے کہ دنیا کے کسی موضوع پر بھی آپ مجھ سے سوال کر سکتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے اللہ کی توفیق سے۔ اللہ کے فضل اور توفیق سے کہتا ہوں کہ آج جتنے بھی اس دور کے سائل ہیں آپ کو اجازت ہے کہ ہر مسئلہ پر سوال کریں۔ اللہ کے فضل سے اور میں صبح سے اس وقت تک نہیں بولونگا جب تک جواب نہ دے دوں۔ انشاء اللہ۔ اور آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ میں نے بیس سال تک پندرہ سال تک روزانہ ایک سو صفحہ کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور اس کے بغیر میں نے نیند کبھی نہیں کی۔ اسلئے اللہ کے فضل سے اتنا ستھار موجود ہے۔ کہ آپ جو بھی سوال کریں گے اس کا جواب کچھ نہ کچھ ضرور آپکے پلے پڑ جائیگا۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کی شہادت پر انکے قتل کرنے کی سزا ان کو ملی حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں ایک دو باتیں آپ یاد رکھیں بلکہ میں آپ سے کہتا ہوں کہ حضرت عثمان غنیؓ کی حضور علیہ السلام کیساتھ رشتہ داری تھی آپ بتا سکتے ہیں کہ کتنی رشتہ داریاں تھیں۔ اس مجمع میں کوئی آدمی بتائے کہ عثمان غنیؓ کی پیغمبرؐ کے ساتھ رشتہ داریاں کتنی ہیں۔ بتا سکتا ہے کوئی۔ آپ بڑے مطالعے والے لوگ ہیں پڑھا لکھا مجمع ہے اور ساری زندگی یہاں علماء کی تقریریں سنی ہیں یہ بڑا آسان سا میں نے سوال کیا ہے لیکن میں اس کا جواب خود ہی آپ کو دیتا ہوں اس لئے کہ عام طور پر بات ذہن میں نہیں ہوتی۔ پڑھی ہوئی ہوتی ہے لیکن ذہن میں نہیں رہتی۔ حضرت عثمان غنیؓ کی رسول اللہ کے ساتھ چار رشتہ داریاں ہیں۔ پہلی رشتہ داری یہ ہے کہ چھٹے نمبر پہ عرب کے سرداروں میں جو رسول اللہؐ کے دادا ہیں وہی حضرت عثمان غنیؓ کے دادا ہیں۔ پہلی رشتہ داری۔ دوسری رشتہ داری یہ ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ کی جو سگی نانی ہیں۔ حضرت عثمان کی والدہ کا نام ہے عروہ۔ عروہ والدہ کا نام ہے اور نانی کا نام ہے ام حکیم البیضاء یہ ام حکیم البیضاء حضرت عثمان غنیؓ کی سگی نانی ہیں۔ یہ کیا ہیں یہ

نانی ہیں۔ یہ رسول اللہؐ کی سگی پھوپھی ہیں تو حضرت عثمان غنیؓ کی سگی نانی رسول اللہؐ کی سگی پھوپھی کیسے کہ یہ ام حکیم البیضا حضورؐ علیہ السلام کے والد حضرت عبداللہ کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی تھی۔ جب یہ جڑواں پیدا ہوئی تھیں تو رسول اللہؐ کی سگی پھوپھی بنیں اور عروہ کی والدہ ہے تو عثمان غنیؓ کی سگی نانی بنی تو عثمان غنیؓ کا رسول اللہؐ کے ساتھ یہ دوسرا رشتہ ہے کہ عثمان غنیؓ پیغمبرؐ کے دوسرے رشتہ میں بڑے قریب ہیں۔ اور تیسرا رشتہ داری یہ ہے کہ عثمان غنیؓ کے گھر میں رسول اللہؐ کی دو بیٹیاں تھیں یہ بات آپ سن چکے ہیں۔ تو یہ اعزاز اتنا بڑا ہے کہ ابن عساکر نے اور ابن حجر عسکلانی نے لکھا ہے کہ عثمان غنیؓ پوری امت محمدیہ میں ایک ایسا شخص ہے کہ بلکہ پوری دنیا میں یہ خصوصیت کسی اور کو حاصل نہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں کوئی نبی ایسا نہیں جسکی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے کسی ایک شخص کے نکاح میں آئی ہوں۔ سوائے عثمان غنیؓ کے۔ یہ اعزاز ہے۔ اور چوتھی رشتہ داری یہ ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ کی ایک بیوی کا نام رقیہ ہے اور رقیہ کا ایک بیٹا ہے یہ عثمان غنیؓ کا صاحبزادہ ہوا تو یہ جو عبداللہ ہے اس کے بارے میں دو روائتیں ہیں ایک روائیت ہے کہ آٹھ سال کی عمر میں مرغ کا ایک چونچ اس کی آنکھ میں لگا۔ اور یہ فوت ہوگیا۔ لیکن دوسری روایت یہ ہے کہ یہ لڑکا فوت نہیں ہوا بلکہ بچ گیا تھا اور بعد میں جنگ یرموک میں جاکر شہید ہوا۔ فاروق اعظم کے دور میں۔ اور اس سے پہلے عبداللہ بن عثمان کا نکاح ہوا تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ کی لڑکی رملہ بنت معاویہؓ کے ساتھ اور یہ رملہ کس کی لڑکی تھی۔ تو جب کہیے۔ امیر معاویہؓ کی۔ لیکن امیر معاویہؓ کی تین بیویاں تھیں اور تین بیویوں میں اس بیوی کی یہ لڑکی تھی۔ جس بیوی کا نام تھا قریبۃ الصغریٰ اور قریبۃ الصغریٰ رسول اللہؐ کی سگی سالی ہیں۔ کہ حضورؐ کی ایک بیوی کا نام میمونہ بنت حارثؓ ہے اور میمونہ بنت حارثؓ کی سگی بہن قریبۃ الصغریٰ ہے تو گویا کہ جو رسول اللہؐ کی سالی قریبۃ الصغریٰ ہے۔ اسکی لڑکی کا نکاح پیغمبرؐ کے نواسہ کے ساتھ ہوا۔ تو یہ عثمان غنیؓ کی کتنی رشتہ داریاں پیغمبرؐ کے ساتھ تھیں۔ چار۔ میں کہتا ہوں کہ چار رشتہ داریاں نہ بھی ہوں صرف ایک رشتہ داری ہوتی ایک تعلق ہوتا صرف عثمانؓ نبی کا صحابی ہوتا تو تب بھی عثمان غنیؓ کا مقام دنیا میں بہت بلند ہوتا ہے۔ ۸۲ سال کی عمر ہے چہرے پر چیچک کے چار یا پانچ داغ ہیں رنگ بڑا خوبصورت ہے متوازن قد ہے ساری زندگی ایک دن روزہ رکھا ایک دن افطار کیا پوری زندگی اور عثمان غنیؓ عرب کا سب سے مالدار انسان ہے عرب کا سب سے مالدار انسان ہے۔

توجہ کیجئے لیکن وہی عثمان غنیؓ خلافت کے آخری سالوں میں کہتا ہے کہ میرے پاس ایک بکری اور ایک اونٹ کے سوا کچھ نہیں بچا۔ میں نے سارا مال اللہ کے دین پر لٹا دیا۔ میرے بھائیو میری بات پر غور فرمائیں۔ میں شہادت کے واقعہ کیطرف آرہا ہوں۔ عثمان غنیؓ کتنا بڑا سخی تھا۔ آپ کو معلوم ہے بیئر معونہ خرید کے دیا۔ یہ بھی پتہ ہے۔ اونٹوں کی قطاریں دے دیں۔ یہ بھی پتہ ہے لیکن ایک واقعہ جو ابھی میں دہرانا چاہتا ہوں شاید اس کا علم نہ ہو۔ البدایہ والنہایہ میں حافظ عماد الدین ابن کثیر نے لکھا ہے کہ عثمان غنیؓ ابوبکر صدیقؓ کے دور میں صدیق اکبرؓ کے وزیر اور مشیر تھے۔ قحط پڑا مدینے میں اتنا قحط پڑا مدینے میں کہ لوگوں نے کہا ہم مدینہ چھوڑتے ہیں۔ صدیق اکبرؓ نے ہاتھ اٹھائے۔ اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ تیرے نبی کا شہر ہے۔ اس قحط کو دور کر دے دعا قبول ہوگئی۔ نماز جمعہ کے بعد صحابہ کرامؓ نے سلام پھیرا تو ملک شام کیطرف دیکھا کہ اونٹوں کے پاؤں کی خاک اڑتی ہوئی نظر آئی اور تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ گیارہ بارہ سو اونٹ غلے کے لدے لدائے مدینہ میں داخل ہوئے اور لوگ خوش ہوگئے کہ قحط دور ہوگیا۔ غلہ آگیا لیکن یہ پتہ نہ چلا کہ غلہ کس کا ہے۔ تو شام کو پتہ چلا کہ یہ سارا غلہ عثمان غنیؓ کا ہے۔ گیارہ سو اونٹ غلے کے لدے لدائے تو سارے بیوپاری جمع ہو کر عثمان غنیؓ کے پاس گئے اور جا کر کہا کہ اے عثمان غنیؓ یہ جو اونٹ ہیں ہم اکٹھے خریدنا چاہتے ہیں اور اکٹھے لیکر مدینہ کے لوگوں کو مجمع بیچ دیں گے۔ سستے داموں بیچ دیں گے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کتنا منافع دو گے تو انہوں نے کہا کہ شام کی خریداری پہ دس درہم دیں گے مثلاً چالیس روپے من کے حساب سے گندم آئی ہے تو ہم دس روپے منافع دیں گے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا مجھے اس سے زیادہ مل رہا ہے انہوں نے کہا بیس روپے دے دیں گے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا مجھے اس سے زیادہ مل رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم تیس روپے دے دیں گے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا مجھے اس سے زیادہ مل رہا ہے تو تاجروں نے کہا کہ مدینہ کے بیوپاری تو ہم ہیں تم کس کو بیچ رہے ہو جو اتنا منافع دے رہا ہے تو عثمان غنیؓ نے فرمایا کہ میں جس تاجر کے ہاتھ یہ غلہ بیچ رہا ہوں وہ تاجر دس گنا دنیا میں دے رہا ہے اور ستر گنا آخرت میں دے رہا ہے۔ اور فرمایا اے لوگو گواہ ہو جاؤ سارا غلہ میں نے مدینہ کے فقیروں میں تقسیم کر دیا یہ واقعہ بڑا حیرت انگیز ہے لیکن اس سے اگلی بات اس سے بھی حیرت انگیز ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ نے جس دن یہ خیرات کی حضرت حسنؓ فرماتے ہیں۔ البدایہ والنہایہ میں انکا یہ خواب موجود ہے کہ رات کو خواب میں اسی دن رسول اللہؐ کی زیارت

ہوئی تو میں نے اپنے نانا کو ساری زندگی خوش اتنا کبھی نہیں دیکھا تھا کہ ایک ترکی گھوڑے پر آپ سوار ہیں۔ اور بڑی جلدی میں جا رہے ہیں تو میں نے کہا کہ نانا جی آپ آج ٹھہرتے نہیں ہو اتنی جلدی میں ہو تو حضورؐ نے فرمایا حسن تجھے نہیں پتا آج عثمان غنیؓ نے فرش پر اتنی بڑی خیرات کی ہے۔ کہ سارے عرش پر چرچا ہو گیا اور آج عثمان غنیؓ کی خیرات پر اللہ تعالیٰ نے ایک حور کا نکاح عثمانِ غنیؓ کیساتھ کرنا ہے اور میں اس نکاح کی محفل عروسی میں شرکت کیلئے جا رہا ہوں۔ اتنا عظیم انسان اتنی دولت لٹانے والا اتنے بے ضرر انسان۔ لیکن مسجد نبوی کے ممبر پہ کھڑا ہے باغی مسجد میں داخل ہو گئے حج کا موقع تھا انہوں نے سوچا کہ سارے آدمی حج پہ چلے گئے۔ سوڈیڑھ سو آدمی مدینہ میں رہ گیا تو سات سو باغی مدینہ میں داخل ہو گئے۔ حضرت عثمان غنیؓ خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے تو ۲۰۰ باغی مسجد میں آ گئے ۳۰۰ سو آ گئے پھر ۴۰۰ سو آ گئے اور ایک باغی مجمع میں کھڑا ہو گیا کہنے لگا عثمان خطبہ بند کر دے ہم تیری تقریر سننے کیلئے تیار نہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ نے خطبہ جاری رکھا۔ دوسرا کھڑا ہو گیا۔ تیسرا کھڑا ہو گیا۔ سو آدمی کھڑا ہو گیا حضرت عثمانؓ نے خطبہ جاری رکھا۔ ایک باغی آگے بڑھا اس نے حضرت عثمان غنیؓ کے ہاتھ میں پکڑا ہوا عصا پکڑ لیا اور عصا توڑ کر باہر پھینک دیا۔ اس بے ایمان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ عصا وہی تھا جو رسول اللہؐ کے ہاتھوں میں ہوا کرتا تھا۔ نبیؐ کا عصا توڑ کر باہر پھینکا دیا۔ حضرت عثمانؓ نے خطبہ جاری رکھا ایک اور باغی آگے بڑھا اس نے حضرت عثمان غنیؓ کے چہرے پہ پتھر مارے چھوٹی چھوٹی کنکریاں عثمان غنیؓ کے چہرے پر ماریں۔ حضرت عثمانؓ کا چہرہ خون آلود ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد اور پتھر پڑے اتنے پتھر پڑے کہ یہ پیغمبرؐ کا دوہرا داماد بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا تھوڑی دیر گزر گئی حضرت عثمانؓ کے منہ میں شہد ڈالا گیا۔ دودھ ڈالا گیا۔ حضرت عثمانؓ کو ہوش آیا۔ حضرت علیؓ سرہانے کھڑے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا ہوش آنے کے بعد علیؓ بتاؤ اہل مدینہ کا کیا حال ہے حضرت علیؓ نے فرمایا امیر المؤمنین لوگ آپ کا حال پوچھنے آئے ہیں آپ اہل مدینہ کا حال پوچھتے ہو تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا علیؓ تجھے نہیں پتہ یہ مدینہ محمدؐ کا مدینہ ہے۔ یہ نبیؐ کا شہر ہے اگر اسی حالت میں میں اسے چھوڑ جاؤں تو رسول اللہؐ کو کیا جواب دونگا باغیوں نے مدینہ میں اعلان کر دیا آج کے بعد عثمانؓ مسجد نبویؐ میں نماز نہیں پڑھا سکتا آج کے بعد عثمانؓ مسجد نبوی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ باغیوں کا مطالبہ یہ تھا کہ عثمانِ غنیؓ خلافت چھوڑ دو۔ مدینہ کے باغی عبداللہ ابن سبا شیعہ مذہب کے بانی کے بھیجے ہوئے تھے وہ مصر میں بیٹھا سازش کر رہا تھا حضرت

عثمانؓ نے فرمایا کہ مجھے اللہ کا حکم ہے اللہ کے پیغمبرؐ کا حکم ہے اللہ کا نہیں یہ نبیؐ کا حکم ہے اور نبی کا حکم خدا کا حکم ہوتا ہے کہ عثمانؓ اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کی ایک قمیض پہنائے گا۔ باغی کہیں گے یہ قمیض اتار دے اگر تو نے لوگوں کے کہنے پر یہ قمیض اتاری تو اے عثمانؓ تو قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ باغیو میں تمہارے کہنے پر خلافت نہیں چھوڑ سکتا۔ باغیوں نے محاصرہ کر لیا اعلان کر دیا خبردار عثمانِ غنیؓ کے گھر کوئی پانی نہیں پہنچا سکتا۔ روٹی نہیں پہنچا سکتا۔ پانچ دن گزر گئے دس دن گزر گئے مہینے کا یہ مظلوم جس نے ساری زندگی اپنے دشمن کو بھی گالی نہیں دی تھی اپنے گھر کے ملازم کو بھی اُف نہیں کہا تھا۔ آج ۸۲ سال کا یہ بوڑھا انسان قرآن کی تلاوت کر رہا ہے لیکن اس کو پانی پینے کی اجازت نہیں ہے اس کو کھانا کھانے کی اجازت نہیں ہے۔ ۸۲ سال کا بوڑھا ہے سفید داڑھی ہے روتا ہے اور قرآن پڑھتا ہے میرے بھائیو! دس دن گزر گئے پندرہ دن گزر گئے بیس دن گزر گئے حضرت علیؓ تشریف لائے فرمایا امیر المؤمنین حضرت علیؓ تشریف لائے امیر المؤمنین ہمیں حکم کر دیں ہم باغیوں کا مقابلہ کریں ان کو مدینہ سے نکال دیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا علیؓ میں ایسا خلیفہ نہیں بننا چاہتا کہ جس کے دور میں رسول اللہ کے شہر میں قتل عام ہو۔ میں ذبح ہو سکتا ہوں میں ٹکڑے ہو سکتا ہوں لیکن مدینے کے شہر میں لڑائی کا آغاز نہیں کر سکتا ہوں۔ حضرت عثمانِ غنیؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اگر تم میرے ساتھ محبت کرتے ہو آرام سے گھر میں بیٹھ جاؤ۔ مغیرہ آئے امیر المؤمنین ہم آپکو ملک شام بھیج دیتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کے پاس ہم مکہ بھیج دیتے ہیں آپ حج کر آئیں۔ حضرت عثمانِ غنیؓ نے فرمایا مغیرہ میں دکھوں کی گھڑی میں رسول اللہؐ کا شہر نہیں چھوڑ سکتا۔ پیغمبرؐ کا پڑوس نہیں چھوڑ سکتا۔ میرے بھائیو! حضرت عثمانِ غنیؓ کے پاس پچیس دن کے بعد حضرت علیؓ تشریف لائے یا امیر المؤمنین بھوک لگتی ہے کیا کرتے ہو پیاس لگتی ہے کیا کرتے ہو تو عثمانِ غنیؓ نے فرمایا علیؓ بھوک لگتی ہے قرآن پڑھتا ہوں پیاس لگتی ہے نماز پڑھتا ہوں۔ مدینے کا مظلوم ہے قرآن کی تلاوت کر رہا ہے نماز پڑھ رہا ہے تیمم کر رہا ہے۔ پچیس دن تیس دن گزر گئے ۳۵ دن گزر گئے۔ مدینہ میں کہرام مچا ہوا ہے۔ باغی مکانوں کی چھتوں پر مکانوں کے دروازوں پر گلیوں میں کھڑے ہیں محاصرہ جاری ہے بغیر جرم کے۔ بغیر قصور کے۔ بغیر الزام کے بغیر خطا کے، ۳۵ دنوں کے بعد حضرت عثمانِ غنیؓ مکان کی چھت پہ کھڑے ہو گئے۔ فرمایا باغیو میری بات غور سے سنو سب باغی جمع ہو گئے۔ باغیو تم مجھے نہیں پہچانتے میں کون ہوں کیا میں وہ عثمانؓ نہیں ہوں جس کے گھر میں رسول اللہؐ کی دو بیٹیاں تھیں کیا

میں وہ عثمانؓ نہیں ہوں جس نے میٹھا کنواں پانی کا خرید کر وقف کیا تھا۔ میں تم سے بھیک نہیں مانگتا جو کنواں میں نے خرید کر وقف کیا تھا۔ آج اسی کنوئیں تم مجھے دو قطرے پانی کے پینے کی اجازت کیوں نہیں دیتے جو میں نے مسجد نبوی کی جگہ خرید کر وقف کی تھی اس مسجد کی میری خریدی ہوئی جگہ پر تم مجھے دو رکعت پڑھنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے۔ باغیوں میں وہ عثمانؓ ہوں جس کو نام لیکر چھ مرتبہ پیغمبرؐ کے جنتی کہا۔ باغیوں نے کہا عثمانؓ خلافت چھوڑ دو۔ حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا میں رسول اللہؐ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ حضرت عثمانؓ مایوس ہو کر پریشان ہو کر مکان کی چھت سے نیچے اتر آئے۔ حضرت علیؓ کو پتہ چلا انہوں نے اپنے بیٹے حسنؓ و حسینؓ کو بلایا۔ اے بیٹو جاؤ اپنے چچا عثمانؓ کے دروازے پہ پہرہ دو مجھے شک ہے کہ باغی کہیں دروازہ توڑ کر اندر نہ چلے جائیں اور تمہارے چچا کو شہید نہ کر ڈالیں۔ حضرت حسنؓ و حسینؓ تلواریں لیکر آئے عثمان غنیؓ کے دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ میرے بھائیو حسینؓ نے کربلا کے میدان میں پیاسا رہ کے قرآن پڑھا ہے۔ یہ سبق تو آج چچا کے دروازے سے سیکھ رہا تھا۔ ۳۷ دن گزر گئے ۳۸ دن گزر گئے ۳۹ دن گزر گئے۔ حضرت نائیلہ فرماتی ہیں جس دن حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کی رات تھی۔ آخری رات تہجد کا وقت ہے حضرت عثمانؓ تہجد کے وقت اٹھ بیٹھے فرمایا نائیلہ میری شہادت کا وقت قریب آچکا ہے۔ نائیلہ کہتی ہیں میری چیخیں نکل گئیں میں نے کہا امیر المؤمنین آپ کا دشمن آپکا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا نائیلہ ابھی رات کو خواب میں رسول اللہ کی زیارت ہوئی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا عثمانؓ جو روزہ تم نے چالیس دن سے رکھا ہوا ہے آج اس کی افطاری کا وقت قریب آچکا ہے۔ حوض کوثر پہ اس کی افطاری کا انتظام ہو چکا ہے نائیلہ کہتی ہیں میں روتی رہی عثمان غنیؓ نے کہا میرا پاجامہ لاؤ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ میرے کپڑے تیار کرو۔ حضرت عثمان غنیؓ نے پاجامہ پہنا خوشبو لگائی نماز تہجد پڑھی فجر کی نماز پڑھی قرآن کی تلاوت میں مصروف ہو گئے جمعہ کا دن ہے صبح دس بجے کا وقت ہے۔ چالیس دن گزر گئے باغی آگئے دروازے پر آئے۔ حضرت حسنؓ و حسینؓ نے مزاحمت کی تو انہوں نے دروازہ نہ کھولا۔ حضرت عثمان غنیؓ گھر میں قرآن پڑھ رہے ہیں۔ باغی مکان کی پچھلی دیوار سے آگے آئے دیوار پھلانگ کر چلے گئے ایک باغی آگے بڑھا اس نے حضرت عثمانؓ کی داڑھی پکڑ لی۔ مدینہ کا مظلوم قرآن پڑھ رہا ہے اس نے داڑھی پکڑ لی۔ حضرت عثمان غنیؓ نے کہا اس کے چہرے کو دیکھا وہ پانی پانی ہو گیا۔ داڑھی چھوڑ دی ایک اور باغی آگے آیا اس کے عثمان غنیؓ کے چہرے پہ تھوک دیا اور تھوک کر پیچھے ہٹ

گیا۔ حضرت عثمانؓ نے اس کے چہرے کو دیکھا فرمایا میں نے تیرا کچھ نہیں بگاڑا۔ میں نے تجھے برا نہیں کہا۔ میں نے تجھے گالی نہیں دی کس جرم میں میرے منہ پر تھوکتا ہے میں قرآن پڑھ رہا ہوں۔ میری سفید داڑھی کو دیکھو وہ بے شرم تھا گالیاں دینے لگا ایک اور باغی آگے آیا اس نے ایک لوہے کی لٹھ لیکر عثمان غنیؓ کے سر اقدس پہ ماری سر پہ لوہے کی لٹھ ماری ہے کہ خون کا فوارہ نکلا سارے قرآن کے صفحات خون سے آلود ہو گئے۔ کربلا کا میدان کربلا کے شہیدوں کی گواہی دیگا۔ احد کا پہاڑ احد کے شہیدوں کی گواہی دے گا بھائیو! یہ قرآن اللہ کی عدالت میں اگر قیامت کی صبح کو عثمانؓ کے خون کی گواہی دے گا۔ مسجد نبوی کے شہید کو دیکھو مسجد نبوی کا شہید ہے۔ صرف مسجد نبوی کا نہیں مصلے رسولؐ کا۔ مصلی رسولؐ کا نہیں محراب رسولؐ کا۔ محراب رسولؐ کا نہیں فجر کی نماز کا۔ علماء کہتے ہیں کہ قیامت کے دن مسجد نبوی کا مصلی اللہ کی عدالت میں آئیگا۔ کہے گا کہ اے اللہ میں تیرے نبی کے مسجدوں کا بھی گواہ ہوں میں فاروق اعظمؓ کے خون کے قطروں کا بھی گواہ ہوں۔ وہ گواہ بھی بڑا بے مثال ہے قرآن بھی بے مثال ہے۔ کہ قرآن کے سارے صفحات خون آلود ہو گئے عثمان غنیؓ بیہوش ہیں۔ بیہوشی کے عالم میں عثمان غنیؓ کا سر لٹک گیا۔ عثمان غنیؓ کو دفعتاً ہوش آیا اک اور باغی آگے بڑھا اس بدمعاش نے عثمانؓ کے سر پہ لٹھ ماری تھی ایک اور باغی آگے آیا اس نے حضرت عثمان غنیؓ کے سینے پر خنجر مارنا چاہا وہ خنجر مارنا چاہتا تھا حضرت نائلہ روتی ہوئی آگے بڑھیں آگے کھڑی ہو گئیں دیوار بن کر کھڑی ہو گئیں اس بدمعاش نے خنجر چلا دیا حضرت نائلہ کی انگلیاں کٹ کر زمین پر گر پڑیں۔ عثمان غنیؓ نے دفعتاً دیکھا آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ اے اللہ میری میری ناموس پر حملہ ہو گیا ہے میری عزت کو آج تیرے سوا بچانے والا کوئی نہیں۔ حضرت عثمانؓ نے کلمہ شہادت پڑھا۔ جان جان جاناں کے سپرد کر دی اک اور باغی آگے آیا اس نے عثمان غنیؓ کے بازو پکڑے بوڑھے انسان کو ۸۲ سال کے بوڑھے انسان کو مدینے کے مظلوم کو جس نے دشمن کو کبھی گالی نہیں دی تھی۔ حدیث میں آتا ہے روایت میں موجود ہے عثمانؓ وہ حیا والا انسان ہے کہ جس نے ۸۲ سال تک غسل خانے کے اندر بھی کپڑے اتار کر غسل نہیں کیا تھا۔ ہائے آج اپنے گھر میں قرآن کے اوپر شہید ہو کر گر پڑا ہے اس کے بازوں کو پکڑ مکان کے اندر گھسیٹا گیا۔ اور مکان کے صحن میں کوڑا کرکٹ پر لا کر اس لاش کو پھینک دیا گیا۔ باغیوں نے اعلان کیا کہ خبردار عثمانؓ کا جنازہ کوئی نہیں اٹھا سکتا۔ عثمانؓ کو کفن کوئی نہیں پہنا سکتا۔ عثمانؓ کی قبر کوئی تیار نہیں کر سکتا۔ میرے بھائیو ایسا ظلم دنیا میں کبھی نہ ہوا ہوگا۔ نائلہ کہتی ہیں میں مظلوم مدینہ کی لاش پہ

بیٹھی ہوں۔ چہرے پہ کپڑا ڈال دوں۔ میں نے مکان میں دیکھا کپڑا کوئی نہ بچا تھا سارے کپڑوں کو آگ لگ گئی تھی۔ سارا سامان جلا دیا گیا تھا۔ میں نے سر کا دوپٹہ اتارا عثمانؓ مظلوم مدینہ کے چہرے پہ ڈال دیا۔ آج سارا دن گزر گیا۔ مسجد نبوی سے آذان کی آواز نہیں آئی۔ مسجد نبوی سے نماز کی آواز نہیں آئی حضرت نائیلہ ساری رات بیٹھی رہیں۔ چوبیس گھنٹے گزر گئے میرے بھائیو جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کا بھائی آتا ہے اس کا بیٹا آتا ہے اور اس کا باپ آتا ہے سر پہ ہاتھ رکھتا ہے۔ بیٹی کوئی بات نہیں تیرا سہاگ اجڑ گیا۔ تو کوئی بات نہیں ہم تیرے وارث موجود ہیں۔ بہن کوئی بات نہیں تیرے وارث موجود ہیں۔ لیکن نائیلہ ۴۲ گھنٹے عثمانؓ کی لاش پہ روتی رہی۔ اُس کو تسلی دینے کیلئے مدینہ کی گلی سے کوئی نہیں آیا۔ میرے بھائیو! حضرت عثمان غنیؓ کی لاش پہ نائیلہ بیٹھی ہے۔ صبح دس بجے کا وقت ہے چوبیس گھنٹے گزر گئے ہیں۔ حضرت نائیلہ فرماتی ہیں دفعتاً ایک آدمی نے دروازہ کھولا۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا میں نے کہا تو عثمانؓ غنی کا غمگسار ہو گا۔ جو دکھ بانٹنے آیا ہو گا۔ میرے ساتھ غم گساری کرے گا۔ لیکن قریب آکر اس بے ایمان نے قریب آکر عثمانؓ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور ایک زوردار طمانچہ عثمانؓ کے چہرے پہ مار دیا۔ طمانچہ مار کر تھوک کر چلا گیا۔ نائیلہ کہتی ہیں میں چیختی رہی اللہ کیطرف منہ کر کے کہا اے اللہ عثمانؓ کا کوئی قصور نہیں تھا۔ یہ تو قرآن کا شہید ہے یہ تو شہید قرآن ہے اے الٰہ العالمین اس کی ناموس کو تیرے سوا بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ چوبیس گھنٹے اور گزر گئے۔ میرے بھائیو یہ تین دن پورے گزر گئے مدینہ کی گلیوں میں کہرام ہے سکتہ کا عالم ہے ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ آج آسمان پھٹ جاتا تو حق ہوتا آج زمین پھٹ جاتی تو حق ہوتا آج سمندروں کا پانی اچھل جاتا تو حق ہوتا آج کائنات تبدیل ہو جاتی تو حق ہوتا۔ آج قیامت برپا ہو جاتی تو حق ہوتا آج تین دن گزر جانے کے بعد شیر کی بعد امیر معاویہؓ کی بہن پیغمبرؐ کی بیوی ام المومنین ام حبیبہؓ سے نہ رہا گیا۔ ام حبیبہؓ عثمان غنیؓ کی سگی چچا زاد بہن ہے۔ رسول اللہؐ کی بیوی ہے۔ امیر معاویہؓ کی بہن ہے۔ اس سے رہا نہ گیا روتی ہوئی مسجد نبوی کی سیڑھیوں پر چڑھ گئی۔ اور سیڑھیوں پہ چڑھ کے کہا او باغیو آج تم نے عثمانؓ کا جنازہ نہ اٹھانے دیا میں محمدؐ کی بیوہ سر سے دوپٹہ اتار کر مدینہ کی گلیوں میں آجاؤنگی اور روؤں گی میں چلاؤں گی اور میں عثمانؓ کا جنازہ تنہا اٹھا کر لے جاؤں گی۔ باغیوں نے دیکھا نبیؐ کی بیوی بازار میں آئے گی۔ نبیؐ کی بیوی شہر میں آئے گی۔ آسمان سے پتھر برسیں گے زمین پھٹ جائے گی باغی دبل گئے۔

باغیوں نے کہا ام حبیبہؓ چار آدمیوں کے جانے عثمانؓ کا جنازہ اٹھا سکتی ہو شام کا وقت ہے نماز عشار کے بعد ام حبیبہؓ آتی ہیں جنازہ تیار ہوتا ہے جنازہ کو اٹھانے کیلئے حضرت حسینؓ ہیں حضرت حسنؓ ہیں. حضرت علیؓ ہیں حضرت محمد ابن طلحہؓ ہیں چار آدمی جنازہ اٹھانے کیلئے آرہے ہیں جنازہ کیا اٹھانا ہے نماز عشار کے بعد کا وقت ہے کفن پہنایا گیا نائیلہ اپنی کٹی ہوئی انگلیوں کے ساتھ چراغ لیکر آگے جا رہی ہے. چار آدمیوں سے زیادہ جنازہ کوئی نہیں اٹھا سکتا میرے بھائیو جب جنازہ اٹھا کر رسول اللہ کے روضہ کے قریب پہنچا. پیغمبرؐ کی قبر کے قریب جنازہ گیا. صبر کے سارے بندھن ٹوٹ گئے. صحابہؓ کی چیخیں نکل گئیں. عورتیں مرد گھروں میں بیٹھے رو رہے ہیں. نبیؐ کے روضہ کے سامنے جنازہ پہنچا غیبی سے آواز آئی کہ ٹھہر جاؤ جنازہ رکھ دیا گیا. جنازہ رکھنے کی دیر تھی. کعب ابن مالکؓ نے اپنے مرثیہ میں لکھا جنازہ رکھا گیا تو غیب سے آواز آئی اے روضہ میں سونے والے پیغمبرؐ ذرا قبر سے چہرہ اٹھا کر اس مدینے کے مظلوم کو تو دیکھ لے کعب نے چیخ کر کہا کہ او کعب ابن مالک تو اپنے باپ مالک کی وفات پر روتا ہے عثمانؓ کی شہادت پہ آنسو کیوں نہیں بہاتا. جسکی شہادت سے پہاڑوں میں زلزلہ آیا. جسکی شہادت سے زمین و آسمان روئے جسکی شہادت پہ قیامت برپا ہو گئی. لیکن مدینہ کا یہ قرآن کا مظلوم شہید مدینہ پہ قرآن کا ایسا مظلوم ہے. میرے بھائیو توجہ دینا میں کوئی ہو گا. حافظ عماد الدین ابن کثیر نے لکھا کہ جس دن حضرت حسنؓ نے رسول اللہؐ کو دیکھا حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نانا کو دیکھا کہ پیغمبرؐ کھڑے ہیں. اتنے میں ابو بکرؓ آئے رسول اللہؐ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے پھر میں نے دیکھا فاروق اعظمؓ آئے اور ابو بکرؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے کھڑے ہو گئے اور اس کے بعد میں نے دیکھا کہ عثمان غنیؓ آئے اور رسول اللہؐ کے دروازے پہ آئے فرمایا یا رسول اللہؐ ان ظالموں سے یہ تو پوچھو کہ کس جرم میں مجھے ذبح کیا گیا حسنؓ فرماتے ہیں کہ عرش الٰہی ہلنے لگا عرش ہلنے لگا. اور آسمان سے زمین کی طرف خون کے دو پرنالے بہا دیئے گئے اور آواز آئی کہ اب قیامت تک لوگوں کا خون اسی طرح بہتا رہے گا. کہ اتنے مظلوم کو تم نے ذبح کیا. عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں گیا میں دیکھتا ہوں کہ امیر معاویہؓ دمشق کی جامع مسجد میں خطبہ دے رہے ہیں اور ان کے ہاتھ میں حضرت نائیلہ کی کٹی ہوئی انگلیاں اور حضرت عثمان غنیؓ کا خون آلود کرتہ ہے. ساٹھ ہزار سفید داڑھیوں والے شیوخ مسجد میں بیٹھے ہیں. لوگو تم یہاں سونے بیٹھے ہو تمہارے خلیفہ کو مدینہ کی گلیوں میں اس

طرح ذبح کر ڈالا جیسے گائے کو ذبح کیا جاتا ہے کہتے ہیں میں نے دیکھا ساٹھ ہزار آدمی دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ اور انہوں نے کہا اس وقت تک جبین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک عثمان رضؓ کے خون کا بدلہ نہ لے لوں۔ سر پر تیل نہیں لگائیں گے۔ چارپائی پر نہیں سوئیں گے کنگھا نہیں کریں جب تک مرنے کے مظلوم کا بدلہ نہ لے لیں۔ باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ جامع مسجد باہر ایک آدمی مرا ہے۔ اس کا ہاتھ کوئی نہیں اس کے پاؤں کوئی نہیں کیڑے پڑے ہوئے ہیں۔ میں قریب ہوں۔ میں نے کہا موسیٰ پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں بدنصیب انسان ہوں حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں میں نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا اے موسیٰ دیکھو میرے ہاتھ ٹوٹ چکے ہیں میرے پاؤں ٹوٹ چکے ہیں۔ عبداللہ ابن مبارک کہتے ہیں میں کعبۃ اللہ میں طواف کر رہا تھا میں نے دیکھا ایک آدمی طواف کر رہا ہے۔ طواف کرنے کے بعد وہ غلاف کعبہ پکڑ کر رو رہا ہے میں نے قریب ہو کر سنا کہ وہ کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے اے اللہ مجھے معافی دے مجھے پتہ تو ہے تو مجھے معاف نہیں کریگا۔ میں نے اسے کہا بھائی تو کون ہے کہنا شروع کیا میں وہ عمر بن حمد بدنصیب ہوں جس نے عثمانؓ کے سر پہ لٹھ ماری تھی۔ جس ہاتھ نے لٹھ ماری تھی۔ دیکھو عبداللہ یہ ہاتھ میرا لکڑی بن چکا ہے۔ چالیس سال سے میں رو رہا ہوں میری شنوائی کوئی نہیں ہوتی عبداللہ نے مجھے پاؤں کا ٹھڈا باہر آکر مارا۔ میں نے کہا دفعہ ہو جا زمین میں تیرے سے بُرا کوئی نہیں۔ عثمان غنیؓ آج بھی پاکستان میں مظلوم ہے۔ معلوم ہے یا نہیں۔ (مظلوم ہے) مظلوم کے بارے میں خمینی اپنی کتاب کشف اسرار ۱۰۷ صفحہ پر کہ میں ایسے رب کو تسلیم نہیں کرتا۔ جس نے عثمانؓ جیسے بدمعاش لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ معاذ اللہ میں نے اس مرتبہ یہ پہلا موقع تھا کہ پاکستان کی حکومت کو، عوام کو اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے تمام ڈائریکٹرز کو اور اخبارات کے ایڈیٹروں کو ایک مراسلہ بھیجا کہ ۱۸ ذی الحجہ کو شہادت عثمان غنیؓ کا دن ہے۔ جس ریڈیو اسٹیشن سے اور ٹیلی ویژن سنٹر سے اس دن حضرت عثمان غنیؓ پر خصوصی پروگرام نشر نہ کیا گیا۔ سپاہ صحابہؓ اس کے سامنے مظاہرہ کریگی اور اس کے سامنے حملہ کریگی۔ یہ مراسلہ درست تھا اللہ کا فضل ہوا کہ ٹیلی ویژن نے تین دن تک حضرت عثمان غنیؓ کا پروگرام نشر کیا۔ یہ پہلا موقع ہے اور ریڈیو میں پروگرام نشر کئے گئے اور سپاہ صحابہؓ پورے ملک میں اپنے مطالبات کا جلوس نکال رہی ہے۔ نکالنا چاہیئے یا نہیں چاہیئے۔ نکالنا چاہیئے ہمارا مطالبہ مطالبہ کیا ہے توجہ کرو۔ پہلا مطالبہ یہ ہے کہ یکم محرم حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کا دن ہے اس دن چھٹی کی جائے۔ حضرت امام حسینؓ کی شہادت پر ۹ اور ۱۰

کو دو دن چھٹی ہوتی ہے۔ مطالبہ جائز ہے یا نہیں (جائز ہے) حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت کے دن ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر خصوصی پروگرام نشر کئے جائیں اور حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت کو جمعہ سے ہی نہیں بلکہ تمام خلفائے راشدین پر خصوصی پروگرام نشر کئے جائیں اور اس کے علاوہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر گھنٹے ہوئے شیعہ افسران کو فی الفور تبدیل کیا جائے اور آپ کو میں ایک نئی بات بتانا چاہتا ہوں چھٹی کے علاوہ یہ جو کہ فاروق اعظمؓ کے یوم پر چھٹی کی جائے باقی دونوں مطالبات پنجاب کی حکومت نے تسلیم کرنے کیلئے مجھے پیشکش کی تھی۔ کہ ہم باقی دونوں مطالبات آپکے ماننے کیلئے تیار ہیں۔ آپ یکم محرم کا جلوس بند کر دیں۔ میں نے پنجاب حکومت کے ایک اعلیٰ افسر سے کہا کہ تیسرا مطالبہ جب تک نہیں مانو گے جلوس بند نہیں ہوگا۔ تیسرا مطالبہ ہے کہ یکم محرم کو چھٹی کی جائے۔ میرے بھائیو یہ پاکستان سنیوں کا ملک ہے یہ شیعہ کے باپ کی جاگیر نہیں ہے۔ اس دن یکم محرم کو حکومت کو چھٹی کرنی پڑے گی اور یکم محرم شہادت فاروق اعظمؓ کا دن ہے اگر یہ تینوں مطالبات حکومت آج تسلیم کرے ہم یہ جلوس بند کرنے کیلئے تیار ہیں اگر آج نواز شریف اعلان کر دے کہ یکم محرم الحرام کو چھٹی ہوگی ہم جلوس نہیں نکالیں گے۔ جائز مطالبہ ہے کوئی ضد تو نہیں ہے کوئی لڑائی نہیں ہے۔ لیکن اگر تم مطالبہ نہیں مانو گے تو پھر تمہارا باپ بھی یہ جلوس روک نہیں سکتا۔ اللہ کے فضل سے جلوس نکالیں گے۔ انشاء اللہ یہ جلوس پرامن ہوگا۔ یہ بات یاد رکھیں یہ جھنگ شہر ہی نہیں پورا ملک ہمارا ملک ہے ہماری اکثریت ہے املاک ہماری ہیں چیزیں ہماری ہیں۔ شہر ہمارے ہیں۔ گلیاں ہماری ہیں۔ بازار ہمارے ہیں۔ ہم پرامن جلوس نکالیں گے تخریب کاروں پر نظر آپ نے رکھنی ہوگی اور فساد مچانے والوں پر نظر آپ نے رکھنی ہوگی۔ ہم پرامن ہیں۔ پورے ملک میں یکم محرم کا جلوس پرامن طور پر نکلے گا۔ میرے بھائیو آج سے چند روز قبل شیخ اقبال کا بیان پڑھا ہوگا اس نے کہا کہ مولانا ایثار القاسمی کو جو گولی لگی ہے وہ پولیس کی گولی ہے مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ اس نے پولیس پر الزام لگایا اور پولیس ابھی تک خاموش ہے۔ پولیس ابھی تک خاموش ہے۔ پولیس کو تردید کرنی چاہیئے یا نہیں (چاہیئے) کہ شیخ اقبال ہی مولانا ایثار القاسمی کا قاتل ہے شیعہ کی ملی بھگت سے شیخ اقبال نے مولانا ایثار القاسمی کو ہم سے چھین لیا۔ شیخ اقبال تم کہتے ہو میں قرآن سر پہ اٹھا کر کہتا ہوں تم نے ساری زندگی سینکڑوں قرآن جھوٹے اٹھائے۔ اب جھنگ کے عوام اب تمہارے ان جھوٹے دعوؤں کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ حمید اللہ قریشی

تفتیشی افسر کے پاس جو بیان شیخ اقبال نے دیا اس بیان میں تسلیم کیا کہ فائرنگ کرنے والے لوگوں کو میں نے بلایا تھا۔ باہر سے اپنی حفاظت کیلئے بلایا تھا۔ اور تمہارا لڑکا تو شیخ ظفر موقع سے پکڑا گیا۔ شیخ ظفر موقع سے پکڑا جائے اور ستر آدمی اس کے علاوہ موقع پہ پکڑے جائیں اور ان میں سے سولہ آدمی قتل کے اندر برابر کے ملزم قرار دیئے جائیں اور باقی ناجائز اسلحہ کے اندر ابھی تک جیل میں ہوں اور تم کہو کہ میرا کیا قصور ہے بھئی دس جنوری کو الیکشن تھا آٹھ جنوری کو رات کو وکی ہوٹل کے کمرے بکنگ کیلئے تھے۔ شیخ اقبال بتاؤ آٹھ جنوری کو شام کو وکی ہوٹل کے کمرے بکنگ کس لیے کرائے ۹ جنوری کو وکی ہوٹل کے کمرے کس کیلئے بک کرائے تھے۔ وہ رجسٹرڈ — کاروائی بھی تفتیشی ٹیم کے ریکارڈ میں ہے۔ تم اپنے سے الزام ہٹانے کیلئے کہتے ہو پولیس کی گولی لگی ہے۔ اور یہ خواب تمہیں ۶ مہینے کے بعد آیا ہے۔ چھ مہینے تک تو تمہیں نہیں سوجھا اور بھی کسی تمہارے ایجنٹ کو نہیں سوجھا اور اب چھ مہینے کے بعد تم کہتے ہو ایثار القاسمی کو پولیس نے قتل کرایا۔ شیخ اقبال تم الٹے لٹک جاؤ مانگیں اوپر کو کر لو سر نیچے کر لو اب کروڑ دفعہ بھی کہو تمہارے جھوٹے دعوؤں کو جھنگ کا غریب عوام جنہوں نے ایثار القاسمی کو ۶۳ ہزار ووٹ دیکر جتایا تھا۔ وہ اپنے قائد کے خون کو بھلا نہیں سکتے اور آج تمہیں پہ لگے ہوئے ہیں کہ عابدہ حسین چندی رانی تمہارے ساتھ ہے۔ عابد کو بھی ہم نے شکست دی اور تمہیں بھی ہم نے شکست دی۔ عابدہ کو فیصل کے حلقے سے شکست کس نے دی سپاہ صحابہ نے شکست دی ہم نے غازی صلاح الدین کو کھڑا کیا۔ یہ شکست کھا گئی۔ اور عابدہ سے آج میں میں کہنا چاہتا ہوں کہ عابدہ حسین تم آج کہتی ہو کہ میں دوپٹہ لینے کو تیار ہوں دوپٹہ لینے کیلئے تیار ہو۔ جھنگ کے غریب عوام کو دھوکہ دینے کیلئے دوپٹہ لوگی تم واٹر پروف بھی بن کر آجاؤ تم دھوکہ نہیں دے سکتی۔ تمہاری ساری کہانی ہمارے سامنے ہے پہلا الیکشن ۸۵ء کا فیصل کے حلقہ سے لڑا ۸۸ء کا الیکشن یہاں کے حلقہ سے لڑا ۹۰ء کا الیکشن فیصل کے حلقہ سے لڑا پھر اب چوتھا الیکشن یہاں سے لڑتی ہو۔ گرگٹ کیطرح رنگ کیوں بدلتی ہو اور علاقے کیوں بدلتی ہو بتاؤ تو سہی۔ تم اتنی ہر دلعزیز ہوتی ہو تو وہاں فیصل کے علاقے میں آئی جے آئی کا ٹکٹ بھی تو تمہارے پاس تھا۔ وہاں تم شکست کیوں کھا گئی تھی۔ عابدہ حسین تیرے دھوکے تیرا فریب تیرا جھوٹ تیری بدتمیزی اس شہر کے اور اس علاقے کے ہر آدمی کے سامنے آچکی ہے۔ تم نے ۸۵ میں یہاں سوئی گیس لاؤنگی۔ میں بے روزگاری دور کرونگی۔ یہ وعدہ کیا کہ میں ریلوے کراسنگ

پل بنواؤں گی یہ وعدہ کیا کہ میں کولمبو پلاٹ الاٹمنٹ کرونگی یہ وعدہ کیا ہے روزگاروں کو روزگار لاؤنگی۔ ۱۹۵۵ء کو وعدہ تو نے فیصل کے حلقے کے لوگوں سے کیا۔ دو سال تک وہ پورا نہ ہوا۔ تین سال تک تو پھر تمہیں پتہ تھا کہ اگر میں دوبارہ الیکشن وہاں سے لڑتی ہوں تو لوگ مجھے جھوٹا کہیں گے پھر تم وہاں سے بھاگ گئی۔ اور یہاں سے آکر جھنگ سے تم نے الیکشن لڑا تو یہاں کے لوگوں سے وعدہ کیا سوئی گیس لاؤں گی۔ کولمبو پلاٹ کی زمین دونگی۔ اور فلاں کام کرونگی یہ کام کرونگی لیکن تم پھر اس وعدہ کو بھول گئیں پھر اس کے بعد چھ اگست کو پھر اسمبلیاں ٹوٹیں۔ تو پھر تم نے سوچا کہ وعدہ تو میں نے پھر کوئی نہیں پورا کیا لوگوں کو میں دھوکہ دے چکی ہوں اب میں کس منہ سے یہاں آؤں۔ پھر ۱۹۹۰ء کے الیکشن میں پھر تم فیصل کے حلقہ میں چلی گئیں لیکن لوگوں کا حافظہ وہاں بھی اتنا کمزور نہیں تھا۔ اور اب جب تم یہاں آؤ گی تو یہاں بھی حافظہ اتنا کمزور نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ (جھنگ کے غریب نوجوانو! سنی جوانو۔ ایثار القاسمی کو تم نے کتنے عرصہ کیلئے منتخب کیا تھا پانچ سال کیلئے اور دشمن نے دو مہینے کے بعد ہم سے چھین لیا۔ جس مرد قلندر کو پانچ سال تک تمہارے ووٹ کی پرچی نے منتخب کیا تھا اس کو تمہارے دشمن نے دو مہینوں کے بعد قتل کر ڈالا۔ چار سال دس مہینے اسکی روح کے ابھی بھی تمہارے ذمہ باقی ہیں۔ جھنگ کے جوانو۔ جھنگ کے لوگو۔ ایثار القاسمی دو مرتبہ قومی اسمبلی میں گیا۔ دو مہینہ میں اور حلف کی تقریب میں کوئی تقریر نہیں ہو سکی تھی۔ دوسری مرتبہ صدر مملکت کی تقریر پہ بحث کرنے کیلئے گیا لیکن جب وہ دوسری مرتبہ بحث کرنے کیلئے گیا تو اس نے بحث کرتے ہوئے تمہارے حقوق کا سارا مقدمہ اسمبلی کے پلیٹ فارم پہ پیش کر دیا۔ کیا یا نہیں کیا۔ (کیا) میرے بھائیو ایک مولوی کو تم نے منتخب کیا ایک عالم کو تم نے منتخب کیا تھا۔ ایک نوجوان مرد قلندر کو منتخب کیا تھا۔ ایک غریب انسان کو منتخب کیا تھا۔ جو کوٹھیوں اور کاروں میں جو بنگلوں میں نہیں رہتا تھا۔ جب وہ شہید ہوا تب بھی وہ کرائے کے مکان میں تھا۔ مجھے بتاؤ اگر اس نے منتخب ہونے کے بعد تمہارے حقوق کی پامالی کی ہے تمہاری بات نہیں کی ہے اسمبلی میں تمہاری آواز نہیں اٹھائی ہے تم اس کے نام پہ ووٹ ہیں مت دینا اگر اس نے پہلی مرتبہ اسمبلی میں جا کر صدائیں بلند کر چھوڑی ہیں اور جاگیرداروں کو جہاں چنے چبوا چھوڑے ہیں۔ تو پھر میرا حق ہے کہ میں قاسمی کے خون کی مہندی کا واسطہ تجھے دیکر کہوں کہ قاسمی کی روح کا ابھی تک تمہارے ذمہ بقایا موجود ہے (جذبات میں ایک آدمی نے مجمع سے اٹھ کر کہا)

ے انسان کو بیدار تو ہو لینے دو ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں ایثار ہمارے ہیں ایثار۔

میرے بھائیو جھنگ کی ۴۰-۴۳ سالہ تاریخ میں کتنے آدمی ایم این اے منتخب ہوئے کتنے آدمی ایم پی اے آئے جاگیردار سرمایہ دار ایم این اے آئے۔ انگریز کے گھوڑوں کے خرخرے ملنے والے عابد حسین کے اجداد انگریزوں سے گھوڑوں کے خرخروں کے بدلے میں زمینیں الاٹ کرانیوالے انگریزوں کے گھوڑوں کی مالش کرنے والے انگریزوں کے سامنے کاسہ گدائی لیکر دست تکوں پھیلانے والے جاگیردار سرمایہ دار عشرت کدے سجا کے۔ رقص و سرود کی محفلیں سجا کر کبھی اسلام آباد کے ہوٹلوں میں کبھی لاہور کے ہوٹلوں میں انہوں نے تمہارے حقوق کی آواز بلند نہیں کی ہے۔ ۴۳ سال کی تاریخ میں ایک مولوی ایک غریب آدمی تم نے اسمبلی میں بھیجا تھا۔ اس نے پہلی ہی مرتبہ تمہارے حقوق کی صدا بلند کر کے بتا دیا کہ ایک عالم ایک غریب آدمی ہی جو تمہارے اندر موجود تھا۔ وہی تمہارے حقوق کا احساس کر سکتا ہے۔ تمہاری آواز کو بلند کر سکتا ہے احساس کیا ہے یا نہیں کیا۔ اور مولانا ایثار القاسمی کی جگہ پر مولانا محمد اعظم طارق صاحب کو سپاہ صحابہؓ نے مسجد حق نواز میں بھی خطیب بنایا اور انکی جگہ پر نمائندہ بھی بنایا اور میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں آپ آزما چکے ہیں یا تو آپ نہ آزما چکے ہوں۔ ایثار القاسمی کو کو آپ آزما چکے ہیں وہ بہادر تھا یا نہیں تھا (بہادر تھا) وہ جرأتمند تھا یا نہیں (جرأت مند تھا) اس کے آپ کے حقوق کی بات اسمبلی میں کی تھی یا نہیں (کی تھی) تو میرے بھائیو آج اگر عابد کے دماغ پر یہ بات سوار ہے۔ صبح کو اٹھے تو کہے کہ سپاہ صحابہؓ مجھے مارنا چاہتی ہے۔ شام کو سوئے تو کہے کہ سپاہ صحابہؓ مجھے مارنا چاہتی ہے عابد ہم تجھے جسمانی موت نہیں مارنا چاہتے۔ تم عورت ہو۔ عورتوں کو ہم جسمانی موت نہیں مارا کرتے ہم تمہیں سیاسی موت ماریں گے۔ ایسے جیسے تمہارے باپ کو مارا گیا تھا۔ تمہارا باپ سیاسی موت مرا تھا یا نہیں مرا تھا۔ تم ایسے مرو گی۔ سیاسی موت، سیاسی موت۔ دوسرے حلقے کے لوگوں کو یہاں کارنر میٹنگوں میں لا کر تم کہتی ہو میں جیت گئی ہوں۔ ایسے کیسے جیتو گی کبھی کہتی ہو میں دھاندلی نہیں ہونے دونگی۔ تو دھاندلی نہیں ہونے دے گی تو سپاہ صحابہؓ بھی دھاندلی نہیں ہونے دے گی۔ یہ بھی یاد رکھو اگر تمہیں مشیر بابا اسحاق نے بنایا ہے اور بابا اسحاق تمہارے مشیر بنائے بغیر انکی صدارت نہیں چلتی تھی۔ تو بابا اسحاق بھی اگر انشاء اللہ تجھے یہاں سے جتا نہیں سکتا۔ مشیر بنانا اور ہے اسمبلی کا الیکشن لڑنا اور ہے ٹھیک ہے یا نہیں (ٹھیک ہے) سپاہ صحابہؓ کا ساتھ دو گے (انشاء اللہ

سپاہِ صحابہؓ کے لئے محنت کرو گے (انشاء اللہ) اپنا نمائندہ منتخب کرو گے۔ جو ساتھ دیں گے دونوں ہاتھ کھڑا کریں۔ میرے بھائیو! میرے بھائیو! میری تقریر سے پہلے ایک چٹ آئی ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنر کے بارے میں مولانا حسین صاحب نے کہا ہے کہ وہ مرزائی ہیں۔ تو میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری اس کے بارے میں کوئی تصدیق نہیں۔ میری ذاتی طور پر جو معلومات ہیں وہ یہ ہیں کہ وہ مسلمان ہے میرے پاس کوئی ایسی تحقیقی بات نہیں ہے۔ کہ جس سے میں ڈپٹی کمشنر صاحب کو قادیانی یا مرزائی کہہ سکوں اور جب تک تحقیق نہ ہو میں ایسی کوئی گفتگو نہیں کر سکتا۔ یہ ایک رقعہ لکھا ہے کہ آپ نے اور جھنگوی شہید نے کئی مرتبہ دنیائے رفض کو چیلنج دیا کہ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ ہائی کورٹ سپریم کورٹ میں چیلنج کریں کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ سپاہِ صحابہؓ خود ہائی کورٹ میں انکے کفر کو چیلنج کرے انشاء اللہ ایسا ہوگا اور بہت جلد ہوگا۔ کہ سپاہِ صحابہؓ شیعہ کے کفر کو چیلنج کریگی۔ اور میری ایک بات اور یاد رکھیں۔ محرم کے بارے میں میں نے ایک بات کہنی ہے۔ سب دوست توجہ کریں۔ ہاں ساجد نقوی کا بیان جو آیا ہے اس کا تبصرہ بھی ابھی باقی ہے ٹھہر جائیں یہ حضرت بابا آدم کا نکاح امی حوا سے ہوا۔ حق مہر میں کیا دیا تھا کوئی سوال کر دے دی کوئی گلا ہے سوال کرنا دی اس وقت مہر مقرر ہی نہیں ہوا تھا۔ کہتا ہے مائی حوا کا مہر کیا تھا۔ کیوں تم نے ادا کرنا ہے۔ سوال عجیب ہے یہ ایک سوال ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے بھی نماز پڑھائی تھی اگر نماز پڑھانا خلافت کا ثبوت ہے تو عوف کو بھی خلیفہ مانو کہ انہوں نے بھی ایک مرتبہ نماز پڑھائی تھی تو جس صاحب نے یہ چٹ لکھی ہے اس کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ حضور علیہ السلام کی زندگی میں صرف ابوبکرؓ نے ہی نماز نہیں پڑھائی یہ ٹھیک ہے کہ بہت سے صحابہؓ نے نمازیں پڑھائیں۔ مثلاً حضور علیہ السلام جنگ بدر میں گئے تو عثمان غنیؓ کو پیچھے قائم مقام بنایا۔ انہوں نے نماز پڑھائی تو ایک یہ ہے کہ پیغمبر کا دنیا کے سفر پہ جانا اور کسی کو قائم مقام بنانا اور ایک یہ ہے کہ نبی کا آخرت کے سفر پہ جانا اور کسی کو قائم مقام بنانا۔ اس میں فرق ہے نبی آخرت کے سفر پہ جا رہے ہیں۔ اور جس کو قائم مقام بنا کر جا رہے ہیں۔ وہی نبی کا جانشین ہے اور اس کا جواب تو حضرت علی المرتضیٰؓ نے خود دیا ہے کہ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ آپ نے ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کیوں کی تو انہوں نے فرمایا کہ اس لئے کہ نماز دین کا ستون ہے۔ اور خلافت دنیا کا ستون ہے تو دین کے ستون کیلئے جب اللہ کے رسول نے ابوبکرؓ کو ہمارا امام بنایا تو دنیا

کے ستون کیلئے ہم نے خود ابوبکرؓ کو امام مان لیا۔ یہ حضرت علیؓ کا قول ہے۔ ساری کتابوں میں موجود ہے۔ جنگ کے ۲۸ آدمیوں کا قاتل شیخ اقبال ہے اور اس کے ۹ جنوری کو گاڑیاں وغیرہ بھی غائب کردی تھیں۔ یہ ساری باتیں ریکارڈ میں آچکی ہیں۔ کہ دس جنوری کے الیکشن میں شیخ اقبال کی گاڑیاں نہیں چلی تھیں بلکہ ۹ کو اُس کی خصوصی گاڑیاں سب غائب ہوگئیں تھیں۔ اگر لڑائی کا اس کا منصوبہ نہیں تھا تو وہ گاڑیاں کیوں غائب کرتا ہے۔ جب کہ اس کے پچھلے الیکشن میں ۷۰ کے الیکشن میں گاڑیاں موجود تھیں۔ بہرحال بہت سی ایسی چیزیں شیخ اقبال جھوٹے قرآن اٹھاکر من گھڑت باتیں کرکے لوگوں کو ورغلاکر اور یہ کہہ کر میں کعبہ میں جارہا ہوں یہ کہہ کر اب لوگوں کو گمراہ نہیں کرسکتا۔ حقائق حقائق ہیں۔ ہم تمہاری قسمیں تمہارے قرآن تو تب دیکھیں جب ہمارے پاس شواہد نہ ہوں۔ ہم نے دیکھا نہ ہو۔ ہمیں یقین نہ ہو جب کسی بات میں شک ہوتا ہے تو اس کے بعد لیا جاتا ہے۔ قسم لی جاتی ہے بعد میں صفائی کی بات ہوتی ہے جب صفائی ہوچکی ہو۔ اس بات کی کہ تم ہی قاتل ہو تو اس کے بعد کسی صفائی کی ضرورت نہیں ہے یہ لکھا ہے کہ بعض محققین کے نزدیک حضورؐ کی ایک حدیث ہے جس سے ثابت ہے کہ یزید جنتی ہے۔ یزید جنتی ہے اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ امام حسینؓ صحابی نہیں ہیں کیونکہ زمانہ نبوت کے وقت انکی عمر چند سال تھی۔ جس آدمی نے سوال کیا ہے اس آدمی کو شاید معلومات نہیں ہیں۔ معلومات نہیں ہے۔ اسی لئے سوال لکھا ہے۔ دونوں سوال کیا بنیادی طور پر غلط ہیں۔ پیغمبر علیہ السلام کی کسی حدیث میں یزید کو جنتی نہیں کہا گیا۔ اگر کسی بھی حدیث میں جنتی کہا گیا ہو تو وہ لاکے مجھے دکھائے۔ بخاری شریف میں ایک حدیث ہے اس حدیث سے لوگوں نے سمجھ لیا کہ شاید یزید کو جنتی کہا ہے۔ حدیث یہ ہے کہ اول جیش یغزون مدینۃ قیصر مغفور لھم۔ جو شخص قسطنطنیہ کی جنگ لڑے گا۔ اس کے پچھلے گناہ سارے بخشے گئے۔ یزید اس جنگ میں شریک تھا۔ پچھلے گناہ بخشے گئے کا معنی جنتی نہیں ہوتا۔ مغفور لھم کا لفظ ہر اُس آدمی کیلئے حضورؐ نے استعمال کیا جو حج کرنے جائے حضورؐ نے فرمایا جو حج کرنے جائے وہ مغفور لھم اُس کے پچھلے گناہ معاف ہوگئے اس کا یہ مطلب نہیں حج کرنیکے بعد ساری زندگی بلیک کرتا ہے پھر بھی جنت میں جائیگا۔ تو مسئلہ یہ ہے۔ کہ مغفور لھم کا لفظ ہے کہ پچھلے معاف ہوگئے۔ تو قسطنطنیہ کیوجہ سے پچھلے معاف ہوگئے اور کربلا کا واقعہ اور باقی سارے واقعات تو بعد میں پیش آئے ان کا تو کہیں ذکر ہی کوئی نہیں۔ دوسرا سوال ہے

کہ امام حسین صحابیؓ نہیں ہیں بعض کتابوں میں لکھا ہے کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ حضرت حسینؓ صحابی نہیں ہیں۔
محمود احمد عباسی نے کراچی سے ایک کتاب لکھی جس میں اس نے کہا کہ حضرت حسینؓ جو ہیں انکی عمر چونکہ حضورؐ
کی وفات کے وقت سات سال کی تھی اس لئے یہ صحابیؓ نہیں۔ انکی اس بات کو دنیا کے کسی نبی نے نہیں مانا
اس لئے کہ حضرت حسینؓ کی عمر سات سال کی تو وہ مانتے ہیں لیکن ان کو یہ نہیں پتہ کہ صحابیؓ کی تعریف کیا
ہے۔ صحابی اُس شخص کو کہتے ہیں۔ کہ جس نے شعور کی حالت میں رسول اللہ کی صحبت اٹھائی ہو۔ اور شعور کی
حالت چھ سال کی عمر میں ہو جاتی ہے۔ اور حضرت حسینؓ کی عمر تو سات سال کی تھی۔ لہٰذا یہ بات بنیادی
طور پہ غلط ہے اور باقی ساجد نقوی نے یہ جو چند روز سے پریس کانفرنسیں شروع کر رکھی ہیں کہ
عزاداری جو ہے یہ ہمارا حق ہے اور ہم پاکستان میں عزاداری کو برقرار رکھیں گے اور سپاہِ صحابہؓ تشدد
کر رہی ہے یہ بات ساجد نقوی بار بار کہہ رہا ہے تو میں نے پرسوں رات کراچی کے جلسے میں کہا اور آج
یہاں بھی کہتا ہوں کہ ساجد نقوی سپاہِ صحابہؓ تشدد کی سیاست پہ یقین نہیں رکھتی۔ اگر سپاہِ صحابہؓ
تشدد کی سیاست پہ یقین رکھتی تو پورے پاکستان میں ایک شیعہ مولوی زندہ نہ بچتا۔ یہ بات یاد رکھیں!
اور فیصل آباد کے جلسہ میں ساجد نقوی نے کہا کہ ہم جہاں چاہیں جلوس نکال سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں
نقوی تیرا باپ آکر جہاں چاہے وہاں سے جلوس نہیں نکال سکتا تو تو جہاں کی بات کرتا ہے
میں تجھے چیلنج کرتا ہوں کہ راولپنڈی کے شہر میں جس گلی میں تیرا گھر ہے اُسی گلی سے جلوس نکال
کر دکھا۔ راولپنڈی کے لٹرنک بازار کی جس گلی میں تیرا گھر ہے۔ میں لٹرنک بازار کو چھوڑتا ہوں جس
گلی میں تیرا گھر ہے اُس گلی سے جلوس نکال کر دکھا اگر تو حلالی بیٹا ہے اور اگر تو اتنا بہادر ہے تو
جلوس نکال کے تو دکھا۔ اور پھر میں ساجد نقوی سے کہتا ہوں کہ جلوس نکالنا بعد کی بات ہے پاکستان
کے سارے شیعوں کو اور ایران کے سارے شیعوں کو اکٹھا کر کے بھی پورے ملک سے کسی جلوس کا نیا لائسنس
پاکستان کی حکومت سے لیکر دکھاؤ جلوس بعد کی بات ہے لائسنس لیکر دکھاؤ۔ میں چیلنج کرتا ہوں لاڈ
علی مہدشرارتی کو لاڈ خامنہ ای کو لاڈ خمینی کو ایک جلوس کا لائسنس نیا حکومت سے لیکر دکھاؤ میں تمہیں
مان لوں گا کہ واقعی تم ہر جگہ سے جلوس نکال سکتے ہو تم کیا جلوس نکالو گے تمہاری حکومت بھی تمہیں لائسنس
نہیں دے سکتی اور میں نواز شریف سے کہتا ہوں کہ اگر تم کہتے ہو کہ شیعہ کو آزادی ملنی چاہیئے تو میں تمہیں
کہتا ہوں کہ تم شیعہ کو کوئی نیا لائسنس تم دے کر دکھاؤ۔ غلام حیدر وائیں او صم بکم تو جے ایڈا چیلا ایں

تے تولے آ۔ دسے لائسنس کوئی اینہاں نوں نہیں کہتے ہو امن قائم رکھو تمہیں سپاہِ صحابہؓ کا دیواروں پر لکھا ہوا اشتہار قابلِ اعتراض نظر آتا ہے اور تمہیں شیعہ کی کتابوں میں ابوبکرؓ کو کافر لکھا ہوا نظر نہیں آتا۔ سپاہِ صحابہؓ پرامن تحریک کا نام ہے حکومت مجھے بتا سکتی ہے۔ ۱۹۸۶ء کے سال میں شیعہ نے اسلام آباد جلسہ کیا۔ ۱۲ ہزار شیعہ پورے ملک سے اکٹھا کیا اور وہ ۱۲ ہزار بھی ایسا تخریب کار نکالا کہ جا کر سیکرٹریٹ پر دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔ مار کر بیٹھ گئے یا نہیں، بیٹھ گئے اور میرے پاس ۲ جون کو دو لاکھ نوجوان تھا۔ میں نے کوئی دھرنا نہیں مارا۔ میں دھرنا مارتا تو ان کو روشندانوں سے بھی کوئی نکلنے نہ دیتا ٹھیک ہے نہ بھئی ہم پرامن ہیں سپاہِ صحابہؓ تشدد کی سیاست پر یقین نہیں رکھتی لیکن اگر تم مولانا عبدالصمد آزاد کے قاتلوں کو گرفتار نہیں کرو گے ایثار القاسمی کے قاتلوں کو کیفر کردار تک نہیں پہنچاؤ گے مولانا حق نواز کے قاتلوں کی سزا کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچاؤ گے اور ہمارے کارکنوں پر اسی طرح تشدد جاری رکھو گے۔ ہمارے کارکنوں کو جیل میں ڈالتے رہو گے۔ ہمارے ساتھ انصاف نہیں کرو گے تو پھر وہ وقت قریب آسکتا ہے کہ سپاہِ صحابہؓ بھی پاکستان میں دوسرا راستہ اختیار کرنے کی پالیسی اپنا لے لیکن یہ اس وقت ہوگا کہ جب ہم تمہیں دیکھیں گے کہ تم آخری کنارے پر پہنچ گئے ہو۔ ایسا کرنا چاہیئے (بالکل) پھر آپ ہمارا ساتھ دیں گے (انشاء اللہ)

میرے بھائیو۔ اسلام آباد کانفرنس کی انکوئری تکلیف دہ ہے کہتے ہیں جی ہمیں کافر کہا گیا تمہیں کافر کہا گیا تمہیں مجبوری کس چیز کی ہے نواز شریف کہتا ہے مجھے حکومت کی مجبوری ہے تم نے ان کو کافر میں نے کہا تجھے حکومت کی مجبوری ہے مجھے گنڈ خضری کی مجبوری ہے تم اپنی مجبوری کو لیکر پھرو۔ سپاہِ صحابہؓ امن چاہتی ہے میں نے ڈویژنل فیصل آباد کی انتظامیہ سے اور جھنگ کی انتظامیہ سے کہتا ہوں کہ میں نے پورے ملک میں سپاہِ صحابہؓ کے کارکنوں کے نام ہدایات جاری کر دیں ہیں۔ کہ ہر جگہ پرامن قائم رکھنے کیلئے حکومت کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ ہم اسی پالیسی پر قائم ہیں۔ امن قائم رکھنا چاہیئے یا نہیں (چاہیئے) ہم امن رکھنے کیلئے حکومت کے ساتھ ہیں۔ لیکن اگر حکومت ہمارے کارکنوں پر تشدد کرے گی تو پھر یہ امن کا معاہدہ ختم ہو جائے گا۔ یہ امن کی بات ختم ہو جائے گی۔ معاہدہ ہم نے کوئی نہیں کیا۔ لیکن ہم (عندیہ) وعدہ کرتے ہیں کہ ہم امن رکھیں گے۔ دیکھیئے امن تو یہ ہوا کہ ہم نے امن کی چھٹی جاری کی ڈپٹی کمشنر نے ہمارا جھنگ میں داخلہ بند کر دیا۔ بہت اچھا ڈی سی اگر تم چاہتے ہو کہ منیار الرحمٰن

فاروقی اور اعظم طارق جھنگ میں نہ آئیں تو ہم تمہاری یہ پابندی قبول کر لیں گے لیکن پھر جھنگ تمہارے ذمہ ہوگا۔ کوئی تعزیہ ارجائے تمہارے ذمہ ہوگا۔ کوئی گھوڑا ارجائے تمہارے ذمہ ہوگا۔ کوئی دلدل بھاگ جائے تمہارے ذمہ ہوگا۔ لاؤ میں تمہاری پابندی پر دستخط کرتا ہوں جھنگ تمہارے ذمہ۔ میں پابندی قبول کرتا ہوں۔ بھیجو میرے پاس میں دستخط کرونگا۔ تمہیں کیا پتہ ہے امن کیسے رکھا جاتا ہے۔ امن کیسے رکھا جاتا ہے تم نے کونسی بدامنی کی باتیں ہم میں دیکھیں۔ میں تمہیں یقین دلا رہا ہوں کہ ہم امن چاہتے ہیں۔ سپاہ صحابہؓ تشدد نہیں چاہتی ہم آئینی راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ ہم تم سے مطالبہ کر رہے ہیں پچھلے جمعہ چیف سیکرٹری نے کہا کہ تم بڑی سخت تقریریں کر رہے ہو میں نے کہا کیا کہہ رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تم بڑے سخت مطالبات کر رہے ہو میں نے کہا معاف کیجئے: مطالبہ کرنا ہی امن ہے مطالبہ کرنا ہی امن ہے۔ جو لوگ امن نہیں رکھتے وہ مطالبہ نہیں کرتے وہ گریبان سے پکڑتے ہیں۔ تم ہمیں یہاں تک نہ لے جاؤ۔ میرے بھائیو سپاہ صحابہؓ صحابہؓ کی ناموس کی جدوجہد کر رہی ہے اور حکومت کہتی ہے کہ راء کے ایجنٹ پاکستان میں آچکے ہیں۔ راء کے ایجنٹ یہ ۱۳ آدمی لاہور میں جو شہید ہوئے چھ آدمی شیخوپورہ میں شہید ہوئے آپ کو معلومات کی بات بتاؤں کہ لاہور میں ۱۳ آدمیوں کی ہلاکت پر پہلے پہلے سپاہ صحابہؓ کا نام بھی لوگوں نے لیا۔ انتظامیہ کی ایک ایجنسی نے کہا کہ یہ سپاہ صحابہؓ نے کرایا ہے۔ میں نے کہا لعنت اللہ علی الکاذبین۔ جھوٹوں پہ خدا کی لعنت ہمیں افسوس ہے ہمیں دکھ ہے حکمرانو اپنی نالائقیوں پہ پردہ ڈالنے کیلئے ہم پر الزام لگاتے ہو او میرے بھائیو اتنا بڑا ظلم چھوٹے چھوٹے بچوں پہ چھریاں چلائی گئیں۔ چھوٹے چھوٹے بچوں پہ عورتوں پہ اور کہتے ہیں کہ انڈیا کی شرارت ہے تو ذمہ دار ہم ہیں یا تم ہو۔ وائس صاحب کہتے ہیں کہ اگر میں استعفےٰ دے دوں تو ان کے حوصلے بلند ہو جائیں گے تو تم کیا کہتے ہو کہ حوصلے ملک کے پست ہی رہیں۔ قوم کے حوصلے پست ہی رہیں یہ کوئی بات ہے حکمرانو اگر اس ملک کا امن تباہ ہوتا ہے یہاں پر چھوٹے چھوٹے بچوں کے حلقوں پر چھریاں چلتی ہیں اس کا ذمہ دار نواز شریف ہے۔ اس کا ذمہ دار غلام حیدر وائیں ہے جام صادق ہے جو حکومت ڈاکوؤں سے اپنا ڈپٹی کمشنر چھڑانے کیلئے اڑھائی کروڑ روپیہ دیتی ہے علماء کا تحفظ کیسے کر سکتی ہے۔ کر سکتی ہے (نہیں) اڑھائی کروڑ روپیہ ایک وزیر کہتا ہے کہ زیادہ رقم نہیں دی گئی۔ دوسرا کہتا ہے بالکل نہیں دی۔ تیسرا کہتا ہے۔ تھوڑے بہت پیسے دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ لے یہ حکومت ہے

اپنا ڈپٹی کمشنر رہا کرانے کیلئے اڈھائی کروڑ ڈاکوؤں کو دیتے ہو ان سے مذاکرات کرتے ہو ان کو بیلی کو پڑ دیتے ہو ان کو کوٹھیوں میں ٹھہراتے ہو تو تم علماء کا تحفظ کیسے کرو گے اس ملک کی عوام کا تحفظ کیسے کرو گے :" بابا اسحاق او بابا اسحاق بول تیرے بولن دا وقت آگیا ہے نا بھی او بابا جدوں بولیا نا اینے کفن ہی پاڑنا لے ۔ اے دیکھیں ۔ میاں نواز شریف توں دور رے تو آدیں تاں ائیر پورٹ توں سدھا جیل وچ ۔

؎ کان رکھتا ہے تو دریا کی روانی پہ نہ جا ہم نے دریاؤں کو چڑھ چڑھ کے اترتے دیکھا ہے

اوٹے موجوں سے کھیلنے والے یوں بھی اشارہ کرتے ہیں

طوفان ہی ڈبویا کرتے ہیں طوفان ہی اُبھارا کرتے ہیں ۔

نواز شریف پچھلے حکمرانوں سے سبق سیکھو ہم تمہارے بدخواہ نہیں ہیں ۔ ہم تمہارے لئے برا نہیں سوچتے اس ملک کے امن کو قائم رکھنا تمہاری ذمہ داری ہے ۔

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مؤرخ اسلام جانشین امیر عزیمت
شہید ناموس حضرت مولانا **ضیاء الرحمٰن فاروقی**

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان

جھنگ میں یادگار تاریخی خطاب

سیرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

تکون من بمنزلت هارون من موسیٰ. وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلیؓ مولاہ. وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم. انا مدینۃ العلم وعلی بابھا. وقال النبیؐ. الفاطمۃ منی من آذاھا فقد آذانی. صدق اللہ ورسولہ النبی الکریم ونحن علیٰ ذلک من الشھدین والشکرین. والحمد للہ رب العالمین۔

میرے واجب الاحترام جھنگ شہر کے غیور نوجوانو اور دوستو۔ آج کا پروگرام انتہائی اہمیت کا حامل ہے مجھ سے پہلے میرے انتہائی محترم اور فاضل دوست اور بھائی حضرت مولانا حنواز صاحب نے بڑے اچھے انداز میں آپ کے سامنے صحابہؓ کے بارے میں گفتگو فرمائی ہے۔ میں بڑا لمبا سفر کر کے کافی دیر کے بعد آپ حضرات کے سامنے پہنچا ہوں طاہر جھنگوی صاحب میرے دوست ہیں اور ان کا شدید اصرار تھا کہ ولادت علیؓ کانفرنس میں آپ ضرور شریک ہوں تو بہر حال صورت حال جیسے آنے کی ایسی تھی کہ

طوفان اور بارش کی موجودگی میں ہم یہاں پہنچے ہیں اس لئے تاکہ یہاں حاضری ہو جائے اور ساری زندگی کا ظاہر حساب گلہ بھی ہمارے سر نہ رہے۔ میں انشاء اللہ آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ تھوڑے سے وقت میں پیغمبر علیہ السلام کے اس جلیل القدر بھائی اور داماد حضرت علیؓ کا انشاء اللہ ذکر ہوگا۔

میرے دوستو آپ کو معلوم ہے کہ حضرت علیؓ کی اسلام میں بہت بڑی فضیلت ہے یہ بات ذرا ذہن میں رکھیئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کے بعد کائنات میں سب سے اونچا درجہ علیؓ کا ہے۔ اور یہی صحیح معیار ہے۔ ورنہ حضرت علیؓ کے بارے میں جو بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمائی تھی اگر وہ بات آپکے اور دنیا کے ذہن میں ہو تو کوئی دنیا کا فرقہ گمراہ نہیں ہو سکتا۔ حضورؐ نے فرمایا علیؓ تیری مثال اے علیؓ تیری مثال عیسیٰ بن مریم کی ہوگی صحابہؓ حیران ہوئے کہ حضورؐ نے علیؓ کی مثال عیسیٰ بن مریم کی فرمائی۔ فرمایا اے علیؓ تیری مثال عیسیٰ بن مریم کی ہوگی کہ جس کے ساتھ ایک طبقہ نے بغض رکھا اور ایک طبقہ نے عیسیٰ کو خدا بنا دیا۔ عیسیٰ کی وجہ سے دو طبقے گمراہ ہوئے تیری وجہ سے بھی امت میں دو طبقے گمراہ ہونگے۔ دنیا نے دیکھا کہ یہودیوں نے عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریم پہ تہمت لگائی اور عیسیٰؑ کو بُرا کہا۔ عیسیٰؑ کو دنیا میں نعوذ باللہ ذلیل انسان تک کہا لیکن دوسری طرف عیسائیوں کو دیکھو کہ عیسیٰؑ کو اتنا بڑھا دیا کہ عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بنا دیا۔ حضورؐ نے فرمایا نہ یہودی جنت میں جائے گا نہ وہ عیسائی جنت میں جائیگا جو تجھے خدا کا بیٹا عیسیٰؑ کو بناتا ہے۔ اے علیؓ تیری مثال میری امت میں یہی ہوگی۔ آج دنیا کے اندر ایک فرقہ تبت اور بلتستان میں رہتا ہے۔ جو علیؓ کا نام جوتے کے نیچے لکھنا فخر سمجھتا ہے اور ایک طبقہ اور ہے جو تاریخ کی روشنی میں علیؓ کو بزدل بناتا ہے۔ علیؓ کو بُرا کہتا ہے۔ ایک طبقہ حضرت علیؓ کا نام جوتے میں رکھتا ہے۔ اور دوسرا طبقہ علیؓ کو مشکل کشا کہتا ہے علیؓ کو حاجت روا کہتا ہے۔ علیؓ کو معصوم عن الخطاء کہتا ہے۔ علیؓ کو خدا کی مسند پہ بٹھاتا ہے علیؓ کو نبوت کی مسند پر بٹھاتا ہے۔ علیؓ کو اس کے اپنے مرتبہ سے اونچا کر کے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا علیؓ تیری وجہ سے دو فرقے گمراہ ہونگے جو تجھے بڑھائے

کا مزدوت سے زیادہ وہ بھی جہنم میں جائے گا اور جو تجھے مزدوت سے زیادہ گھٹائے گا وہ بھی جہنم میں جائے گا۔ آج تجزیہ کر کے دیکھو ایک شیعہ کا فرقہ ہے جو علیؓ کو خدا بناتا ہے مشکل کشا کہتا ہے ایک خارجیوں کا فتنہ ہے جو علیؓ کا نام جوتوں میں رکھتا ہے لیکن درمیان میں ایک طبقہ اہلسنت کا ہے جو علیؓ کو نہ خدا بناتا ہے نہ بُرا کہتا ہے علیؓ کو چوتھے نمبر پہ رکھتا ہے۔ علیؓ کو دنیا میں اونچا مقام بتاتا ہے۔ علیؓ کی عظمت کو دنیا میں بلند کرتا ہے۔ اور وہ طبقہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ علیؓ مشکل کشا نہیں علیؓ حاجت روا نہیں۔ علی معصوم عن الخطا نہیں۔ لیکن علیؓ شہر علم کا تاجدار ہے علیؓ تعلیم زہد کا شہریار ہے۔ علیؓ سلطنت فقر کا بادشاہ ہے۔ علیؓ علم صرف اور نحو کا بانی ہے۔ علیؓ چاروں، نقشبندی، شہروردی، قادری اور چشتی سلسلوں کا بانی ہے۔ علیؓ اسلام کی تاریخ کا وہ درخشندہ ستارہ ہے کہ جس سے بہتر فیصلہ کرنے والا مدینہ میں کوئی نہیں تھا علیؓ وہ انسان ہے کہ جس کو پیغمبرؐ نے اپنی بیٹی عطا فرمائی۔ علیؓ کا وہ انسان ہے۔ جس نے بچپن میں سب سے پہلے نبیؐ کا کلمہ پڑھا علیؓ وہ انسان ہے کہ جس نے ۲۷ جنگوں میں ایک جنگ، جنگ تبوک کے علاوہ ہر جنگ میں پیغمبرؐ کے جو علیؓ ہمرکاب رہے علیؓ وہ انسان ہے جس نے غزوہ خندق میں عمر بن عبد کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے علیؓ وہ انسان ہے کہ جس نے خیبر کے اندر مرحب کا سر اڑا دیا۔ علیؓ وہ انسان ہے۔ کہ جس نے خیبر کے اندر ایک کورٹ فتح کر کے دنیا کو بتا دیا کہ ۴۰ آدمی جو دروازہ اکھاڑ نہ سکتے تھے۔ علیؓ نے اس کو اکیلے اکھاڑ کر ہاتھوں پہ اٹھا لیا اور دنیا نے یہ کہا یہ علیؓ سے بہتر اور علیؓ سے بہادر اس وقت کوئی نہیں علیؓ وہ عظیم انسان ہے کہ جو مرحب کے ساتھ میدان میں اترتا ہے۔ علیؓ وہ انسان ہے کہ جو مرحب کے ساتھ پہلوانی پہ آتا ہے تو میرے دوستو جب علیؓ اور مرحب کی پہلوانی ہوتی ہے دنیا نے دیکھا کہ مرحب کہتا ہے کہ میں اتنا بڑا پہلوان ہوں میری پچاس سال کی عمر ہے تو کل کا بچہ میرا کیا مقابلہ کرے گا تو علیؓ نے جواب دیا۔ او مرحب یاد رکھ میں وہ علیؓ ہوں جس کی ماں نے جس کا نام حیدر رکھا ہے۔ میں وہ علیؓ ہوں کہ جس طرح ایک جھاڑی کے اندر سے شیر نکل کر حملہ آور ہوتا ہے۔ اسطرح میں حملہ آور ہوں گا اور تیرے قدموں کو کاٹ دونگا تیری بہادری کے ٹکڑے ٹکڑے کر دونگا۔ اور جس وقت علیؓ نے اس

مرحب کو گرایا تو اُس مرحب نے بڑی عجیب بات کہی اُس نے کہا یہ

؎ شکستِ فاش مجھ کو آج پہلی بار ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ تو ہی حیدر کرار ہے۔

حضرت علیؓ کے بارے میں میرے دوستو ایک بات تصدیق تک پہنچی ہے۔ اس پر بعض لوگوں نے کلام کیا ہے۔ لیکن عام طور پہ مؤرخین اور محدثین نے اس بات کو قبول کیا ہے کہ حضرت علیؓ خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ کہاں پیدا ہوئے خانہ کعبہ میں۔ حضرت علیؓ کل چار بھائی ہیں۔ ابوطالب اُنکے والد ہیں۔ ابوطالب کا نام ہے عبد مناف۔ علیؓ کے بڑے بھائی کا نام ہے طالب جو فوت ہو گئے تھے پہلے۔ دوسرے بھائی ہیں جعفر، تیسرے بھائی ہیں عقیل اور چوتھے خود علیؓ ہیں۔ علیؓ سب سے چھوٹے بھائی ہیں۔ علیؓ کی پیدائش خانہ کعبہ میں ہوئی ہے۔ اور خانہ کعبہ میں اس مقام پہ ہوئی ہے خانہ کعبہ میں اُن دنوں میں حضرت علیؓ کی پیدائش ہوئی ہے کہ جس وقت خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے جاتے تھے۔ ۳۶۰ بتوں کی پرستش ہوتی تھی۔ حضرت علیؓ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔ فاطمہ بنت اسد کسی کام کی غرض سے وہاں گئی ہونگی اور وہاں بچہ پیدا ہو گیا تو خانہ کعبہ میں پیدائش یہ ایک اتفاقی بات ہے۔ بعض لوگ مبالغہ کرتے ہیں جسطرح وہ مبالغہ کر کے علیؓ کو مشکل کشا بنا دیتے ہیں علیؓ کو حاجت روا کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ حضرت علیؓ کو اس بات کو کہ حضرت علیؓ خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اس بات کو بہانہ بنا کر کہتے ہیں کہ جی شیرِ خدا خانہ کعبہ میں پیدا ہوا جو کعبہ میں پیدا ہو خلیفہ اوّل وہی ہوتا ہے۔ اُن پاگلوں کو یہ پتہ نہیں کہ کعبہ میں پیدا ہونا فضیلت نہیں ہے۔ کعبہ میں پیدا ہونا ایک اتفاقی بات ہے۔ کعبہ میں پیدا ہونا اگر فضیلت کی جگہ ہوتی تو خدا اپنے پیغمبرؐ کو بھی کعبہ میں پیدا کرتا۔ خدا اپنے نبی کو بھی کعبہ میں پیدا کرتا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کعبہ میں ہی پیدا ہوتے اگر کعبہ میں پیدا ہونا عظمت کی دلیل ہوتی تو آمنہ کا درِ یتیم اپنے گھر میں پیدا نہ ہوتا وہ بھی کعبہ میں پیدا ہوتا آمنہ بھی کعبہ میں آتیں۔ حضورؐ بھی وہاں پیدا ہوتے۔ یہی کعبہ کے اندر پیدا ہونا ایک اتفاقی بات ہو سکتی ہے۔ اس لئے کعبہ کوئی میٹرنٹی ہوم تو نہیں تھا۔ کعبہ کوئی ولادت

خانہ تو نہیں تھا۔ کعبہ تو عبادت خانہ تھا تو عبادت خانہ میں ایک عورت کسی کام کے لئے آتی ہے یہاں بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس کو آپ فضیلت کی بات سمجھنے لگ جاتے ہیں اصل میں یہ انہی لوگوں کا ڈھکوسلہ ہے کہ جن کے نزدیک علیؓ کا درجہ نبی سے بھی بلند ہے۔ جو علیؓ کا درجہ نبی سے اونچا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ بات باور کرانا چاہتے ہیں۔ کہ دیکھو بھئی نبی تو کعبہ میں پیدا نہیں ہوئے اور علیؓ کعبہ میں پیدا ہوئے اس لئے علیؓ کا مقام نبی سے بھی زیادہ ہے۔ اور حضورؐ پہلے فرما چکے ہیں علیؓ تیری وجہ سے وہ فرقہ بھی گمراہ ہوگا جو مبالغہ کرے گا محبت میں وہ بھی گمراہ ہوگا جو مبالغہ کرے گا تیرے اختلاف میں۔

میرے دوستو پیغمبر علیہ السلام نے اسی وقت اس فرقہ کو گمراہ ثابت کر دیا تھا اس لئے کہ ولادت کی بات کو کوئی خلافت پر قیاس کرے ولادت کی بات کو کوئی علیؓ کے پہلے نمبر پر قیاس کرے اس سے بڑا دھوکہ اور اس سے بڑا جھوٹ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علیؓ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ ٹھیک ہے حضرت علیؓ کی پیدائش ۱۳ رجب کو ہوئی کس تاریخ کو ۱۲ رجب کو۔ ۱۳ رجب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے یعنی جب حضورؐ نے نبوت کا دعویٰ فرمایا اس سے چھ سال پہلے ایک روایت میں ہے کہ آٹھ سال پہلے علامہ سیوطی نے یہاں تک لکھا ہے کہ سات سال پہلے جب حضور علیہ السلام کی بعثت ہوئی اس سے سات سال پہلے اور آٹھ سال پہلے یا چھ سال پہلے صحیح روایت یہ ہے۔ کہ حضرت علی المرتضیٰؓ حضورؐ کی بعثت سے چھ سال پہلے پیدا ہوئے۔ یعنی جس وقت حضورؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا اس وقت علیؓ کو عمر چھ سال تھی۔ حضرت علیؓ چھ سال کے بچے تھے اور چھ سال کے بچے کے سامنے جب حضورؐ کے کلمہ کی بات آئی تو حضرت علیؓ نے پہلے فرمایا کہ میں اپنے والد سے پوچھوں گا والد نے کہا تیری مرضی ہے۔ اچھی بات ہے اگر ماننا چاہتا ہے مان لے نہیں ماننا چاہتا تو کوئی مجھے عذر نہیں ہے۔ مجھے کوئی عذر، اختلاف نہیں ہے گویا کہ ایمان لانے میں اس بچے کی عمر چھ سال ہے۔ اس نے اپنے والد سے پوچھ لیا ٹھیک ہے بھئی! بچے نے سب سے پہلے کلمہ پڑھ لیا پہلے بھی مان لیتے ہیں۔ لیکن علی المرتضیٰؓ کے چھ سال کی عمر کا کلمہ یہ تو تمہیں یاد آتا ہے

کہ علیؓ نے چھ سال کی عمر میں کلمہ پڑھ لیا اور علیؓ کا پیغمبرؐ کا سب سے پہلا کلمہ پڑھنے والا تھا۔ لیکن ایک بات پر تم نے غور تو کیا ہوتا کہ علیؓ کی عمر تو چھ سال ہے اور چھ سال کا بچہ حضورؐ کے گھر سے کھانا پیتا ہے۔ جس کے گھر سے کھاتا پیتا ہے۔ اس کا اگر وہ کلمہ پڑھ لے گا تو کوئی بڑی بات بھی نہیں بنتی۔ اسلیئے کہ جس نے بڑی بات کا دنیا کے سامنے اظہار کیا یہ وہ ابوبکر صدیقؓ ہے۔ جس کی عمر ۳۸ سال ہے اور کپڑے کا سب سے بڑا تاجر ہے۔ اس کے کلمہ پڑھنے پر تعجب نہیں ہوتا۔ علیؓ کے چھ سال کے عمر میں کلمہ پڑھنے پر تعجب ہوتا ہے۔ او جس کے گھر سے کھاتا ہے اس کا کلمہ پڑھا کیا کمال ہے۔ او مرتبہ اپنا ہے۔ کہو مرتبہ اپنا ہے۔ مرتبہ اپنی جگہ موجود ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ علیؓ نے چھ سال کی عمر میں نبی کا کلمہ پڑھا۔ لیکن علیؓ کے چھ سال کی عمر میں کلمہ پڑھنے سے تعجب اس لئے نہیں ہوتا کہ جس کے گھر سے کھاتے ہیں اسی کا کلمہ پڑھا اور پھر ایک اور بات ہے۔ صرف حضرت علیؓ کی بات نہیں حضرت خدیجہ کی بھی بات ہے۔ کہ حضرت خدیجہ حضورؐ کی بیوی ہے۔ حضرت خدیجہ نے تو حضرت علیؓ سے بھی پہلے نبی کا کلمہ پڑھا۔ تو بیوی نے شوہر کا کلمہ پڑھ لیا کوئی بڑی بات نہ ہوئی۔ ام ایمن حضورؐ کی رضاعی والدہ ہیں والدہ نے بیٹے کا کلمہ پڑھ لیا کوئی بڑی بات نہ ہوئی۔ زید ابن حارثہ حضورؐ کے غلام ہیں۔ غلام نے آقا کا کلمہ پڑھ لیا کوئی بڑی بات نہ ہوئی۔ بچہ کلمہ پڑھے بڑی بات نہیں بیوی کلمہ پڑھے بڑی بات نہیں غلام کلمہ پڑھے بڑی بات نہیں ماں بیٹے کا کلمہ پڑھے بڑی بات نہیں۔ اسی لئے ابوجہل کو ان کے کلمہ پڑھنے پہ تکلیف نہیں ہوئی عطبہ کو تکلیف نہیں ہوئی۔ شیبہ کو تکلیف نہیں ہوئی لیکن جسوقت ایک کپڑے کا تاجر ابوبکرؓ محمدؐ کی بھولی میں آتا ہے تو مکہ کی گلیوں میں کہرام مچ جاتا ہے۔ کلمہ پڑھنے میں۔ میرے دوستو حضرت علیؓ کی فضیلت اپنی جگہ میں تقریر شروع کرنے سے پہلے ایک بات آپ کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت علیؓ کے فضائل ہی انشاءاللہ میں اس تھوڑے وقت میں بیان کروں گا۔ لیکن حضرت علیؓ کے فضائل کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہمارے لوگوں میں ہیں۔ مثلاً ایک یہ غلط فہمی ہے پیدائش کے بارے میں کہ پیدائش کو بنیاد بنا کر خلافت کی بات کرتے ہیں یہ بھی پرلے درجے کی

جہالت ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک اور بات ہے توجہ کریں حضورؐ نے فرمایا الفاطمۃ بضعۃ منی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے فاطمہ کو تنگ کیا اس نے محمد مصطفےٰؐ کو تنگ کیا ایک راضی مجھے کہنے لگا کہ یہ بات حضورؐ نے ابوبکرؓ کے بارے میں فرمائی ہے حضورؐ کو پتہ تھا کہ ابوبکرؓ نے میری بیٹی فاطمہ کو تنگ کرنا ہے اس لئے حضورؐ نے پہلے ہی فرمادیا کہ جس نے فاطمہ کو تنگ کیا اس نے مجھے تنگ کیا میں نے کہا حضور کو علیحدہ حدیث بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ابوبکرؓ تو ہر وقت نبی کے ساتھ تھے۔ حضور ویسے ہی ابوبکرؓ کو فرمادیتے ابوبکر دیکھنا میری بیٹی کو کچھ نہ کہنا۔ ویسے ہی فرمادیتے تھے۔ حضورؐ کو یہ فرمانے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن جہالت کی حد ہوگئی یہ الفاظ اَلفَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِنِّی۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے فاطمہ کو تنگ کیا اس نے مجھے تنگ کیا یہ حدیث فرمائی کس کے لئے لیکن فٹ ابوبکر صدیق پر کردی گئی آپ کو پتہ ہے کہ یہ حدیث حضورؐ نے کس موقع پر فرمائی کہ جب حضرت علی المرتضےٰؓ سے حضرت فاطمہؓ ناراض ہوکر اپنے گھر چلی آئیں۔ حضورؐ نے پوچھا فاطمہ کیوں ناراض ہے تو فرمایا حضرت فاطمہؓ نے کہ یارسول اللہؐ اے ابا جان جس گھر میں میں رہتی ہوں اسی گھر میں اگر آپ کے دشمن کی بیٹی رہے تو پھر کیا میرا گذارا ہوگا حضورؐ نے فرمایا کیا بات ہے۔ فرمایا حضرت فاطمہؓ نے کہ یارسول اللہؐ جس گھر میں میں رہتی ہوں اس گھر میں علی المرتضیٰؓ ابوجہل کی لڑکی کو لانا چاہتے ہیں۔ اور علی المرتضےٰؓ نے آپ کے چچازاد بھائی نے ابوجہل کی لڑکی سے منگنی کرلی منگنی ہوچکی ہے نکاح کی بات ہوچکی ہے اور جس گھر میں میں ہوں اس گھر میں ابوجہل کی لڑکی آئے گی تو کیا بنے گا۔ جس وقت حضرت فاطمہؓ نے یہ بات حضورؐ کو بیان فرمائی۔ اُسی وقت حضورؐ نے حضرت علیؓ کو بلاکر فرمایا اے علی تجھے پتہ نہیں الفاطمۃ بضعۃ منی من آذاھا فقد آذانی کہ فاطمہؓ محمدؐ کے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے فاطمہؓ کو تنگ کیا۔ اُس نے مجھے تنگ کیا جب حضورؐ کی یہ حدیث حضرت علیؓ نے سُنی تو اُسی جگہ پہ شادی کا ارادہ ترک کردیا۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ کی پوری زندگی میں حضرت علیؓ نے کسی اور بیوی سے نکاح نہیں کیا۔ یہ بھی حضرت علیؓ کا اعزاز ہے کہ پیغمبرؐ کی خواہش پر علیؓ نے عمل کیا۔ حضرت علیؓ کی فضیلت تو یہ بنے گی کہ علی المرتضےٰؓ نے نبیؐ کی خواہش پہ عمل کیا نبیؐ کے حکم پہ عمل کیا نبیؐ کو ناراض نہیں کیا اپنے

خواہش کو قربان کر دیا۔ لیکن پیغمبرؐ کی خواہش پر حضرت علیؓ نے عمل کیا لیکن حدیث غلط استعمال ہوتی ہے۔ الفاطمۃ بضعۃ منی اور اس کے علاوہ میرے دوستو ایک بات ذہن میں آپ کے رہنی چاہیئے کہ حضرت علیؓ کا مقام چار باتوں میں تمام صحابہؓ سے بلند ہے ایک بات کہ حضرت علیؓ بچپن میں حضرت محمد رسول اللہ کے گھر پرورش پاتے رہے۔ یہ اعزاز کسی اور کو نہیں ملا کہ کسی نے نبیؐ کے گھر پرورش پائی ہو۔ نبیؐ کے گھر سے کھایا ہو دوسری فضیلت حضرت علیؓ کی یہ ہے کہ حضرت علیؓ سے اچھا فقیہ حضرت علیؓ سے اچھا فیصلہ کرنیوالا کوئی نہیں تھا۔ کئی مسئلے ایسے ہوتے کہ حضورؐ کے پاس فیصلہ آتا حضورؐ فرماتے ان کا فیصلہ علیؓ کرے گا۔ کئی ایسے مسئلے ہوتے کہ ابوبکر صدیقؓ کے دور میں کوئی مسئلہ درپیش آتا حضرت ابوبکرؓ فرماتے فیصلہ علیؓ کرے گا۔ عمر فاروقؓ کے دور میں کئی ایسے مسئلے درپیش آئے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو فیصلے کے لئے کہا تو دوسری بات یہ ہے کہ حضرت علیؓ سب سے بڑے فیصلہ کرنے والے یہ دوسرا اعزاز ہے۔ تیسری بات جو سب سے اہم ہے حضور علیہ السلام کی وہ حدیث ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اَمَا تَرْضٰی یَا عَلِیُّ اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَتِ هَارُوْنَ بِمُوْسٰی۔ اے علیؓ تو میرے لئے اس طرح ہے کہ جس طرح موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ ہے۔ یعنی جس طرح موسیٰ کا بھائی ہارون تھا۔ اسی طرح میرے لئے تو ہے۔ یہ اعزاز اور کسی کو نہیں کہ حضورؐ نے کسی نبیؑ کا ذکر کر کے اس کے ساتھ مشابہت فرمائی ہو یہ حضرت علیؓ کے بارے میں پیغمبر علیہ السلام نے مشابہت فرمائی ہے۔ کہ علیؓ تو میرے لئے اس طرح ہے۔ جس طرح موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ ہے لیکن اس حدیث سے لوگوں نے مطلب غلط لیا کہ دیکھو موسیٰؑ کے بعد چونکہ ہارونؑ کا درجہ تھا۔ اس لئے حضورؐ کے بعد درجہ حضرت علیؓ کا ہونا چاہیئے اس حدیث کی بنیاد پر لیکن اگر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہی حضرت ہارون علیہ السلام فوت ہو گئے تھے۔ موسیٰؑ کے بعد پھر ہارون آئے تو درجہ کیسے بعد میں ہو گیا اور آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ حدیث حضورؐ نے کس موقع پر فرمائی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنگ تبوک کے موقع پر حضورؐ نے فرمایا علیؓ مدینہ منورہ میں جنگ تبوک میں تو میرا جانشین ہے میرا قائم مقام ہے علیؓ مدینہ میں رہ گئے جب وہ لشکر چلا گیا۔ جنگ تبوک والا جس کی

تعداد ۳۰ ہزار تھی۔ اڑھائی لاکھ رومیوں کے ساتھ جس کا مقابلہ تھا تو حضرت علیؓ سے مدینہ کی عورتوں نے کہا کہ اے علیؓ آپ اتنے بہادر ہیں۔ آپ کو پیغمبرؐ یہاں عورتوں میں چھوڑ کر چلے گئے یہ بات بہادری کے خلاف ہے۔ آپ کی جرأت کے خلاف ہے۔ حضرت علیؓ کو اتنا جوش دلا دیا۔ جہاد کا کہ حضرت علیؓ نے مدینہ چھوڑ دیا۔ مدینہ چھوڑ کر اس لشکر کے پیچھے چل پڑے مقام جرب پر پہنچے حضورؐ کے ساتھ ملاقات ہوگئی۔ حضورؐ نے فرمایا اے علیؓ میں تمہیں مدینہ میں اپنا قائم مقام بنا کر آیا تھا۔ تو میرے پیچھے چلا آیا تو حضرت علیؓ نے جواب دیا یہ لفظ طبری میں موجود ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ——— اے پیغمبرؐ آپ بچوں اور عورتوں میں مجھے چھوڑ کر آگئے۔ اس کے جواب میں حضورؐ نے فرمایا اَمَا تَرْضٰی یَا عَلِی۔ اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَتِ هَارُوْنَ بِمُوْسٰی۔ اے علیؓ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہوتا کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام طور پہاڑ پر گئے تو اپنا بھائی ہارون کو بھائی سمجھ کر پیچھے چھوڑ کر آگئے تو اسی طرح میں تبوک میں آیا تو تجھے اپنا بھائی سمجھ کر میں مدینہ میں چھوڑ کر آیا۔ تو یہاں سے خلافت اوّل کیسے ثابت ہوگئی۔ چنانچہ حضرت علی المرتضیٰؓ وہیں سے واپس چلے گئے یہ تین اعزاز ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کے اور چوتھا اعزاز وہ سب سے بڑا ہے۔ وہ کائنات میں کسی اور کو ملا ہی نہیں ہے۔ توجہ کریں۔ حضورؐ کے ۲۳ سالہ دور نبوت میں حضرت علی المرتضیٰؓ نے ۲۷ جنگوں میں شرکت کی۔ علی المرتضیٰؓ بدر میں آئے تو حضرت علیؓ نے بدر میں ۹ دشمنانِ رسولؐ کو قتل کیا۔ بدر کے میدان میں حضرت علیؓ کے وار سے ۹ نبیؐ کے دشمن قتل ہوئے اُحد کے میدان میں، نبیؐ کے دشمن علیؓ کی تلوار سے قتل ہوئے خندق کی لڑائی میں مشرکوں کا سب سے بڑا پہلوان علی المرتضیٰؓ کی تلوار سے ذبح کر دیا گیا تھا۔ اسی طرح حضرت علیؓ نے خیبر کے معرکہ میں جو قلعے دس بارہ بڑے بڑے قلعے تھے ان بارہ قلعوں میں گیارہ قلعے فتح ہو گئے ایک قلعہ تھا اس کو تمام صحابہؓ جا کر فتح کرنے لگے وہ قلعہ فتح نہ ہوا حضورؐ نے فرمایا کل کو میں ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں اسلام کا پرچم دونگا کہ جس کے ہاتھ پہ قلعہ فتح ہو جائے گا دوسرا دن ہوا تمام صحابہؓ آگئے لیکن حضرت علیؓ نہ آئے۔ حضورؐ نے فرمایا علیؓ کہاں ہے۔ پتہ چلا کہ حضرت علی المرتضیٰؓ کی آنکھوں میں تکلیف

ہے حضورؐ نے فرمایا علیؓ کو بلاؤ علی المرتضیٰؓ کو بلایا گیا۔ حضرت علیؓ سے پوچھا علیؓ تو کیوں نہیں آیا۔ فرمایا میری آنکھوں میں تکلیف ہے۔ پیغمبرؐ نے نبوت والا لعاب اس علیؓ کی آنکھوں میں لگا دیا وہی لعاب لگایا جو کسی وقت صدیق اکبرؓ کی ایڑی پہ لگایا گیا تھا وہی لعاب لگایا جابر ابن عبداللہ کی ہنڈیا میں ڈالا گیا تھا وہی لعاب پیغمبرؐ نے علی المرتضیٰؓ کی آنکھوں پہ لگایا علیؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی کا لعاب لگا آنکھیں ایسی ہو گئیں کہ جیسے زندگی میں کبھی تکلیف نہیں آئی اور یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ علیؓ مختار کل نہیں ہیں۔ علیؓ معصوم عن الخطاء نہیں ہیں۔ علی مشکل کشا نہیں ہیں۔ جب علیؓ کو مشکل آتی ہے۔ علیؓ کی آنکھ میں تکلیف آتی ہے۔ تو مشکل کشائی علیؓ اپنی خود تو کر نہیں سکے بلکہ معجزہ پیغمبرؐ کا صادر ہوا کہ نبی کا لعاب علیؓ کی آنکھوں پہ لگا یہیں سے پتہ چل گیا کہ مشکل کشا اللہ کے سوا دنیا میں کوئی نہیں۔ میرے دوستو یہ بات ذہن میں رہنی چاہیئے کہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے بدر میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ احد میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ خندق میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ ذوالعشیرہ میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ جنگِ موتی میں علیؓ نے جوہر دکھائے۔ غزوہ خیبر میں علیؓ نے بہادری کے جوہر دکھاتا ہے۔ غزوہ حنین میں علیؓ بہادری کے جوہر دکھاتا ہے۔ فتح مکہ میں علیؓ جرأت و بسالت کے سبق دنیا کو پڑھاتا ہے اور یہ ۲۶ جنگوں میں علی المرتضیٰؓ برابر راست شریک ہے اور ہر موقعہ پہ علیؓ کی بہادری کے نقش پوری دنیا کے سامنے روشن ہو گئے ہیں۔ یہ علیؓ کا اعزاز ہے کہ ۲۷ جنگوں میں ۲۶ جنگوں میں علیؓ شریک ہے اور اس کے بعد جب صدیق اکبرؓ خلیفہ بنے صدیق اکبرؓ دو سال تین مہینے دس دن تک خلیفہ رہے اور اس پوری مدت میں علی المرتضیٰؓ ابوبکر صدیقؓ کے سیکرٹریٹ کے نگران ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ کے پرائم منسٹر باوس کے نگران ہیں۔ علی المرتضیٰؓ ابوبکر صدیقؓ کا مشیر ہے۔ ابوبکر صدیقؓ کا وزیر ہے گویا جو دور جو اصلاحات صدیقؓ کے دور میں ہوئیں ان اصلاحات میں بھی شیر خدا علیؓ کا حصہ ہے اور جب عمر فاروقؓ خلیفہ بنے دس سال کی مدت میں جب فاروق اعظمؓ نے ۲۶۰۰ علاقوں کو فتح کر لیا تو ان ۲۶۰۰ علاقوں کی فتوحات کے اندر بھی حضرت علیؓ کا حصہ ہے۔ کیوں کہ علی المرتضیٰؓ عمر فاروقؓ کے دور میں بھی وزیر ہے اور مشیر ہے۔ حضرت عثمانِ غنیؓ نے جب ۴۴ لاکھ مربع میل پہ اسلام کا

یہ جھنڈا لہرا دیا اور حضرت عثمانؓ نے ۴۶۰۰۰ علاقوں کو جب فتح کر لیا تو اس موقع پر علی المرتضیٰؓ عثمان غنیؓ کے وزیر ہیں عثمانؓ کے مشیر ہیں گویا کہ یہ اتنا بڑا اعزاز ہے کہ علی نبوت کے ۲۳ سالوں میں بہادری کے جوہر دکھاتا ہے۔ صدیقؓ کے دو سالوں میں علیؓ وزارت کا قلمدان اٹھاتا ہے عمر فاروقؓ کے دس سالوں میں علی المرتضیٰؓ مشیر ہونے کی حیثیت سے پوری دنیا کی فتوحات میں حصہ ڈالتا ہے۔ اور عثمان غنیؓ کی خلافت کے دور میں بارہ سال تک عظمت و رسالت اور جرأت و بسالت کے اندر حصہ ڈال کر دنیا میں اپنی عظمت کا لوہا منواتا ہے یہ اعزاز علی المرتضیٰؓ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ملا کہ علی ۲۳ سال محمد مصطفیٰؐ کا غلام ہے ۲ سال میں صدیق اکبرؓ کا مقتدی ہے۔ اور مشیر ہے اور دس سال میں عمر فاروق کا مشیر ہے بارہ سال تک عثمان غنیؓ کا مشیر ہے۔ یہ اعزاز ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہؓ میں کسی اور کو نہیں ملا علیؓ کو تلاش کرنا ہے علیؓ آپ کو صدیق کے پاس ملے گا علیؓ کو تلاش کرنا ہے علیؓ آپ کو ملنگوں کے گھروندوں میں نہیں ملے گا علیؓ آپ کو مزاروں میں نہیں ملے گا۔ علیؓ آپ کو کسی ایمان بگاڑے میں نہیں ملے گا۔ علیؓ آپ کو مسجد میں ملے گا۔ علیؓ آپ کو مسجد میں ملے گا۔ ہمیں نظر آتا ہے کہ علیؓ صدیق کے پاس ملے گا۔ ہمیں نظر آتا ہے کہ علی المرتضیٰؓ نے صدیق اکبرؓ سے جو رشتہ داری کی ہے۔ اس رشتہ داری کی مثال کوئی پیش نہیں کر سکتا صرف ایک بات پہ کوئی آدمی انگلی نہیں رکھ سکتا۔ حضرت علیؓ کی ۹ بیویاں ہیں۔ حضرت علیؓ کی پہلی بیوی ہیں فاطمہ بنت محمدؐ تین لڑکے تین لڑکیاں۔ ان سے ہیں۔ دوسری بیوی کا نام ہے اُمامہ بنت زینبؓ یہ حضرت علیؓ کی دوسری بیوی ہیں۔ تمہیں پتہ ہے یہ کون ہیں شیعہ لوگ کہتے ہیں حضورؐ کی بیٹی ایک تھی۔ اگر حضورؐ کی بیٹی ایک تھی تو میں دنیا کے رافضی کو چیلنج کرتا ہوں کہ بتاؤ علی المرتضیٰؓ کی دوسری بیوی امامہ کون تھی۔ اگر حضورؐ کی بیٹی ایک تھی تو امامہ کون تھی۔ کبھی اس پہ بھی غور کیا۔ حضرت فاطمہ کی وفات کا وقت آیا تو علیؓ رونے لگے کتابوں میں موجود ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے پوچھا علیؓ کیوں روتے ہو فرمایا تیری وفات کے بعد تیرے جانے کے بعد مجھے تیرے جیسی خدمت والی عورت نہیں ملے گی تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا علیؓ اے علیؓ اگر میرے جیسی عورت کو تلاش

کرنا چاہتے ہو تو میری وفات کے بعد میری بڑی بہن زینب کی لڑکی امامہ جوان ہو چکی ہے وہ میری بھانجی ہے میری وفات کے بعد اُن کے ساتھ شادی کرنا۔ چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا نے حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد امامہ کے ساتھ شادی کی۔ اب دیکھو امامہ کے ساتھ جب علیؓ شادی کرتا ہے۔ تو علی المرتضیٰؓ کے گھر میں ایک نبی کی بیٹی فاطمہ تھی۔ ایک نبی کی نواسی امامہ آگئی۔ اب دیکھو جب علیؓ کے گھر میں امامہ آئی تو وہ زینب جو پیغمبرؐ کی سب سے بڑی بیٹی ہے۔ وہ علی المرتضیٰؓ کی ساس بنی۔ وہ حضور علیہ السلام کی بیٹی ہے اور علیؓ کی ساس بنی اور تمہیں پتہ ہے کہ ساس ماں کے درجہ میں ہوتی ہے۔ ساس ماں کے درجہ پہ ہوتی ہے۔ پیغمبرؐ کی دو بیٹیاں ہیں ایک بیٹی فاطمہ علی کی بیوی ہے۔ ایک بیٹی ساس ہے۔ علی کی گویا کہ جو ساس ہے وہ تو علیؓ کی ماں کہلائی یار لوگوں نے علی المرتضیٰؓ کی بیوی کو تو یاد رکھا۔ علیؓ کی ماں کو بھلا دیا۔ یہ بھی بڑی عجیب بات ہے۔ کہ زینب علی کی ساس ہے۔ اس ساس کو بھلاتے ہو بیوی کو یاد رکھتے ہو اس سے بڑا ظلم کیا ہے۔ اگر یہ زینب ساس نہیں تو مجھے بتاؤ امامہ کس کی لڑکی ہے۔

ایک بار گم ہوا ہے۔ پیغمبرؐ نے وہ ہار اُٹھایا اور کہا صحابہؓ سے کہ یہ میری بیٹی کا ہار ہے صحابہؓ نے حیرانی کا اظہار کیا۔ حضورؐ نے وہی ہار لے کر زینبؓ کی بیٹی امامہ کے گلے میں ڈال دیا مجھے بتاؤ کہ امامہ کو اتنا مرتبہ حاصل ہے کہ امامہ علی المرتضیٰؓ کی بیوی بنتی ہے اور پھر اسی امامہ کے بطن علیؓ کے دو بچے پیدا ہوئے کتنے بچے پیدا ہوئے دو۔ ایک بچے کا نام زید ابن علی اور ایک کا نام ہے یحییٰ بن علی مجھے بتاؤ کہ اگر حضور علیہ السلام کی صرف فاطمہ ایک بیٹی ہے تو امامہ کس کی بیٹی ہے۔ اور زید ابن علی اور یحییٰ ابن علی کس کے لڑکے ہیں کس کے نواسے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک صاحبزادی فاطمہ علی المرتضیٰؓ کی بیوی ہے جب صاحبزادی زینب علی المرتضیٰؓ کی ساس ہے۔

توجہ کریں! ایک حضرت علیؓ کی بیوی کا نام ہے۔ فاطمہ بنت محمد دوسری بیوی کا نام ہے امامہ بنت زینب تیسری بیوی کا نام ہے۔ ام البنین بنت حزام، چوتھی بیوی کا نام ہے لیلہ بنت مسعود۔ پانچویں بیوی کا نام مخبہ بنت امراء القیس۔ چھٹی بیوی کا نام ہے۔

میاز بنت امراالقیس ساتویں بیوی کا نام ہے اُمِ حبیبہ بنت ربیعہ. آٹھویں بیوی کا نام ہے جودہ. اور نویں بیوی کا نام ہے رملہ. یہ حضرت علی المرتضیٰؓ کی ۹ بیویاں ہیں. ان نو بیویوں کی اولاد ہے. ان نو بیویوں کے لڑکے ہیں ۹، حضرت علیؓ کے کل لڑکے ۱۵ ہیں. یعنی ان نو بیویوں کے ۹ لڑکے ہیں. حضرت علیؓ کے دیلے لڑکے تو ۱۵ ہیں. لیکن ان نو بیویوں کے ۹ لڑکے ہیں. اور اٹھارہ حضرت علیؓ کی لڑکیاں ہیں. اور ۱۸ حضرت علیؓ کی لڑکیاں ہیں. باقی حضرت علیؓ کے چھ لڑکے کس سے ہیں باندیوں سے ہیں. باقی چھ لڑکے باندیوں سے ہیں. حضرت علیؓ کے ۱۵ لڑکے اور حضرت علیؓ کی اٹھارہ لڑکیاں ہیں. ان پندرہ لڑکوں میں ایک لڑکے کا نام ابوبکر ہے. اور ایک لڑکے کا نام عمر اطرف ہے. تاریخ میں اطرف لکھا ہے. وہ علیحدہ لمبی تفصیل ہے. ایک لڑکے کا نام عمر ہے اور ایک کا نام عبیداللہ ہے. ایک نام عثمان ہے اور ایک تاریخ میں میں نے یہ بھی پڑھا کہ حضرت علیؓ کے ایک لڑکے کا نام معاویہ ہے ایک لڑکے کا نام طلحہ بھی ہے ایک لڑکے کا نام زبیر بھی ہے حضرت علی المرتضیٰؓ کے ایک لڑکے کا نام زید الاکبر بھی ہے. یہ حضرت علیؓ کے لڑکے ہیں اور حضرت علی کی ایک لڑکی کا نام زینب ہے حضرت علیؓ کی ایک لڑکی کا نام عائشہ ہے. حضرت علی کی لڑکی کا نام حفصہ ہے. حضرت علیؓ کی لڑکی کا نام میمونہ ہے. حضرت علی کی لڑکی کا نام ام ہانی ہے یہ علیؓ کی بچیاں ہیں. علیؓ نے نام رکھا. کہ اگر علی المرتضیٰؓ کا ابوبکر سے اختلاف تھا. عمر فاروق سے اختلاف تھا. عثمان غنی کے نعوذ باللہ علیؓ کا حق چھین لیا تھا تو علی نے اپنے بچوں کا نام دشمن کے ناموں پر کیوں رکھا. ابوبکرؓ کے نام پر کیوں رکھا. عمرؓ کے نام پر کیوں رکھا. عثمان کے نام پر کیوں رکھا. ایک رافضی مجھے کہنے لگا کہ علیؓ نے اپنے دشمنوں کے نام پہ بچوں کا نام اس لئے رکھا تاکہ دشمن ہر وقت سامنے رہے میں نے کہا تم پھر اس طرح کرو. آج کے بعد اپنے کسی بیٹے کا نام شمر رکھو. کسی بیٹے کا نام یزید رکھو. کسی کا نام ابن زیاد رکھو تاکہ تمہارے دشمن ہر وقت تمہارے سامنے رہیں. اور صبح سے لے کر شام تک ان کی پٹائی بھی کرتے رہو. یہ کوئی بات ہے. اونے علی المرتضیٰؓ ایک ایک بات پر میں دنیا کے رافض کو چیلنج کر سکتا ہوں کہ بتلاؤ دنیا کا کونسا کام ہے کہ جس میں علیؓ ابوبکرؓ کے ساتھ

شریک نہیں تھا۔ ایک کام تو بتاؤ۔ ابوبکر صدیق خلیفہ بنے۔ علیؓ نے بیعت نہیں کی۔ ابوبکر صدیق کی بیوی نے حضرت فاطمہ کی تیمارداری نہیں کی۔ ابوبکر صدیق کی بیوی نے فاطمہؓ کا جنازہ تیار نہیں کیا۔ ابوبکر صدیق کی بیوی اسماء بنت اویس نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو غسل نہیں دیا۔ اور پھر جب غسل دے دیا جنازہ تیار کر لیا تو جنازہ تیار کر کے مسجد نبوی سے باہر رکھا گیا تو حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا زمانہ ہے ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا علیؓ یہ بیوی آپ کی ہے اس کا جنازہ آپ پڑھائیں۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ اے جانشین رسولؐ میں نے حضورؐ سے سنا ہے کیا سنا ہے۔ شیعہ کی کتابوں میں بھی ہے۔ اور سنیوں کی کتاب ترمذی شریف میں موجود ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے۔ لا ینبغی لقوم فیہم ابابکر کہ جس قوم میں ابوبکر موجود ہو کسی اور کے لئے جائز نہیں کہ مصلے پر کھڑا ہو۔ چنانچہ حضرت علی المرتضےٰؓ نے ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے حضرت فاطمہ کا جنازہ پڑھا اور حضرت حسنؓ نے بھی پیچھے جنازہ پڑھا حضرت حسینؓ نے بھی پیچھے جنازہ پڑھا۔ اگر ابوبکر صدیقؓ سے علی کو اختلاف تھا دشمنی تھی جنازہ پیچھے کیوں پڑھا۔ امامت قبول کیوں کی اقتدا قبول کیوں کی۔ خلیفہ کیوں مانا اور جب دو سال تک صدیق خلیفہ رہے تو علی المرتضےٰؓ نے ان کے پیچھے مسجد نبوی میں نمازیں کیوں پڑھیں۔ ان کو اپنا امام کیوں مانا اگر نماز نہیں پڑھیں تو بتاؤ علیؓ نے اور کوئی مسجد بنائی ہے تو وہ دکھاؤ اگر اور کوئی مسجد علیؓ نے نہیں بنائی اور صدیقؓ کو اپنا امام مانا تو تمہیں کیا تکلیف ہوتی ہے کہ علیؓ صدیقؓ کو امام ملنے اور تم صدیقؓ کو گالیاں دیتے رہو۔ اور ایک بات اور ذہن میں رکھیں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ کی ویسے رشتہ داری بھی بڑی قریبی ہے۔ رشتہ داری اتنی قریبی ہے کہ فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں سنہشاہ ایران کی دو لڑکیاں قید ہو کر عمر فاروق کے دربار میں لائی گئیں۔ ایک لڑکی کا نام شاہجہان اور ایک لڑکی کا نام نفیسہ ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ لڑکیاں سنہزادیاں ہیں۔ ان شہزادیوں کے لئے مجھے دو شہزادوں کی تلاش ہے تو فاروق اعظم نے دو شہزادے کون سے تلاش کئے شاہجہاں حضرت حسینؓ کو دے دی۔ علیؓ کے بیٹے حسین کو اور نفیسہ ابوبکر صدیقؓ کے

بیٹے محمدؐ کو دے دی۔ اب دیکھئے یہ دونوں بہنیں ہیں یہ شاہجہان کے نام والی وہی لڑکی ہے جو بعد میں شہربانو کے نام سے مشہور ہوتی ہے۔ یہ دونوں بہنیں ہیں ان دونوں بہنوں کی اولاد آگے پیدا ہوئی یعنی حضرت حسینؓ کے گھر میں جب یہ شاہ جہان آئی تو اس شاہجہان کے بطن سے زین العابدین پیدا ہوئے۔ یہ زین العابدین حضرت علیؓ کے پوتے بنے اور جب محمد بن ابی بکر کے گھر میں یہ نفیسہ آئی تو محمدؐ کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام قاسم رکھا گیا وہ قاسم ابوبکرؓ کا پوتا لگا یعنی علی المرتضیٰؓ اور ابوبکرؓ کے دونوں پوتے آپس میں خالہ زاد بھائی بھی ہیں۔ رشتہ داری اتنی قریبی ہے کہ انکی اولاد میں آپسمیں تعلق ہے انکی تو اولاد کا آپسمیں پیار ہے۔ اور میرے دوستو علی المرتضیٰؓ نے جو ابوبکر صدیقؓ کی وفات پر جو خطبہ دیا ہے۔ اس خطبہ جیسا خطبہ آج تک میرے کانوں نے نہیں سنا۔ میری آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ علی المرتضیٰؓ نے اتنی شان صدیق اکبرؓ کی بیان فرمائی ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ علی المرتضیٰ کی فصاحت و بلاغت کا وہ ایک شاہکار خطبہ ہے۔ علیؓ بلاغت کا امام ہے۔ علیؓ فصاحت کا بادشاہ ہے علیؓ علم بدیع اور بیان کا بادشاہ ہے۔ علی المرتضیٰؓ ایسا لفظ بولتا ہے جسطرح قرآن کے کلام میں اعجاز ہے۔ اسی طرح علیؓ کے کلام میں بھی اعجاز ہے۔ حضرت فاروق اعظم کی شان میں علی المرتضیٰؓ نے فرمایا حضرت فاروقؓ کا جنازہ جس چارپائی پر پڑا تھا۔ تو علی المرتضیٰؓ نے کہا او لوگو روئے زمین پہ اس چارپائی والے سے بہتر کوئی نہیں۔ جب حضرت فاروق اعظمؓ کا جنازہ رکھا تھا۔ تو علیؓ نے فرمایا روئے زمین پر اس چارپائی والے سے بہتر کوئی نہیں۔ علی المرتضیٰؓ جس کو آج رافضی اپنا امام کہتا ہے۔ اپنا امیر المؤمنین کہتا ہے۔ اپنا مقتدا کہتا ہے۔ وہ عمرؓ کے بارے میں کہے کہ اسکے بہتر روئے زمین پہ کوئی نہیں۔ اور ایران کا آدم خور اس عمرؓ کو کافر کہتا ہے تو میں کیوں نہ کہوں کہ جس طرح وہ عمرؓ کا دشمن ہے۔ اس سے بڑا وہ علی المرتضیٰؓ کا دشمن ہے۔ ان کو علیؓ سے کیا تعلق ہے۔ ان کا علی سے کیا پیار ہے۔ ان کا علیؓ سے کیا تعلق ہے۔ ان کا شیرِ خدا سے کیا تعلق ہے۔ حضرت علی المرتضیٰؓ شیرِ خدا اتنا بڑا

فقیہہ ہے۔ اتنا بڑا چیف جسٹس ہے۔ مدینہ کی سپریم کورٹ کا علی المرتضیٰؓ کھڑے ہیں۔ ذرا توجہ کریں مدینہ منورہ کے ایک بازار میں حضرت علیؓ کھڑے ہیں۔ حضرت فاروق اعظمؓ کی خلافت کا دور ہے۔ ایک آدمی کو پولیس گرفتار کر کے لے جا رہی ہے۔ اُس نے حضرت علیؓ سے کہا اے علیؓ میں بے گناہ ہوں اور پولیس مجھے بے گناہ کو سنگسار کر رہی ہے۔ اور قتل کرنے جا رہی ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا بھئی تیرا قصور ہو گا۔ اُس نے کہا میرا کوئی قصور نہیں۔ انھوں نے پولیس والوں سے پوچھا بھئی تم اس کو کہاں لے جاتے ہو تو پولیس والوں نے کہا ہم اس کو قتل کرنے لیجا رہے ہیں۔ قصاص لینے جا رہے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کیوں؟ پولیس نے کہا جی اس نے اپنے مالک کو قتل کیا ہے۔ اس نے اپنے مالک کو قتل کیا ہے۔ حضرت علیؓ نے پوچھا بھئی تو نے اپنے مالک کو قتل کیا ہے۔ اس نے کہا ہاں جی قتل کیا ہے؟ تو فرمانے لگے پھر تو بے گناہ کیسے۔ اُس نے کہا کہ میں نے اپنے مالک کو قتل کیا ہے۔ لیکن میں بے گناہ ہوں۔ بڑی عجیب بات کہی۔ حضرت عمر فاروق کے دور کی عدالت نے فیصلہ اُس کے قتل کا کر دیا۔ اور علی المرتضیٰؓ شیر خداؓ سے اُس لڑکے نے کہا کہ آپ میرے قتل کی دوبارہ تفتیش کرائیں۔ میں بے گناہ ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تو نے اپنے مالک کو قتل کیا ہے اور تو مانتا ہے کہ میں نے اپنے کو قتل کیا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں اُس نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ تفتیش کریں میں ویسے بے گناہ ہوں قتل بھی ویسے مالک کو میں نے کیا ہے۔ لیکن میں بے گناہ ہوں بڑی عجیب بات ہو گئی۔ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا اس قتل کی تفتیش مجھے کرنے کی اجازت دیجئے حضرت عمرؓ نے فرمایا علیؓ تم سے بہتر فیصلہ کون کر سکتا ہے۔ تم فیصلہ کرو حضرت علیؓ فیصلہ کرنے لگے توجہ کریں۔ حضرت علیؓ نے اُس لڑکے سے پوچھا کہ تو نے اپنے مالک کو قتل کیا ہے اس نے کہا کہ قتل کیا ہے کیوں قتل کیا کہنے لگا کہ میرا مالک مجھ سے بُرائی کا ارادہ کرتا ہے۔ میں نوعمر ہوں وہ بدفعلی کرنا چاہتا تھا بُرائی کرنا چاہتا تھا۔ تو میں نے اپنی عزت کو بچانے کے لئے کسی کو قتل کر دے اس کیلئے کوئی حد نہیں اے علیؓ میں نے تو اپنی عزت کو بچانے کے لئے قتل کیا تو میں تو بے گناہ ہوں اگر میں نے اس کو مارا ہے تو عزت کو بچایا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تیرے پاس گواہ ہے۔ کہ اُس نے تیرے ساتھ بُرائی کا ارادہ کیا کہنے لگا گواہ کوئی نہیں۔ جو فیصلہ

اس عدالت نے کیا تھا گواہ نہ ہونے کی بنیاد پہ کیا تھا۔ وہ فیصلہ اپنی جگہ صحیح تھا لیکن حضرت علیؓ کی ذہانت اور انکی عقدہ کشائی اور حضرت علیؓ کا فہم حضرت علیؓ کا مادہ تفہیم حضرت علیؓ کی تعمق نظری کو آپ دیکھیں فرمایا تیرا مالک کیسا تھا کہنے لگا میرا مالک قوم لوط کا فعل کرتا تھا۔ اور بہت بدبخت آدمی تھا۔ اور انکی عادت یہی تھی کہ وہ لڑکوں سے برائی کے ارادے کرتا تھا۔ صبح شام اس کا یہ کام تھا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تیرے پاس کوئی گواہ ہے۔ اس نے کہا گواہ کوئی نہیں۔ اب دیکھئے بھئی وہ کب تو نے قتل کیا کل قتل کیا حضرت علیؓ نے فرمایا تین دن ٹھہر جاؤ۔ تین دن ٹھہر گئے تین دن کے بعد اس مقتول کے وارثوں کو حضرت علیؓ نے بلایا اور بلا کر کہا کہ بھئی جو تمہارا آدمی قتل کیا گیا اس کی قبر کہاں ہے۔ حضرت علیؓ نے اس لڑکے کو پولیس کو اور وارثوں کو لے کر قبرستان چلے گئے انھوں نے بتایا یہ قبر ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا یہ قبر کھود دو، قبر کھودی گئی تو اس قبر میں وہ آدمی نہیں تھا۔ قبر کھودی گئی تو وہ آدمی نہیں تھا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا قبر کو بند کردو۔ بند ہو گئی۔ حضرت علیؓ نے آکر حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ یہ لڑکا بے گناہ ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا یہ لڑکا بے گناہ ہے۔ بھئی یہ لڑکا کیسے بے گناہ ہے۔ حضرت علیؓ نے حضورؐ کی ایک حدیث بیان فرمائی۔ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو آدمی قوم لوط کے فعل سے تعلق رکھتا ہوگا جب وہ مرجائے گا طوالت کی بیماری والا اس کی قبر میں جانے کے ساتھ تین دن کے اندر اندر اسکی لاش کو قبر سے نکال کر قوم لوط کے قبرستان میں پہنچا دیا جائے گا۔ تین دن کے بعد قبر کھودا وہ قبر میں نہیں تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی وہ برائی کا ارادہ کرتا تھا۔ اور اس میں یہ بیماری تھی۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا لولا علی لھلک عمرؓ۔ اگر آج علیؓ نہ ہوتے عمرؓ ہلاک ہو جاتا یہ فیصلے کی بات ہے۔

میرے دوستو! اسی طرح حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت معاذؓ کے بارے میں بھی ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ لولا معاذ لھلک عمرؓ۔ کہ جس وقت حضرت معاذ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین جس عورت پر تم حد لگانا چاہتے ہو یہ عورت تو حاملہ ہے۔ اور حضورؐ نے فرمایا کہ جب تک حمل وضع نہ ہو جائے جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے حد نہیں لگتی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا لولا معاذ لھلک عمرؓ۔ اگر آج معاذ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا ایک لڑکا مدینہ کی

گیوں میں حضرت علیؓ کو بلانے لگا۔ اور کہنے لگا کہ مجھ پر ناجائز طور پر حدِ قذف جاری کی جانے والی ہے اے علیؓ میں بے گناہ ہوں مجھے بچائیں حضرت علیؓ تشریف لائے فرمایا بھئی کیا بات ہے کہنے لگا جی میں بے گناہ ہوں پولیس سے کہا بھئی کیا بات ہے کیا جرم ہے۔ پولیس نے کہا کہ اس لڑکے نے وہ جو سامنے عورت ہے۔ اس پر تہمت لگائی ہے اور تہمت کے جرم میں اس کو اسی کوڑوں کی سزا دینے کے لئے پولیس لیجا رہی ہے۔ بڑی عجیب بات ہوگئی اس لڑکے نے کہا اے علیؓ اصل یہ بات نہیں اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ عورت جو ہے وہ میری ماں ہے وہ عورت میری ماں ہے۔ لیکن اب جب اس عورت نے سنا کہ یہ لڑکا مجھے اپنی ماں کہتا ہے عورت چیخ کر کہتی ہے۔ علیؓ نہیں میں اس کی ماں نہیں ہوں۔ اس عورت کا بھائی ساتھ تھا اس بھائی نے کہا اے علیؓ ہماری بہن کی تو ابھی شادی نہیں ہوئی یہ لڑکا اس کا کیسے لڑکا بن گیا۔ تہمت کیا تھی کہ لڑکا کہتا ہے کہ میں اس عورت کا بیٹا ہوں بھائی اس کے کہتے ہیں ہم نے ابھی بہن کی شادی نہیں کی اب تہمت تو ہوگئی نہ۔ اسی تہمت کا جرم تھا۔ بڑی عجیب بات ہوئی حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اس کی تفتیش مجھے کرنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کے پاس تفتیش گئی آج بھی تفتیش ہوتی ہیں۔ جہاں زیادہ پیسہ چلا جائے اسکی تفتیش گول ہو جاتی ہے۔ دوسرے کی تفتیش پیسہ ایک طرف آگیا بھئی بڑا تفتیشی افسر ہے۔ فلاں تفتیشی افسر بڑا اچھا ہے کیا اچھائی ہے اس میں وہ جی پیسے نہیں لیتا میں نے ایک تفتیشی افسر کے بارے میں سنا کہ وہ پیسے نہیں لیتا لیکن بعد میں پتہ چلا وہ پیسے نہیں لیتا لیکن وہ موٹی موٹی والے چیز میں لے لیتا ہے۔ مثلاً کسی سے دس ہزار کا فریج لے لیا۔ پیسے نہیں لیتا بیس ہزار کا خوبصورت ایرانی قالین لے لیا ویسے کہتے ہیں پیسہ کوئی نہیں لیتا بڑا اچھا ہے کسی نے کوٹھی لے لی قتل چھوڑ دیا کوٹھی لے لی پلاٹ لے لیا۔ پیسہ کوئی نہیں لیتا۔ قسم ہے جو پیسہ لیا ہو۔ ایسے بھی تفتیشی ہوتے ہیں ایسے لوگوں پر لعنت برستی ہے۔ لیکن آج ایک ایسے تفتیشی افسر کی بات عرض کرتا ہوں کہ دنیا میں اس سے بڑی عقل والا کوئی نہیں تھا حضرت عمرؓ خلافت کے کاموں میں مصروف ہیں۔ علی المرتضیٰؓ ذہن رسا کے ساتھ تفتیش کرتے ہیں۔ اب وہ لڑکا کہتا ہے یہ میری ماں ہے۔ عورت کہتی ہے میری شادی نہیں ہوئی۔ مسئلہ عجیب ہوگیا۔ کہ نہیں ہوگیا۔ ہوگیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا علیؓ آپ اس کی تفتیش کریں۔

اب تفتیش ہونے لگی۔ حضرت علیؓ دونوں کو مسجد میں لے آئے۔ مسجد میں لاکر دونوں سے کہا کہ اس کاغذ پہ لکھ دو کہ جو فیصلہ علی کرے گا وہ ہمیں منظور ہے۔ جو فیصلہ علیؓ کرے وہ ہمیں منظور ہے اب جناب عالی! حضرت علی المرتضیٰؓ شیرِ خداؓ اس لڑکی سے پوچھتے ہیں واقعی تیری شادی نہیں ہوئی۔ اس عورت سے کہتے ہیں اس نے کہا نہیں جی میری شادی نہیں ہوئی۔ اس لڑکے سے کہا واقعی تو اس کا لڑکا ہے۔ اس نے کہا ہاں میں اسی عورت کا لڑکا ہوں۔ حضرت علیؓ نے کہا پوچھا تیرے پاس کوئی گواہ ہے۔ اس نے کہا کوئی گواہ نہیں۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے پاس کونسا گواہ ہے گواہ کوئی نہیں لیکن میں ہوں اس کا لڑکا اب وہ عورت کہتی ہے میری شادی ابھی تک نہیں ہوئی مسئلہ حل ہی نہیں ہوتا حضرت علیؓ نے فرمایا اچھا تیری شادی نہیں ہوئی۔ نہیں۔ اس لڑکے کا بازو پکڑا حضرت علیؓ نے اس لڑکے کا بازو پکڑا اور اس عورت کا بازو پکڑ کے کہا کہ ان دو گواہوں کے سامنے میں نے اے عورت تیرا نکاح ۵۰ درہم کے بدلے میں اسی لڑکے سے کر دیا۔ ہائے ہائے بڑی عجیب بات کہی۔ جب حضرت علیؓ نے اس عورت کا ہاتھ اس لڑکے کو پکڑایا اور وہ بازو پکڑ کر لڑکا اس عورت کو اندر لے جانے لگا تو عورت چیخ کر کہتی ہے اے علیؓ بیٹے کا نکاح ماں کے ساتھ کیسے ہو سکتا ہے۔ بیٹے کا نکاح ماں کے ساتھ کیسے ہو سکتا ہے۔ بڑی عجیب بات کہی۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کا یہ فیصلہ سنا۔ دنیا دنگ رہ جاتی ہے۔ علیؓ کے ذہن میں تھا کہ کوئی اور ایسا طریقہ نہیں جو اس کیس کی تفتیش کرے۔ حضرت علیؓ نے پوچھا اس عورت سے بتا یہ تو تیرا اکلوتا بیٹا ہے۔ تجھے اس پر فخر کرنا چاہیئے۔ تو کہتی ہے میری شادی نہیں ہوئی۔ کہنے لگی میرا خاوند فوت ہو گیا یہ ایک لڑکا تھا بچہ کسی اور جگہ رہتا تھا میرے بھائیوں نے کہا کہ اس خاوند کی بڑی جائیداد ہے۔ وہ جائیداد کو قابو کرنا چاہتے تھے اگر یہ لڑکا میں ماں لوں تو جائیداد ساری یہ لڑکا لے جاتا ہے اور میری شادی کسی اور جگہ کرنا چاہتے تھے تو میں اپنے بھائیوں کے چکر میں آگئی حضرت عمرؓ کو جب اس واقعہ کا پتہ چلا کہ شیرِ خدا نے یہ فیصلہ کیا تو عمرؓ نے فرمایا لَوْلَا عَلِیٌّ لَہَلَکَ عُمَرُ۔ میرے دوستو حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ کا تعلق تھا۔ ایک بات عرض کر کے ختم کرتا ہوں۔ حضرت امِ کلثوم حضرت علی المرتضیٰؓ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح حضرت فاروق اعظمؓ سے ہوا۔ یہ بھی ان کی محبت کی دلیل ہے

لڑائی کی دلیل تو نہیں. جھگڑے کی دلیل تو نہیں. ادھر کہتے ہیں. علی مشکل کشا تھا ادھر کہتے ہیں زبردستی نکاح لڑکی کا ہوگیا. زبردستی بھی لڑکیوں کے ساتھ نکاح ہوتا ہے. یہ بڑی جہالت کی بات ہے. میرے دوستو مجھے بڑا افسوس ہے مجھے بڑا دکھ ہے کہ بہت لمبا سارا وقت ہمارے سفر میں ضائع ہوگیا. اس لئے انہی چند گذارشات پہ میں ختم کرتا ہوں اور میں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں ظاہر صاحب اور ان کے بھائی خالد صاحب کو اور انکے معاونین کو کہ جنہوں نے ولادت علیؓ کے عنوان پہ یہ عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیا.

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.

شیعیت کو بے نقاب کرنے کیلئے

سپاہ صحابہؓ کے جرأت مند کمانڈو اور قائدین سپاہ صحابہؓ و شہدائے ناموس اصحاب رسول کے

امیر عزیمت
شہید ناموس صحابہؓ

ترجمان اہلسنت
جرنیل سپاہ صحابہؓ

حق گو گھر گھر پہنچانے کا عزم

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی

حضرت مولانا ایثار القاسمی شہید

بانی سپاہ صحابہؓ پاکستان کی مختصر سوانح حیات اور مسجد حق نواز شہید میں نماز جمعہ کے اجتماع سے آخری خطاب کتابی شکل میں دستیاب ہے
قیمت : ۴ روپے

کی مختصر سوانح حیات اور پاکستان نیشنل اسمبلی میں پہلا اور مداح صحابہؓ کے جلوس سے زندگی کا آخری خطاب کتابی شکل میں دستیاب ہے. قیمت : ۳ روپے

بے باک اور جرأت کا روشن ستارہ

حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب

نائب سرپرست اعلیٰ
سپاہ صحابہؓ پاکستان

یکم فروری ۱۹۹۱ء کو مسجد حق نواز شہید میں نماز جمعہ کے اجتماع سے یادگار خطاب اور مختصر سوانح حیات کتابی شکل میں دستیاب ہے
قیمت :- ۴ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ خلافت راشدہ ۲ ڈھاری روڈ واہ کینٹ پوسٹ شمس آباد ۱۹۰۱
ضلع بہاولپور فون ۲۰۲۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مؤرخ اسلام جانشین امیر عزیمت حضرت مولانا

ضیاء الرحمن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان

کا سرزمین جھنگ صدر میں یادگار تاریخی خطاب

شہادت سیدنا امیر حمزہ رضؓ

ولا نذیر لہ ولا وزیر لہ ولا مشیر لہ ولا معین لہ وصلِ علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء المبعوث الی کافۃ الناس بشیراً و نذیراً و داعیاً الی اللہ۔ و داعیاً الی اللہ۔ باذنہ وسراجاً منیراً۔ وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید۔ اولئک کتب فی قلوبھم الایمان۔ وقال فی موضع آخر ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون۔ صدق اللہ خالقنا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم و نحن علیٰ ذالک لمن الشھدین والشکرین والحمد للہ رب العالمین ۔

؎ زباں پر مؤمنوں کے جب بھی ذکر تاجدار آئے
تو اس کے بعد لازم ہے کہ ذکر چار یار آئے

؎ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ یاد واجب ہوں
پھر کیونکر نہ باغ مصطفیٰؐ میں بہار آئے

میرے واجب الاحترام بزرگو اور دوستو اصل میں یہاں تقریباً ساڑھے بارہ ایک بجے آگیا تھا۔ میں نے سوچا کہ کچھ وقفہ باقی ہے اس لئے میں حضرت مولانا حق نواز صاحبؒ اور ان کے رفقاء مجاہدین اسلام سے ملاقات کر کے آؤں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں میں ابھی تھانہ سٹی سے ہو کے آیا ہوں جس وجہ سے کچھ تاخیر ہو گئی۔ بہرحال میں نے ان نوجوانوں کے چہروں کو پڑھا ہے ان کے چہرے سے

صحابہؓ کی محبت کی خوشبو آرہی تھی۔ اور اُن کے دلوں میں یہ جذبہ یہ محبت یہ ایثار یہ ولولہ باقی ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کی ناموس کیلئے ہماری بوٹی بوٹی بھی ہو جائے تو یہ سعادت ہے اور اس کے لئے ہم گردن جھکانے کیلئے تیار ہیں۔ میرے دوستو اس شوال کے مہینے میں اسلامی تاریخ کا ایک جلیل القدر واقعہ جس کو جنگ اُحد کہا جاتا ہے۔ وہ پیش آیا اور اس جنگ میں سید الشہداء حضرت حمزہؓ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آج آپ کے سامنے ان شہداء کی تاریخ پیش کروں اور اس کے بعد جنگ کے موجودہ حالات پر آخر میں تبصرہ کرونگا اگر آپ توجہ سے میری باتوں کو سنیں گے تو ان شاء اللہ جنگ اُحد کے شہداء، انکی قربانیاں ان صحابہؓ کا ایمان ان کا ولولہ انکی محبت انکی رفاقت یہ سب کچھ آپکے سامنے آئیگا یہ صحابہؓ کی جماعت وہ جماعت تھی یہ جنگ اُحد وہی غزوہ ہے کہ جس غزوہ میں ایک صحابیؓ پہاڑ کی چٹان کے نیچے تڑپ رہا تھا اس جنگ میں تاجدار رسالت موجود تھے۔ ایک آدمی پانی کا مشکیزہ لے کر قریب سے گزرا اس ایک صحابیؓ کے جسم پہ ستر زخم تھے اور ان زخموں سے لہو کے فوارے نکل رہے تھے اس تڑپنے والے نے اس کو اشارہ کر کے بلایا وہ قریب پہنچا اس نے کہا تجھے پانی چاہیے۔ اُس تڑپنے والے نے کہا مجھے پانی نہیں چاہیے اس نے کہا تجھے دودھ چاہیے تو تڑپ رہا ہے اُس نے کہا دودھ بھی نہیں چاہیے۔ اس نے کہا مرہم پٹی کردوں اس نے کہا دوائی بھی نہیں چاہیے مرہم پٹی بھی نہیں چاہیے۔ اس نے کہا بتا تیرے جسم سے لہو کے فوارے نکلتے ہیں تو چاہتا کیا ہے۔ اس تڑپنے والے نے جو لفظ کہا وہ ایک، میرے دوستو عجیب لفظ تھا اُس کو حدیث میں لکھا گیا ہے۔ سنہرے الفاظ سے تاریخ میں موجود ہے کہ اُس تڑپنے والے نے کہا کہ اے جانے والے اے پانی والے پانی کو زمین پہ رکھ دے مجھے اپنے کندھے پہ اٹھالے میں چاہتا ہوں مرنے سے پہلے ایک دفعہ محمدؐ کا چہرہ دیکھ لوں۔ میرے دوستو اُس تڑپنے والے نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے ایک دفعہ نبوت کا دیدار کر لوں ایک دفعہ کملی والے کا چہرہ دیکھ لوں۔ اُس نے پانی کا مشکیزہ زمین پہ رکھا اور اس تڑپنے والے کو اپنے کندھے پہ اٹھایا اور جناب وہ چلتا چلتا پہاڑوں پہ چڑھتا ہوا حضورؐ کی خدمت میں لے چلا۔ حدیث میں موجود ہے کہ اُس تڑپنے والے نے دور سے جب نبوت کا چہرہ دیکھا اُس نے کہا مجھے چھوڑ دے میں پیدل نہیں جاؤنگا۔ میں گھسٹ کے جاؤنگا۔ میں تیرے کندھے پہ نہیں جاتا اُس نے اپنے کندھے سے اتار کر زمین پہ بٹھا دیا اب دیکھو وہ تڑپتا ہوا اور پتھروں پہ گھسٹتا ہوا وہ تڑپنے والا نبیؐ کی خدمت میں چلا۔ حضور علیہ السلام

رونق افروز ہیں ایک چٹان پہ۔ آپ کے قدم زمین پہ لٹک رہے ہیں۔ یہ آپ کے قریب گیا۔ حضورؐ کے پاس پہنچا اس نے اپنے رخساروں کو حضورؐ کے پاؤں کے تلوؤں کے ساتھ لگایا اور حضورؐ نے دیکھا۔ حضورؐ نے غور کیا فرمایا لوگو یہ تو زیاد ابن سکن ہے۔ یہ تڑپ رہا ہے کسی نے جنتی دیکھنا ہو تو زیاد کے چہرے کو دیکھ لے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے جنتی دیکھنا ہو زیاد کے چہرے کو دیکھ لو۔ یہ زیاد سیدھا جنت میں جا رہا ہے اسی حالت میں اس زیاد کی جان نکل گئی تو کہنے والے نے کہہ دیا۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے

یہی دل کی حسرت یہی دل کی آرزو ہے۔

یہ نبیؐ کا عشق تھا یہ پیغمبرؐ کی محبت تھی یہ نبیؐ کا پیار تھا۔ میرے دوستو یہ واقعہ جنگ احد کا ہے آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ احد کو احد کیوں کہتے ہیں۔ توجہ سے بات سمجھیں۔ احد عربی زبان کا لفظ ہے احد احد سے ہے۔ احد کا معنی ایک ہوتا کیونکہ احد کا معنی ایک ہے۔ اس لئے احد کا معنی بھی ایک ہے اس کو احد کہا جاتا ہے۔ احد کا معنی اکیلا یہ چونکہ اکیلا پہاڑ ہے اس لئے اسکو احد کہا جاتا ہے دوسری بات کہ اس احد کی لڑائی کا واقعہ کیوں پیش آیا آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جنگ بدر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں میں فتح و نصرت والا پرچم آپ کے نبوت والے ہاتھوں میں آیا اور مشرکین مکہ کے تقریباً ستر بڑے بڑے سردار ذبح کر دیئے گئے اور اسلام کی فتح کا پرچم پورے عرب کی وادیوں میں لہرا دیا گیا اور عرب کے مشرکین پہ سکتہ طاری ہو گیا اور میرے دوستو یہ مشرکین مکہ کو بڑی تکلیف تھی کہ جناب ہمارے سردار مارے گئے۔ ابوجہل ذبح ہو گیا عطیہ ذبح ہو گیا۔ عطیہ ذبح ہو گیا۔ ولید ذبح ہو گیا۔ شیبہ ذبح ہو گیا اخنس شریک بن شریک ذبح ہو گیا۔ اب اس کا بدلہ لینے کے لئے لوگ جمع ہونے۔ مکہ مکرمہ میں مشرکین مکہ کا سردار اسوقت ابوجہل کی جگہ پر ابوسفیان تھا۔ وہ ابوسفیان جو بعد میں تاجدار رسالت کے قدموں میں آکر جھکا۔ وہ ابوسفیان جس نے بعد میں جنگ حنین میں حضور علیہ السلام سے جنت کا ٹکٹ حاصل کیا۔ وہ ابوسفیان آج میٹنگ کرتا ہے اور اس میٹنگ میں وہ قافلہ جو ملک شام سے آرہا تھا۔ اسلحہ سے لیس ہو کر جس قافلہ کا سارا سامان انہوں نے جنگ کرنے کیلئے محفوظ کر رکھا تھا اس جنگ کے سامان کو جمع کیا اور تین ہزار کا لشکر تیار کیا۔ تین ہزار کا لشکر تیار کر کے مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کیلئے انہوں نے فیصلہ کیا اس وقت حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ مکہ مکرمہ میں موجود

تھے۔ انہوں نے جب مشرکین مکہ کی اس میٹنگ کو دیکھا کہ قافلہ میرے بھتیجے پر حملہ کرنے کیلئے مدینہ کیطرف جارہا ہے تو حضرت عباسؓ نے ایک تیز رفتار قاصد بھیجا کہ وہ تیز رفتار قاصد جاکر حضورؐ کو اطلاع دے اگر عالم الغیب پیغمبرؐ ہوتا تو عباس کبھی بھی اپنا قاصد نہ بھیجتا عباس کو پتہ ہوتا کہ نبیؐ کو خود بخود پتہ چل جائے گا۔ حضرت عباس جانتے تھے کہ عالم الغیب اللہ کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ایک تیز رفتار قاصد مکہ سے چلا وہ تین دن کے بعد مدینہ میں پہنچا جب وہ مدینہ میں پہنچا اس نے حضرت عباسؓ کا پیغام دیا کہ مشرکین مکہ تین ہزار کا لشکر لیکر آپ کے مقابلے کیلئے مکہ سے چل پڑے ہیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی وقت مسجد نبوی میں تمام صحابہؓ کا اجتماع کیا اور اجتماع کرکے فرمایا کہ لوگوں بتاؤ ہمیں مشورہ دو کہ لڑائی کس طرح لڑنی چاہیئے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ میدان جہاد میں نکل کر لڑائی کریں گے کچھ نے کہا مدینہ میں رہ کر اردگرد خندق کھود کر اس کیلئے لڑائی لڑیں گے حضور علیہ السلام کی بھی اپنی ذاتی رائے یہ تھی کہ ہمیں مدینہ منورہ میں رہ کر لڑائی کرنی چاہیئے لیکن جو نوجوان بدر کے میدان میں نہیں جا سکے تھے۔ انکے قلب و جگر پہ شوق شہادت غالب تھا۔ وہ میدان کارزار میں اتر کر شہادت کا تمغہ لینا چاہتے تھے۔ وہ کفر سے باہم ہم کلام ہونا چاہتے تھے وہ دنیا نے کفر کو بتانا چاہتے تھے کہ جوانیاں اسلام کیلئے کٹ جایا کرتی ہیں۔ جوانیاں خون اسلام کیلئے بکھر جایا کرتا ہے۔ جوانیاں اسلام کے لئے مٹ جایا کرتی ہیں۔ جوانیاں دین پہ قربان ہو جاتی ہیں۔ بچے یتیم ہو جاتے ہیں۔ بیویاں بیوہ ہو جاتی ہیں۔ جوانیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ بڑھاپوں کے آسرے ٹوٹ جاتے ہیں۔ لیکن محمدؐ کا قرآن اونچی ہوتا ہے نبیؐ کا فرمان جوا ونچا ہوتا ہے۔

میرے دوستو یہ ایک ولولہ تھا یہ ایک شوق شہادت تھا۔ جس کی وجہ سے میرے دوستو چھوٹے چھوٹے بچے میدان جہاد میں آنے کیلئے تیار ہیں۔ نعمان ابن بشیر کو دیکھو ایک سعد ابن معاذ کے چھوٹے سے بچے کو دیکھو وہ بھی پیغمبرؐ کے پاس آیا کہ میں بھی جنگ میں جانا چاہتا ہوں۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک ہزار کا لشکر تیار کیا اور ایک ہزار کے اس لشکر میں کتنا سامان تھا۔ دو گھوڑے تھے ایک پیغمبرؐ دو جہاں کا گھوڑا تھا۔ ایک ابو دجانہ کا گھوڑا تھا۔ یہ دو گھوڑے تھے ان دو گھوڑوں کے علاوہ ستر اونٹ تھے اور اس کے علاوہ بعض علماء کہتے ہیں کہ تین سو اونٹ تھے۔ ۷۰ تلواریں تھیں یہ معمولی سامان تھا۔ فقر و درویشی کا عالم تھا کھانے کے لئے سامان پورا نہ تھا

پہننے کیلئے کپڑے پورے نہ تھے لیکن دوسری طرف دشمن تھا۔ تین ہزار کا لشکر تھا تین ہزار گھوڑے تھے۔ تین ہزار تلواریں تھیں۔ تین ہزار زرہیں تھیں۔ اور لڑکیاں رجز گانے کیلئے بدمعاشی کیلئے ساز بجانے کیلئے اُنکے ساتھ ہیں۔ لیکن یہ صحابہؓ ہیں۔ یہ میرے نبیؐ کا کمایا ہوا سرمایہ ہے یہ میرے پیغمبرؐ کی پونجی ہے۔ جب دن کو گھوڑے کی پشت پہ ہوتی ہے اور رات کو مصلے کی پشت ہوتی ہے۔ یہ نبیؐ کا سرمایہ ہے یہ پیغمبرؐ کا سرمایہ تھا۔ مدینہ منورہ سے چلنے لگے حضور علیہ السلام نے ان نوجوانوں کی رائے کو قبول کیا جب آپ چلنے لگے تو ایک صحابیؓ حضورؐ کے پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہؐ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کی رائے مدینہ میں رہ کر لڑنے کی ہے ہم آپکی رائے پر عمل کرتے ہیں۔ آپ کی رائے پہ ہم چلتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جب نبیؐ زرہ پہن لیتا ہے جب پیغمبرؐ کوئی بھی تلوار اُٹھا لیتا ہے اس کو اجازت نہیں ہوتی کہ وہ لڑائی سے پہلے لباس اتار دے یا لڑائی سے پہلے ہتھیار ڈالے۔ پیغمبرؐ اب ہتھیار پہن چکا ہے پیغمبرؐ اب زرہ پہن چکا ہے۔ نبی کارزار میں اُترے گا پیغمبرؐ اب اسلام اور کفر کی تفریق کا تماشا دنیا کو دکھائے گا۔ نبیؐ جرأت و استقلال کا سبق دنیا کو دے گا۔ پیغمبرؐ استقلال و استقامت کا وہ دریا بہا دے گا۔ کہ آنیوالی نسلیں اُس پیغمبرؐ کی عظمت کو سلام کرتی رہیں گے۔ میرے دوستو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُحد کے میدان کیطرف بڑھے۔ لڑائی کیلئے حضورؐ تشریف لے جا رہے ہیں۔ میرے دوستو کیا ولولہ تھا۔ چند قدموں پہ گئے۔ ایک میل پہ فاصلے پہ گئے ہونگے۔ کہ تین سو آدمی جنکا سردار عبداللہ ابن ابی منافقوں کا سردار تھا وہ اپنے ساتھیوں کو کہہ کر واپس لے گیا کہ چونکہ میری رائے پہ عمل نہیں کیا گیا۔ اس لئے میں واپس چلتا ہوں منافق علیحدہ ہو گئے صحابیؓ سات سو رہ گئے۔ سات سو صحابہؓ تین ہزار کا مقابلہ کرنے کیلئے میدان کارزار میں اُترے وہ اُحد کے پہاڑ پہ پہنچے اُحد کے پہاڑ پہ پیغمبرؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جا کر پڑاؤ ڈالا۔ دشمن بھی آگئے۔ میرے دوستو اُن دشمنوں میں عرب کا رواج تھا کہ جب مسلمان میدان میں آتے کافر بھی میدان میں آتے ہر آدمی کُلّ مِن مُبارِک کہتا۔ ھل من مبارک کا معنی یہ ہے کہ ہے کوئی میرا مقابلہ کرنے والا۔ سب سے پہلے ھل من مبارک کہنے کے لئے میرے دوستو ایک مشرکوں کا سردار نکلا اُس مشرکوں کا سردار جس وقت باہر نکل کر ھل من مبارک کہتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا علیؓ میدان میں آ علیؓ میدان میں آیا۔ شیرِ خدا میدان میں آیا۔ تلوار نبیؐ کی لے کر میدان میں آیا۔ ذوالفقار حیدری

کا حامل میدان میں آیا۔ علیؓ نے ایک وار کیا۔ دشمن کے ٹکڑے ہو کر زمین پر گرے۔ دوسرا آیا۔ جب دوسرا۔۔۔ اترا۔ پیغمبرؐ نے فرمایا حمزہؓ اس کو چنے چبادے۔ ہائے نبیؐ کا سگا چچا حمزہؓ ہے میدان میں اترتا ہے میدان میں اتر کر ایک کا کا سر کاٹتا ہے پھر دوسرا آیا اس کا سر کاٹتا ہے حمزہؓ شیر بن کر میدان میں اترتا ہے۔ پھر تیسرا آیا۔ پیغمبرؐ نے تیسرے کیلئے ابو دجانہؓ سے کہا ابو دجانہؓ تم میدان میں آؤ۔ ابو دجانہؓ کون ہے وہ ابو دجانہ جس کو پیغمبرؐ نے اپنی تلوار عطا کی تھی۔ وہ ابو دجانہؓ نبیؐ کی تلوار لیکر میدان میں اترتا ہے ابو دجانہؓ ھل من مبارز کہنے والے کی گردن کے ٹکڑے کر دیئے اور تھوڑی دیر کے بعد ایک دشمن ابو دجانہ کے قریب سے گزرنا چاہتا تھا۔ ابو دجانہؓ نے اس پر تلوار چلانا چاہی نبیؐ نے روک لیا کہ ابو دجانہؓ یہ تلوار اس پر نہ چلا ابو دجانہؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ دشمن رسولؐ ہے یہ آپؐ کا دشمن ہے۔ نبیؐ نے فرمایا یہ میرا دشمن ہے لیکن یہ تیرا باپ ہے۔ نبوت کی تلوار تیرے باپ کی گردن پہ نہیں چل سکتی۔ ہائے میرے دوستو یہ پیغمبرؐ کا کمال تھا۔ ایک عورت آتی ہے ابو دجانہؓ اس کی عورت کی گردن پہ تلوار چلانا چاہتا ہے لیکن ابو دجانہؓ کے ضمیر نے کہا یہ تلوار نبیؐ کی ہے۔ کسی عورت کے گلے پہ نہیں چل سکتی۔

میرے دوستو اب دیکھو ۷ پہلوان آئے، پہلوانوں نے ۷ اصحابہؓ کا مقابلہ کیا۔ بالآخر وہ پہلوان چت لیٹ گئے ان کی گردنیں کٹ گئیں ان کا غرور لوٹ گیا۔ ان کے پرخچے اڑ گئے اور محمدؐ کے صحابہؓ کا پرچم بلند ہو گیا۔ میرے دوستو! یہ سات سو صحابہؓ تھے۔ یہ وہی احد کی لڑائی ہے۔ اسی احد کی لڑائی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام درمیان میں کھڑے ہیں۔ دشمنوں کا ہجوم ہو گیا۔ نبیؐ کے اوپر پیغمبرؐ کے اوپر دشمنوں کا ہجوم ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اوئے لوگو کون ہے تم میں سے جو مجھ پہ جان دے ہائے تاریخ کہتی ہے کہ سات انصاریوں کے نوجوان آئے پیغمبرؐ کے نبیؐ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ تیر آتا ہے وہ نبیؐ کے سامنے کھڑے ہیں۔ تیر انکے حلق سے پار گزر جاتا ہے ایک زمین پہ گرتا ہے دوسرا آتا ہے وہ بھی زمین پہ گرتا ہے۔ تیسرا آتا ہے وہ بھی زمین پہ گرتا ہے سات انصاری آئے ہائے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑے لیکن میرے پیغمبرؐ پہ آنچ نہیں آنے پائی ان لوگوں کو کیا کہتے ہو یہ لوگ وہی تھے۔ میرے دوستو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کہا تھا۔ فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ موسیٰ کے حواریوں نے کہا تھا موسیٰ جا

تو اور تیرا خدا لڑے اور مجھے بتاؤ دنیا میں کسی نبی کا کوئی یار ایسا ہو کسی نبی کا ساتھی ایسا ہو کسی نبی کا صحابی ایسا ہو کسی نبی کے دوست ایسے ہوں نبی کھڑا ہے۔ ایک آتا ہے جان دیتا ہے دوسرا جان دیتا ہے۔ تیسرا جان دیتا ہے۔ آجکل مردود آج متعہ کی اولاد آج رافضیت اور خمینی کا چیلا ان صحابہؓ کو برا کہے ایسے مردود پہ خدا کی لعنت ہے۔ صحابہؓ کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ میرے دوستو یہ لوگ یہ لوگ میدان چھوڑ کر بھاگ سکتے ہیں۔ یہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ خمینی کہتا ہے کہ اُحد کے میدان میں یہ صحابیؓ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ جن کے ٹکڑے پہاڑوں پہ بکھر گئے۔ جنکی لاشوں کے ٹکڑے بکھر گئے جن کے ہاتھ علیحدہ تھے جن کے پاؤں علیحدہ تھے۔ جنکی آنکھیں علیحدہ تھیں۔ جنکے جگر نکال کر چبائے گئے وہ میدان سے بھاگ گئے تھے (نہیں) ایسی جماعت چشم فلک نے نہیں دیکھی قرآن پاک نے فرمایا۔ اولئک کتب فی قلوبھم الایمان یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں میں ایمان اتارا سخ ہو چکا ہے۔ انکی چمڑیاں اُدھڑ جائیں گی۔ لیکن ایمان انکے دلوں سے نکل نہیں سکتا۔ میرے دوستو ایک عورت ہے ۹۰ سال اُس بوڑھی عورت کی عمر ہے کتنی عمر ہے (۹۰ سال) وہ بھی اس جنگ میں موجود ہے وہ بھی اس لڑائی میں موجود ہے ۹۰ سال وہ مدینہ سے چلتی ہے ایک آدمی نے اُس عورت سے کہا مدینہ منورہ میں کہ اماں تیرا نام ام عمارہ تو نہیں ہے اُس نے کہا ہاں میرا نام ام عمارہ ہے۔ میرا نام ام عمارہ ہے۔ اُس نے کہا کہ اگر تیرا نام ام عمارہ ہے تو تیرا جوان بیٹا جہاد میں گیا تھا وہ شہید ہو چکا ہے ایک آدمی نے کہا تیرا خاوند بھی شہید ہو گیا ایک نے کہا تیرا بھائی بھی شہید ہو گیا ہے ان تمام نے کہا علیحدہ علیحدہ شہید ہو گئے۔ لیکن وہ ۹۰ سال کی بوڑھی لاٹھی ٹیکتے ہوئی مدینہ سے باہر نکلتی ہے اُحد کے پہاڑوں کے قریب پہنچتی ہے ہر ایک سے پوچھتی ہے۔ حضورؐ کا کیا حال ہے۔ مدینہ میں شیطان نے خبر مشہور کر دی تھی کہ حضورؐ دنیا سے چلے گئے اُس عورت کو پتہ تھا کہ میرا بیٹا شہید ہو گیا میرا بھائی شہید ہو گیا میرا خاوند شہید ہو گیا۔ میرا باپ شہید ہو گیا لیکن اس بوڑھی عورت نے کہا کہ مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ حفیظ جالندھری نے اس کا نقشہ عجیب کھینچا ہے۔ حفیظ کہتا ہے کہ

چلی تھی اک ضعیفہ جستجوئے حال کرنے کو
کسی اچھی خبر کا بڑھ کر اقبال کرنے کو

گئے تھے جنگ میں اُسکا برادر اور شوہر بھی
نچھاور کر دیئے تھے اُس نے فرزندوں کے گوہر بھی

ملے اُن سب کے رستے میں شہادت کے پیام اسکو
سنائی ہی سناتے جا رہے تھے خواص و عام اس کو

مگر اسکی زباں پر ایک ہی اسم گرامی تھا
اُسی کا نام نامی تھا جو مظلوموں کا حامی تھا۔

بھائی کا نہ بیٹیوں کا نہ شوہر کا خیال آیا
رسول اللہؐ کیسے ہیں یہی لب پہ سوال آیا

لوگوں نے کہا حضورؐ زندہ ہیں کہا چل کر،

دکھا دو مجھ کو صورت کملی والے کی
میری تاریک آنکھوں کو ضرورت ہے اُجالے کی

نظر آیا کہ جلوہ فگن نور تجلی ہے
پکار اُٹھی کہ اب میری تسلی ہی تسلی ہے۔

اگر حضورؐ زندہ ہیں تو سارا جہان زندہ ہے
حضورؐ زندہ نہیں ہیں کوئی چیز زندہ نہیں ہے

ایک عورت ہے ۹۰ سال اس بوڑھی کی۔ عورت ہے اُحد کی لڑائی میں اس کے ایمان کو دیکھو! اس کے ولولہ کو دیکھو اس کی محبت کو دیکھو۔ ایک اور آدمی ہے حدیث میں آتا ہے جب جنگ ختم ہوگئی لاشوں کو جمع کیا جا رہا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک صحابی کو حکم دیا کہ جاؤ جاکر سعد ابی ربی کو تلاش کرکے لاؤ۔ صحابیؓ کہتے ہیں کہ میں سعد ابن ربیؓ کو تلاش کرنے گیا۔ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ جب سعدؓ تجھے ملے اس کو میرا اسلام کہنا۔ صحابیؓ کہتے ہیں کہ میں لاشوں میں دیکھتا رہا مجھے سعد کی لاش نہیں ملی۔ میں نے زندوں میں دیکھا مجھے سعد نہ ملا۔ تو میں زخمیوں میں گیا تو میں نے کیا دیکھا کہ، آدمی زخمی ہیں اُن زخمیوں کے نیچے سعد ابن ربی تڑپ رہا ہے میں نے نیچے سے سعد کو نکالا اور نکال کر میں نے کہا کہ سعد تجھے پیغمبرؐ نے سلام بھیجا ہے۔ کہنے لگا کہ میں نے جب دیکھا کہ سعد کو جب نبیؐ کا سلام آیا۔ سعد جوش سے اُٹھتا ہے زخمی شیر کی طرح اُٹھنا چاہتا ہے اُس نے کہا نبیؐ نے مجھے سلام بھیجا ہے سعد اٹھتا ہے لیکن تڑپ کے زمین پہ گر پڑتا ہے۔ جب اس سے اُٹھا نہ گیا تو سعد نے کہا۔ اے نوجوان جا میرے پیغمبرؐ کو میرا اسلام کہنا اور میرے نبیؐ کو کہنا کہ میرے لئے دُعا کریں اور میری قوم کے انصاریوں کو جمع کرنا اور جمع کرکے کہنا کہ انصاریو میرے نبیؐ کے نام پہ کٹ جانا مٹ جانا لٹ جانا ذبح ہو جانا لیکن میرے نبیؐ پہ اگر حرف آیا تو قیامت کے دن تمہارا سردار تمہارے گریبانوں کو پکڑے گا۔ صحابیؓ کہتے ہیں کہ سعد ابن ربیؓ کا یہ پیغام لے کر میں حضورؐ کے پاس پہنچا میں نے حضورؐ کو سعد کا سلام دیا اور میں نے پورا واقعہ سنایا۔ حضورؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے نبوت نے ہاتھ اٹھائے فرمایا اے اللہ میں سعد سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا۔ حدیث میں آتا ہے کہ وہی صحابیؓ کتابوں میں موجود ہے جو سعدؓ کو لینے گیا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہا تھا میں نے کیا دیکھا کہ صدیق اکبرؓ اپنے مکان

کے دروازے کے سامنے ایک چٹائی بچھا کر لیٹے ہوئے ہیں میں قریب گیا تو میں نے کیا دیکھا کہ چھوٹی سی بچی ہے جو ابوبکرؓ صدیق کے سینے پہ کھیل رہی ہے۔ ابوبکرؓ اُس بچی کو چومتے ہیں۔ اُس کو بوسہ دیتے ہیں۔ اس کو سینے سے لگاتے ہیں۔ میں نے کہا اے ابوبکرؓ یہ آپ کا بچی ہے۔ ابوبکرؓ کی جیخ نکل گئی صدیقؓ نے کہا یہ بچی میری نہیں یہ سعد ابن ربیؓ کی یتیم بچی ہے۔ میں اس لئے سینے سے لگاتا ہوں کہ سعد کا آخری وقت آیا اُس نے یہ تو کہا کہ میرے نبیؐ کی حفاظت کرنا اُس نے یہ نہیں کہا کہ میری بچی کا خیال کرنا ہائے وہ یتیم بچی کو چھوڑ کر دنیا سے چلا گیا اور دنیا کو بتا دیا کہ محمدؐ اگر باقی ہے سارا جہاں باقی ہے اگر پیغمبرؐ باقی نہیں نہ بچی کی پرواہ ہے نہ کسی دنیا کی دولت کی پرواہ ہے۔ میرے دوستو! نبیؐ کا عشق تھا۔ ایک عورت کا ایمان دیکھو ایک لڑکے کا ایمان دیکھو حنظلہ کا واقعہ آپ نے سنا ہے آج تو مر جائے تیرے رشتہ دار روئیں۔ میں مر جاؤں میرے رشتے دار روئیں۔ قربان جائیں۔ ان صحابہؓ پر کہ جن کے انتقال پہ خود کملی والے روئے۔ جن کے انتقال پہ آسمان کے فرشتے جنازہ پڑھنے کیلئے آئے۔ جب سعد ابن معاذ کا جنازہ مدینہ کی گلیوں سے اٹھا حضورؐ نے فرمایا۔ اوئے سعد کی موت سے آج عرش الٰہی کانپ رہا ہے۔ اور پیغمبرؐ اس جنازے میں ایڑیا اٹھا اٹھا کے چلتے تھے۔ صحابہؓ نے پوچھا آپ ایڑیاں کیوں اٹھاتے ہیں فرمایا کہ سعدؓ کا جنازہ پڑھنے کیلئے آج آسمانوں سے ستر ہزار فرشتہ آیا ہے۔ میں ایڑیاں اٹھاتا ہوں کہ کسی فرشتے کے پَر پہ محمد کا قدم نہ آجائے۔ یہ اُحد کی لڑائی ہے۔ یہ ایمان ہے میرے دوستو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ حضرت حمزہؓ پہلوان مدینہ پہلوان مکہ حضرت حمزہؓ پیغمبرؐ کا سگا چچا حضرت حمزہؓ جسکی لاش کے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ جسکی لاش کو لاوارث بنا دیا گیا۔ جسکی لاش پہ کملی والے کی آنکھوں پہ آنسو آئے۔ جسکی لاش پہ نبوت نے دکھ کا اظہار کیا۔ میرے دوستو وہ حمزہؓ بھی اس لڑائی میں شریک ہے۔ ایک بات ذہن میں رکھیں ایک آدمی کا نام تھا۔ طعیمہ بن ابی، طعیمہ بن ابی کے سگے چچا کو بدر کے میدان میں حضرت حمزہؓ نے قتل کیا تھا۔ طعیمہ بن ابی کے چچا کو حضرت حمزہؓ نے بدر کے میدان میں قتل کیا تھا اور ہندہ ایک عورت تھی اس کے باپ عطبہ کو بھی حضرت حمزہؓ نے بدر کے میدان میں قتل کیا تھا۔ طعیمہ نے اپنے غلام وحشی بن حرب سے کہا کہ جس اُحد کی لڑائی میں اگر تو میرے چچا طعیمہ کا بدلہ لے اور حمزہؓ کو قتل کر دے اور اسکی لاش کی بیحرمتی کرے تو میں تجھے آزاد کر دونگا۔ یہ دونوں کفر کے ستون ہیں ان دونوں نے کرائے کرائے کا ایک قاتل وحشی تلاش کیا کہ نبیؐ کے چچا کے ٹکڑے کر دیئے میرے دوستو حضرت حمزہؓ نے ھل من

مبارک کہنے والے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ ھل من مبارز کہنے والے کے غرور کو خاک میں ملا دیا۔ حمزہؓ
ایک دوسرے معرکہ میں جانا چاہتا ہے کہ پہاڑ کے دامن میں ایک چٹان کے پیچھے وحشی بن حرب چھپا بیٹھا ہے
میرے دوستو حمزہ گزرنا چاہتا ہے اس وحشی نے ایک خنجر نکالا۔ نکال کر حضرت حمزہؓ کی کمر پہ مارا وہ خنجر
کمر پہ لگا دوسری طرف نکل گیا اور بعض کتابیں کہتی ہیں وہ خنجر ایک پہلو سے لگا اور پچھلی طرف سے نکل گیا
وہ خنجر لگنے کی دیر ہے پیغمبرؐ کا سگا چچا زمین پہ گر پڑتا ہے۔ وہ وحشی دیکھتا ہے کہ نبیؐ کا چچا زمین پہ
گرا پڑا ہے۔ میرے دوستو اس کو جرأت نہیں ہوئی۔ تو وحشی حضرت حمزہؓ کی لاش کو گھسیٹ کر ان
پہاڑوں سے ہٹا کر ایک دوسری طرف لے گیا۔ اور حمزہؓ کے جسم پر بیٹھ کر اس نے حضرت حمزہؓ کے سینے کو
چاک کیا۔ چاک کرنے کے بعد اس نے اندر سے جگر نکالا جگر نکال کر طعیمہ بن ربیع کو بلایا۔ ہندہ کو بلایا۔
ہندہ نے وہ جگر پیغمبرؐ کے سگے چچا کا لیکر چبانا چاہا لیکن وہ چبایا نہیں گیا۔ طعیمہ نے اسی وقت وحشی بن
حرب کو آزاد کر دیا۔ کہ تو نے میرے چچا کا بدلہ لے لیا۔ اب میرے دوستو اگر بات صرف اتنی ہوتی تو
اتنی بڑی بات نہ ہوتی لیکن اتنی بات صرف تھی۔ ان دشمنانِ رسالتمآبؐ نے پیغمبرؐ کے سگے چچا کو ان
پہاڑوں سے ہٹا کر دوسری وادی میں لیجا کر اس کے ناک کاٹنے شروع کئے دیکھئے ظلم کی انتہا کو دیکھو۔
استبداد کی انتہا کو دیکھو کہ ان ظالموں نے پیغمبرؐ کے سگے چچا کا یہ بازو پہلے کاٹا پھر دوسرا بازو کاٹا۔ اس
بازو کو کاٹ کر اس بازو کے ٹکڑے ٹکڑے کئے۔ اب دیکھئے ایک ایک بوٹی کے ٹکڑے ہوتے ہیں یہ نبیؐ
کا سگا چچا ہے یہ پیغمبرؐ کا سگا چچا ہے یہ نبیؐ سے محبت کرنیوالا ہے یہ نبیؐ سے پیار کرنیوالا ہے یہ وہی چچا
ہے کہ جس چچا نے دیکھا تھا کہ ابوجہل نے نبوت کے چہرے پہ نجاست کا ڈھیر ڈالا ہے۔ تو یہ چچا آکر کہتا تھا۔
بھتیجے میں تیرے نام پہ کٹ جاؤنگا اگر آج کے بعد ابوجہل نے تجھے برا کہا تو ابوجہل کی میں دھجیاں
اڑا دونگا تو نبیؐ نے کہا تھا چچا تیری اس ہمدردی سے میں خوش نہیں ہوں میں چاہتا ہوں کہ تو کفر کی
دلیز کو چھوڑ کر محمدؐ کے دروازے پہ آجائے اور کلمہ پڑھ لے تو جنت کا وارث بن جائے دوسرے
دن حمزہؓ آیا اور محمدؐ کا کلمہ پڑھ کے حمزہ مسلمان ہوگیا تھا اور نبیؐ نے کہا تھا لوگو حمزہؓ میرا چچا ہے کوئی
میرے چچے حمزہؓ جیسا چچا تو پیش کر کے دکھائے۔ حضرت حمزہؓ کی لاش کا معائنہ ہوتا ہے۔ حضرت حمزہؓ
کا بازو کاٹ دیا گیا۔ دوسرا بازو کاٹ دیا گیا۔ اب دیکھو حضرت حمزہؓ کی انگلیوں کو ظالموں نے
علیحدہ کیا۔ اس طرح کاٹا یہ دیکھو بازو کی بوٹیاں ہوگئیں پھر دوسرے بازو کی بوٹیاں کر دی گئیں۔

پھر ناک کاٹا پھر کان کاٹا پھر آنکھیں نکال دیں پھر بازوؤں کے ٹکڑے کر دیئے۔ پھر جناب عالی ٹانگوں کے ٹکڑے کر دیئے۔ ٹخنوں کو علیحدہ کر دیا۔ جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان ٹکڑوں کو پہاڑوں پہ بکھیر دیا۔ ان ٹکڑوں کو پتھروں پہ بکھیر دیا اور میرے دوستو جب پتھروں پہ پیغمبرؐ کے سگے چچا کے ٹکڑے بکھر گئے وہ منظر کتنا عجیب ہوگا۔ وہ موقع کتنا عجیب ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا لاشوں کو جب تلاش کرنے کا موقع آیا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا تھا۔ اے علیؓ جاؤ چچا حمزہؓ کی لاش کو تلاش کرو۔ پیغمبرؐ کو پتہ ہوتا نبی عالم الغیب ہوتا تو پیغمبرؐ کو پتہ چل جاتا کہ چچا کے ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ حضرت علیؓ تشریف لائے چچا کی لاش کو تلاش کرنے آئے جب انہوں نے پہاڑ کے ایک دامن میں دیکھا کہ ایک کپڑا لپٹا ہوا ہے اس کپڑے سے لہو نکل رہا ہے حضرت حمزہؓ قریب آئے کسی نے کہہ دیا علیؓ یہ آپ کا چچا ہے حضرت حمزہؓ نے روتے ہوئے جب اس کپڑے کو ہٹایا تو ٹکڑے دیکھے کپڑے کو ہٹایا آنکھیں علیحدہ دیکھیں۔ پاؤں علیحدہ دیکھے ہاتھ علیحدہ دیکھے علیؓ زار و قطار رونے لگے اور پیغمبرؐ کے پاس گئے اور جا کر کہا کہ یا رسول اللہؐ میں چچا کی لاش آپ کے پاس نہیں لا سکتا۔ حدیث میں آتا ہے حضورؐ کے پاس حضرت علیؓ نے جا کر جب پورا واقعہ بیان کیا۔ حضورؐ خود آئے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے چچا کے ٹکڑوں کے اوپر آ کر کھڑے ہو گئے۔ کپڑا ہٹایا آنکھیں علیحدہ تھیں ہاتھ علیحدہ تھے پاؤں علیحدہ تھے۔ یہ جو ہار یہاں پڑا ہوا تھا۔ یہ کوئی ہار پھولوں کا ہار نہیں تھا۔ یہ ہار کوئی زیورات کا ہار نہیں تھا یہ ہار کوئی چاندی کے زیورات کا نہ تھا۔ یہ سونے کے گنگنوں کا ہار نہ تھا۔ یہ پیغمبرؐ کے چچا کی بوٹیوں کا ہار تھا۔ میرے دوستو یہ عشق و محبت کی باتیں ہیں یہ پیغمبرؐ کے نام پہ مرنے کی بات ہے۔ بتاؤ حمزہؓ کی ذات کا کوئی فائدہ تھا۔ حمزہؓ کوئی مربعہ لینا چاہتا تھا۔ حمزہؓ کوئی دولت لینا چاہتا تھا۔ حمزہؓ کوئی چوہدراہٹ چاہتا تھا۔ حمزہؓ کسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ نہیں حمزہؓ اپنے پیغمبرؐ کے قدموں پہ کٹنا چاہتا تھا۔ نبیؐ کے دشمنوں کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ حمزہؓ خدا کی توحید کے نام کو اونچا کر کے دنیا میں سرخرو ہونا چاہتا تھا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب پیغمبرؐ نے اپنے چچا کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو نبیؐ بے ساختہ آنسوؤں کو ضبط نہ کر سکے۔ نبیؐ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی قطاریں لگ گئیں۔ پیغمبرؐ چچا کے ٹکڑوں کو دیکھ کر زار و قطار رونے لگے۔ نبیؐ نے دیکھا کہ میرے چچا کے ٹکڑے پڑے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ اسی وقت حضورؐ کی زبان سے نکلا۔ فرمایا او لوگو گواہ ہو جاؤ قیامت تک آنے والے شہیدوں کا سردار میرا یہ چچا ہوگا۔ نبیؐ نے سید الشہداء

کس کو کہا حضرت حمزہ کو، حضرت امیر حمزہؓ کو پیغمبرؐ نے سید الشہداء کہا۔ جس کو نبی شہیدوں کا سردار کہے اس سے زیادہ مظلوم کوئی شہید ہو سکتا ہے (نہیں) نبیؐ کے چچا کی مظلومیت کو چھپانے کیلئے تو دس محرم کی شہادت کو سید الشہداء کہتا ہے اور تجھے دس محرم کا شہید یاد ہے جس کی شہادت پر حق ہے تجھے دس محرم کا شہید یاد ہے تجھے نبی کے چچا کے ٹکڑے یاد نہیں آتے۔ تجھے پیغمبرؐ کے چچا کی لاش کی بوٹیاں یاد نہیں آتیں تجھے نبیؐ کے چچا کے وہ بار بوٹیوں کے یاد نہیں آتے تجھے پیغمبرؐ کے چچا کے خون آلود کپڑے یاد نہیں آتے تجھے وہ منظر یاد نہیں آتا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جاؤ زبیر میری پھوپھی کو اپنی ماں کو اپنے بھائی کی لاش پہ نہ آنے دو کہیں اگر ماتم نہ کرے کہیں اگر سینہ کوبی نہ کرے کہیں اگر چہرے کو نہ نوچے بالوں کو نہ نوچے حفیظ جالندھری کہتا ہے۔ توجہ کریں۔

ہوا حمزہؓ کی میت پر گزر شانِ رسالت کا — تاثر بھی زمیں کا مہر تاباں کی جلالت کا
سفیہ بنت عبدالمطلب ہمشیر حمزہؓ کے — بہت تھی انکے دل میں الفت و توقیر حمزہؓ کی
زبیر ان کے پسر تھے پاس حضرت کے — ہوئے اُن پہ ہویدا اس گھڑی احساس حضرت کے
کہا روکو میری پھوپھی کو میت پر نہ آنے دو — دل زخمی کو انکے نیا غم نہ کھانے دو
پسر نے جا کہ مادر کو مگر حیں وقت سمجھایا — تو قلب مسلمہ ہر حال میں صبر آزما پایا
گئیں وہ میت حمزہؓ پر نہ روئی نہ چلائی — نظر چہرے پہ ڈالی اور فاتحہ پڑھ کر چلی آئیں

پسر نے جا کے کہا تھا ماں نبیؐ نے روکا ہے کہ بھائی کی لاش پہ نہ جا لیکن صفیہ نے یہ کہہ کر اجازت مانگی کہ میرے نبیؐ کو کہہ دو کہ میں رونے نہیں آؤنگی میں ماتم کرنے نہیں آؤں گی۔ میں سینہ کوبی کرنے نہیں آؤں گی۔ میں بال نوچنے نہیں آؤں گی۔ میں اپنے بھائی کے ٹکڑوں پہ آؤں گی۔ لیکن بھائی کے ٹکڑوں کو مبارک دینے آئی ہوں۔ میرے دوستو اگر ماتم جائز ہوتا میرے پیغمبرؐ آج اپنے چچا کے ٹکڑوں پہ کھڑے ہو کر ماتم کرتے اگر سینہ کوبی جائز ہوتی تو صفیہ سینہ کوبی کرتی۔ میرے دوستو ماتم کرنا جائز ہوتا علیؑ اپنے چچا کے ٹکڑوں پہ ماتم کرتا۔ ماتم جائز ہوتا حسینؑ ماتم آج کرتا۔ عباسؑ ماتم آج کرتا حسنؑ ماتم آج کرتا نبیؐ ماتم آج کرتا جب پیغمبرؐ نے ماتم نہیں کیا۔ صفیہ نے ماتم نہیں کیا۔ تو دنیا کو بتا دیا عشق و محبت ماتم کرنے میں نہیں ہے عشق و محبت ناچنے گانے میں نہیں ہے۔ عشق و محبت چیخنے چلانے میں نہیں ہے۔ اس لئے ہم۔ ؎ زندہ جاوید پر ماتم نہیں کرتے۔

میرے دوستو حضرت حمزہ سید الشہداء ہیں۔ مجھے حضرت حمزہؓ کی شہادت کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے میرے دوستو مجھے اس بات کا بڑا دکھ ہوتا ہے آج ایسے شہیدوں کو فراموش کر کے تارہ شوال گزر گیا یہ شوال کا مہینہ حضرت حمزہؓ کی شہادت اس مہینے کی تارہ تاریخ کو ہوئی۔ آج اتیس ہے۔ دو دن گزرے حضرت حمزہؓ کی شہادت کا دن گزر رہا ہے۔ آپ کو تکلیف ہوئی۔ ریڈیو کو تکلیف ہوئی (نہیں) ٹی وی کو (نہیں) پولیس کو (نہیں) فوج کو (نہیں) ملاں کو (نہیں) پیر کو (نہیں۔ دوکاندار کو (نہیں) چوہدری کو (نہیں) نواب کو (نہیں) رئیس کو (نہیں) ہوئی تکلیف کیوں۔ نبیؐ کے چچا کے ٹکڑے ہیں تکلیف کیوں ہو پیغمبر کے سید الشہداء کے ٹکڑے ہیں۔ تکلیف تجھے کیوں ہو تو تو رافضیت کے سیلاب میں بہہ گیا ہے۔ تو تو رافضیت کے جراثیم کو اپنا گیا ہے۔ تجھے یاد نہیں آتا جس کی لاش پہ کھڑے ہو کر نبوت نے آنسو بہائے تھے۔ تجھے وہ یاد نہیں آتا۔ یہ جی دس محرم کا دن آ رہا ہے فوج کھڑی ہے پولیس کھڑی ہے۔ حضرت حسینؓ کا شہید ہونے حسینؓ کا درجہ حمزہؓ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ حسینؓ نواسہ رسولؐ ہے حمزہؓ چچا رسولؐ ہے۔ حسینؓ شہید جوانوں کا سردار ہے حمزہؓ قیامت تک آنے والے ہر بوڑھے اور جوان شہید کا سردار ہے۔ ہمیں اس حمزہؓ کے ٹکڑوں پہ بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ریڈیو میں کوئی مضمون آیا حمزہ کی شہادت کا (نہیں) کوئی ٹیلیویژن میں (نہیں) کوئی اخبار میں ایڈیشن چھپا ہو (نہیں) کیوں چھپے آپ لوگ اور ہم رافضیت کے جراثیم کا نشانہ بن چکے ہیں۔ رافضیت نے کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ کہاں کہاں روئیں گے میرے دوستو ابھی یہ جو حالیہ واقعہ پیش آیا رمضان المبارک میں جھنگ کے اندر ہمیں بڑا افسوس ہے کہ شیعہ مذہب جس کی بنیاد جھوٹ پر رکھی گئی ہے شیعہ مذہب بدتر اور شیعہ مذہب سے زیادہ جھوٹا مذہب کائنات میں آج تک معرض وجود میں نہیں آیا۔ ان سے یہ کوئی توقع نہیں جو قرآن کے معاملے میں جھوٹ بولے خدا کے معاملے میں جھوٹ بولے شہیدوں کے معاملے میں جھوٹ بولے ان سے کیا توقع ہے کہ اس قتل کے معاملے میں وہ سچ بولیں۔ وہ اس قتل کے معاملے میں بھی جھوٹ بولیں گے۔ جو واقعہ کیں رمضان کو یہاں پیش آیا مجھے وہ واقعہ نہیں دہرانا۔ آپ لوگوں کو اس واقعہ کا مجھ سے زیادہ پتہ ہوگا۔ لیکن مجھے یہ ضرور پتہ ہے کہ یہ FIR جو اس مقدمہ کی کاٹی گئی ہے۔ یہ اسی طرح جھوٹی ہے جیسطرح شیعہ مذہب جھوٹا ہے یہ اسی طرح جھوٹی ہے جیسطرح شیعہ مذہب جھوٹا ہے اس کے جھوٹا ہونے میں کوئی شک نہیں۔ FIR جھوٹی درج کرنے کے بعد پھر اصرار ہے ہمارے ملک کے کئی لوگوں کا کہ ملزموں کو سزا دو اور یہ کر دو وہ کر دو۔ میں حیران

ہوتا ہوا کہ آپ کے شہر کے بڑے بڑے آدمی جو سیاسی طور پر مولانا حقنواز صاحب سے اختلاف بھی رکھتے ہوں۔ ان کی زبانوں سے ہم نے سنا ہے کہ مولانا حقنواز اور اُنکے ساتھیوں پر قائم ہونے والا یہ مقدمہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔ یہ جھنگ کی انتظامیہ کیطرف سے رچایا گیا ہے۔ میرے دوستوں نے دو تین دن پہلے فیصل آباد کے ڈی آئی جی صاحب سے ملاقات کر کے میں نے ان سے کہا کہ یہ مقدمہ بڑی سنگین نوعیت کا ہے اس مقدمہ کو ایک عام ۳۰۲ کا مقدمہ نہ سمجھیں یہ بہت بڑا جھوٹا مقدمہ شیعہ کی مذہبی دشمنی کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ قرآن ہاتھ میں لیکر ہم فیصلہ کریں قرآن ہاتھ میں لے کر ہم فیصلہ کریں۔ ابھی تک جو تفتیش منظر عام پر آرہی ہے جو تفتیش ہو رہی ہے ہم اُس تفتیش کے مکمل ہونے سے پہلے کوئی بات کرنے کیلئے تیار نہیں (بالکل صحیح ہے) جب تک تفتیش مکمل نہ ہو ہم کوئی بات کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ہماری تفتیش جاری ہے ہمارا موقف موجود ہے۔ وکلاء کا پینل موجود ہے گواہوں کی فہرست موجود ہے۔ ساری باتیں موجود ہیں۔ اگر اس تفتیش میں یا تفتیش کے فیصلے میں یا فیصلے کے بعد چالان کے مکمل کرنے میں جسطرح جھوٹا کیس مرتب کیا گیا۔ اگر اسی طرح جھنگ کے ڈپٹی کمشنر صاحب کیطرف سے جو دس محرم پچھلے محرم کا ہم لوگوں سے بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ اگر انہوں نے ذاتی دلچسپی سے اس مقدمہ کا حلیہ بگاڑا اور جھوٹے مقدمہ کا چالان مکمل کر کے عدالت میں بھیجا تو پھر ہم ایک بات وارننگ کے طور پر میں جھنگ کے ڈی سی کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ پھر ہم اپنے ستارہ آدمیوں کو پھانسی لگنے کیلئے تمہارے سپرد نہیں کریں گے۔ پھر پاکستان پورا پھانسی پہ چڑھے گا۔ تم یہاں بدمعاشی کرو۔ جھوٹ بولو بے ایمانیاں کرو اور اس کے بعد ہمیں دھوکہ دو فراڈ کرو مجھے بتاؤ جھنگ کے ڈی سی صاحب تم نے ہمارا مقدمہ ہماری طرف سے کیوں قائم نہیں کیا یہ پاکستان تمہارے باپ کی جاگیر ہے۔ سنی کیطرف سے تم مقدمہ قائم کیوں نہیں کرتے۔ ہم اس لئے خاموش ہیں کہ شہر کا امن تباہ نہ ہو ورنہ ہم تیری عدالت اور تیرے ڈی سی کے دفتر کو ایک منٹ میں ایسا سبق سکھا سکتے ہیں کہ تیری نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔ ایک بات ذہن میں رکھیں تفتیش جس نہج پہ ہو رہی ہے۔ ہماکر ذمہ دار آدمیوں نے کہا ہے کہ اُس کے بارے میں ہم مطمئن ہیں جس نہج پر تفتیش ہو رہی ہے ہم مطمئن ہیں۔ ہم تفتیشی افسر راسلہ صاحب کوئی الزام نہیں لگانا چاہتے وہ صحیح طریقے پر تفتیش کر رہے ہیں لیکن اس تفتیش کے بعد اگر دشمنی کی بنیاد پر جسطرح جھنگ کے ڈی سی صاحب نے دشمنی کی اور زخمی سنیوں کیطرف سے مقدمہ قائم نہیں ہونے دیا

اگر کل کو اسی دشمنی کی بنیاد پر وہ چالان کو مکمل کرنا چاہتے ہوں تو انکو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ پھر جنگ میں یا تم رہوگے یا ہم رہیں گے۔ (انشاء اللہ) جھنگ کے ڈی سی صاحب نے خالص جانبداری کا ثبوت دیا ہے۔ اور دس محرم کے موقع پر ہونیوالے واقعہ کی دشمنی اہلسنت سے لی ہے اس میں کوئی شک ہے (نہیں) اور باقی مجھے ابھی کسی نے کہا کہ تمہارے اوپر جھنگ میں داخلہ بندی ہو جائیگی میں نے ان سے کہا کہ مولانا حضوز صاحب جب تک جیل میں ہیں۔ میرا اصل مرکز جھنگ رہیگا۔ (انشاء اللہ) اور یہ بات انتظامیہ کو میں پہلے بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ تمہاری بھول ہے ہم تمہاری کسی پابندی کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ تم پابندی لگا کر دیکھ لو اگر تمہیں شوق ہے تو جھنگ میں پہلے بھی میرے داخلے بند ہوتے رہے ہیں۔ ٹھیک ہے لیکن مجھے تقریر سے کوئی روک سکا دنیا میں یہ زبان ہے اللہ تعالیٰ کی زمین ہے یہ پاکستان جمال ملک ہے۔ ہم نے قربانیاں دیکر حاصل کیا ہے کسی کا باپ بھی ہمیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے سے روک نہیں سکتا اور اگر تم اپنی بات پر بضد ہو گئے تو پھر ہم بھی مولانا حق نواز صاحب کے پاس جلنے کیلئے تیار ہیں (انشاء اللہ) لیکن جین کی نیند تمہیں بھی سونے نہیں دینگے۔ چونکہ مقدمہ سارا تفتیشی مراحل میں موجود ہے۔ اس لئے میں مقدمہ پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا ٹھیک ہے مقدمہ کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا چونکہ ڈی سی صاحب کا جانبداری کا ثبوت دے رہے ہیں۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آئندہ حالات اگر بگڑ گئے اس کی ذمہ داری ڈی سی پر ہو گی۔ اگر اس نے مقدمہ کی نوعیت میں اور مقدمہ کی تفتیش میں کوئی مداخلت کی اور جسطرح مقدمہ جا رہا ہے۔ اس کا میں کوئی تبدیلی کی کوشش کی تو اس کے بعد جو حالات خراب ہونگے اس کی ذمہ داری جھنگ کے ڈی سی پر ہو گی۔ اور او جیہڑا بینڈ ماسٹر ہے اوہدے تے وی ہوئے گی۔ او جانڈے او بینڈ ماسٹر نوں۔ او بینڈ ماسٹر نوں جانڈے او۔ (بالکل جانڈے ہاں) یہ پاکستان کی اتنی بزدل حکومت ہے اتنی بزدل حکومت اس ملک میں کبھی نہیں آئی۔ اس بزدل حکومت کا کام آج کل صرف یہ ہے کہ مسلم لیگ کے مردہ گھوڑے میں ہوا بھرے اس کے علاوہ اور کام نہیں ہے۔ کوئٹہ میں ۲۲ پولیس والوں کو قتل کرنیوالے غنڈوں کو شیعہ کے لانگ مارچ کی دھمکی پر رہا کرنیوالی بزدل حکومت ہم اس کے اقدام کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ جو نجو بھی بزدل ہے منیاد الحق بھی بزدل ہے ٹھیک ہے یا نہیں (ٹھیک ہے) تم غنڈوں کو چھوڑو۔ تم ڈاکوؤں کو چھوڑو تم بدمعاشوں کو چھوڑ دو اور تم حق نواز اور اس کے ۱۷ ساتھیوں کو بے گناہ جیل میں ڈالو اور پھر کہو ہم امن سے رہ جائیں گے۔

؎ ایں خیال است و محال است و جنوں

بات ٹھیک ہے (بے شک) یہ ایک دو اعلانات ہیں اور باقی میں اپنے سارے دوستوں سے درخواست کرونگا۔ کہ جب تک تفتیش مکمل نہیں ہوتی اس وقت تک امن و امان کا ثبوت دیں۔ کسی سے جھگڑنے کی ضرورت نہیں لڑنے کی ضرورت نہیں۔ جب تک تفتیش مکمل نہیں ہو جاتی۔ ٹھیک ہے جب نتیجہ آئے گا تو پھر دیکھیں گے۔ یہ اعلان سپاہِ صحابہؓ کیطرف سے میرے پاس پہنچا ہے کہ سپاہِ صحابہ جھنگ کیطرف سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ رات کو دس بجے سے لیکر ساڑھے دس بجے تک روزانہ ہر سنی اپنے مکان پر آذان دے تاکہ اس موجودہ حالات کے بارے میں اللہ تعالیٰ اہلسنت کی نصرت فرمائیں۔ (آمین)

سپاہِ صحابہؓ کا یہ فیصلہ ہے کہ رات کو دس بجے سے ساڑھے دس بجے تک روزانہ اپنے مکان کی چھتوں پر اللہ کا نام بلند کریں۔ تاکہ اہلسنت پر ہونیوالی زیادتی کا ازالہ ہو سکے ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہو آپ آذان دیں گے۔ (انشاء اللہ) آپ اللہ کا نام بلند کرینگے۔ (انشاء اللہ) اور باقی مولانا حق نواز کیطرف سے تمام دوستوں کو سلام ہے اور سارے دوست بڑے خوش ہیں۔ سلام پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے انکی صحتیں بھی ٹھیک ہیں! اور وہ خوش ہیں۔ مایوسی والی کبھی بات نہیں ہوئی۔ وہ مجاہد اور صحابہ کرامؓ کے مشن کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مؤرخ اسلام جانشین امیر عزیمت شہید ناموس صحابہ حضرت مولانا

ضیاء الرحمٰن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ پاکستان کا

دار العلوم کبیر والا میں یادگار تاریخی خطاب

سیرت سیدنا امیر معاویہؓ

المبعوث الیٰ کافۃ الناس بشیراً و نذیراً۔ و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیراً۔ و قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید فی صحف مکرمۃ مرفوعۃ مطہرۃ بایدی سفرۃ کرام بررۃ۔ و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اجعل معاویۃ ھادیاً مھدیاً۔ و قال النبیؐ اللھم علمہ الکتاب والحساب و کنا عذاب النار

و قال النبیؐ یبعث اللہ معاویہ یوم القیمۃ و علمہ نداء یا النور الایمان۔ و قال النبیؐ۔ اول جیش یغزو البحر فقد اوجب الجنۃ صدق اللہ و رسولہ النبی الکریم و نحن علیٰ ذالک من الشھدین والشکرین والحمد للہ رب العالمین ؕ

امیر شام تیری جاہ و منزلت کی قسم
تیرے نام کا ڈنکا بجا کے چھوڑوں گا

تیرے نام سے جو جلتے ہیں ملحد و زندیق
اُن کو خدا کے غضب سے ڈرا کے چھوڑونگا

میرے واجب الاحترام! کبیر والا کے غیور نوجوانو اور دستو دار العلوم کبیر والا پاکستان کی عظیم الشان تعلیمی درسگاہ ہے۔ جس میں ۱۹۷۱ء، ۱۹۷۲ء میں میں زیر تعلیم رہا ہوں۔ اور اس وقت میں اور مولانا حضوار صاحب جھنگوی اسی دار العلوم میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ مجھے آج بڑی خوشی ہے کہ میں اپنے مادر علمی میں اسی دار العلوم کی وساطت سے حاصل کئے ہوئے اور اسی دار العلوم کے فیضان صحبت سے جو کچھ ریزہ چینی اور خوشہ چینی ہم نے کی ہے آج اسی جامع اور دار العلوم کے سٹیج سے میں اس کے بیان کرنے کے لئے خامہ و فرسائی کر رہا ہوں کتنی عجیب بات ہے کہ حضرت معاویہؓ کا یوم وفات پرسوں ۲۲ رجب کے دن گزرا ہے اگر محرم کی دس تاریخ اس طرح گزری یا محرم کا مہینہ اس طرح شروع ہوتا ہو تو کوئی مولوی کوئی پیر کوئی مقرر، کوئی خطیب جو حضرت حسینؓ کی شہادت بیان نہ کرتا ہو لیکن ۲۲ رجب چودہ سو سال سے آتا ہے گزر جاتا ہے۔ نہ مولوی کو تکلیف ہوتی ہے نہ پیر کو تکلیف ہوتی نہ مقرر کو تکلیف ہوتی ہے۔ اک ایسا مرد قلندر اک ایسا جری انسان اک عظمت کردار کا ایسا گوہر تابدار کہ جس کے قلب سے جس کے کردار سے جس کی عظمت سے جس کی قوت سے جس کی شوکت سے جس کی حشمت سے جس کی ہیبت سے جس کی شوکت سے جس کی سروت سے جس کے جمال سے جس کے شکوہ سے قیصر بھی کانپتا تھا کسریٰ بھی کانپتا تھا۔ لیکن آج اس کا نام لینے کے لئے کوئی تیار نہیں میں چاہتا ہوں کہ تھوڑے سے وقت میں حضرت معاویہؓ کے دور حکومت کے اُن کارناموں کا تذکرہ کروں جو عام طور پہ سٹیجوں پہ بیان نہیں کئے جاتے۔ لیکن اس کے لئے چاہیئے کہ آپ کی توجہ میری طرف ہو۔ آپ کی توجہ میری طرف ہے کہ نہیں ہے، حضرت معاویہؓ مکہ کے سردار ابوسفیان کے لڑکے تھے۔ اور بچپن سے انکے چہرے میں انکی وجاہت میں سرداری نمایاں تھی۔ وہ کوئی عام آدمی نہیں تھے۔ حضورؐ نے حضرت معاویہؓ کا چہرہ دیکھ کر فرمایا تھا کہ معاویہؓ تیرا سر اور تیری شکل سرداروں جیسی شکل ہے حضرت معاویہؓ نے ۲۳ سال کی عمر میں حضورؐ کا کلمہ پڑھا۔ ۲۳ سال کی عمر میں حضرت معاویہؓ حضورؐ کے خدام میں شامل ہوئے۔ حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضورؐ کو وضو

کرا رہا تھا۔ کہ وضو کا جو پانی بچا حضورؐ نے نبوت والے ہاتھوں میں پانی کے وہ قطرے لیکر میرے چہرے پر وہ چھینٹے مارے اور جب میرے چہرے پر پیغمبر علیہ السلام نے وہ چھینٹے مارے تو اس موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ یا معاویۃ ان ولیتم الامر اتق اللہ۔ اے معاویہؓ جب تجھے حکومت ملے تو اللہ سے ڈرتے رہنا۔ جب حضرت معاویہؓ فرماتے تھے کہ اس دن مجھے یقین ہوگیا کہ میری موت اس وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک مجھے اللہ کیطرف سے حکومت عطا نہ ہوگی۔ اگر حضرت معاویہؓ کی خلافت متسلط کی خلافت ہوتی یا وہ زبردستی خلیفہ بنتے یا انکی خلافت جائز نہ ہوتی تو آج رسول اللہؐ امیر معاویہؓ کو فرما دیتے کہ جب معاویہؓ تجھے حکومت ملے تو مت لینا اس لئے کہ تیرا حق نہیں۔ پیغمبرؐ کا یہ فرمانا کہ اے معاویہؓ جب حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا یہ باپ کی بیٹے کو نصیحت کیطرح ہے۔ باپ نصیحت کرتا ہے تو کہتا ہے بیٹا اچھے کام کرنا اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ بیٹا پہلے سے برے کام کرتا ہے امیر معاویہؓ کو رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ جب تجھے حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا۔ معلوم ہوا پیغمبر علیہ السلام کی مرضی حضرت معاویہؓ کی حکومت میں شامل ہے۔ حضرت معاویہؓ حضورؐ کی وحی کے کاتب تھے یہ آپؓ نے سن رکھا تھا۔ ایک شیعہ عالم علامہ طباطبائی نے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت معاویہؓ حضورؐ کی وحی کے کاتب نہیں تھے۔ وہ قرآن نہیں لکھتے تھے۔ بلکہ حضرت معاویہؓ حضورؐ کے منشی تھے۔ حضورؐ کے خط لکھا کرتے تھے۔ میں نے علامہ طباطبائی کے ایک پیروکار سے کہا کہ اگر آج وہ تمہارا مولوی زندہ ہوتا تو میں اس کو کہتا کہ تو اتنا پاگل ہے کہ نبیؐ کا خط بھی وحی ہوتی ہے۔ امیر معاویہؓ حضورؐ کے خط لکھا کرتے تھے۔ تو نبیؐ کا خط بھی تو وحی ہوتی ہے۔ اور دوسری بات میں کبیر والا کے اس اجتماع میں کہنا چاہتا ہوں کہ حضور علیہ السلام نے غیر مسلم بادشاہوں کو اور رؤسا کو اور سرداروں کو ایک سو پینسٹھ خط لکھے۔ اور ۱۶۵ خطوں میں ایک سو تیس خطوں کی کتاب حضرت امیر معاویہؓ نے کی تھی۔ غیر مسلموں کو بادشاہوں کے تمام خطوط جو رسول اللہؐ کی مہر سے مدینہ سے نکلے وہ تمام خطوط حضرت معاویہؓ نے اپنے ہاتھوں سے لکھے تھے۔

مجھے بتا تیری دوکان کا منشی اگر اس پر تجھے اعتبار نہ ہو ایک دن منشی نہیں رہ سکتا۔ یہ تو رسول اللہ کا پرائیویٹ سیکرٹری ہے یہ تو پیغمبرؐ کے خطوں کا کاتب ہے جس نے قرآن بھی لکھا پیغمبرؐ کا فرمان بھی لکھا اور وحی رسولؐ کے تیرہ کاتب تھے تیرہ کاتبوں میں چھٹا نمبر حضرت معاویہؓ کا ہے اور ان تیرہ کاتبوں کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے کہ فی صحف مکرمۃ کہ قرآن کے صفحے بڑے پاکیزہ ہیں بزرگی والے ہیں مرفوعۃ مطہرۃ۔ یہ بڑی عظمت والے اور پاکیزگی والے ہیں اور آگے قرآن کہتا ہے۔ بایدی سفرۃ۔ کہ جن ہاتھوں نے لکھا وہ ہاتھ بھی بڑے برکت والے ہیں بایدی سفرۃ۔ اور اگر قرآن صرف اتنی بات کہتا تو آج کا کوئی امیر معاویہؓ کا دشمن کہتا کہ ٹھیک ہے اس کا ہاتھ برکت والا ہوگا۔ لیکن اس کی نیت صحیح نہیں تھی اس کا دل صحیح نہیں تھا۔ اللہ نے چودہ سو سال پہلے اس خدشہ کا جواب دیا اور فرمایا کرام بررۃ۔ صرف ان کے ہاتھ برکت والے نہیں تھے جو آدمی کاتب وحی تھا۔ تیرہ کے تیرہ وہ روئے زمین کے بہترین انسان تھے۔ چودہ سو سال کی اسلام کی تاریخ میں ایک سو اسی سے زیادہ عربی میں قرآن کی تفسیریں اسوقت موجود ہیں۔ تمام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ قرآن کی آیت کاتبان وحی کی شان میں ہے۔ اور امیر معاویہؓ چھٹے نمبر کے پیغمبرؐ کے کاتب ہیں تو قرآن کی اس نص قطعی میں حضرت معاویہؓ کو روئے زمین کا بہترین انسان قرار دیا اب اس قرآن کی آیت کے بعد اگر طبری کا مصنف اگر ابن ہشام کا مصنف اگر مسودی کا مصنف اگر ابن ابی محمض قلبی کا مصنف یا پاکستان کا کوئی مفکر کوئی تاریخ کوئی چیتھڑا کوئی کتاب کوئی اشتہار حضرت معاویہؓ کو بھنگی انکے خلاف لکھے انکے خلاف بکواس کرے میں اس تاریخ کو اس چیتھڑے کو اٹھا کر گندی ٹوکری میں پھینکوں گا۔ اس لئے کہ قرآن کی آیت کے بعد چودہ سو سال کے کسی مفکر اور مؤرخ کی بات قابل قبول نہیں ہے۔ میرے دوستو! یہ قرآن کی آیت ہے آپ کو وہ حضرت معاویہؓ یاد ہے کہ جن کا حضرت علیؓ سے قاتلین عثمان کے بدلے میں اختلاف ہوا۔ میں آج آپ کو وہ معاویہؓ نہ بتاؤں جس نے کفر کی بنیادوں کو توڑ دیا۔ جس نے کسریٰ کے محل گرا دیئے جس نے قیصر کے پرخچے اڑا دیئے۔ جس نے کفر

کی بنیادوں کو توڑ دیا۔ جس نے یورپ کا دروازہ کھول کر فرانس کے ساحل پہ اللہ کے قرآن کی آواز دی۔ جس نے سمندروں کا سینہ چیرا۔ جس نے بحر و بر کو مسخر کیا۔ جس نے پہاڑوں کو مسخر کیا۔ جس نے ایوانوں کو لرزہ براندام کیا۔ جس نے یہودیت کی جڑیں کاٹیں۔ جس نے عیسائیت کے پرخچے اڑائے۔ جس نے کفر کی نیندیں اڑا دیں۔ آپ ایک حضرت معاویہؓ کے حضرت علیؓ سے اختلاف کی آڑ لے کر اُس کی خدمات کو بھول جائیں گے۔ کیا حضورؐ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مُعَاوِیَۃَ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا۔ اے اللہ! معاویہؓ کو ہادی بھی بنا مہدی بھی بنا کیا حضورؐ نے یہ نہیں فرمایا۔

"اے اللہ معاویہؓ کو کتاب بھی سکھا حساب بھی سکھا اور دوزخ کے عذاب سے بچا"۔ کیا حضورؐ نے یہ نہیں فرمایا ——— "اے اللہ معاویہؓ کا سینہ علم سے بھر دے۔ کیا حضورؐ نے یہ نہیں فرمایا۔ اھلُ مِن اُمّتی معاویہؓ کہ میری اُمت کا سب سے بُردبار اور حوصلے والا معاویہؓ بن ابوسفیان ہے۔ کیا حضورؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ ———

کہ معاویہؓ قیامت کے دن اللہ کی عدالت میں اس حال میں پیش ہوگا کہ اُس کے چہرے پر نورِ ایمان کی چادر ہوگی۔ یہ نبیؐ کا فرمان ہے کیا حضورؐ کی یہ حدیث نہیں کہ ——— "میری امت میں جو سمندروں میں پہلی جنگ لڑے گا وہ جنتی ہوگا تو میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں وہ کونسا انسان تھا۔ کس نے جنگ لڑی تھی کس کی فوجیں بحرِ اوقیانوس میں اُتری تھیں۔ وہ کونسا انسان تھا۔ کس نے یورپ کا دروازہ توڑا تھا۔ کون فرانس کے ساحل پہ پہنچا تھا کس نے یروشلم کا جزیرہ فتح کیا تھا۔ کس کے کہسار یہ کے محلات گرا دیئے تھے کس نے ۳۰۰ بازاروں کے شہر کو مسخر کر کے اُس کے چوک میں دنیا کی سب سے بڑی جامع مسجد تعمیر کرائی تھی۔

میرے دوستو! حضرت معاویہؓ حضورؐ کی خدمت میں بیٹھے ہیں۔ ایک شہزادہ آیا اور آ کر کہتا ہے یا رسول اللہؐ میں عیسایوں کا شہزادہ ہوں وسام کی ریاست میں سے ہوں۔ میرا باپ بادشاہ ہے۔ میں نے تورات اور انجیل میں اپنے راہبوں اور پادریوں سے سنا ہے۔ کہ آپ آخر الزمان نبیؐ ہیں۔ میں اسی علاقے میں آیا تھا تو میں

زیارت کے لئے آگیا جب وہ چلنے لگا تو کہنے لگا کہ یا رسول اللہ میں اگر تحفہ اور ہدیہ آپ کو دوں تو آپ قبول کریں گے؟ حضورؐ نے فرمایا ضرور میں تیرا تحفہ قبول کرونگا۔ اب وہ رخصت ہوتا ہے کہتا ہے میرا سامان چھ میل کے فاصلے پر ایک جگہ ہے وہاں پڑا ہے۔ اور آپ اپنے کسی خادم کو میرے ساتھ بھیج دیں اور وہ ہدیہ لے آئے۔ حضورؐ کے خصوصی خدام میں حضرت انسؓ کا نام مشہور ہے یا حضرت زید کا نام مشہور ہے۔ لیکن اُس وقت ان دونوں میں کوئی نہیں تھا۔ حضرت معاویہؓ حضورؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے اور ان کی عمر ۲۴ سال تھی۔ حضورؐ نے فرمایا معاویہؓ جاؤ اس عیسائی کے ساتھ شہزادے کے ساتھ جاؤ جو چیز تجھے دے لے آؤ۔ حضرت معاویہؓ اس شہزادے کے ساتھ چل پڑے یہ واقعہ تطہیر الجنان میں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ حضرت معاویہؓ جب چلے حضورؐ کا حکم تھا کہ چلو وہ چل پڑے جوتا ان کا دوسری طرف پڑا تھا مسجد کے۔ جوتا نہیں پہنا کہ حضورؐ کا حکم ہے چلو اور یہ شہزادہ جا رہا ہے میں اس کے ساتھ چلوں۔ اب شہزادہ مسجد سے باہر نکلا حضرت معاویہؓ بھی نکلے عرب کی گرمی، دھوپ ہے ریت ہے۔ صحرا ہے۔ جب باہر مدینہ سے نکلے حضرت معاویہؓ کے پاؤں جلنے لگے تو حضرت معاویہؓ نے اس شہزادے سے کہا کہ اپنا جوتا مجھے دے دو یا مجھے اپنی سواری میں سوار کر لو۔ تو اس نے کہا کہ تو کمی ہے تو نوکر ہے۔ تو غلام ہے۔ میں شہزادہ ہوں میں کیوں کو اپنے ساتھ کیسے سوار کروں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا مجھے جوتا دے دو وہ کہنے لگا میں کیوں کو اپنا جوتا کیسے دے دوں۔ تو کمی اور نوکر ہے۔

کعبہ والا کے دوستو! حضرت معاویہؓ تو مکے کے سردار ابوسفیان کے لڑکے تھے لیکن آج حکم تو پیغمبرؐ کا تھا۔ حضرت معاویہؓ خاموش ہو گئے اور چھ میل تک اس گھوڑ سوار شہزادے کے ساتھ عرب کی دھوپ اور ریت میں امیر معاویہؓ بھاگتے رہے چھ میل کے بعد اس کا پڑاؤ آیا۔ اُس نے حضرت معاویہؓ کو سامان دیا۔ حضرت معاویہؓ سامان لے کر واپس آئے حضور علیہ السلام نے پوچھا معاویہ تم کیسے گئے اور کیسے آئے حضرت معاویہؓ نے سارا واقعہ بیان کیا۔ حضورؐ بڑے خوش ہوئے کہ بغیر جوتے کے اور دھوپ میں گیا تو مجھے اس نے کئی کہا تو واپس کیوں نہیں آیا حضرت معاویہؓ نے

فرمایا یا رسول اللہؐ حکم آپؐ کا تھا۔ میرے تو پاؤں جلتے ہیں۔ میرا جسم بھی جل جاتا معاویہؓ کبھی واپس نہ آیا۔ حضورؐ نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ اھل من امتی معاویۃ۔ میری اُمت کا سب سے بڑے حوصلے والا معاویہ بن ابوسفیان ہے۔ اگر بات صرف اتنی ہوتی تو میں شائد اس کا ذکر نہ کرتا۔ لیکن اس واقعہ کے یہ ۲۴ سال حضرت معاویہؓ کی عمر ہے۔ ۲۴ سال کے بعد پورے ۳۶ سال گزر جانے کے بعد جب حضرت معاویہؓ دمشق کے تخت پر خلیفہ بنے اور ساری دنیا کے نصف حصے سے زیادہ حضرت معاویہؓ کے اقتدار میں حکومت آئی اور تن تنہا دنیا میں اتنا بڑا اسلامی حکمران بنا۔ حضرت معاویہؓ کی فوجیں ملک غسام کو فتح کرنے گئیں۔ تین مہینے کے بعد فوج واپس آئی تو مبارکباد پیش کی گئی کہ امیرالمؤمنین غسام فتح ہوگیا اور ہم نے چھ ہزار قیدی قید کر کے لائے ہیں۔ سپہ سالار نے کہا، حضرت معاویہؓ کے دربار میں جب وہ چھ ہزار قیدی پیش کئے گئے انکے ہاتھ رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ اور پاؤں بھی رسیوں سے بندھے ہوئے تھے حضرت معاویہؓ نے اُن قیدیوں کو دیکھا تو سب سے آگے جو قیدی تھا وہی غسام کی ریاست کا شہزادہ تھا۔ غسام کی ریاست کا وہی شہزادہ تھا کہ جس شہزادے نے حضرت معاویہؓ کو پہننے کے لئے جوتا نہیں دیا تھا۔ اور حضرت معاویہؓ کو کہتا تھا کہ تو کمی ہے تو نوکر ہے حضرت معاویہؓ نے دیکھا کہ یہ تو وہی شہزادہ ہے پہچان لیا، حضرت معاویہؓ نے فرمایا اس کی رسیاں کھول دو اس کے پاؤں کی رسیاں بھی کھول دو، ہاتھ بھی کھول دو اور فرمایا شہزادے کو میرے مہمان خانے میں لے جاؤ ایک مہینہ تک حضرت معاویہؓ اپنے مہمان خانے میں اس کی مہمانی کرتے رہے اُس نے نہیں پہچانا کہ یہ امیرالمؤمنین ہے یہ معاویہؓ وہی پیغمبرؐ کا غلام ہے۔ جس کو میں نے کمی کہا تھا۔ اُس نے نہیں پہچانا جب ایک مہینے کے بعد وہ جانے لگا حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ میں نے تیری وجہ سے تیرے سارے قیدیوں کو رہا کر دیا۔ اور تجھے بھی رہا کیا رخصت ہوتا ہے۔ دس ہزار درہم حضرت معاویہؓ سے اس کو ہدیہ کے طور پہ دیئے تو وہ لوگوں سے پوچھتا ہے کہ یہ کون ہے اُنھوں نے بتایا کہ یہ معاویہؓ بن ابوسفیان ہے۔ ابوسفیان کا لڑکا ہے رسول اللہؐ کا غلام ہے اب اُس کے ذہن میں آیا کہ یہ تو وہی نوجوان ہے۔ جس کو میں نے

پہننے کے لئے جوتا نہیں دیا تھا اور پیغمبرؐ کے ساتھ میں گیا تو نے اس کو کہا تھا تو کمی ہے اب اُس
آنکھیں شرم سے جھک گئیں۔ حضرت معاویہؓ کے پاس آکر کہنے لگا امیر المؤمنین کیا آپ وہی
معاویہؓ ہیں جو میرے ساتھ پیدل گئے تھے حضرت معاویہؓ نے فرمایا اے شہزادے ہاں میں محمدؐ
کا وہی کمی ہوں میں محمدؐ کا وہی نوکر ہوں اُس نے کہا میں شرمندہ ہوں حضرت معاویہؓ نے
فرمایا میں نے تو تجھے پہلی مرتبہ پہچان لیا تھا اور یہ سب کچھ پہچاننے کے بعد میں نے کیا
تیرا اخلاق یہ تھا کہ تو نے مجھے جوتا نہ دیا۔ شاید تیرے نبیؐ نے تجھے یہ اخلاق سکھایا ہوا
میرا اخلاق یہ تھا یہ تھا کہ تو نے جو میرے ساتھ سلوک کیا میں نے تو وہ تجھے بتلایا بھی نہیں۔
میں نے وہ تجھے پوچھا بھی نہیں میں نے پہچان کر تیری رسیاں کھولیں میں نے پہچان کر
تیرے ہاتھ کھولے اور پہچان کر تجھے مہمان بنایا پہچان کر تجھے دس ہزار درہم دیئے
وہ زار و قطار روتا رہا اور کہنے لگا امیر المؤمنین میں نے بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار
دیکھے تیرے سے زیادہ نہ کوئی حوصلے والا دیکھا نہ کوئی اخلاق والا دیکھا مجھے جلدی کر کلمہ
پڑھا کر مسلمان کر دے اسی بات کو حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اھل من امتی معاویۃ میری
امت کا سب سے بڑا حوصلے والا معاویہؓ بن ابوسفیان ہے۔ حضرت معاویہؓ کی حکومت چھوٹی سی
حکومت تو نہیں تھی۔ میرے دوستو یہ بات بڑی قابلِ غور ہے۔ اسوقت پوری دنیا کا جغرافیہ
جو جدید اٹلس کے مطابق ہے وہ ایک کروڑ بیس لاکھ مربع میل ہے۔ اس وقت پوری دنیا
میں ایک سو اسّی ملک ہیں۔ اور ۱۸۰ ملکوں میں ۴۵ ملک مسلمانوں کے ہیں اور ۷۰ جزیرے ہیں
اس وقت دنیا میں جو اس وقت سمندروں میں آباد ہیں۔ اور ایک کروڑ بیس لاکھ پوری
دنیا کا جغرافیہ ہے اور تین حصے اس سے زیادہ سمندر ہے اور یہ چوتھائی حصہ خشکی کا
ہے جو جدید اٹلس ہے جغرافیہ ہے اس کے مطابق اب دیکھیے پاکستان آپ کا کراچی
سے کر کاغان کی چوٹیوں تک یہ پونے تین لاکھ مربع میل پہ قائم ہے کتنا بڑا پاکستان
ہے۔ لیکن اس کا جغرافیہ ہے پونے تین لاکھ مربع میل ہے۔ اور اس وقت رقبہ کے
اعتبار سے سب سے بڑا اسلامی ملک سعودی عرب ہے جس کا جغرافیہ نو لاکھ مربع میل
اور دوسرے نمبر پہ سوڈان ہے جس کا جغرافیہ ۸ لاکھ مربع میل ہے۔ یہ بنگلہ دیش اڑھائی

لاکھ مربع میل پر ہے اور انڈونیشیا سوا دو لاکھ مربع میل پر ہے۔ چاہے آبادی انڈونیشیا کی سب سے زیادہ ہے اور سعودی عرب کی آبادی کراچی سے بھی کم ہے۔ لیکن جغرافیہ ان ملکوں کا اتنا ہے جو میں نے بتایا ہے۔ یہ میں اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ میری اگلی بات آپ کو سمجھ آئے۔ یہ پاکستان پونے تین لاکھ مربع میل پر ہے اب اس تناظر میں دیکھنے کے بعد اب آپ دیکھیں کہ خلفائے راشدین کی حکومتیں کتنے کتنے ادوار پر اور کتنی کتنی وسعت پر خلافتیں قائم ہوئیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ بنے تو انھوں نے دو سال تین مہینے دس دن تک گیارہ لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت قائم کی۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ بنے تو انھوں نے دس سال دس مہینے چھ دن تک ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت قائم کی اُن کے بعد حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے بارہ دن کم بارہ سال تک ساڑھے چوتالیس لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت قائم کی۔ حضرت عثمان غنیؓ جب شہید ہو گئے تو اُن کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ بنے۔ حضرت علیؓ نے پونے پانچ سال تک ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت قائم کی اور اُنکے بعد جب حضرت حسنؓ خلیفہ بنے تو انھوں نے چھ مہینے تک ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل زمین پر اسلامی حکومت قائم کی اور جب حضرت حسنؓ نے اور حضرت حسینؓ ملک شام کے ایک شہر مقام سکن حضرت قیس ابن سعد ابن عبادہ کے اسرار پر حضرت معاویہؓ کے پاس جاکر اپنی خلافت ان کے سپرد کر دی۔ اپنی امامت انکے سپرد کر دی۔ اپنا اقتدار اُن کے سپرد کر دیا اور اپنی بیعت اُن کے ہاتھوں پر کی۔ حضرت حسنؓ اور حسینؓ نے تو اُس کے بعد حضرت معاویہ تن تنہا خلیفہ بنے تو اس کے بعد انھوں نے ۱۹ سال تک ۶۴ لاکھ ۶۵ ہزار مربع میل زمین پر اسلامی حکومت قائم کی۔ نپولین ایک مشرق ایک مغربی اقوام کا جرنیل گزرا ہے نپولین۔ اُس نے لکھا ہے کہ دنیا کو نصف صدی میں نصف دنیا کو مسلمانوں نے فتح کیا۔ نصف صدی اور نصف صدی حضرت معاویہؓ کے دور پر پوری ہوتی ہے۔ حضرت معاویہؓ نے ۶۴ لاکھ ۶۵ ہزار مربع میل زمین پر ۱۹ سال تک خلافت قائم کی۔ ۶۴ لاکھ مربع میل دنیا کے نصف سے زیادہ جغرافیہ کا حصہ ہے۔ دنیا ایک کروڑ بیس لاکھ مربع میل پر قائم ہے۔ لیکن امیر معاویہؓ ۶۴ لاکھ مربع میل

دنیا کے نصف سے زیادہ جغرافیہ کا حصہ ہے۔ دنیا ایک کروڑ بیس لاکھ مربع میل پر قائم ہے لیکن امیر معاویہؓ ۶۴ لاکھ مربع زمین پر اسلام کی حکومت کرتا ہے۔ اور آج کا سنی آج کا مسلمان اس کے دورِ حکومت سے واقف نہیں۔ وہ کہتا ہے دیکھو جی حضرت معاویہؓ کا حضرت علیؓ سے اختلاف ہوا میں مانتا ہوں حضرت معاویہؓ کا حضرت علیؓ سے اختلاف ہوا اور وہ اختلاف قاتلانِ عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لئے تھا۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا تھا۔ علی امیر المومنین آپ پہلے بدلہ لیں۔ میں پھر بیعت کر دونگا۔ یہ اختلاف تھا۔ اجتہاد تھا۔ حضرت علیؓ کی رائے اپنی جگہ درست تھی۔ امیر معاویہؓ کی رائے اپنی جگہ درست تھی تو ان آراء میں اختلاف پیدا ہوا اختلاف کے بعد کچھ نقصان بھی ہوا۔ لیکن میں سوال کرتا ہوں آپ اس اتنے سے اختلاف پر امیر معاویہؓ کی فتوحات پر پانی پھیر دیں گے۔ ۱۹ سال کے دورِ حکومت کو بھلا دیں گے آپ یہ بات بھلا دیں گے کہ امیر معاویہؓ نے ۵۶ ہزار علاقے فتح کئے۔ آپ یہ بات بھلا دیں گے کہ امیر معاویہؓ نے مسجدوں کے مینار سب سے پہلے بنائے۔ آپ یہ بات بھلا دیں گے کہ امیر معاویہؓ نے خانہ کعبہ پر ریشم کا غلاف چڑھایا۔ آپ یہ بات بھلا دیں گے کہ امیر معاویہؓ نے عدالتوں میں نقول برانچیں قائم کیں۔ امیر معاویہؓ نے رجسٹریشن کا محکمہ قائم کیا امیر معاویہؓ نے بچوں کا نام کمیٹی میں درج کرانے کا محکمہ جاری کیا۔ آپ یہ بات بھلا دیں گے کہ امیر معاویہؓ نے بری اور بحری فوجوں کی تقسیم کی۔ آپ یہ بات بھلا دیں گے کہ امیر معاویہؓ نے بڑے بڑے بادشاہوں کو للکارا۔ آپ یہ بات بھلا دیں گے کہ دنیا کا سب سے بڑا شہر کہسار یہ کو امیر معاویہؓ نے اپنے ہاتھوں سے فتح کیا۔ آپ یہ بات بھلا دیں گے کہ امیر معاویہؓ نے مکہ اور مدینہ کی ساڑھے سات لاکھ ایکڑ اراضی کو سرسبز و شاداب بنا دیا۔ پانچ نہریں نکال کر پوری عرب کے پہاڑوں کو گلدستہ بنا کر اس سارے علاقے میں سرسبز و شاداب بنا کر پوری زمین کو کاشت کے قابل بنا دیا۔ میں یہ بتا سکتا ہوں۔ آپ کو آپکی معلومات میں میں اضافہ کر سکتا ہوں کہ امیر معاویہؓ اتنا بڑا جرنیل تھا اتنا بڑا حکمران تھا جس نے اس وقت کے روس کے ۵۷ صوبوں پر اسلام کا پرچم لہرایا تھا مجھے آپ بتا دیں گے آج افغانستان کی جنگ روس نے لڑی اور مجاہدین نے لڑی اور روس ذلیل و رسوا ہو کر افغانستان کے پہاڑوں سے چلا گیا۔

لیکن میں آج افغانستان کے مجاہدوں کو سلام پیش کر کے ان کو مبارکباد دیتا ہوں۔

سیدنا امیر معاویہؓ کی فوج مراکش سے چل کر مکران کو فتح کیا۔ معاویہؓ کی فوج نے شام سے چل کر روس کو فتح کیا۔ افغانستان کو فتح کیا۔ اور اس کے بعد پشاور کو فتح کر کے برصغیر کے اور ایشیا کے دروازے پر آکر محمدؐ کا قرآن سنایا۔ آپ اس پیغمبرؐ کے بصارت والے صحابیؓ کو کیسے بھول جائیں گے۔

اگر آج کے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو امیر معاویہؓ کی کہانیاں یاد نہیں اگر آج کے اخبارات امیر معاویہؓ کی ایڈیشن نہیں چھپ سکتے تو مولوی کی زبان تو گونگی نہیں ہے۔ مولوی تو اس کی کہانی بیان کر سکتا ہے اس کا کردار پیش کر سکتا ہے اس کے کارنامے دنیا کو بتا سکتا ہے مجھے بتاؤ پہلو کسی اور روایت پر تم شبہ کرو گے تم کہو گے یہ روایت ضعیف ہے یہ روایت مرسل ہے یہ روایت منقطع ہے۔ مجھے بتاؤ کیا یہ روایت بخاری کی نہیں ہے۔ جس میں حضورؐ نے فرمایا اول جیش یغزو البحر فقد اوجب الجنۃ میری امت کا پہلا لشکر جو سمندروں میں جنگ لڑے گا۔ وہ جنتی ہوگا۔ حضرت ام ہانی۔ ام ہانی کون ہے۔ حضرت علیؓ کی بہن ہے اور حضور علیہ السلام کی چچا زاد بہن ہے۔ ام ہانی کے گھر حضورؐ آرام فرما رہے ہیں۔ ام ہانی فرماتی ہیں۔ دوپہر کا وقت تھا آپ کی نیند جب ختم ہوئی حضورؐ بیدار ہوئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ آج آپ اتنے خوش ہیں کہ میں نے اتنا خوش تو آپ کو اتنا پہلے کبھی نہیں دیکھا حضورؐ نے فرمایا ام ہانی میں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ میری امت کا لشکر سمندر میں جنگ لڑ رہا ہے۔ ام ہانی تو گواہ ہو جا کہ اول جیش یغزو البحر فقد اوجب الجنۃ، کہ میری امت میں بحری لڑائی کا آغاز کر کے سمندروں کا سینہ چیر کے جزیروں کے اندر اللہ کے قرآن کیلئے جائے گا۔ تو گواہ ہو جا کہ وہ جنتی ہوگا وہ لشکر سارا جنتی ہوگا یہ بخاری شریف کی حدیث ہے اب دیکھو اسی مجلس میں ام ہانی کہتی ہے ایک لڑکی بیٹھی ہے اس لڑکی کا نام امہان ہے۔ اس لڑکی کی عمر ۱۶، ۱۷ سال ہوگی جب حضورؐ نے یہ بشارت فرمائی میری امت میں جو بحری لڑائیوں کا آغاز کرے گا وہ جنتی ہوگا۔ تو ایک لڑکی اٹھ کر کھڑی

ہوگئی۔ کہنے لگی یا رسول اللہؐ میرے لئے دعا کریں کہ میں بھی اس لشکر میں شریک ہو جاؤں اب دیکھو حضورؐ نے حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ نے نبوت والے ہاتھ اٹھائے اے اللہ اس امہان کو بھی اس لشکر میں شریک فرما بات ختم ہوگئی امہان کہتی ہے کہ میں مکہ سے مدینہ آئی میری شادی مدینہ میں ہوئی۔ ایک آدمی کے ساتھ شادی ہوئی جس کا نام ابن ملحان تھا۔ ابن ملحان کے گھر رہنے لگی۔ مجھے یقین تھا کہ یہ حدیث ضرور پوری ہوگی۔ لیکن مجھے پتہ نہ تھا کہ کب پوری ہوگی کہتی ہے کہ حضورؐ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اس کے بعد ابوبکرؓ صدیق کا زمانہ آیا وہ بھی چلے گئے اب عمر فاروق کا زمانہ آیا وہ بھی شہید ہوگئے اس کے بعد کہتی ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ کا دورِ خلافت تھا تو ایک آدمی مدینہ کی گلیوں میں اعلان کر رہا تھا کہ لوگو اگر جنتی بننا ہے یا جنت میں جانا ہے تو وہ ملک شام چلا جائے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے۔ تو بتایا گیا امیر معاویہؓ جو شام اور اردن کے گورنر ہیں انکو حضرت عثمان غنیؓ نے اجازت دے دی ہے۔ کہ وہ بحری بیڑہ تیار کریں وہ بحری لشکر تیار کر رہے ہیں۔ اور اس کے بارے میں حضورؐ کی پیشن گوئی ہے کہ جو بحری لشکر میں شریک ہوگا وہ جنتی ہوگا۔ ام حرام کہتی ہیں میرا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ اس لئے کہ حدیث کی راوی میں تھی۔ میں نے دنیا کو بتایا تھا کہ جو اس لشکر میں شریک ہوگا وہ جنتی ہوگا۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا ابن ملحان سے کہ اٹھو سارے کام چھوڑو جنت لینے کا وقت آچکا ہے ام حرام کہتی ہیں کہ میں اپنے شوہر ابن ملحان کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ سے چلی اور ملک شام پہنچی اور امیر معاویہؓ تخت خلافت پہ تھے۔ ہزاروں انسانوں کا اجتماع تھا میں نے وہاں جاکر کہا کہ امیر المؤمنین میرا نام ام حرام ہے اور میں اس حدیث کی راویہ ہوں جس میں حضورؐ نے فرمایا تھا۔

امیر معاویہؓ یہ میری حدیث سن کر جو پیغمبرؐ کی حدیث تھی میں نے بیان کی کہ حضورؐ نے فرمایا جو میری امت میں بحری لڑائیوں کا آغاز کرے گا وہ جنتی ہوگا۔ اس لئے میں چاہتی ہوں وہ آپ بحری بیڑہ تیار کر رہے ہیں۔ میں بھی اس لشکر میں شریک ہو جاؤں۔ ام حرام کہتی ہیں امیر المؤمنین امیر معاویہؓ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور رو کر معاویہؓ نے کہا اے اللہ پیغمبرؐ کی اس بشارت کو اس معاویہؓ کے کندھے سے پورا کرنا اور اس کو قبولیت عامہ عطا

کرنا. حضرت معاویہؓ نے حضرت عمرؓ کے دور میں بھی اجازت مانگی تھی اب اس خط کے الفاظ کیا تھے جو حضرت معاویہؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھے تھے. خط کے الفاظ یہ تھے کہ امیر المومنین میرا ملک شام کا وہ سمندر کے کنارے پر واقع ہے یعنی بحر اوقیانوس پر واقع ہے. آپ مجھے اجازت دیں کہ میں بحری بیڑہ تیار کروں اور بحری بیڑہ تیار کر کے اس سمندر میں اتاروں اور اس سمندر کا سینہ چیر کے میں فرانس میں پہنچوں، کینیڈا میں پہنچوں. امریکہ میں پہنچوں تاکہ محمدؐ کا قرآن پہنچاؤں. حضرت عمرؓ نے فرمایا ابھی ہمارے پاس وسائل کم ہیں. حضرت عثمان غنیؓ کا دور آیا حضرت امیر المومنین حضرت امیر معاویہؓ نے اجازت مانگی حضرت معاویہؓ کا خط جب حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچا تو انہوں نے خط پڑھ کر لکھا کہ معاویہؓ اگر تیرا شہر تیرا صوبہ شام کا اور اردن کا اخراجات برداشت کر سکتا ہے تو میری طرف سے اجازت ہے. حضرت معاویہؓ اس خط کی خوشی میں مسکراتے تھے اور سجدہ شکر ادا کرتے تھے اور اس کے بعد حضرت معاویہؓ نے حکم دیا کہ شمالی افریقہ کے جنگلات کاٹ دیئے جائیں. چنانچہ چالیس ہزار فوجیوں نے چھ مہینے میں شمالی افریقہ کے تین سو میل کے ایریا کے سارے جنگلات کو کاٹ کر بحری جہاز بنانا شروع کر دیا. چنانچہ ساڑھے سات سو بحری جہاز حضرت معاویہؓ نے تیار کیئے. اس وقت پوری دنیا کی سب سے بڑی سلطنت جو یورپ میں قائم تھی. وہ پاپائے روم کی سلطنت تھی. فرانس اور امریکہ پہ پاپائے روم حکمران تھا جب اس کو پتہ چلا کہ امیر معاویہؓ نے بحری بیڑہ تیار کیا تو پاپائے روم اپنی فوجوں سے خطاب کرتا ہے. اور اس کا ذکر ایک انگریز مؤرخ ایڈورڈ گبن نے اپنی انگریزی کی تاریخ میں لکھا ہے کہ وہ ایڈورڈ گبن جس نے صحابہؓ کی فتوحات پہ ۲۲ جلدوں میں ایک کتاب لکھی ہے جس کی سات جلدیں صرف حضرت معاویہؓ کی فتوحات پر شامل ہیں اس میں یہ لکھتا ہے کہ امیر معاویہؓ کے اس بحری بیڑے کا ذکر کر کے پاپائے روم لرزنے لگا اور روم کے پاپا نے کہا کہ او رومی عیسائیو اسلام کو عرب سے عجم تک عمرؓ نے پہنچایا اور بحر اوقیانوس کا سینہ چیر کر مسلمانوں کے فوجی اور جو سمندر سے آگے نکل آئے تو اسلام کو یورپ میں پہنچنے سے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکے گی. اُس وقت پاپائے روم کے پاس صرف

سات سو جہاز تھے۔ حضرت معاویہؓ کے پاس ساڑھے ستاہ سو جہاز تھے۔ اب اس موقع پر حضرت معاویہؓ نے کیسا کام کیا جو رہتی دنیا میں ایک تاریخی واقعہ ہے تو ساڑھے ستاہ سو جہاز تیار کھڑے ہیں حضرت معاویہؓ نے اعلان کیا کہ میرے دونوں صوبے میں جو قرآن قاری ہیں وہ فوری طور پر ایک مہینے میں جمع ہوئے حضرت معاویہؓ نے فرمایا ان کی لسٹیں تیار کرو انکی لسٹیں تیار کی گئیں اور فرمایا کہ تمہارے بچوں کے وظیفے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ قاریوں سے کہا بیویوں اور بچوں کے وظیفے مقرر ہو گئے۔ اب تم نے اپنے گھروں کو واپس لوٹ کر نہیں جانا حضرت کعبؓ نے پوچھا امیر المومنین امیر معاویہؓ ہم کہاں جائیں گے ہم تو گھر میں بتا کر نہیں آئے حضرت معاویہؓ نے فرمایا میرے قاصد تمہارے گھروں میں اطلاع دے دیں گے کہ کوئی فوجی واپس نہیں آرہا کوئی قاری واپس نہیں آرہا امیر معاویہؓ ہمارا کیا کام ہے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ یہ ساڑھے ستاہ سو بحری جہاز ہے۔ ان میں ستر بحری جہازوں میں تم ساڑھے سات ہزار قاریوں کو میں نے بٹھانا ہے اور تمہاری کوئی منزل نہیں تمہارا کوئی شہر نہیں تمہارا کوئی علاقہ نہیں۔ بیس جہاز مشرق کی طرف بیس مغرب کی طرف، بیس جہاز شمال کیطرف بیس جنوب کی طرف تم نے جہازوں میں بیٹھنا ہے اور یہ جہاز ۶۰ یا ۷۰ جہاز سمندر میں اتریں گے۔ تمہارا کام یہ ہوگا کہ جہاں پر کوئی جزیرہ نظر آئے کوئی بستی نظر آئے جہاز کو لنگر انداز کرو اور لنگر انداز کر کے اس بستی میں داخل ہو جاؤ ہر آدمی کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹاؤ جو آدمی بستی سے نکلے اس کو محمدؐ کا قرآن پڑھاؤ۔ ایڈورڈ گبن کہتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کے اس عظیم الشان کام سے ستر قرآن کے قاریوں کے بنے ہوئے جہاز جب سمندر میں اترے تو نیر دبی کے جزیرے میں انقلاب آیا۔ انڈونیشیا کے دروازے پر انقلاب آیا۔ طرابلس میں انقلاب آیا ثمرقند اور بخارا میں انقلاب آیا۔ معاویہؓ کے قاریوں نے دنیا کے ستر جزیروں میں پہنچ کر ایسے ساحل پر ایسے سمندروں میں ایسے جزیرے میں ایسے قلیساؤں میں ایسے صحراؤں میں آذانیں بلند کیں کہ جس کا تصور یہ امت محمدیہ نہیں کر سکتی تھی۔ آپ کو اگر تاریخ کا علم نہ ہو تو علیحدہ بات ہے اگر اخبارات کو امیر معاویہؓ کی اس کہانی کا علم نہ ہو تو

علیحدہ بات ہے ریڈیو میں ٹی وی میں حضرت معاویہؓ کے عظمت و کردار کی کہانی نہ آئے علیحدہ بات ہے لیکن میں تو اس امیر معاویہؓ کو جانتا ہوں کہ عشق رسالتمآبؐ کا پیکر بھی تھا جو محمد رسول اللہؐ کی نبوت کا اک شاہکار تھا جس کی سیاست نے وہ کام کیا کہ جس جیسا کام دنیا اور کوئی نہیں کر سکا میں برطانیہ کے پچھلے سفر میں ایک یہودی مجھے برمنگھم سے مانچسٹر جاتے ہوئے ٹرین میں ایک یہودی سے میری ملاقات ہوئی اور جب میں نے اس سے گفتگو شروع کی وہ بہت بڑا عالم تھا۔ وہ تورات میں اپنے آپ کو حافظ کہتا تھا انجیل کا بھی حافظ کہتا تھا اور قرآن کے چودہ سپارے بھی اس کو یاد تھے میں نے جب اس سے گفتگو کی تو میں نے اس سے ایک عجیب بات پوچھی اس کا نام مارٹن تھا میں نے اس سے کہا مسٹر مارٹن یہ بتاؤ کہ اسلام میں تمہیں کوئی اچھی چیز بھی نظر آئی اس کا جواب یہ تھا کہ اسلام میں کوئی اچھی چیز نہیں یہ اس کا جواب تھا میں نے کہا کہ اسلام کی اچھائیوں کو دنیا کے بڑے بڑے دشمن مان چکے ہیں تم کہتے ہو کوئی اچھائی نہیں میں نے کہا کہ چلو اسلام میں کوئی اچھائی نہیں اسلام میں کوئی اچھا آدمی آپ کو نظر آیا۔ اسلام میں آپ سب سے اچھا کس کو سمجھتے ہیں یا سب سے برا کس کو سمجھتے ہیں تو اس یہودی کی بات سن کر میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی اس نے کہا کہ اسلام اچھا تو کوئی آدمی بھی نہیں لیکن ایک آدمی کچھ اچھا ہے میں نے کہا وہ کون کہنے لگا وہ علی ابن ابی طالبؓ وہ حضرت علیؓ میں نے کہا حضرت علیؓ کو جس پیغمبرؐ کی وجہ عظمت ملی وہ پیغمبرؐ اچھا نہیں اس نے کہا علیؓ اس نبی کی وجہ سے اچھے نہیں میں نے کہا پھر کیوں میں نے کہا چلو حضرت علیؓ کچھ اچھے ہیں۔ کوئی آدمی اسلام میں بہت برا بھی آپ کو نظر آیا اس نے کہا اسلام میں تو سارے ہی آدمی برے ہیں لیکن ایک آدمی بہت برا ہے۔ میں نے کہا وہ کون کہنے لگا وہ ہے معاویہؓ۔ میں نے اس سے کہا کہ عجیب بات ہے کہ علیؓ کو تم کہتے ہو کہ کچھ اچھا ہے اور معاویہؓ کو کہتے ہو کہ یہ بہت ہی برا ہے۔ تو اس کا جو جواب تھا وہ بڑا حیرت انگیز تھا۔ اور ہمارے پڑھے لکھے لوگوں کے سمجھنے کے لائق تھی وہ بات اس نے کہا کہ علی کچھ اچھا اس لئے تھا کہ اس کے دور میں ایک انچ زمین فتح نہیں ہوئی اس کے دور خلافت میں مسلمانوں کا باہمی اختلاف رہا جس کی وجہ سے زمین کوئی فتح نہیں ہوئی

جب کوئی زمین فتح نہیں ہوئی تو اس کا مطلب ہے۔ کہ وہ کچھ اچھا ہے۔ اور معاویہؓ سب سے بڑا اس لئے ہے نعوذ باللہ کہ امیر معاویہؓ نے چن چن کر یہودیوں کو قتل کیا اور جو یہودی جنگ خیبر کے بعد سے مدینہ کی ریاست سے بے گھر ہوئے چودہ سو سال تک وہ پوری دنیا میں در بدر پھرتے رہے۔ بالآخر ۱۹۴۷ء میں انکو اسرائیل کی ایک چھوٹی سی ریاست ملی جہاں آکر انہوں نے حکومت قائم کی یہ ساڑھے تیرہ سو سال جو یہودی در بدر پھرتا رہا یہ سارا قصور معاویہؓ بن ابی سفیان کا تھا۔ لیکن آپ دیکھو یہاں پہ تو ایک یہودی حضرت معاویہؓ سے دشمنی کی وجہ یہ بیان کرے کہ اُس نے دنیائے کفر کا جنازہ نکالا اور ایک سنی طبری کا حوالہ دے ابن حسام کا حوالہ دے ابن ابی مخنص قلبی کا حوالہ دے حضورؐ کی وفات کے تین سو سال کے بعد بنو عباس کیطرف سے بنو امیہ کی دشمنی میں ترتیب دی جانے والی تاریخ کا سہارا لے کر امیر معاویہؓ کو کوئی بُرا کہے۔ فاسق و فاجر کہے اُنکے دور کو ظالمانہ کہے اور ان کے دور کو چنگیزی دور کہے۔ اس سے بڑا جھوٹ دنیا میں کوئی نہیں۔

میرے دوستو میں نے قرآن کی آیت کی روشنی میں حضرت معاویہؓ کی شان بیان کی۔ میں نے پیغمبرؐ کی حدیث کی روشنی میں حضرت معاویہؓ کی شان بیان کی۔ اسی طرح ایک کراچی کا مؤرخ اُٹھا اس نے کہا تاریخ کہتی ہے کہ حضرت علیؓ غلط تھے ایک لاہور کا مفکر اُٹھا۔ اس نے کہا کہ تاریخ کہتی ہے حضرت معاویہؓ غلط تھے۔ کراچی کا مؤرخ بھی حوالہ تاریخ کا دیکر علیؓ کے خلاف لکھے اور حضرت علیؓ کے خلاف لکھے۔ حضرت حسنؓ کے خلاف لکھے حضرت حسینؓ کو باغی لکھے اور ایک لاہور کا مؤرخ ہے وہ تاریخ کا حوالہ دیکر حضرت معاویہؓ کو مجرم لکھے عمرو بن العاص کو مجرم لکھے کراچی کا مؤرخ بھی میرے سامنے تاریخ پیش کرے لاہور کا مؤرخ بھی میرے سامنے تاریخ پیش کرے۔ جو تاریخ تین سو سال بعد لکھی گئی اس تاریخ کا حوالہ لے کر میں علی کو بُرا کہوں۔ اس تاریخ کا حوالہ لے کر میں معاویہ کو بُرا کہوں اور میرا قرآن سات سو آیتوں میں کہتا ہے۔ سارے صحابہؓ جنتی ہیں۔ پیغمبرؐ دو ہزار حدیثوں میں فرمائے کہ سارے صحابہؓ جنتی تھے۔ قرآن اور حدیث کے مقابلہ میں ساری تاریخوں کو سارے چیتھڑوں کو ساری کتابوں کو گندی ٹوکری میں پھینکا جا سکتا ہے۔ کسی صحابیؓ پر کسی دھبے اور

داغ کو برداشت نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ایک آدمی مجھے کہنے لگا فاروقی صاحب کیا حضرت علیؓ کا دوران تقریر مولانا حقنواز جھنگوی صاحب تشریف لائے اور مجمع نے پُرزور نعروں سے استقبال کیا اور مولانا فاروقی صاحب نے فرمایا کہ حضرت قائد سپاہ صحابہؓ سٹیج پر تشریف فرمائیں انکے ولولہ اور گونج کی للکار کراچی سے کابل کی چوٹیوں تک پہنچ چکی ہے۔ جتنا مرضی زور لگاؤ جو مرضی کرو۔ لیکن اب حقنواز کی للکار پوری دنیا میں پہنچ کر رہے گی میری بات پر اب ذرا توجہ کریں۔ ایک آدمی کہنے لگا فاروقی صاحب دو آدمی آپس میں لڑتے ہیں۔ دونوں میں یہ نہیں ہو سکتا کہ دونوں سچے ہوں۔ دونوں میں ایک جھوٹا ضرور ہوگا۔ اس نے کہا دیکھیے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ لڑے اُن کا اختلاف ہوا اِن دونوں میں جھوٹا کون تھا۔ سچا کون تھا۔ یہ اُس کو سوال تھا اور یہ سوال کس نے کیا تھا۔ پنجاب یونیورسٹی کے ایک لیکچرار نے اُس نے کہا کہ دو آدمی آپس میں لڑتے ہیں ایک جھوٹا ضرور ہوتا ہے۔ اور ایک سچا۔ دیکھیے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کا اختلاف ہوا لڑائی ہوئی اِن دونوں میں جھوٹا کون تھا۔ سچا کون تھا میں نے کہا کہ کبھی کبھی ایسے بھی ہوتا ہے کہ دو آدمی آپس میں لڑتے ہیں اور دونوں میں جھوٹا کوئی بھی نہیں ہوتا اس نے کہا ایسے ہو ہی نہیں سکتا۔ میں نے کہا ہو چکا ہے اور میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے کہ ہو چکا ہے دو آدمیوں کی لڑائی کا ذکر قرآن کرتا ہے۔ اور قرآن میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام طور پہاڑ پر گئے۔ اور اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ دیکھنا قوم بچھڑے کو پوجنے نہ لگ جائے۔ لیکن واپس آئے تو قوم بچھڑے کو پوج رہی تھی۔ حضرت موسیٰؑ نے آتے ہی اپنے بھائی ہارون سے نہیں پوچھا بلکہ حضرت ہارون کی آتے ہی داڑھی پکڑ لی۔ اور انکو بازار میں گھسیٹنا شروع کر دیا جس کا ذکر قرآن کرتا ہے۔ کہ حضرت ہارون نے رو کر کہا۔

اے میرے ماں جائے بھائی خدا کے لئے میری داڑھی نہ پکڑو۔ میرے بالوں کو نہ گھسیٹو۔ میں نے کہا دیکھو دو آپس میں لڑتے ہیں۔ اِن دونوں میں سے کسی کو جھوٹا کہہ کر دکھاؤ۔ اس نے کہا یہ دونوں نبی تھے۔ میں نے کہا تمہارا قاعدہ یہ ہے کہ دو آدمی آپس میں لڑتے ہیں دونوں میں ایک جھوٹا ضرور ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کی لڑائی کا ذکر قرآن

کرتا ہے اور ان میں سے کسی ایک کو جھوٹا کہہ کر تم دکھاؤ علیؓ اور معاویہؓ میں سے کسی ایک جھوٹا میں کہہ دوں گا اس نے کہا دیکھو یہ تو دونوں نبی تھے۔ ان کو غلط فہمیاں ہوگئی تھیں میں نے کہا دو نبیوں کو غلط فہمی ہو سکتی ہے دو امتیوں کو بھی غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ موسیٰ اور ہارون لڑ کر سچے ہیں تو علیؓ اور معاویہؓ بھی لڑ کر سچے ہیں۔ میں نے کہا تمہیں وہ قیصر روم کا خط بھول گیا کہ قیصر روم نے حضرت معاویہؓ کو خط لکھا تھا کہ اے معاویہؓ میں نے سنا ہے کہ تمہارے مقابلے میں علی المرتضیٰ فوجیں لے کر آ رہے ہیں۔ مجھے حکم دو کہ میں علیؓ کا مقابلہ کروں تو حضرت معاویہؓ نے قیصر روم کو جو خط لکھا تمہیں طبری کی کتابوں میں اور حوالے مل جاتے ہیں۔ وہ معاویہؓ بن ابوسفیان کا خط نظر نہیں آتا کہ جس حضرت معاویہؓ نے اس قیصر روم کو کتنا بڑا حکمران تھا یورپ کا قیصر روم کو حضرت معاویہؓ نے جو خط لکھا اس میں مضمون یہ تھا کہ اگر قاصد کو قتل کرنا جائز ہوتا تو میں تیرے قاصد کے ٹکڑے کر دیتا اس کے بعد خط کی اصل عبارت شروع ہوتی ہے اور اس عبارت کا پہلا جملہ یہ تھا کہ اے روم کے کتے خط کا عنوان تھا کہ اے روم کے کتے میں نے تیرا خط پڑھا ہے تو لکھتا ہے کہ میں علیؓ کے خلاف ہو جاؤں گا۔ اے روم کے کتے اگر تیرا ارادہ نہ بدلا تو میں اپنے چچازاد بھائی علیؓ سے صلح کر لوں گا اور علیؓ کی فوج سے جو پہلا تیر تیرے حلق میں پیوست ہوگا۔ وہ معاویہؓ بن ابوسفیان کا ہوگا۔ اور اس کے بعد فرمایا کہ اے قیصر روم اگر آئندہ تو نے علیؓ کے خلاف کوئی زبان درازی کی تو میں تجھے روم کا جلا ہوا کوئلہ بنا دوں گا اور تیرا نام صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دوں گا یہ حضرت معاویہؓ کا خط ہے۔ یہ بھی کتابوں میں موجود ہے۔ حضرت معاویہؓ کی یہ بات کتابوں میں موجود نہیں۔ جب حضرت علیؓ کی شہادت کی خبر حضرت امیر معاویہؓ نے سنی تو حضرت معاویہؓ نے کھانا چھوڑ دیا۔ تین دن تک کھانا نہیں کھایا کئی دنوں کے بعد حضرت علیؓ کے خادم ضرار اسدی ملک شام گئے حضرت معاویہؓ نے انکو بلایا اپنے دسترخوان پہ بٹھایا اور فرمایا بھائی ضرار علیؓ کی شان بیان کر دو حضرت ضرار حضرت علیؓ کے ۱۳ سال خادم رہے تھے۔ حضرت ضرار حضرت علیؓ کی شان بیان کرتے ہیں۔ کہ علیؓ علم کا باب تھا۔ علیؓ فقہ کا باب تھا۔ علیؓ حکمت کا باب تھا۔ علیؓ تہجد گزار تھا۔ علیؓ تقویٰ کا امام تھا۔ علیؓ دیانت کا

امام تھا جب حضرت ضرار اسدی علی المرتضیٰ کی شان بیان کرتے تھے۔ حضرت معاویہؓ زار و قطار روتے تھے اور اُٹھ کر کھڑے ہو جاتے تھے اور کہتے تھے خدا کی قسم علیؓ اس سے بھی اچھا اچھا تھا۔ علیؓ اس سے بھی اچھا تھا۔ ایک رائے کا اختلاف والی بات آپ کو سمجھ میں آئی اور کوئی حقیقت سمجھ میں نہیں آئی۔ حضرت معاویہؓ ہر سال مدینہ تشریف لے جاتے حضرت عائشہؓ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے اور کہتے اماں رسول اللہؐ کے کپڑے دکھاؤ حضرت عائشہؓ حضورؐ کے کپڑے لاتیں۔ حضرت معاویہؓ اُن کو آنکھوں سے لگاتے پانی میں بھگو کر پانی نچوڑ کر پانی اپنے پاس رکھ لیتے اور فرماتے پیغمبرؐ کے کپڑوں کو دیکھنا نبیؐ کے کپڑوں کا نچڑا ہوا پانی معاویہؓ کی نجات کے لئے کافی ہے حضرت معاویہؓ کو اتنی بات کا پتہ چلا کہ کعب ابن ظہیر ایک صحابیؓ ہے۔ بصرہ میں رہتا ہے۔ اس کے پاس رسول اللہ کی چادر ہے۔ حضورؐ نے اُس کو چادر دی۔ حضرت معاویہؓ نے کعب ابن ظہیر کو بلانے کے لئے کاغذ بھیجے کعب آیا حضرت معاویہؓ نے فرمایا اے کعب تیرے پاس رسول اللہؐ کی چادر ہے۔ میں چاہتا ہوں مجھ سے بہت بڑی دولت لے لے اور نبیؐ کی چادر دے دے۔ حضرت کعب ابن ظہیر نے فرمایا کہ یہ چادر تو میں نے اپنے لئے رکھی ہے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا میری ساری سلطنت ایک طرف اور نبیؐ کی چادر ایک طرف۔ حضرت معاویہؓ کو کعب ابن ظہیر نے وہ چادر ہدیہ میں مفت دے دی اور فرمایا امیر المؤمنین یہ چادر میں اپنی طرف سے آپ کو ہدیہ کرتا ہوں۔ حضرت معاویہؓ فرماتے تھے میرے پاس یہ روئے زمین کی سب سے بڑی دولت ہے۔ کیا وہ واقعہ آپ کو تاریخ میں نظر نہیں آتا کہ حضرت معاویہؓ کو پتہ چلا کہ ایک صحابی ہے جس کا چہرہ رسول اللہ کے چہرے سے ملتا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے اس کو بلانے کے لئے قاصد بھیجے۔ جب وہ آیا حضرت معاویہ تخت سے نیچے اُترے آئے اُس کے ماتھے کو چوم کر فرمایا اگر مجھے تیری ذات سے محبت نہیں مجھے تیرے تیرے چہرے سے محبت ہے۔ اس لئے کہ تیرا چہرہ رسول اللہ کے چہرہ سے ملتا ہے یہ ایک رقعہ آیا ہے اس رقعہ میں ہے کیا حضور پاک نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ایک باغی گروہ ہوگا جو عمارؓ کو شہید کرے گا اس گروہ کا سربراہ کیا معاویہؓ نہیں تھا۔ حضور پاکؐ کی اس

پیشین گوئی کے بارے میں آپ فرمائیں میں جواب ملیا نہیں دیتا لیکن ایک بات یاد رکھیں۔ حضورؐ کی یہ حدیث بخاری شریف میں موجود ہے کہ عمار ابن یاسر کو کہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ لیکن یہ باغی جو لفظ عربی کا ہے اس کا معنی محدثین نے کیا ہے کہ باغی عربی زبان میں مطالبہ کرنے والے کو کہتے ہیں۔ عربی زبان میں مطالبہ کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اُردو میں باغی حکومت کے باغی کو کہتے ہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا تجھے مطالبہ کرنے والا گروہ قتل کرے گا۔ تو حضرت معاویہؓ کا لشکر واقعی حضرت عثمان غنیؓ کے خون کا مطالبہ کر رہا تھا۔ اس میں حضرت معاویہؓ کی شان کیسے کم ہوگئی اور دوسری بات یہ ذہن میں رکھیں اگر آپ باغی کا وہی معنی لیتے ہیں۔ کہ حکومت کا جو باغی جو حکومت کا جو مخالف ہو تو مجھے آپ بتائیں باغی کہتے کس کو ہیں۔ بغاوت کرنے والے کو۔ راجیو گاندھی ہے اس کو میں پاکستان کا باغی کہہ سکتا ہوں۔ نہیں اس لئے کہ اُس نے تو پاکستان کو پہلے سے مانا ہی نہیں۔ جو پاکستان کو پہلے مانتا ہی نہیں وہ باغی ہو سکتا ہے وہ ویسے آپ کا دشمن آپ کا مخالف ہے آپ کی بات نہیں مانتا۔ لیکن میں جی ایم سید کو پاکستان کا باغی کہہ سکتا ہوں اس لئے کہ اس نے پاکستان بننے کے بعد پاکستان کو مان لیا تھا۔ اور اب وہ کہتا ہے کہ پاکستان توڑ دو تو یہ باغی ہوا یعنی حضرت معاویہؓ باغی آپ کے اگر حضورؐ نے فرمایا کہ عمار تجھے باغی گروہ قتل کرے گا تو آپ حضرت معاویہؓ پر باغی کے لفظ کا اطلاق تو کریں کہ حضرت معاویہؓ نے پہلے دن سے حضرت علیؓ کی خلافت کو مانا نہیں تھا اور مشروط کر دیا تھا کہ تم پہلے حضرت عثمان غنیؓ کے قاتلوں کا بدلہ لو پھر میں مانوں گا جس نے پہلے ہی نہ مانا ہو وہ باغی کیسے۔ باغی وہ ہے جو مان کر انکار کرے۔ راجیو گاندھی پاکستان کا باغی نہیں ہے اس نے پاکستان کو مانا ہی نہیں۔ جی ایم سید باغی ہے امیر معاویہؓ کی عظمت کو دیکھو اُن کا اختلاف تھا قاتلین عثمان غنیؓ کے بارے میں کہ حضرت علیؓ سے فرمایا کہ آپ قاتلین عثمان غنیؓ کا بدلو پھر میں آپ کی خلافت کو مانوں گا جب حضرت علی المرتضیٰؓ سے اُنھوں نے یہ کہا کہ پھر میں خلافت کو مانوں گا۔ اس کا مطلب ہے کہ انھوں نے حضرت علیؓ کی خلافت کو مانا نہیں تھا۔ جو خلافت کو نہ مانتا ہو وہ اختلاف کرے وہ باغی کیسے۔ اب سوال یہ ہوا کہ عمار ابن یاسر کو قتل کس نے کیا۔ عمار ابن یاسر کو

قتل کرنے والا وہ گروہ تھا جو حضرت معاویہؓ کی فوجوں میں شامل تھا دھوکہ اور حقیقت میں وہ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت معاویہؓ کی فوجوں میں ایک دوسرے کے مخالف رات کی تاریکی میں جو سازش کے لئے چھپ گئے تھے اسی طرح حضرت معاویہؓ کی فوج میں جو سازش کیلئے گروہ شامل ہوا تھا اسی گروہ کے خنجر سے حضرت عمار شہید ہوئے اور وہ گروہ واقعی حضرت علیؓ کا باغی گروہ تھا۔ اس لئے کہ پہلے وہ حضرت علیؓ کے ساتھ تھا۔ اور بعد میں علیؓ کا مخالف ہوگیا تو پیغمبرؐ کی حدیث پوری ہوگئی کہ عمار تجھے باغی گروہ قتل کرے گا یعنی وہ گروہ جو پہلے علیؓ کے ساتھ تھا بعد میں مخالف ہوگیا اسی پہ باغی کا اطلاق ہوتا ہے۔ ایک اعلان اور سماعت فرمائیں تفصیلی گفتگو سلمان رشدی کے بارے میں حضرت قائدِ سپاہِ صحابہؓ مولانا حقنواز صاحب فرمائیں گے۔

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؛



CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مؤرخ اسلام جانشین امیر عزیمت

شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا **ضیاء الرحمن فاروقی**

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان

کا یادگار تاریخی خطاب

قاتلان حسینؓ کون؟

تقریر کا خطبہ ریکارڈ نہ ہو سکنے کی وجہ سے شائع نہیں کر سکے۔ معذرت خواہ ہیں۔

میرے ساتھیو ایسے حالات میں میں اور آپ گھرے ہوئے ہیں کہ اس وقت پاکستان میں بے نظیر کی حکومت کا خاتمہ ہو چکا ہے اور ایک نگران حکومت ہمارے سروں پہ سوار ہو گئی ایک عورت سے نجات ملنے کے بعد ایک دوسری عورت بھی ہمارے سروں پہ سوار کر دی گئی تو اس کا ذکر میں انشاء اللہ میں اپنی تقریر کے آخر میں کرونگا۔ کہ وہ پاکستان کی حکومت موجودہ کو وہ کونسی مجبوریاں تھیں کہ جس کے تحت عابدہ حسین کو دزیر اطلاعات بنایا گیا ہے۔

میرے دوستو! حضرت حسینؓ کی شہادت چودہ سو سال کی اسلامی تاریخ کا ایک انوکھا غیر معمولی اور بے انتہا اہم واقعہ ہے۔ جس کی اہمیت بڑھانے کے لئے ایک طبقہ کیطرف سے مبالغہ آرائی، جھوٹ، فریب کا طوفان کھڑا کیا اور حضرت حسینؓ ہی کے نام کی شہادت پر

ہر سال تعزیہ، ماتم، جلوسوں، خنجر بردار افراد کی بازاروں میں گھومنے جلوس نکالنے اور واویلا کرنے کا باقاعدگی پروگرام ترتیب دیا گیا۔ اور دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ شائد اسلام کی تاریخ میں صرف حضرت حسینؓ شہید ہوئے اور کوئی آدمی شہید نہیں ہوا۔ حالانکہ جب اسلام کی تاریخ کے اوراق پلٹ کر ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ اسلام کی ساری تاریخ قربانیوں سے بھری ہوئی ہے اسلام کی تاریخ میں ہر قدم پر قربانیاں ہیں اسلام کی تاریخ میں ہر قدم پر خون بہایا گیا ہے اسلام کی تاریخ میں کوئی سال کوئی مہینہ کوئی دن کوئی ہفتہ ایسا نہیں گزرا جسمیں برگزیدہ ہستیوں نے جان کا نذرانہ پیش کر کے اسلام کے گلستان کی آبیاری نہیں کی اور اسلام کے غنچوں کو کونپلیں مہیا نہیں کی یہ اسلام ہی کی ایسی قوت ہے کہ جسمیں ساری کائنات کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دندان شہید کرا کے اپنے چچا کے ٹکڑے دیکھ کر رشتہ داروں کی شہادتیں دیکھ کر تاجدار رسالت نے اپنی آنکھوں سے اپنے رفقاء کی لاشوں کو دیکھا اور اپنے رفقاء کی قربانیوں کو دیکھ کر اسلام کی عظمت کو دنیا تک پہنچایا لیکن یہ کتنا بڑا افسوس ہے کہ جس شخصیت کو ساری کائنات کے سردار نے سید الشہداء کہا۔ اس کیلئے آپ کی آنکھ نہیں روتی اس کے لئے آپ پریشان نہیں ہوتے جس کی لاش کے ٹکڑوں پر ساری دنیا کے سردار نے کھڑے ہو کر کہا تھا کہ یہ حمزہؓ میرا چچا قیامت تک آنے والے شہیدوں کا سردار ہے اُس شہیدوں کے سردار پر تو آپ کبھی نہیں روئے اس کے لئے تو پولیس کبھی بازاروں میں نہیں آئی اس کے لئے تو فوج کبھی شاہراہوں پہ نہیں اتری اس کیلئے تو آپ نے کبھی اشک نہیں بہائے اس کے لئے تو آپ کبھی پریشان نہیں ہوئے۔ اس کے لئے تو آپ نے شہادت کے کبھی جلسے نہیں کئے اس کے لئے آپ کو کبھی دکھ نہیں ہوا کیوں؟ اس کیلئے کہ ٹریفک یکطرفہ چل رہی ہے۔ آپ کے قلب و جگر پر ایک طبقہ کا پروپیگنڈہ سوار ہے۔ آپ ایک شہید کیوجہ سے سارے شہید بھول گئے ہیں۔ ایک شہید کیوجہ سے سارے شہداء کو آپ نے بالائے طاق رکھ چھوڑا ہے ایک شہید کی وجہ سے آپ ساری شہادتوں کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے اگر ایک شہید کو ایک قوم رونے لگ جائے وہ دوبارہ نیا شہید نہیں پیدا کر سکتی ایک شہید

پر اشک بہانے لگ جائیں تو دوبارہ اُمت میں شہید پیدا نہیں ہو سکتے ایک شہید پر رسول اللہ اشک بہائے وہ دوبارہ جنگ بدر میں کیسے جاتے۔ وہ اُحد کے پہاڑوں پہ کیسے اترتے۔ وہ خندق کی کھائیوں میں کیسے اترتے۔ ایک آدمی شہید ہو جائے ساری قوم اُس کو رونے لگ جائے۔ ساری قوم اُس پر آنسو بہانے لگ جائے تو بدر میں کبھی ایسا واقعہ پیش نہیں آئے گا۔ کہ جس سے کوئی شہید ہو جائے جس سے کسی کی جان چلی جائے لیکن اسلام کی تاریخ میں آپ دیکھتے ہیں کہ شہادتیں ہی شہادتیں ہیں تو معلوم یہ ہوا کہ شہادت مصیبت نہیں ہے۔ شہادت ایک نصیبا ہے شہادت ایک فخر ہے شہادت ایک نعمت ہے جو نصیبوروں کو ملتی ہے۔ دیکھئے پاکستان میں ۱۹۶۵ء کی جنگ ہوئی ہے اُس ۶۵ء کی جنگ میں جو لوگ شہید ہوئے انکے نام پہ آپ نے یادگاریں بنائی ہیں۔ اور اُن شہیدوں کو آپ نے تمغہ امتیاز دیا ہے۔ نشانِ حیدر دیا ہے۔ اُن شہیدوں کو آپ ہر سال سلوٹ مارتے ہیں۔ ان شہیدوں کی بیویوں کو آپ نے مربعہ زمین الاٹ کر دی ہیں۔ اور اگر ایسے ہو کہ واگہ کے سیکٹر پہ جو لوگ شہید ہوں اس واگہ کے سیکٹر کے اوپر جا کر آپ ماتم کریں یا ۱۹۶۵ء کی جنگ کے شہداء پہ آپ ماتم کرنے لگ جائے جلوس بنا لینے لگ جائے تعزیہ لیکر بازاروں میں آجائے کہ جناب ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہمارے فلاں آدمی شہید ہو گئے تو آج تک انڈیا کا قبضہ پاکستان پہ ہو چکا ہوتا۔ انڈیا کی حکومت یہ کہتی ہے کہ جو حکومت کے چند آدمی شہید ہو جانے کے بعد یہ قوم ابھی تک رو رہی ہے وہ نیا شہید کیسے پیدا کر سکتی ہے۔ چلو قرآن کی بات نہ مانو حدیث کی بات نہ مانو تاریخ کی بات نہ مانو چوہدری کی بات نہ مانو، مولوی کی بات نہ مانو حضرت جھنگوی کی بات نہ مانو ضیاء الرحمٰن فاروقی کی بات نہ مانو۔ چلو ۱۹۶۵ء کے شہیدوں کی بات مانو ۶ ستمبر کو ہر سال پاکستان کی ساڑھے سات لاکھ فوج ان شہیدوں کو سلام کرتی ہے۔ خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ اُس کے لئے گارڈ آف آنر پیش کیا جاتا ہے۔ اُن کیلئے فخر کیا جاتا ہے۔ اخبارات ایڈیشن شائع کرتے ہیں۔ کہ یہ ۶ ستمبر کے ایڈیشن ہیں۔ ۶ ستمبر کے شہیدوں کیلئے آپ فخر کریں۔ ۶ ستمبر کے شہیدوں کیلئے آپ خوشی کریں۔ ۶ ستمبر کے شہیدوں کیلئے آپ کا ریڈیو آپ کا ٹی وی آپ کے اخبارات اُن کو خراج تحسین پیش کریں۔ اُن کے لئے تو جلوس لے کر نہ آئیں اُن کے لئے

تو آپ بازاروں میں نوحہ جزر جان بم سینے پر باندھ کر ٹینکوں کے نیچے لیٹ گئے تھے اُس پہ آپ فخر کریں لیکن کرب و بلا کی وادی میں چودہ سو سال اگر نواسۂ رسولؐ جا کر جام شہادت نوش کرے ظلم کا مقابلہ کرے تشدد کا مقابلہ کرے ناحق چیزوں کا مقابلہ کر کے جام شہادت نوش کر کے بیوی کو بیوہ کرا دے۔ بچوں کو یتیم کرا دے آپ اُس کے لئے رونے لگ جائیں جلوس نکالنے لگ جائیں۔ تعزیہ بازاروں میں لائیں مجھے بتلایئے کہ ۱۹۶۵ء میں جو شہید ہوئے ان کے لئے تعزیہ کیوں نہیں نکالتے ۱۹۷۱ء میں شہید ہوئے ان کے لئے تعزیہ کیوں نہیں نکالتے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ۱۴ لاکھ علماء کو تختہ دار پہ لٹکایا گیا۔ اُن کے لئے آپ کیوں نہیں روتے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہر سال ۶ ستمبر کو سلوٹ کیوں مارتے ہیں تعزیہ کیوں نہیں نکالتے بتایا جائے اگر انکی شہادت پہ آپ کو فخر ہے تو کیا نواسۂ رسول ایسا رہ گیا ہے کہ جس کی شہادت پر آپ فخر نہیں کر سکتے۔ آپ عظمت بیان نہیں کر سکتے۔ آپ خوشی نہیں کر سکتے کہ میرے پیغمبرؐ کا نواسہ جان دے گیا ہے فاطمہ کا جگر جان دے گیا فاطمہ کے جگر کے ٹکڑا جان دے گیا۔ محمدؐ کا نواسہ جان دے گیا ہے۔ قیامت تک دنیا کو بتا گیا ہے۔ کہ اس نے جان دے کر اسلام کی عظمت کا سہارا دیا ہے۔ امت کی عظمت کو سہارا دیا ہے۔ اگر حسینؓ پیغمبرؐ کا نواسہ جان دے کر یہ سبق حاصل نہ کرتا تو ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بم باندھ کر سینوں پہ جوان ٹینکوں کے نیچے کیوں لیٹ جاتے جس نے سبق تمہیں جرأت کا دیا اس کو روتے ہو اور جنہوں نے سبق پایا ان کو سلامتی دیتے ہو یا وہ طریقہ غلط تھا یا یہ طریقہ غلط ہے۔ شہادت ایک فخر ہے۔ شہادت ایک نعیما ہے شہادت ایک عظمت ہے شہادت ایک بلندی ہے۔ شہادت ایک معرفت ہے۔ شہادت ایک رفعت ہے شہادت ایک رضوان کا مرتبہ ہے۔ شہادت جنتیوں کا اعلیٰ مقام ہے۔ شہادت محمدؐ کی آرزو ہے۔ شہادت صحابہؓ کی تمنائیں ہیں۔ شہادت خدا کی عظمت کا نشان ہے میری اُمت میں جو میرا شہید ہو گا میں اس پہ فخر کروں گا جو کہ میرا عقیدہ ہے۔ شہید شہید ہو کر جان کا نذرانہ پیش کر کے پوری دنیا کو زندہ جاوید بنا دیتا ہے۔

میرے دوستو! گرامی قدر سامعین حضرت حسینؓ کس تاریخ کو شہید ہوئے دس محرم کو۔ لیکن میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ جس تاریخ کو وہ شہید ہوئے اس سے پہلے رونے

کا مطلب کیا ہے حضرت حسینؓ شہید ہوئے دس محرم کو۔ رونا شروع کرتے ہو یکم کو اور جس دن وہ شہید ہو گئے رونا بند کر دیتے ہو۔ چارپائیاں سیدھی کر دیتے ہو گھروں کو آجاتے ہو محفلیں ختم کر دیتے ہو یہ تو پھر وہی بات ہوئی کہ ایک آدمی بیمار ہے وہ فوت نہیں ہوا اس کے سرہانے سات بچے بیٹھے ہیں وہ رونے لگ جائیں ابا جی بستر پہ پڑے ہیں بچے اونچی اونچی روئیں اور ابا جی جمعہ کے دن فوت ہو گئے بچے چپ کر کے گھروں کو آجائیں۔ اس کا کیا مطلب ہوا سننے والا یہی کہے گا دیکھنے والا یہی کہے گا کہ یہ بچے اپنے باپ سے تنگ ہیں۔ یہ بچے اپنے باپ سے تنگ ہیں اسی لئے جب تک وہ نہیں مرا تھا یہ بچے روتے تھے جب وہ مر گیا یہ چپ کر گئے۔ حضرت حسینؓ دس کو شہید ہوئے یکم کو تو نہیں ہوئے یہ رو رہے ہیں دو تین چار پانچ چھ سات شہید نہیں ہوئے یہ رو رہے ہیں آٹھ کو نہیں ہوئے نو کو نہیں ہوئے اور ۹ کو یہ زیادہ روتے ہیں۔ اور دس کو صبح صبح کو تو یہ بہت روتے ہیں لیکن ظہر کے بعد جب وہ شہید ہو جاتے ہیں یہ رونا بند کر دیتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ دس کو صبح صبح یہ زیادہ کیوں روتے ہیں۔ ان کو خطرہ ہے کہ کہیں بچ نہ جائیں۔ بھئی دس کے دن ظہر کے بعد شہید ہوئے یہ رونا بند کر رہے ہیں اور دس سے پہلے میں مانتا ہوں کہ غم ہو سکتا ہے دکھ ہو سکتا ہے۔ لیکن ان پاگلوں کو کوئی سمجھائے کہ بھئی اگر تمہیں روئے بغیر روٹی نہیں ملتی تو تم دس سے بیس تک روؤ یکم سے دس تک کیسے روتے ہو۔ بھئی لاشوں کی بیحرمتی بقول تمہارے دس کے بعد ہوئی نیزوں پہ سر لٹکائے گئے دس کے بعد جب لاشوں کی بیحرمتی ہوتی ہے تو تم شیشے لے کر گھروں کو آجاتے ہو جب سر نیزے میں لٹکائے گئے تم خاموش ہو کر گھروں میں آجاتے ہو اور جب تک شہید نہیں ہوئے تم روتے ہو یا گلو میرا تو عقیدہ ہے میں تو نہ رونا چاہتا ہوں نہ اشک بہانا چاہتا ہوں نہ ماتم کرنا چاہتا ہوں نہ تعزیت نکالنا چاہتا ہوں میرا تو یہ عقیدہ ہے چلو تم نے اگر رونا ہے تو تمہیں کسی عقلمند نے کسی پاگل نے کسی مؤرخ نے کسی ذاکر نے یہ طریقہ نہیں سمجھایا کہ رونے کا یہ طریقہ ہی غلط ہے اگر رونا ہے تو دس سے بیس تک رو دو اگر تم یکم سے دس تک رو دو گے ہر آدمی یہ سمجھے گا کہ یہ شہید کرانے کے لئے روتے ہیں۔ جب تک وہ شہید نہیں ہوتے یہ رو رہے ہیں جب وہ شہید ہو گئے ہیں انہوں نے رونا بند کر دیا ہے۔ ماں کو اگر نئی

کے نواسہ کی شہادت پہ دکھ ہوتا تو یقیناً دس سے بیس تک روتے اور روتے رہتے اور سال بھر روتے سارا سال تمہیں تو وہ دن یاد ہی نہ رہ سارا سال تو تمہیں پتہ ہی نہ ہو کہ کوئی شہید ہوا جب یکم آجائے پھر تم رونے لگ جاؤ جب پھر وہ شہید ہوں پھر چپ کر کے گھروں کو آجائیں جب تک شہید نہ ہوں روتے رہو تمہارے سے بڑا پاگل اس دنیا میں کوئی نہیں۔ اور اس سے بڑا فراڈ اس دنیا میں کوئی نہیں کہ تم اُمت کو دھوکہ دے کر روتے ہو حالانکہ اگر میں آج حقیقت سے پردہ اٹھاؤں گا اگر تمہارے چہرے سے آج نقاب اتار دوں گا تو ہر اندھے کو بھی پتہ چل جائے گا کہ قتل کرنے والے بھی تم ہو بلانے والے بھی تم ہو لانے والے بھی تم ہو ظلم کرنے والے بھی تم ہو تشدد کرنے والے بھی تم ہو۔

تم ہی قاتل تم ہی مخبر تم ہی منصف ٹھہرے
اقربا کریں میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر

یہ تو بات ہی علیحدہ ہے۔ میرے ساتھیو! حضرت حسینؓ عظمت کردار کا گوہر تابعدار تھا۔ حضرت حسینؓ وہ جلیل القدر انسان ہیں کہ جس کے بارے میں صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ حضرت حسینؓ حضرت علیؓ کے ہاتھوں میں تو صدیقؓ نے فرمایا کہ علیؓ یہ کس کا بیٹا ہے تو حضرت علیؓ نے فرمایا یہ میرا بیٹا ہے تو صدیقؓ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا نہیں تو علیؓ نے فرمایا نہیں میرا بیٹا ہے۔ صدیقؓ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا نہیں تین مرتبہ حضرت علیؓ نے فرمایا میرا بیٹا ہے۔ تو صدیقؓ نے فرمایا تیرا بیٹا نہیں تو علیؓ نے فرمایا میری بیوی سے جا کر پوچھو میرا بیٹا ہے لوگوں سے پوچھو۔ تو صدیقؓ نے بڑی عجیب بات کہی فرمایا بیٹا ہے علیؓ کا اور چہرہ مصطفیٰؐ کا ہے۔ یہ حسینؓ ہے پیغمبرؐ کا نواسہ ہے عظمت کردار کا گوہر تابعدار ہے۔ حضرت حسینؓ کی شہادت برحق ہے مرتبہ برحق ہے مقام برحق ہے رفعت برحق ہے۔ لیکن میں سوال کر سکتا ہوں کہ حضرت حسینؓ سے پہلے بھی لوگ شہید ہوئے۔ حضور علیہ السلام ۲۳ سالہ نبوت کی زندگی میں بھی لوگ شہید ہوئے۔ ۲۵۰ صحابی شہید ہوئے ۲۵۶ صحابی شہید ہوئے اور خلافت راشدہ کے ۵۰ سالہ دور میں ۲۷ ہزار صحابیؓ شہید ہوئے ان ۲۷ ہزار صحابہؓ کا کوئی وارث نہیں تھا کہ کبھی تم ان کی شان میں کوئی جلسہ کرتے ان کے لئے بھی اشک بہاتے ان کا بھی ذکر کرتے حضور علیہ السلام کی ۲۳ سالہ نبوت کی زندگی میں ۲۵۶ صحابیؓ

شہید ہوئے۔ اور پیغمبر علیہ السلام کے بعد خلافت راشدہ کے پچاس سالہ دور میں ۲۷ ہزار صحابہؓ شہید ہوئے۔ حضورؐ کی زندگی کے پہلے صحابی شہید کا نام کیا ہے اور آخری شہید کا کیا نام ہے اور پہلی شہید عورت کا نام کیا ہے آخری شہید عورت کا کیا نام ہے۔ توجہ سے سماعت فرمائیں۔

حضورؐ کی زندگی کے پہلے شہید کا نام ہے زید ابن ابی ہالہ یہ زید ابن ابی ہالہ وہ اسلام کا پہلا شہید ہے جس کو مکہ کعبہ میں ظلماً شہید کر دیا گیا۔ جو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے پہلے خاوند سے پہلا لڑکا تھا۔ حضورؐ کا سوتیلا بیٹا تھا۔ یہ زید بن ابی ہالہ اسلام کی تاریخ کا پہلا شہید ہے اس کا ذکر تو آپ نے کبھی نہیں کیا۔ اور اسلام کی تاریخ کے آخری شہید کا نام ہے۔ ربیع بن اسلمیؒ اور اسلام کی تاریخ کی پہلی شہید عورت کا نام حضرت ثمینہ ہے اور آخری شہید عورت کا نام حضرت عاطفہ ہے تو آپ مجھے بتائیں پہلا شہید بھی یاد نہیں آخری شہید بھی یاد نہیں اور پھر ان شہیدوں میں بدر کے میدان میں چودہ صحابیؓ شہید ہوئے اور اُحد کے میدان میں ۷۰ صحابی شہید ہوئے حنین کی جنگ میں ۱۹ صحابی شہید ہوئے۔ خیبر کے معرکہ میں ۱۳ صحابیؓ شہید ہوئے۔ ایک جنگ میں ۷۰ صحابیؓ شہید ہوئے ایک قبیلے میں ۷۰ صحابیؓ شہید متفرق طور پر ۶۳ صحابیؓ شہید ہوئے یہ وہ جنگیں ہیں جن کے یہ شہداء ہیں۔ لیکن ان تمام شہداء کو اکٹھا جمع کرو ۲۵۶ یہ بھی شہید جمع ہیں۔ ۲۷ ہزار صحابیؓ شہید جمع ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا جنازہ جیل سے اٹھا وہ بھی شہید، سعد ابن جبیر کا جنازہ جیل سے اٹھا وہ بھی شہید ہیں ابن تیمیہ کا جنازہ جیل سے اٹھا وہ بھی شہید ہیں۔ بڑے بڑے علماء شہید ہیں آپ دیکھئے تاتار کی فوجوں کے مقابلے میں ابن تیمیہؒ نے جنگ لڑی وہ بھی شہید ہیں۔ صلاح الدین ایوبی نے عیسائیوں کا مقابلہ کیا اُن کے لوگ بھی شہید ہیں۔ نور الدین زنگی کی فوجوں نے دشمن کا مقابلہ کیا وہ بھی شہید ہے۔ طارق بن زیاد نے اندلس کے ساحل پر کشتیاں جلا دی تھیں اُنکے آدمی بھی شہید ہوئے۔ خالد ابن ولید ۶۰ آدمی لے جا کر ۶۰ ہزار کی فوجوں کا مقابلہ کیا تھا اور تیرہ آدمی شہید ہوئے تھے وہ بھی شہید ہیں۔ اور دیکھئے طارق ابن زیاد کی فوجوں میں شہید ہیں۔ خالد ابن ولید کی فوجوں میں شہید ہیں۔ سلطان محمود غزنوی کی فوجوں میں شہید ہیں۔ محمد فاتح کی فوجوں کے شہید ہیں۔ سلطان ٹیپو کی فوجوں کے شہید ہیں۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ کے شہید ہیں۔ حضور علیہ السلام سے لے کر اور اس صحابی زید ابن

ابی ہالہ سے لیکر ۱۹۶۵ء کی جنگ تک اور آج پاکستان کی جنگ تک چودہ سو سال سے کروڑوں انسان شہید ہوئے۔ کروڑوں افراد نے جام شہادت نوش کیا۔ قرآن بچانے کے لئے جو مرا وہ بھی شہید ہے۔ ختم نبوت کے لئے جو گیا وہ بھی شہید ہے۔ صحابہؓ کیلئے جو گئے وہ بھی شہید ہیں اور اسلام کی عظمت کے لئے جو مرا وہ بھی شہید ہے۔ اپنی عزت کیلئے جو مرا وہ بھی شہید ہے۔ طاعون کی مرض میں مرا وہ بھی شہید ہے ناموس کے لئے مٹا وہ بھی شہید ہے۔ مال کو بچانے کیلئے مرا وہ بھی شہید ہے۔ وطن کی دولت، وطن کو بچانے کے لئے جو مرا وہ بھی شہید ہے مجھے بتایا جائے چودہ سو سال کی تاریخ میں لاکھوں نہیں کروڑوں شہید ہیں۔ اُن کروڑوں شہیدوں کو جب حشر کے دن اللہ ایک جگہ جمع کرے گا تو اُن شہیدوں کی سرداری کون کرے گا۔ میرا محمدؐ صادق و مصدوق پیغمبرؐ اُن کے سردار کا نام بتا چکا ہے۔ اُن کے سردار کا نام حمزہ بن عبدالمطلب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا سید الشہداء حمزہؓ۔ کہ قیامت تک جو بھی شہید ہوگا اُن کا سردار میرا چچا ہوگا۔ بتایا جائے اس میرے پیغمبرؐ کے چچا کو جو آج کے شہیدوں کا سردار ہے۔ شہید صفوں میں کھڑے ہونگے۔ قرآن کے شہید علیحدہ ہونگے توحید کے شہید علیحدہ ہونگے۔ دین کے شہید علیحدہ ہونگے۔ ختم نبوت کے شہید علیحدہ ہونگے بدر کے شہید، اُحد کے شہید، خیبر کے شہید، خندق کے شہید، قادسیہ کے شہید، کسریٰ کے شہید، پوری دنیا کے شہید جب قطاروں میں کھڑے ہونگے تو اُن شہیدوں میں ایک آدمی سرداری کرے گا جس کے اُوپر تاج ہوگا۔ سرتاج ہوگا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا حمزہ بن عبدالمطلب ہوگا۔ میرے ساتھیو! حضرت سیدنا حسینؓ عثمان غنیؓ کی شہادت کو دیکھا اپنے والد حضرت علیؓ کی شہادت کو دیکھا اپنے بھائی مسلم بن عقیل کو کی شہادت کو سنا تھا اپنے بھائی حضرت حسنؓ پہ قاتلانہ حملہ کی خبر سنی تھی۔ ساری باتیں ٹھیک ہیں۔ لیکن کسی موقع پر حضرت حسینؓ نے وہ کام کیا جو آج تم کرتے ہو۔ حضرت حسینؓ کی عمر حضورؐ کی زندگی میں ۹ سال یا بعض کتابوں میں سات بعض میں ۱۲ سال، اسی سر میں حضرت حسینؓ نے آنکھیں کھولیں شہید دیکھے ہیں۔ پیغمبرؐ کی زندگی میں شہید دیکھے ہیں۔ لیکن جب وہ وقت آیا نواسۂ رسولؐ پہ وہ وقت آیا کہ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد امیر معاویہؓ کا دور آیا۔ تو امیر معاویہؓ کا ایک دور تھا اور ایک بعد

میں یزید کا دور تھا۔ میں جاتے جاتے ایک بات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ یزید کے مقابلے میں حضرت حسینؓ آئے ہیں۔ امیر معاویہؓ کے مقابلے میں حضرت حسینؓ نہیں آئے ہیں۔ اگر اسی حقیقت پر غور کرو، مسئلہ سارا سمجھ آجاتا ہے کونسی چیز تھی کہ یزید کیلئے تو نبیؐ کا نواسہ یہ کہتا ہے۔ کہ میں بیعت نہیں کرتا میں قیادت نہیں مانتا میں قیادت نہیں مانتا یہی بات نبیؐ کے نواسہ کے امیر معاویہؓ کے لئے کیوں نہیں کہی۔ عثمان غنیؓ کے لئے کیوں نہیں کہی، حضرت عمرؓ کے لئے کیوں نہیں کہی۔ ابوبکر صدیقؓ کے لئے کیوں نہیں کہی، بتایا جائے یہی بات حضرت علیؓ نے عمرؓ کے لئے کیوں نہیں کہی۔ عثمانؓ کے لئے کیوں نہیں کہی، حضرت علیؓ نے یہی بات صدیقؓ کے لئے کیوں نہیں کہی معلوم ہوا کہ جس کو انھوں نے نیک نیتی سے غلط سمجھا، اس کی بیعت نہیں کی، اس کے لئے کربلا کا واقعہ پیش آیا۔ جن کو صحیح سمجھا ان کے لئے بیعت کی ہے۔ کوئی جنگ نہیں ہوئی اگر ابوبکرؓ غلط ہوتا تو ایک کربلا صدیقؓ کے مقابلے میں بھی قائم ہوجاتی، عمرؓ غلط ہوتا تو ایک کربلا عمرؓ کے مقابلہ میں بھی قائم ہوجاتی، عثمانؓ غلط تھا ایک کربلا عثمانؓ کے مقابلہ میں بھی آجاتی، امیر معاویہؓ غلط تھا تو ایک کربلا امیر معاویہؓ کے مقابلہ میں بھی قائم ہوجاتی۔ لیکن کربلا اسی وقت آنی تھی کہ اسوقت آنی چاہیئے تھی کہ جس وقت اسکی ضرورت نواسہ رسولؐ نے سمجھی تھی۔ جس وقت اس کی ضرورت تھی۔ پیغمبرؐ کے نواسہ نے دیکھا کہ امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد اُنکے بیٹے یزید کو تخت نشین کردیا گیا ہے سارے لوگوں نے بیعت کی اور ساری دنیا نے بیعت کی کسی نے افہام وتفہیم سے بیعت کی کسی نے مؤقف سمجھ کر بیعت کی کسی نے یہ سمجھے بیعت کی، کسی نے خوف سے بیعت کی لیکن نواسہ رسولؐ سے جب مدینہ کے آمر نے گورنر نے کہا بیعت کرو تو پیغمبرؐ کا نواسہ کہتا ہے کہ یزید سے بہتر لوگ اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ میں بیعت نہیں کرسکتا پیغمبرؐ کے نواسہ کو مجبور کیا گیا نبیؐ کا نواسہ مدینہ چھوڑ کر مکہ چلا جاتا ہے۔ نواسہ رسولؐ مکہ پہنچتا ہے تو مکہ میں خطوط آنے لگ جاتے ہیں۔ کہاں سے خط آئے کوفہ سے خط آئے آج سو خط آئے کل دو سو خط آگئے پھر سو خط آگئے اسی طرح بارہ سو خط آگئے ستر آدمی آگئے نواسہ رسولؐ کو یہ کہنے کے لئے کہ آیئے ہمارے پاس آئیں ہمارے گھر آئیں۔ کوفہ میں آئیں آپ ہمارے

سردار ہیں۔ آپ ہمارے خلیفہ ہیں۔ ہم بھی یزید بیعت نہیں کرتے تم بھی یزید کی بیعت نہیں کرتے پھل پک گئے ہیں سبزیاں، کھیتیاں سرسبز ہو چکی ہیں اور رہائش کے لئے حویلیاں موجود ہیں کوٹھیاں موجود ہیں مکان موجود ہیں۔ بارہ سو خط لکھنے والا آج اسی حسینؓ کا نام لیکر اُمت کو پاگل بنانا چاہتا ہے۔ جھنگ کے لوگو ایک بات پہ غور کرو کوفہ شیعہ کا مرکز تھا مکہ اور مدینہ سنیوں کا مرکز تھا۔ حسینؓ مدینے میں شہید ہوتا ذمہ دار سنی ہوتے۔ حسینؓ مکہ میں شہید ہوتے ذمہ دار سنی ہوتے۔ حسینؓ کو کوفہ میں شہید ہوا کوفہ شیعہ کا مرکز ہے۔ چودہ سو سال سے شیعہ دنیا کو پاگل بناتا ہے۔ تم ان کا گریبان پکڑ کر کیوں نہیں پوچھتے کہ شہید تمہارے گھر میں ہوا بتاؤ بلایا کس نے تھا مروایا کس نے تھا خط کس نے لکھے تھے آیا کون تھا۔ لجازت کرنے والا کون تھا۔ میں نے بلایا شہید ہو گئے مجرم میں ہوں۔ تم نے بلایا شہید ہو گئے مجرم تم ہو۔ میں ایک آدمی کو اپنے گھر بلاتا ہوں بیٹھک میں بلاتا ہوں اصرار کر کے بلاتا ہوں میرے سامنے ایک آدمی اس سے لڑائی کرتا ہے اور میں اس کو نہیں روکتا۔ میرے سامنے اس کو ذبح کر دیا جاتا ہے یہ ساری دنیا کہے گی کہ بلانے والے نے سازش کر کے مروا دیا۔ بلانے والے نے بلا کر مروا دیا۔ بلانے والے نے دھوکہ سے مروا دیا۔ بلانے والے شیعہ ہوں اور کوفہ کے قریب دس میل کے فاصلہ پہ کربلا میں نبیؐ کا نواسہ شہید ہو جائے اور چودہ سو سال سے وہی کوفہ کی جماعت وہی کوفہ کی نسل وہی کوفہ کا بدمعاش وہی کوفہ کا نام لیوا اسی حسینؓ کو روتا ہے پیٹتا ہے اور تجھے کہتا کہ مجھے بڑا غم ہے نہیں غم نہیں ہے یہ وہ مار ہے جو نواسۂ رسولؐ کو قتل کرنے کے بدلے میں چودہ سو سال سے مل چکی ہے۔ اور مار بھی اس سینے پہ پڑ رہی ہے۔ جو سینہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے بغض سے بھرا ہوا ہے یہ مار قیامت کی صبح تک پڑتی رہے گی۔ جس نے قتل کرایا قیامت میں بھی اس کے لئے جہنم ہے اور دنیا میں بھی اس کے لئے چھریاں ہیں سزا ہے۔ اے نواسۂ رسولؐ کوفہ مت جاؤ۔ یہ کوفہ کی وہ جگہ ہے کہ جس جگہ پہ حضرت علیؓ کو کوفیوں نے بلایا تھا بلا کر شہید کر دیا تھا۔ یہ کوفہ وہ جگہ ہے یہاں تمہارے بھائی حضرت حسنؓ کو بلا کر ان پہ قاتلانہ حملہ کر کے ان کے نیچے سے مصلّٰے کھینچ لیا گیا اس لئے کوفہ مت جاؤ۔ نبیؐ کے نواسہ کو روکنے

والا کون تھا۔ بلانے والا کون تھا دیکھیے عبداللہ ابن عباسؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، عبداللہ بن عمرؓ یہ سنیوں کے نمائندے تھے یہ اہلسنت کے امام تھے بات واضح ہوگئی کہ بلانے والے تم تھے۔ روکنے والے سنی تھے۔ اب نبیؐ کا نواسہ تمہارے خطوں کی بنیاد پر اگر تمہارے پاس پہنچ جاتا ہے۔ نبیؐ کے نواسہ نے سفر کرکے پھر تمہارے پاس پہنچ گئے ہیں اب میں تیرا گریبان پکڑ سکتا ہوں۔ میں تمہیں جھنجھوڑ سکتا ہوں میں تمہیں قاتل کہہ سکتا ہوں میں تمہیں بدمعاش کہہ سکتا ہوں۔ کہ بتاؤ بلانے والے تم تھے جب تم نے بلایا تھا تمہارے پاس اگر نواسہ رسول شہید کیوں ہوگیا۔ اس کے ٹکڑے کیوں ہوگئے اس کے بچے یتیم کیوں ہوگئے۔ بتایا جائے کہ وہ کربلا کی وادی میں پیاسے شہید کیوں ہوگئے اوئے خاندان نبوت کو تم نے دھوکہ کیوں دیا تم نے فریب کیوں دیا میرا حق ہے میں تمہارا گریبان پکڑوں میرا حق نہیں پوری امت حق ہے۔ قیامت کی صبح تک آنے والے ہر سنی کا ہر مولوی کا پیر کا حکمران کا، چوہدری کا حق ہے کہ شیعہ کا گریبان پکڑ کر پوچھے بلانے والے تم تھے، روکنے والے ہم تھے مدینہ میں شہید ہوتے ذمہ دار سنی ہوتے۔ شہید کوفہ میں ہوئے ذمہ دار تم ہو۔ اوئے تم قتل کرکے روتے ہو تمہارے سے بڑا بدمعاش کوئی نہیں جھوٹا کوئی نہیں فریبی کوئی نہیں۔ عیار کوئی نہیں۔ شہید تم نے کیا بلایا تم نے دھوکہ تم نے کیا۔

جھنگ کے نوجوانو اس سے بڑا دھوکہ اس سے بڑا فریب چشم فلک نے نہیں دیکھا ہوگا۔ بلانے والا رو رہا ہے مارنے والا رو رہا ہے۔ قتل کرنے والا رو رہا ہے۔ حضرت حسینؓ کو شہید کرنے والے شیعہ ہیں۔ یہ میرا دعویٰ ہے اس دعویٰ پہ میں دلائل دے رہا ہوں اس دعوے پہ میں نے پہلی دلیل دی ہے۔ کہ حضرت حسینؓ کو بلانے والے شیعہ ہیں۔ روکنے والے سنی ہیں۔ بلانے والے شیعہ ہیں روکنے والے سنی ہیں تو جب حضرت حسینؓ سنیوں کے روکنے سے نہیں رکے۔ تمہارے خط دیکھ کر تمہاری لجاجتیں دیکھ کر تمہارے اصرار کو دیکھ کر نبیؐ کے نواسہ نے سفر کیا۔ پیغمبرؐ کے نواسہ رخصت ہوگئے تو اب ہم سے کہتے ہو کہ ان کو مار دیا گیا ظلماً مارا گیا میں نہیں جانتا کونسی فوج آئی میں نہیں جانتا کونسا قافلہ تھا۔ میں نہیں جانتا کس نے آکر مارا مجھے جواب دے اوئے متعہ کی

اولاد مجھے بتا بلایا کس نے تھا سینو جوانو ایک بات پلے باندھ لو جو شیعہ بات کرے اُس سے کہو حسینؓ کو بلایا کس نے تھا اس سے کہو حسینؓ کو بلایا کس نے تھا۔ دوسری بات حسین کو بلایا کیں نے تھا اور حسینؓ کو بلایا کہاں تھا۔ تو جہ کیجئے حسینؓ کو بلایا تم نے تھا اور بلایا اپنے گھر تھا۔ بلایا تم نے تھا اور بلایا اپنے گھر تھا۔ اوئے اپنے گھر بلایا۔ اگر تمہارے گھر بھی کسی اور نے مار دیا۔ تب بھی تم قاتل ہو۔ بلایا کس نے تھا شیعہ نے اور بلایا کہاں تھا اپنے گھر اور اگر تم کہو ہم نے نہیں بلایا تھا تو بتاؤ علیؓ کو کس نے بلایا تھا۔ بتاؤ علیؓ کو کس نے بلایا اور علیؓ کو بھی کوفہ بلایا۔ علیؓ کو بھی شہید کیا گیا۔ حسنؓ کو بھی کوفہ بلایا حسنؓ پر بھی قاتلانہ حملہ کرکے شہید کر دیا گیا۔ اور حسینؓ کو بھی کوفہ بلایا اور اُسی جگہ کوفہ سے دس میل کے فاصلہ پہ اُسی حسینؓ کو کربلا کی وادی میں شہید کر دیا گیا۔ میں کیسے مانوں کہ تمہارے علاوہ کوئی اور تھا میں پاگل ہوں۔ میں دیوانہ ہوں۔ میرا دماغ ماؤف ہو گیا۔ اگر چودہ سو سال کی تاریخ میں تم نے دجل کیا تم نے فریب کیا تم نے دھوکہ کیا تم پاکستان کے ۴۲ سال کے سیاستدانوں کو تعزیہ نکال کر گھوڑے کی ذلدل دکھلا کر اور ماتم کر کے تعزیہ دکھلا کر معاشی کرکے مرعوب کرتے ہو کہ ہمیں بڑا غم ہے تو سپاہِ صحابہؓ کو تمہارا کوئی رُعب نہیں ہے اگر تمہارا رعب ہوتا تو اس مرتبہ ۵۵ جلوسوں میں صرف ایک نہ رہ جاتا رُعب سپاہِ صحابہؓ کا تھا۔ کہ سپاہ صحابہؓ اگر بازار میں نہیں بھی کھڑی تھی پھر بھی اس کے قائم کے خون کا ایسا رعب تھا۔ کہ جلوس ۵۵ نکلتے تھے اس مرتبہ ایک نکلا ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں ہے جب ایک بھی نہیں نکلے گا۔

گرامی قدر سامعین! حضرت حسینؓ کو کوفہ میں بلایا کس نے تھا۔ شیعوں نے بارہ سو خط لکھے۔ حضرت حسینؓ کو اہلسنت کے پیشواؤں نے روک دیا کہ نہ جاؤ۔ لیکن نبی کے نواسہ کے دل میں رحم تھا۔ مومنانہ نرمی تھی۔ انہوں نے اصرار دیکھا اور اُن کے کہنے میں آکر خطوط دیکھے۔ خطوط کے مضمون کیا تھے وہ مضمون میں تھوڑی دیر کے بعد آپ کو سناتا ہوں۔ حضرت حسینؓ مکے سے چل پڑے لیکن چلنے سے چند دن پہلے اپنے تایازاد بھائی مسلم بن عقیلؓ سے کہا کہ جاؤ کوفہ کے لوگوں کی وفاداری کا جائزہ لو۔ عبداللہ

بن زبیرؓ، عبداللہ بن کعب، عبداللہ بن عمرؓ، نامور صحابیؓ ان کا روکنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ جاؤ جاکر پتہ کرو، مسلم بن عقیلؓ چلے۔ مسلم بن عقیلؓ حضرت حسینؓ کے سگے تایا زاد بھائی تھے مکہ سے چلے کوفہ پہنچ گئے۔ چند دنوں کے بعد اتنا اصرار بڑھا ایک تو خطوں کا اصرار دوسری یہ فکر ہوگئی کہ مسلم بن عقیلؓ کا پتہ نہیں کیا حال ہوگا دیر ہوگئی کوئی اطلاع نہیں آئی تو اسؓ رسولؐ کے دل میں پریشانی تھی۔ اور اس پریشانی کو دیکھ کر سفیرؐ کا نواسہ مکہ سے چل پڑا۔ حضرت حسینؓ مکہ سے چل پڑے۔ ستر دو بہتر افراد ساتھ تھے چھوٹے چھوٹے بچے ساتھ تھے۔ ارادہ جنگ کا ہوتا نبیؐ کا نواسہ بچوں کو ساتھ لے کر نہ جاتا تمہارے خط کہ یہاں اکرام ہے۔ یہاں خوش عیشی ہے۔ یہاں کے پھل پک گئے ہیں۔ بہتر تنوں کو بہتر افراد کو لے کر نبیؐ کا نواسہ چل پڑا۔ مکے سے چلا قافلہ چلا ہے چند میل گیا۔ راستہ میں اطلاع ملی کہ مسلم بن عقیلؓ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ حضرت حسینؓ نے فرمایا میں واپس چلتا ہوں۔ لیکن حضرت مسلم بن عقیلؓ کے بھائیوں نے کہا حقیقی بھائی کہ اے بھائی یہ موقع ہے ہمیں ضرور جانا چاہیے یا تو ہم ان کا مقابلہ کر لیں گے اور اپنے بھائی مسلم بن عقیلؓ کے قتل کا بدلہ لے لیں گے یا جام شہادت نوش کر لیں گے۔ نواسہ رسولؐ تیار ہو گئے کہ میرا بھائی شہید ہوا ہے میں اس کا بدلہ لئے بغیر کیسے جاؤں حضرت حسینؓ چل پڑے۔ قافلہ جا رہا ہے کوفہ کے پاس پہنچے قریب پہنچے کوفہ میں داخل ہو گئے کوفہ کے لوگوں نے استقبال کیا بارہ ہزار آدمیوں نے مسلم بن عقیلؓ کا استقبال کیا تھا۔ اور انھوں نے یقین دلایا تھا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ مسلم بن عقیل نماز ظہر کے وقت مسجد میں خطبہ دے رہے تھے مسجد بھری ہوئی ہے۔ بارہ ہزار آدمی ہیں عصر کا وقت آیا چھ ہزار آدمی رہ گئے مغرب کا وقت آیا دو ہزار آدمی رہ گئے عشاء کی نماز کا وقت آیا ۸۰۰ آدمی رہ گیا۔ صبح نماز کا فجر کا وقت آیا ۱۲ آدمی رہ گئے اور نماز فجر کے بعد مسلم بن عقیلؓ کو ایک مکان میں بند کر کے بے دردی سے ذبح کر دیا گیا۔ ہائے مسلم بن عقیلؓ خاندان نبوت کا چشم و چراغ تھا جس کو بے یار و مددگار۔ قسم پرسی کے عالم میں کوفہ کے بازاروں میں ذبح کر دیا گیا۔ نواسہ رسولؐ نے خبر سنی یہ سوچا کہ واپس نہیں جاتے بدلہ لے کے جائیں گے۔ کوفہ پہنچے تو کوفیوں نے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ بیعت و لعل

کیا چند آدمی ساتھ ہیں۔ پیغمبرؐ کا نواسہ کوفہ کے چوک میں کھڑے ہو کر کہتا ہے او کوفہ کے لوگو میری بات سنو جو خطبہ نبیؐ کے نواسہ نے دیا جھنگ کے لوگو آج بھی وہ خطبہ موجود ہے اس خطبہ میں پیغمبرؐ کے نواسہ نے فرمایا او کوفیو بتاؤ کیا تم نے مجھے نہیں بلایا۔ پورے مجمعہ میں کوئی نہ بولا جب۔ کوئی نہ بولا تو نواسہ رسولؐ نے اپنے قاصد سے کہا کہ تھیلا کھولو۔ تھیلا کھولا بارہ ہزار خط نکلے۔ ان خطوں کے سردار تھے جو لکھنے والا اُس کا نام تھا شیش ابن ربیع پیغمبرؐ کے نواسہ نے شیش ابن ربیع کا خط نکالا۔ اور نکال کر اسطرح دونوں ہاتھوں سے اوپر لہرایا۔ فرمایا۔ او شیش ابن ربیع کیا یہ تیرا خط نہیں ہے۔ جس میں یہ لکھا ہے کہ اے نواسہ رسولؐ پھل پک گئے ہیں۔ حویلیاں خوبصورت بنا دی گئیں ہیں۔ کھیت لگ گئے ہیں موسم شاندار ہے آؤ ہم تمہارے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ تمہارے لئے مرمٹنے کے لئے تیار ہیں۔ اور شیش ابن ربیع کیا یہ خط تیرا نہیں ہے اُس نے کہا میرا خط ہے فرمایا آج تم مجھے یہ خط لکھ کر بلاتے ہو اور بلانے کے بعد میرے بھائی مسلم بن عقیل کو شہید کرتے ہو اور آج میں تمہیں کہتا ہوں میرا ساتھ دو تم میرا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور ہزار ابن ربیع اولعین یہ خط تمہارے ہیں دیکھو میں خط تمہارے ساتھ لایا ہوں حوالہ ساتھ ہے خطوں کا ریکارڈ آج بھی موجود ہے۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں مجھے بتائیں کہ ایک آدمی قتل ہوتا ہے۔ اُس کا سب سے بڑا گواہ قتل کا قاتل کے خلاف سب سے بڑا گواہ وہ ہوگا جو اس قتل ہونے والے آدمی کے ساتھ زخمی ہوا ہو۔ ایک آدمی قتل ہو گیا ایک آدمی گواہ ہے۔ چوک میں کھڑا ہے اُس نے قتل ہوتے نہیں دیکھا ایک آدمی گواہ ہے کہ لاش کا پوسٹ مارٹم کیا۔ ڈاکٹر نے قتل ہوتے نہیں دیکھا ایک آدمی دور سے ایک آدمی کو کوئی مارتے دیکھا۔ دوسرے کو زمین پر گرتے دیکھا ایک یہ گواہ ہے لیکن ان سارے گواہوں سے وہ گواہ سب سے زیادہ مضبوط ہے کہ جو گواہ اُس شہید ہونے والے آدمی کے ساتھ زخمی ہوا ہو۔ دنیا کی کوئی عدالت اس کی گواہی رد کر سکتی ہے۔ نہیں۔ ہائی کورٹ، سپریم کورٹ، سیشن کورٹ، نہیں۔ شرعی عدالت، نہیں۔ کوئی عالمی عدالت اُس زخمی کی گواہی رد کر سکتی ہے۔ نہیں، ایک آدمی قاتل کو آنکھوں سے دیکھے ایک آدمی

مقتول کے ساتھ زخمی ہوا ہو تو سب سے بڑی گواہی زخمی کی ہے۔ کس کی ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ نبیؐ کے نواسہ کے ساتھ جو لوگ زخمی ہوئے جو لوگ زخموں سے چور ہو کر جو لوگ قتل ہونے سے بچ گئے آج میں جھنگ کی عوام کی عدالت میں ان گواہوں کو پیش کر کے اس استغاثہ کو ثابت کروں اس مقدمہ کو ثابت کروں اس دعویٰ کو ثابت کروں کہ نبیؐ کا نواسہ شہید ہو گیا ہے اس کا قاتل کون ہے۔ میں نے قاتل تلاش کرنا ہے آپ نے قاتل تلاش کرنا ہے۔ چودہ سو سال ہو گئے رافضی دنیا کو دھوکہ دے رہا ہے۔ ماتم کر کے تعزیہ نکال کر۔ پولیس لا کر۔ بازاروں میں ناچ کر۔ اوچھل کود کے۔ حسینؑ کے نعرے لگا کر دنیا کو دھوکا دیتا ہے۔ لیکن میں آج دنیا کو اس فریب سے پردہ اٹھا کر اس قتل کی حقیقت کو واضح کرنا چاہتا ہوں تاکہ پتہ چلے قاتل کون ہے۔ بلانے والا کون ہے۔ زخمی کون ہے۔ بیان کس کے ہیں۔ بتا دو اگر زخمیوں کا بیان میرے خلاف ہے۔ قاتل سنی ہیں۔ بیان تیرے خلاف ہیں۔ قاتل شیعہ ہیں اور وہ بیان بھی تیری کتاب میں ہے۔ اس کو چوراہے میں پھینک دے اگر تیری کتاب میں ہے دھوکہ چھوڑ دے۔ قاتل ہونے کا اقرار کر۔ نواسہ رسولؐ نے خطبہ دیا ہے کہ اہل کوفیو تم نے مجھے خط لکھا کوفی دھوکہ میں مبتلا ہیں۔ کوفی بدمعاشی پہ اتر آیا ہے۔ کوفی نبیؐ کے نواسہؑ کو قتل کرنے کا مصمم ارادہ کر چکا تھا اور فوجوں سے مل کر سپاہیوں سے مل کر پیغمبرؐ کے نواسہ کا سر کاٹنے کا پروگرام بنا چکا تھا ہائے نواسہ رسولؐ مدینے سے سینکڑوں میل دور آج کوفہ کے بازار میں بے یار و مددگار کھڑا ہے۔ کوئی کوفہ کا آدمی کوئی بلانے والا کوئی خط لکھنے والا نبیؐ کے نواسہ کی حمایت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پیغمبرؐ کا نواسہ چل پڑا۔ نبیؐ کے نواسہ نے کوفہ چھوڑ دیا۔ شام کے سفر کی طرف جاتے ہوئے دس میل کے فاصلہ پہ کربلا کا میدان ہے۔ فرات کے کنارے یہ کرب و بلا کی وادی میں اس کرب و بلا کی وادی میں جب نبیؐ کا نواسہ پہنچا تو کوفہ کے بدمعاشوں نے سوچا کہ اگر پیغمبرؐ کا نواسہ شام چلا گیا۔ یزید نے سامنے شرطیں پیش کیں۔ یزید نے شرطوں کو تسلیم کر کے حکومت چھوڑ دی۔ یہ اقتدار سے علیحدہ ہو گیا تو پھر ہمارا کیا حشر ہوگا۔ ہمارا کیا بنے گا تو ان کوفیوں نے بدمعاشی کر کے اس

پولیس کے لوگوں سے مل کر مغرب کی نماز کے بعد نجف کے نواسہ کو اور ایک روایت میں ہے کہ ظہر کی نماز کے بعد کربلا کے میدان میں پیغمبرؐ کے نواسے کو ذبح کر دیا۔ شہید کر دیا کس نے کیا کوفیوں نے کیا کس نے کیا مزارع بن ربیع نے کیا کس نے کیا شیبت ابن ربیع نے کیا کس نے کیا مزارع نے کیا کوفیوں کے سردار نے کیا میرا دعویٰ ہے کہ شہید کوفیوں نے کیا میرا دعویٰ ہے کہ شہید بلانے والوں نے کیا میرا دعویٰ ہے کہ بلانے والوں نے دھوکہ سے قتل کیا آپ کہو گے اس دعویٰ پر دلیل کیا ہے۔ گواہ کون ہیں۔

میرے دوستو! اس جنگ میں حضرت زینب موجود ہیں زخمی حالت میں اللہ نے اُن کو بچا لیا ہے۔ زین العابدین موجود ہیں۔ اس جنگ میں ام کلثوم موجود ہیں۔ یہ تینوں خاندان نبوت کے افراد بچ گئے ہیں۔ پیغمبرؐ کے خاندان کے ٹکڑے کر دیئے گئے ہیں۔ علی اصغر ذبح کر دیا گیا ہے۔ علی اصغر شہید ہو گیا ہے۔ اس کی لاش فرات کے کنارے پہ تڑپ رہی ہے۔ نبیؐ کا نواسہ شہید ہو کر بائے خیموں میں تڑپ رہا ہے۔ اس میدان میں جس میدان میں آج محمد مصطفےٰؐ ہوتا تو اپنے نواسہ کی شہادت کو دیکھ کر اشک بہاتا۔ فاطمۃ الزہرا ہوتیں وہ رو پڑتیں۔ علی المرتضےٰ ہوتے وہ اشک بہاتے کہ اس طرح چھوٹے چھوٹے بچوں کو کس طرح محمدؐ کے باغ کے پھولوں کو کس طرح گلستانِ نبوت کی پتیوں کو بے یار و مددگار کر کے کرب و بلا کی اس وادی میں ذبح کر دیا گیا ہے۔ لیکن میرے دوستو بچے ذبح ہو گئے۔ بیویاں قربان ہو گئیں۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کی لاشیں تڑپنے لگیں۔ کوفیوں کو رحم نہ آیا انکی لاشوں کو گھوڑوں سے روند ڈالا انکی لاشوں پہ گھوڑے دوڑا دیئے قافلہ لٹ پٹ کر واپس چلنے لگا۔ لٹا پٹا قافلہ وہاں سے نکلتا ہے کہا جاتا ہے کوفی قتل کرنے کے بعد بھاگ جاتے ہیں۔ دشمن بھاگ جاتے ہیں۔ قافلہ بے یار و مددگار فرات کے کنارے پہ موجود ہے۔ پریشانیوں میں موجود ہے۔ دکھوں میں موجود ہے۔ لیکن یہ قافلہ جو لٹ پٹ گیا تھا۔ اس قافلہ کے جو افراد بچ گئے تھے۔ یہ اونٹنیوں پہ سوار ہو کر کجاوے میں بیٹھ کر وہاں سے چلتے ہیں۔ شہر قریب ہے کوفہ قریب ہے چلو ہم مکہ چلتے ہیں چلو ہم مدینہ چلتے ہیں۔ چلو ہم واپس چلتے ہیں۔ واپس

جاکر ہم اپنے نانا کی قبر پہ رو کر کہیں گے اے نانا تیری امت کے لوگوں نے فرات کے کنارے
پہ پیاسے تیرے نواسوں کو ذبح کر دیا ہائے بلا کر مار دیا۔ بلا کر ٹکڑے کر دیئے ہائے محمد
کی قبر پہ جا کر روئیں گے۔ ہائے قیامت کے دن محمد رسول اللہ خود ان سے سوال کر کے
پوچھ لیں گے۔ عورتیں کون سی ہیں حضرت زینبؓ ہے۔ حضرت حسینؓ کی بڑی بہن ہے۔
ام کلثومؓ بہن ہے۔ اور اسی طرح ایک رقیہ ہے۔ حضرت زین العابدینؒ ہیں اور اونٹنیوں
پہ سوار ہیں اوپر کجاوے لگے ہوئے ہیں۔ سامان پڑا ہوا ہے۔ لٹ پٹ کر یہ قافلہ کر یہ
قافلہ کوفہ میں پہنچتا ہے۔ کوفہ کے بازار میں پہنچتا ہے شام کا وقت ہے کوفہ میں جب یہ
لٹا پٹا قافلہ پہنچا تو کوفہ کی عورتوں نے مکان کی چھتوں پہ کھڑے ہو کر دھاڑیں مار کر رونا
شروع کر دیا ماتم کرنا شروع کر دیا جب ان کو روتے ہوئے دیکھ کر حضرت زینب سے
رہا نہ گیا تو زینب حضرت فاطمہ کی بڑی لڑکی حضرت حسینؓ کی بڑی بہن سے رہا نہ گیا ہائے
اسی کجاوے میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی فرمانے لگی اے کوفہ کے لوگو اے کوفہ کی عورتو تمہیں شرم
نہیں آتی تم نے ہمیں بلایا تھا تمہارے مردوں نے ہمارے مردوں کو ذبح کیا آج تم ہم پر روتی
ہو تی ہو تم کو شرم کرنی چاہیئے۔ اتنے میں ام کلثوم بول اٹھی کلثوم نے کہا ہائے او کوفہ
کی عورتو قیامت کے دن اپنے محمدؐ کو کیا جواب دو گے کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو ہم نے
کرب و بلا کی وادی میں اس طرح بلا کر خون سے نہلا دیا ہائے میرے چھوٹے بھائی علی اصغر
علی اکبر ذبح کر دیئے گئے لاشیں تڑپتی رہیں۔ ان کو پانی دینے والا کوئی نہ تھا زین العابدین
زخمی حالت میں پکار کر کہتے ہیں او کوفہ کے لوگو تم ہم پر روتے ہو تمہیں شرم کرنی
چاہیئے۔ تم ہی ہمارے قاتل ہو تم ہی نے ہمیں قتل کیا ہے تم ہی ہمارے مروانے والے
ہو یہ روایت یہ زخمیوں کے بیانات یہ رقعات کے بیانات یہ حضرت حسینؓ کی بہنوں
بیٹوں کے بیانات کہاں موجود ہیں شیعہ کی کتاب جلاء العیون میں دوسری جلد میں
یہ بیان موجود ہیں۔ یہاں زخمی بیان دیتے ہے۔ اس بیان کو دنیا کی کوئی عدالت رد نہیں
کر سکتی۔ آج میں پوری دنیائے شیعیت کو چاہیئے خامنہ ای ہو چاہیئے رفسنجانی ہو ایران
کا شیعہ ہو لبنان کا شیعہ ہو شام کا شیعہ ہو جھنگ کا شیعہ ہو آج میں چیلنج کرتا ہوں

کہ شیعہ کافر ہے۔ اگر کافر نہیں ہے تو مجھ پر کیس کرے۔ آج میں ایک اور چیلنج کرتا ہوں کہ شیعہ حسینؓ کا قاتل ہے اگر حسینؓ کا قاتل میں عدالت کے کٹہرے میں ان کی کتابوں سے زخیروں کے بیانات سے ثابت نہ کروں میری سزا گولی ہے۔ سپریم کورٹ میں آؤ ہائی کورٹ میں آؤ۔ سیشن کورٹ میں آؤ میں ہر جگہ پہ تمہیں قاتل نبیؐ کے نواسہ کا ثابت کر سکتا ہوں۔ اور جیب میں نے تمہیں قاتل ثابت کر دیا۔ ماتم مٹ جائے گا عزاداری مٹ جائے گی جلوس مٹ جائیں گے۔ دس محرم کا تعزیہ مٹ جائے گا۔ دنیا جھوٹ فریب اور سچائی میں امتیاز کرے گی۔ اور میں چیلنج کرتا ہوں میری کیسٹ موجود ہے۔ نواسۂ رسولؐ کے قاتل۔ پیغمبر علیہ السلام کے نواسہ کے قاتل فاطمہؓ کے بیٹے کے قاتل نبی کے بچوں کے قاتل شیعہ ہیں۔ شیعہ ہیں۔ شیعہ ہیں۔ اگر یہ کہتے ہیں ہم نہیں ہیں تو مجھ پہ کیس کرو۔ کیس نہیں کرو گے اور یقیناً نہیں کرو گے تو میں پاکستان کے ہر چوک میں ہر گلی میں ننگا کر کے تمہاری کتابوں سے تمہاری کتابوں سے حضرت زینب کے بیانات کی موجودگی میں تمہیں قاتل ثابت کر کے دکھاؤں گا۔

تم ہی قاتل تم ہی منصف تم ہی مصنف ٹھہرے
اقربا کریں میرے خون کا دعویٰ کس پہ

نبیؐ کے نواسہ کو بلانے والا کون؟ شیعہ بلانے والا شیعہ
کوفہ میں لانے والا کون؟ شیعہ، اور قتل کرنے والا شیعہ ـــــ توجہ کیجئے؛
پہلی دلیل کہ نواسہ کو بلایا تم نے بلایا تم نے تمہاری جگہ پہ شہید ہوئے۔ دوسری دلیل اور تیسری دلیل ہے کہ جب نبی کا نواسہ تمہارے پاس جاتا ہے تو ایک آدمی بھی تمہارا نبی کے نواسہ کے ساتھ شہید نہیں ہوتا۔ ایک آدمی بھی خراش نہیں آتی۔ دنیا اندھی ہو گئی ہے۔ پاگل ہو گئی دنیا۔ دس محرم کا تعزیہ نکالا ہے ختم کرنا ہے اور گلی گلی میں ان کو نواسہ رسولؐ کا قاتل ثابت کرنا ہے۔ انشاء اللہ میں آج سے دعویٰ سے کہتا ہوں جھنگ کے لوگو۔ نواسہ رسولؐ کے قاتل اگر شیعہ کو ثابت کر کے ہر عدالت میں چیلنج کر دیا جائے تو شیعہ مذہب کی بنیاد ختم ہو جاتی ہے۔ شیعہ مذہب کی بنیاد نبی کے نواسہ

کے قتل کو کندھوں پر اُٹھا کر پھرنے میں ہے اگر پتہ چل جائے کہ قاتل یہی ہیں تو بات ختم ہو جاتی ہے یا نہیں، ختم ہو جاتی ہے۔ اور میں ایک اور چیلنج کرتا ہوں۔ جھنگ کے اندر کئی پڑھے لکھے ملاں کرنے والے شیعہ بھی ہوتے ہیں، سنی بھی۔ آج میں چیلنج کرتا ہوں کہ حضور علیہ السلام کی وفات کے چھ سو سال بعد تک، چھ سو سال بعد حضورؐ کی وفات کے چھ سو سال بعد تک پوری دنیا کہیں کوئی تعزیہ نکلا ہو تو ثبوت کر کے دکھاؤ۔ چھ سو سال تک تعزیہ کا بانی کون ہے یہ علیحدہ تقریر ہے۔ جھنگ کے شیعوں کو اگر اس بات پر تسلی ہو گئی کہ عابدہ حسین کو وزیر اطلاعات بنا دیا گیا تو تمہیں خبر ہونی چاہیئے کہ تمہاری بی بی بے نظیر وزیر اعظم بھی بنی تھی۔ اشک بہاتی ہوئی کراچی چلی گئی روتی ہوئی کراچی چلی گئی۔ تے اس بی بی رانی دی روندیاں ہویاں مڑ شاہ جیوندہ آجانا اے۔

مصطفےٰ جتوئی صاحب یہ پاکستان شیعہ کا پاکستان نہیں ہے تم نے عابدہ حسین کو پاکستان کے میڈیا کا انچارج بنا کر اخبارات۔ ٹی وی، ریڈیو کا انچارج بنا کر پاکستان کے چودہ کروڑ سنیوں سے غداری کی ہے۔ غداری کی ہے یا نہیں بے شک جتوئی صاحب ہمیں تمہاری ایسی سیاست ملک میں پسند نہیں ہے۔ اور ہم احتجاج کرتے ہیں کہ عابدہ حسین کو فی الفور وزارت کے قلمدان سے وزارت سے اتار کر رخصت کیا جائے۔ وزارت حاصل کرنے سے تمہارے دامن پر مولانا حق نواز کے خون کے چھینٹے ختم نہیں ہونگے۔ جس طرح نواب محمد احمد کے قتل کا کیس ذوالفقار علی بھٹو پر تھا اور وہ چار سال بعد میں بھی وزیر اعظم رہا لیکن اسی قتل کے جرم وہ تختہ دار پر بھی چڑھ گیا تھا۔ عابدہ حسین اس بات کو جان لے کہ سپاہ صحابہؓ تیرا مقابلہ اسی طرح جھنگ میں کرے گی جس طرح مولانا حق نواز نے کیا تھا۔ بابا اسحاق خان اور بھیا اے بی بی بے نظیر تے عابدہ دے اندر کوئی فرق نہیں۔ اگر آکسفورڈ میں اس کا کریکٹر خراب ہے۔ تو آکسفورڈ میں یہ کوئی رابعہ بصری بن کر نہیں بیٹھی رہی۔ میں نے کہا تھا بابا جی تیری بڑی لوڑ اے پاکستانیاں نوں جدوں توں صدارت تو اُتریا تے تینوں لاہور دے چڑیا گھر دچ بٹھاواں گے۔ ساری دنیا مر جائے تینوں فرق ہی کوئی نہیں لیکن آخیر تو لیا تے کفن پاڑ گیا مردہ بولیا تے کفن پاڑ گیا کہ نہیں۔ پاڑ گیا۔ لیکن صدر غلام اسحاق خاں ان ساری باتوں کے

باوجود ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ لیکن احترام کے باوجود میں ان سے کہتا ہوں بابا جی عابدہ حسین کو اتارنا بھی تمہارا فرض ہے۔ عابدہ حسین اگر پاکستان کی وزارت کی مسند پر رہتی ہے تو جھنگ کے ضلع میں وہ اپنی وزارت کے زور پہ دباؤ ڈال کر مداخلت کرے گی۔ اس لئے میں اس اجتماع کی وساطت سے حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ عابدہ حسین کو فی الفور اسکی اقتدار کی کرسی سے جدا کیا جائے۔ اقتدار سے علیحدہ ہو کر آئے سپاہ صحابہ کا مقابلہ کرے ہم کہیں گے۔

؎ ادھر آ ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

سپاہ صحابہؓ نے کل لاہور کے مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں جھنگ میں الیکشن لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ ٹھیک ہے یا نہیں (ٹھیک ہے) جھنگ کے جاگیردار، وڈیرے سرمایہ دار، شیعہ یہ معاشو مولانا حسنوار کی شہادت کا خون تمہیں چین سے نہیں بیٹھنے دے گا۔ اور آنے والے الیکشن کی صندوقچی تمہاری قسمت کا فیصلہ کرے گی۔

احمد پور سیال میں شیعہ نے جس بربریت کا مظاہرہ کیا ہے اس کی مثال پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی کہ رات کو بارہ بجے شیعہ کے امام باڑوں سے لاؤڈ سپیکر پہ اعلان ہوا کہ صبح چار بجے ہم نے سنیوں کی دوکانوں کو لوٹنا ہے۔ یہ رات کے بارہ بجے امام باڑوں کے سپیکروں پہ اعلان ہوا اور کوئی سنی بازار میں آئے ہم اس کو گولی مار دیں گے اور انہوں نے اعلان کیا کہ آج رات ہم سنیوں کی تمام مسجدوں پہ احمد پور سیال میں قبضہ کر لیں گے اور ان غنڈوں نے جھنگ سے لے کر بھکر تک غنڈے منگوائے اور ان غنڈوں کا سرغنہ کون تھا انٹیلی جنس میری بات نوٹ کرے اور اگر ہماری اس بات پہ عمل نہیں کیا گیا۔ تو اس کے نتائج عبرتناک ہونگے میری بات پہ غور کریں۔ راولپنڈی کا ایک A.D.C الہر خان سیال جو احمد پور سیال کا رہنے والا ہے۔ رات دس بجے اس کی گاڑی بہاولپور میں کلاشنکوفیں آئیں۔ رات دس بجے اور اسی رات ساڑھے بارہ بجے شہر میں اعلان ہوا کہ سنیوں کی دوکانوں کو لوٹیں گے اور آگ لگائیں گے اور مکانوں کو جلائیں گے۔ مسجدوں پر قبضہ کریں گے اس کے بعد ہمارے سنی نوجوانوں نے اپنی حفاظت کے لئے انتظام کیا اور

حفاظتی طور پر کچھ نوجوانوں نے بازار میں گلیوں میں مسجدوں کی حفاظت کے لئے پہرے لگے لیکن مسجد کی حفاظت کے لئے پہرے والے ایک نوجوان محمد صدیق کو پونے ایک بجے گولی مار کر شہید کر دیا۔ میں اور قاری ایثار القاسمی صاحب ہم احمد پور سیال گئے۔ اس محمد صدیق شہید کی والدہ رو کر میرے سامنے ہاتھ جوڑتی تھی کہتی تھی میرے تین اور بیٹے ہیں وہ بھی مسجدوں کی حفاظت کرتے ہوئے قربان ہونے کو تیار ہیں۔ اتنی بڑی غنڈہ گردی کہ امام باڑوں میں اعلان ہو کہ ہم سنیوں کی دوکانوں کو جلائیں گے لوٹیں گے اور پھر دو دن تک ٹیلیفون کی ایکسچینج پر شیعہ کے غنڈوں نے قبضہ کئے رکھا۔ بغیر بتائے کہ اچانک تم بتا کر آتے تمہاری لوٹی نہ بچتی۔ اتنی بربریت اور یہ اعلان شورکوٹ کے ڈی۔سی۔او۔ ایس پی بشیر نیازی نے اپنے کانوں سے سنا۔ ڈی۔سی نے سنا وہ وہاں موجود تھے۔ اور اس کے بعد دوسرے دن پھر جھنگ کی انتظامیہ نے آپریشن کیا وہ جو آپریشن کیا اس میں بڑے بڑے جاگیردار بدمعاشوں کو لٹکا کر مارا اور انکو گرفتار کیا۔ کرنا چاہیئے تھا۔ جنہوں نے غنڈہ گردی کے لئے یہ غنڈے بلائے تھے ان کو مارنا چاہیئے تھا اور اس کے بعد ان کے پاس آنے کی جرأت کہ اپنی عورتوں کو روڈ پر بٹھا دیتے۔ مرد ختم ہو گئے اب عورتیں آگئیں تو روڈ بلاک کیا۔ انتظامیہ نے دانشمندی کا مظاہرہ کیا کہ روڈ کو کھلوانے کے لئے پُرامن ہدایات دیں لیکن یہ مقابلہ پر اُتر آئے انھوں نے مقابلہ کیا پھر پولیس کا مقابلہ میں پھر ان کے دو آدمی جہنم رسید ہوئے۔ ہونے چاہیئے تھے یا نہیں، ہونے چاہئیں۔ میں جھنگ کی انتظامیہ کو ڈپٹی کمشنر ایس پی اور شورکوٹ کی انتظامیہ کو انکے فرائض کی تکمیل کے لئے یہ انھوں نے کوئی بھیک نہیں دی بلکہ اپنے فرائض پر عمل کیا ہے اس بدمعاشی اور غنڈہ گردی کو روکنے کے لئے آپریشن کیا ہے۔ میں اس پر انکو مبارکباد پیش کرتا ہوں یہ ہمیں کوئی بھیک نہیں دی گئی بلکہ یہ اُن کا فرض تھا اس فرض پر انھوں نے عمل کیا اور اس کے علاوہ جو آدمی سیٹی میں اور یہاں جھنگ صدر میں انتظامیہ نے ناجائز طور پر گرفتار کر رکھے ہیں۔ سپاہ صحابہؓ کے کارکن اُن پر مختلف الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ہمارے تمام کارکنوں کو فی الفور رہا کیا جائے۔ جس جگہ پر شیعہ موجود ہے وہ غنڈہ گردی کر کے سنیوں پر ظلم کرتا ہے۔ چنانچہ تونسہ میں ایک شہر ہے۔

نارڈی، اُس نارڈی میں شیعہ کا مرکز ہے۔ رستہ اسپاہِ صحابہؓ کا مرکز ہے وہ پُرامن جلسہ کر رہے ہیں۔ نارڈی سے شیعہ غنڈوں نے لڑالیاں بھر کر اُس جلسہ پہ اگر حملہ کر دیا جب سپاہِ صحابہؓ کے پُرامن جلسہ پہ حملہ ہوا تو وہاں لڑائی ہوگئی اُس لڑائی کے نتیجہ میں شیعہ کے دو فرعون صفت خمینی کے چیلے مارے گئے اور وہاں سپاہِ صحابہؓ کے ایک کارکن قاری عبداللہ بہت زیادہ زخمی حالت میں اس وقت بھی نشتر ہسپتال ملتان میں موجود ہیں۔ اور رستہ کے اندر گیارہ آدمی ابھی ہسپتال میں ہیں۔ آپ مجھے بتائیں ایک جلسہ پُرامن ہو رہا ہے غریب لوگ ہیں ان پہ کلہاڑیوں سے بندوقوں سے حملہ کرتے کیلئے اگر کوئی دشمن آتا ہے اُن کا فرض نہیں ہے کہ اپنا دفاع کریں۔ اب انھوں نے جب اپنے دفاع کے لئے مقابلے میں وہ کھڑے ہوئے تو اُس کے نتیجے میں دو آدمی مارے گئے تو اس کے بعد جو آدمی دفاع کرتے ہوئے کسی کو مارے اُس پہ ۳۰۲ کا مقدمہ قائم ہو سکتا ہے۔ لیکن وہاں کی انتظامیہ نے شیعہ سے مل کر ہمارے کارکنوں کے خلاف جھوٹا مقدمہ قائم کیا میں اس کے خلاف احتجاج کرتا ہوں اور آئی جی پنجاب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ سپاہِ صحابہؓ کے کارکنوں کے خلاف ہر قسم کا جھوٹا مقدمہ تونسہ میں ختم کیا جائے۔ اور اس کے علاوہ دوسری بات کہ سپاہِ صحابہؓ نے یہ فیصلہ کر لیا کہ جھنگ میں سپاہِ صحابہؓ الیکشن لڑے گی۔ یہ فیصلہ ٹھیک ہے۔ (بالکل ٹھیک ہے) مجھے کئی ساتھیوں نے کہا کہ آپ خود الیکشن لڑیں۔ لیکن میں نے سپاہِ صحابہؓ کی مرکزی شوریٰ نے کہہ دیا ہے کہ میں الیکشن کے اندر کسی سیٹ کا کوئی امیدوار نہیں یہ میری بات یاد رکھیں۔ تو جماعت کے ساتھیوں نے مجھے کہا کہ آپ جماعت کے سرپرست ہیں۔ آپ کو الیکشن لڑنا چاہیئے۔ تو میں نے انکے سامنے ایک دلیل پیش کی ہے اور وہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ بے نظیر کی قومی اسمبلی میں ۲۴ آدمی شیعہ تھے اور صوبائی اسمبلیوں میں ۸۳ آدمی شیعہ تھے۔ اس کی وجہ کیا تھی کہ پچھلے الیکشن میں ہم پورے ملک میں شیعوں کا مقابلہ نہیں کر سکے تو اگر اس مرتبہ پھر پاکستان کی اسمبلیوں میں شیعہ جاگیردار سینوں کے ووٹ لے کر اسمبلیوں میں چلے جائیں گے۔ تو پھر مولانا حقنواز کی قربانی کا کیا بنے گا تو سپاہِ صحابہؓ یہ چاہتی ہے کہ پارلیمانی طور پہ شیعہ کی قوت کو کمزور

کیا جائے اور اس کے لئے پورے پاکستان میں یہ فیصلہ ہوا کہ پورے ملک میں جس جگہ پہ کوئی شیعہ لیڈر یا شیعہ امیدوار ہوگا سپاہ صحابہؓ اس کو ناکام کرنے کے لئے اس کے خلاف جلسے کرے گی۔ اس کے مقابلہ میں کسی سنی امیدوار کی حمایت کرے گی شیعہ کا اسمبلی میں داخلہ بند کرے گی۔ کراچی سے کاغان کی چوٹیوں تک جہاں کوئی شیعہ کھڑا ہوگا سپاہ صحابہؓ اس کو ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائے گی اور میں خود پاکستان کے چپہ چپہ میں، شہر شہر میں، بستی بستی میں شیعہ کی اس بد نیت کو اور سنیوں کے ووٹ لے کر کامیاب ہونے والے دجل کو ناکام کرنے کے لئے ایک ایک بستی کا دورہ کرونگا پورے ملک میں سپاہ صحابہؓ کو شیعہ کا مقابلہ کرنا چاہیئے یا نہیں۔ (کرنا چاہیئے) آپ سپاہ صحابہؓ کا ساتھ دیں گے (انشاء اللہ) سنیوں ساری زندگی مار کھانے کی بجائے الیکشن میں شیعہ کی پارلیمانی سیاست کو ناکام کر کے سنیوں کے نمائندے اسمبلیوں میں بھیجیں۔ دیکھئے شیعہ پاکستان میں صرف تین فیصد ہے۔ کراچی سے کاغان کی چوٹیوں تک کوئی پاکستان میں ایسا حلقہ نہیں جہاں سے شیعہ بحیثیت شیعہ کامیاب ہو کر اسمبلیوں میں آجائے۔ شیعہ سنیوں کو دھوکہ دے کر فریب دے کر اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور سنی اپنی اکثریت کے باوجود اقلیت کو سر پہ بٹھالیتی ہے۔ یہ سب سے بڑا فریب ہے۔ دھوکہ ہے۔ اس کے لئے جتنے لوگ ہزاروں کی تعداد میں یہاں موجود ہیں۔ میں ان سے آج اللہ کے گھر میں عہد لینا چاہتا ہوں کہ آج ہی سے شیعہ امیدواروں کو ناکام کرنے کے لئے کمپین شروع کر دیں۔ شیعہ امیدواروں کو شکست دینے کے لئے لوگوں کے پاس جائیں گھروں گھروں میں جائیں۔ بستیوں بستیوں میں جائیں۔ سپاہ صحابہؓ کے پرچم کو گھر گھر میں پہنچانے کے لئے میرے ساتھ اللہ کے گھر میں دونوں ہاتھ کھڑے کر کے عہد کریں۔ ایک اعلان کرنا ہے کہ سپاہ صحابہؓ کے گیارہ کارکن جو ۲۰۲ کے کیس میں ملوث تھے جس میں مولانا حقنواز بھی شریک تھے۔ اللہ کی توفیق سے پرسوں لیہ کی عدالت سے بری ہو گئے ہیں۔ اور انہی کے ساتھ سپاہ صحابہؓ کے ایک انتہائی معزز اور مرکزی مدرس شیخ حاکم علی بھی رہا ہو کر جھنگ میں پہنچ چکے ہیں۔ میں اس ہزاروں کے اجتماع کی وساطت سے شیخ حاکم علی اور انکے والد کو اور انکی والدہ کو اور انکے عزیزوں کو انکی رہائی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں میں ان کی جرأت کو کہ شیخ حاکم علی اور طارق افضال کو جو پچھلے دنوں رہا ہوئے

میں ان جوانوں کو جرأت کو سلام کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے تین سال تک سلاخوں کے پیچھے بیٹھ کر جبر کا مقابلہ کیا اور بے گناہی کے اندر تین سال جیل گزاری میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور یہ کچھ سوالات ہیں۔ پہلا سوال: رسول کا جنازہ کس نے پڑھایا تھا۔ جواب، حضور علیہ السلام کا جنازہ کسی نے نہیں پڑھایا تھا۔ حضورؐ کا جنازہ صحابہؓ کی ٹولیوں نے علیحدہ علیحدہ آپ کے حجرے میں داخل ہوکر پڑھا تھا۔ اور ایک بات یاد رکھیں کہ پیغمبرؐ جس جگہ پر فوت ہوتا ہے۔ نبیؐ کے جنازہ کو اور پیغمبرؐ کے جسدِ اطہر کو اُس جگہ سے اُٹھانا اسلام میں جرم ہے۔ جس جگہ یہ نبیؐ فوت ہوتا ہے۔ نبیؐ کی لاش کو آگے پیچھے نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں حضورؐ کی وفات ہوئی اُسی حجرے میں صحابہؓ نے جاکر حضورؐ کا جنازہ انفرادی طور پر صحابہؓ نے پڑھا۔ درود پڑھتے رہے جنازہ پڑھتے رہے اور اس کے بعد اُسی جگہ پہ آپکی قبر بنا کر اُسی جگہ پہ آپ کو دفن کیا گیا۔

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مؤرخ اسلام جانشین ضیاء الرحمٰن فاروقی
امیرِ عزیمت حضرت مولانا

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان

کا سرزمین کہروڑ پکا میں یادگار
تاریخی خطاب

ایک شخصیت ایک قائد ایک امیر عزیمت

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا یضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ وصلی علیٰ سید الرسل و خاتم الانبیاء المبعوث الہ کافۃ الناس بشیرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی الکلام المجید والفرقان الحمید۔ فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقتلوا وقتلوا لاکفرن عنھم سیاتھم ولادخلنھم جنت تجری من تحتھا الانھر وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظھرت الفتن او البدع وسبت اصحابی فلیظھر العالم علمہ والم یفعل ذالک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ صدق اللہ رسولہ النبی الکریم ونحن علیٰ ذالک من الشھدین والشکرین والحمد للہ رب العالمین ؕ

- متقدر ذوق عمل زور بیاں رکھتا تھا — دل پہ سوز شعلہ فشاں رکھتا تھا
- لب پہ توحید کے نغمات رواں رہتے تھے — دل میں عشق شہہ لولاک نہاں رہتا تھا
- اٹھ گیا عظمت و تقدیس صحابہؓ کا خطیب — گرچہ شوق میں وہ اپنے برق تپاں رکھتا تھا

؎ وہ روشن اہلِ جہاں کا نہیں تھا پابند مردِ آزاد تھا الگ اپنا جہاں رکھتا تھا
؎ اُس کے پاؤں میں نہیں آئی کبھی لغزش ساقی گرچہ اغیار میں وہ کہنی سنگ گراں رکھتا تھا

میرے واجب الاحترام قابل صد احترام علماء کرام حضرت شیخ الحدیث استاذِ محترم چیئرمین بلدیہ اور علاقہ بھر سے آئے ہوئے علماء کرام، بریلوی، دیوبندی اہلحدیث دوستو! سپاہ صحابہؓ کے کارکنو کہروڑ پکا ضلع ملتان مجھ سے ناواقف نہیں ہے میں اس شہر میں ایک ایک کوچہ میں تقریریں کر چکا ہوں لیکن آج بخاری چوک کا جلسہ تاریخی جلسہ ہے۔ مولانا حق نواز شہید کے بعد ان کی جگہ پہ صحابہؓ کی غلامی چوکیداری خدمت نوکری اور چاکری کیلئے مجھے متعین کیا گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ میں اس کا اہل نہیں تھا۔ اور میں کبھی ایسی غلط فہمیوں کا شکار نہیں ہوا۔ مولانا حق نواز شہید بہت ہی بڑے حوصلے والا انسان تھا۔ اُس نے وہ کام کیا جس کام کا ہم تصور نہیں کر سکتے تھے۔ چار دیواری میں بیٹھ کر شیعہ کو کافر کہنے سے لوگ ڈرتے تھے۔ چار دیواری میں کوئی جاگیرداروں سے ڈرتا تھا کوئی سرمایہ داروں سے ڈرتا تھا۔ کوئی S.P اور D.C سے ڈرتا تھا اور کوئی اپنے آپ سے ڈرتا تھا۔ کچھ کہتے تھے کہ شیعہ ہیں تو کافر لیکن ہم یہ بات عام نہیں کہتے ہم مشکل میں مبتلا نہیں ہونا چاہتے لیکن حق نواز نے دنیائے اسلام کے کروڑوں مسلمانوں کیطرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اُس نے کہا تم نہیں کہتے ہو میں کہتا ہوں تم اس راستے میں مارے جاؤ گے۔ اُس نے کہا مجھے قبول ہے تمہیں جیل میں ڈالا جائیگا۔ اس نے کہا مجھے قبول ہے تم پر قاتلانہ حملے ہونگے اُس نے کہا مجھے قبول ہے۔ تمہاری بیوی بیوہ ہو جائے گی۔ اُس نے کہا مجھے قبول ہے۔ تمہارے بچے یتیم ہو جائینگے۔ اس نے کہا مجھے قبول ہے۔ لیکن اُس نے کہا کہ اگر میرے دکھوں میں میری پریشانیوں۔ میری مشکلات کے بعد ابوبکرؓ کا دشمن اسلام سے علیحدہ ہو کر عیسائیت اور یہودیت کی صف میں کھڑا ہو جائے اور میرے صدیق و عمرؓ کی عظمت اور ناموس کا تحفظ ہو جائے تو میری جان اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ دکھوں میں سسکیوں میں اس کو دفن کیا گیا۔ غسل کرنے کے لئے اندر لے جایا گیا۔ غسل کے بعد جنازہ باہر آیا تو چمکتی ہوئی دھوپ ختم ہو گئی اور بادل برسنے لگا۔ سارے جنازے میں مینہ برستا رہا۔ خدا کا بادل بھی روتا رہا۔ اور جب اس کو قبر میں اتار دیا گیا تو بادل تھم گیا۔ چشم فلک بھی روتی سسکیاں میں اُس دن یہاں نہیں تھا۔ میں بنگلہ دیش میں تھا۔ مجھے یہ دکھ کبھی نہیں بھول سکے گا کہ میں نے وہ آنکھوں کا منظر نہیں دیکھا۔ اپنے دوست کا دیدار نہیں کیا۔ میں نے اپنے محبوب قائد کی ان زلفوں

کو نہیں دیکھا۔ ساری ساری رات ہم نے تبلیغ گزاری سفر میں گزاری حضر میں گزاری مشورے کیلئے دو رات سے چھ دن پہلے شہادت سے چھ دن پہلے مولانا حق نواز اور جامع محمودیہ میں جس جگہ پر آج آپ کی قبر ہے یا بالکل اسی جگہ پر چارپائی ڈال کر بیٹھے ہیں کسی اہم کام کے سلسلے میں یہ رسالہ ماہنامہ خلافت راشدہ جو ہم نے جاری کرنا تھا اسی سلسلہ میں مشورہ تھا۔ مولانا حق نواز نے ایک موقع پر فرمایا کہ مولانا ضیاء الرحمٰن یہ جو شیعہ کا کہنا ہے یہ میرے مرے بغیر نہیں مانا جائے گا۔ یہ شیعہ کا کافر میرے چہرے کے خون آلود ہوئے بغیر نہیں تسلیم ہوگا۔ بریلوی دیوبندی اہلحدیث شیعہ کو کافر کہیں گے مل کر کہیں گے لیکن میرے مرنے کے بعد میں مرجاؤں تو کہیں گے کہ حق نواز سچا تھا۔ میں زندہ ہوں تو کہیں گے نہیں یہ فسادی ہے یہ جھگڑالو ہے یہ تخریب کار ہے ڈپٹی کمشنر راستہ روکے گا ایس پی راستہ روکے گا سیاستدان کہے گا یہ فساد مچاتا ہے چوہدری کہے گا یہ فساد مچاتا ہے مولوی کہے گا کہ یار اتنا تشدد تو اسلام میں نہیں آیا۔ دعوت و تبلیغ کا راستہ اختیار کرنا چاہیے سب یہ کہیں گے لیکن جب میرا خون بہہ جائے گا جب میری داڑھی خون آلود ہو جائے گی۔ جب میں قبر کے پاتال میں گم ہو جاؤنگا اور جب صفحہ ہستی سے میرا جسم نہیں رہیگا۔ جب میرے بچے چھوٹے چھوٹے یتیم ہو جائیں گے اور جب میری بیوی بیوہ ہو جائیگی اور جب جھنگ کے در و دیوار آہوں اور سسکیوں سے میرا جنازہ لیکر جائینگے۔ تو اس وقت بریلوی بھی کہیں گے حق نواز سچا تھا۔ اہلحدیث بھی کہے گا حق نواز سچا تھا۔ دیوبندی بھی کہے گا حق نواز سچا تھا۔ چوہدری بھی کہے گا سیاستدان بھی کہے گا حق نواز سچا تھا۔ کہرور پکا کے جوان پاکستان کی ۴۲ سالہ تاریخ میں اتنا سوگ اور اتنا دکھ اگر کسی عالم کا منایا گیا تو تم لوگ پانچ ہزار خواتین نے حق نواز کے دروازے پر تین دن تک بین کیا۔ دھاڑیں مار کر روئیں عورتیں کیوں روئیں اگر اس کی آواز لہن داؤدی کی ہوتی تو ہم کہتے کہ دنیا اس کی آواز کیوجہ سے روتی ہے اگر وہ حسن و جمال کا پیکر ہوتا تو ہم کہتے کہ اس کے حسن کے فراق میں دنیا روتی ہے اگر وہ بہت بڑے قد کاٹھ کا جوان ہوتا تو ہم کہتے کہ اس کی جوانی پہ ترس کھا کے لوگ روتے ہیں۔ وہ چھوٹے سے قد والا پکے رنگ والا، پتلے سے جسم والا، چھوٹے سے جسم والا، نہ اتنا حسن ہے نہ اتنی رعنائی ہے نہ اتنی ملاحت ہے نہ اتنی جاہت ہے نہ اتنا لہن ہے کیا ہے ایک کڑک ہے ایک جذبہ ہے ایک ولولہ ہے ایک گرمی ہے ایک تب و تاب ہے ایک آتش فشاں تھا جو پھٹا ہے پوری دنیا میں پھٹا ہے جس کی چنگاری گئی ہے جس نے شیعیت کے خرمن کو راکھ بنا کر جس نے رکھ دیا۔ تاریخ کے

چہرے سے ذرا پردہ تو اٹھاؤ مجھے بتاؤ کونسا انسان ہے جو تاریخ میں آیا ہو جس نے جرأت و بسالت کے دریا بہا دیئے ہوں۔ جس نے استقامت و استقلال کی تاریخ درخشندہ بنا دی ہو اور اس کی مخالفت نہ کی گئی ہو۔ اس کو دھکے نہ دیئے گئے ہوں اس پر طعنے نہ لگائے گئے ہوں۔ مجھے بتاؤ میں آمنہ کے یتیم سے بات شروع کرتا ہوں۔ اللہ کے رسول نے اعلانِ توحید کیا چچاؤں نے کہا یہ لڑاکا ہے اپنوں نے کہا یہ لڑاکا ہے دھکے دیئے گئے سب کچھ کیا محمد مصطفےٰ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے چہرے پہ غلاظت کے ڈھیر ڈالے گئے طعنے دیئے گئے اپنوں نے چھوڑا۔ رشتہ داروں نے چھوڑا۔ بھائیوں نے چھوڑا۔ چچاؤں نے چھوڑا۔ تایا زاد بھائیوں نے چھوڑا سب نے چھوڑا کہ محمد اپنی بات چھوڑ دے۔ لیکن وہ محمد مصطفےٰ تھا۔ کہ جس نے کہا تھا میرے دائیں ہاتھ پہ سورج بائیں ہاتھ پہ چاند رکھ دو محمد کے ٹکڑے ہو سکتا ہے حق کی آواز کو بند نہیں کر سکتا۔ حق نواز کی تاریخ تو یہاں سے شروع ہوتی ہے تیری تاریخ پاکستان کے قیام سے شروع ہوتی ہو گی۔ تیری تاریخ تحریک آزادی سے شروع ہوتی ہو گی۔ تیری تاریخ ۵۳ء سے شروع ہوتی ہو گی۔ تیری بات ۷۰ء سے شروع ہوتی ہو گی۔ تیری بات ۷۳ء کے آئین سے شروع ہوتی ہو گی۔ میں تو اس حق نواز کا نوکر ہوں میں تو اس کا غلام ہوں۔ میں تو اس کا چوکیدار ہوں میں تو اس کا سپاہی ہوں میں تو اس کا رضاکار ہوں۔ ہائے جسکی صدا اور جسکی تاریخ فاران کی چوٹی سے شروع ہوتی ہے۔ حق والوں کو برا نہ کہا گیا ہو تو میں افسوس کرتا۔ حق والوں کو دھکے نہ دیئے گئے ہوں تو میں افسوس کرتا حق والوں کو طعنے نہ دیئے گئے ہوں تو میں افسوس کرتا۔ حق والوں کو مارا نہ گیا ہو میں افسوس کرتا اور اسی حق کے جرم میں رسول اللہ کے دانت شہید ہوئے اسی حق کے جرم میں بلال کو تپتی ریت پہ لٹایا گیا۔ سمیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے فضیرہ کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ لبینہ کی چمڑی ادھیڑ دی گئی۔ اسی حق کے جرم میں حمزہ کی لاش کے ۱۲ ٹکڑے اُحد کے پہاڑوں پر بکھیر دیئے گئے لیکن دعوت چلتی رہی۔ اسی حق گوئی کے جرم میں بدر میں ۱۴ شہید ہوئے اُحد کے پہاڑ میں ۷۰ شہید ہوئے۔ حنین میں ۱۲ شہید ہوئے خندق میں ۱۹ شہید ہوئے اور خیبر میں ۲۲ شہید ہوئے۔ اور رسول اللہ کے دور میں ۲۵۶ صحابہؓ شہید ہوئے۔ شہید ہوتے رہے لاشے تڑپتے رہے دکھ اٹھاتے رہے جلاوطنی سہتے رہے۔ پریشانیاں برداشت کرتے رہے۔ لیکن دعوت کبھی نہیں چھوٹی۔ اگر چھوٹی ہے تو بتاؤ۔ تاریخ ہے۔ میں اپنے قائد کی تاریخ رکھتا ہوں۔ بتاؤ احمد بن حنبل چھوٹا آدمی تھا۔ اس کی پشت پر ۳۰ کوڑے

نہیں پڑے۔ ابو حنیفہ چھوٹا آدمی تھا اس کا جنازہ جیل سے نہیں اٹھا۔ امام مالک چھوٹا آدمی تھا جس کا منہ کالا کر کے مدینہ کی گلیوں میں پھرایا گیا۔ ہائے امام شافعی چھوٹا آدمی تھا ہائے جس پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا امام مسلم چھوٹا آدمی تھا جس کو مسجد کے صحن میں شہید کر دیا گیا۔ امام بخاری چھوٹا آدمی تھا جس کو دھکے دیکر بخارا سے نکالا گیا۔ امام غزالی چھوٹا آدمی تھا کہ جسکو بغداد کے جنگلوں میں ذلیل کیا گیا۔ ہائے امام رازی چھوٹا آدمی تھا جس کو اذیتیں دی گئیں۔ ابن تیمیہ چھوٹا آدمی تھا۔ جس نے تلوار خود اٹھائی۔ مقابلہ خود کیا بالآخر جیل میں گیا اور جیل میں ۳ سال کے بعد اسی جیل میں وہ شہید ہو گیا اور اس کی نماز جنازہ میں ایک لاکھ علماء شریک ہوئے۔ چھوٹا آدمی تھا یہ تو تاریخ ہے یہ تو کہانی ہے یہ تو داستان ہے یہ تو گلستان ہے یہ تو غنچہ ہائے دل ہے جو کھل رہا ہے اس کی مہک سے شاہ جہاں معطر ہو رہے ہیں۔ اور مجھے بتاؤ مجدد الف ثانی چھوٹا آدمی تھا کون مجدد جس کے بارے میں علامہ اقبال کہتا ہے کہ

؎ گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے ۔ وہ مجدد چھوٹا آدمی تھا جس کے بارے میں مجدد نے کہا علامہ اقبال نے اس کی قبر پہ ۱۹۳۴ء میں قبر پہ کھڑے ہو کر کہا کہ

؎ گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے ہے اس کے نفس سے گرم، گرمی احرار

اور قبر کو خطاب کر کے کہا کہ

؎ اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے کہ اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب

اور سلطان ٹیپو چھوٹا آدمی تھا جس کے بارے میں ظفر علی خان نے جس کی قبر پہ قلعہ گوالیار میں جا کر کہا تھا کہ

؎ ہند کو مہر میں اسرار وفا تو نے کیا حق وفاداری مشرق کا ادا تو نے کیا

ہند میں آج جو یہ جذبہ بیداری ہے، یہ تیری شعلہ ایثار کی گل کاری ہے

آج میں اپنے قائد کو یہ نہیں کہہ سکتا

؎ ہند میں آج جو یہ جذبہ بیداری ہے یہ تیری شعلہ ایثار کی گل کاری ہے

دلت مارواڑ سے آگے ہوتہ میں جلسہ تھا بہت بڑا اجتماع تھا اس جلسہ میں میرے نام کے ساتھ ایک آدمی نے کہہ دیا امیر عزیمت میں نے کہا یہ بات آئندہ کبھی منہ پر نہ لانا۔ میں میانوالی کی جیلوں میں نو ماہ نہیں رہا ہوں۔ میں امیر عزیمت کیسے بن گیا۔ ہائے مجھ پہ دو سو مقدمے نہیں ہوئے

میں امیر عزیمت کیسے ہوگیا۔ ہائے میں نے مجھ کی جیل نہیں دیکھی میں امیر عزیمت کیسے ہوگیا میں نے چھ مہینے لاہور کے کیمپ جیل میں نہیں گزارے میں امیر عزیمت کیسے ہوگیا۔ میں نے ڈیرہ غازیخاں کی جیل میں دھوں کے دن نہیں گزارے۔ ایک قمیض ہے ایک چادر ہے ڈیڑھ مہینہ ہے حق نواز اسی کو دھوتا ہے اسی کو پہنتا ہے کوئی ملاقات کرنے والا نہیں۔ رشتہ دار نہیں۔ کسی کو اجازت نہیں اور مجھے جب وہ بات یاد آتی ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاری کو اٹک کی جیل میں دو سال کی سزا ہوئی۔ چار مہینے گزر گئے ملاقات کرنے کوئی نہیں آیا۔ تو عطاء اللہ شاہ نے جیل کی سلاخوں کو پکڑ کر ایک شعر کہا تھا کہ

؎ زندگی کی اداس راتوں میں اک دیا سا ٹمٹماتا ہے
اے ہوا اسے بھی گل کر دے ڈھل چکی ہے رات اب کون آتا ہے

جنازے لوگوں کے بڑے اٹھے۔ بڑے لوگوں کے یہاں جنازے اٹھے لیکن کوئی حق نواز جیسا جنازہ تو دکھانے۔ محمد بن سیرین نے کہا تھا یہ فیصلہ اور عبداللہ ابن مبارک نے کہا تھا۔ یہ فیصلہ اس دن ہوگا کہ لوگ کس کے ساتھ ہیں۔ جس دن جنازے جنازے اٹھیں گے۔ حق نواز کا جنازہ اٹھا۔ ایک وزیر نے مجھے کہا کہ میں جنازہ میں شریک تھا میں نے ایسا جنازہ آج تک نہیں دیکھا جس جنازہ میں ہر آدمی رو رہا تھا۔ ہر آدمی رو رہا ہے۔ میں بات شروع کرنا چاہتا ہوں۔ میں بنگلہ دیش تھا۔ میں بات کہہ رہا ہوں مولانا حق نواز شہید جس دن شہید ہوئے اسی دن میری بدقسمتی کہ میں اسی دن بنگلہ دیش گیا۔ ڈھاکہ سے آگے ۲۰۰ میل سلہٹ میں جلسہ تھا۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کے مریدوں کا وہ علاقہ ہے جمعرات کے دن صبح دس بجے میں نے ٹیلیفون پر مولانا کے گھر بات کی کراچی سے۔ اسی دن شام کو مولانا شہید ہوگئے اور میں بنگلہ دیش چلا گیا کوئی پتہ نہیں بنگلہ دیش علاقہ ایسا ہے یہاں سے ٹیلیفون نہیں ہوتا جلدی۔ جمعرات گزر گئی۔ جمعہ گزر گیا۔ جمعہ کے دن میں نے تقریر کی اور ہفتہ کے دن پھر میری اسی جگہ تقریر تھی وہاں پر جلسوں کا شوق اتنا ہوتا ہے کہ آپ اور میں زبان میں اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ بلا مبالغہ پہلی رات پچاس ہزار سے زیادہ اجتماع اور دوسرے دن وہ پچاس ہزار آدمی مجھے دیکھنے کے لئے آتے رہے کہ رات کس مولوی نے تقریر کی۔ جذبہ دیکھو اور دوسرے دن پھر میری رات کو تقریر تھی۔ مجھے پتہ نہیں کہ میرا قائد

موت کی وادی میں گم ہو چکا ہے میں وہاں ہر محفل میں ہر مجلس میں اپنے قائد کا ذکر کرتا ہوں۔ مولانا حق نواز کی قربانیوں کا ذکر کرتا ہوں کوئی پتہ نہیں کہ کتنی قیامت گزر گئی ہے کتنا سانحہ گزر گیا ہے کتنا الم واقع ہو چکا ہے۔ کچھ پتہ نہیں رات کو ایک بجے میری تقریر شروع ہوئی ہفتہ کے دن۔ ڈپٹی کمشنر کی عدالت تھی وہ تقریر اتفاق سے لمبی ہو گئی وہاں لوگوں کا جذبہ عجیب ہے۔ مجھے سرا ہی نظر نہیں آیا کہ دنیا کہاں تک بیٹھی ہے صبح پانچ بجے تک تقریر ہوئی لوگوں کے جذبہ کی بات ہوتی ہے رات کے ۲ بجے تو میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان میں میں ایک امام احمد بن حنبل کی نشانی چھوڑ آیا ہوں۔ میں ایک ابو حنیفہ کے مشن کا وارث چھوڑ آیا ہوں جس کا نام حق نواز ہے۔ لوگوں نے مجھے کہا تھا کہ ہم نے حق نواز کی بڑی کیسٹیں سنی ہیں۔ آپ ہمیں مولانا حق نواز ضرور دکھاؤ۔ میں نے جلسہ میں کہا گواہ ہو جاؤ لوگو اگلے سال میں اسی جلسہ میں مولانا حق نواز کو ضرور لاؤں گا یہ کتنے دن کی بات ہے۔ رات کو تقریر شروع ہوئی۔ اور اتوار کی صبح چار بجے تہجد کا وقت۔ جب میں نے کہا کہ حق نواز کو اگلے سال میں اس جگہ پر ضرور لاؤں گا۔ اس سے تین دن پہلے حق نواز قبر میں جا چکا تھا کوئی خبر نہیں۔ اس سٹیج پر ایک آدمی بیٹھا تھا۔ اس آدمی کو مولانا حق نواز کی شہادت کا پتہ تھا۔ گیارہ بجے رات کو ٹیلیفون آیا جان بوجھ کر انہوں نے مجھے نہیں بتایا۔ دوبئی سے ایک دوست نے ٹیلیفون مجھے تلاش کرتے کرتے وہاں کیا تو وہ اسٹیج پر اونچی اونچی رونے لگا مجھے نہیں پتہ کہ یہ کیوں رو تا ہے۔ تقریر پانچ بجے ختم ہو گئی۔ منتظمین جلسہ کو معلوم ہو چکا تھا کہ مولانا شہید ہو چکے ہیں۔ مجھے نہیں بتایا۔ دوسرے دن دوپہر گیارہ بجے بتایا۔ مجھے یقین ہی نہیں آیا۔ میں نے کہا بات غلط ہو گی۔ فیصل آباد ٹیلیفون کیا اپنے بھائی کو انہوں نے کہا وہ تو شہید ہو چکے ہیں اور دفن بھی ہو چکے ہیں۔ اور جمعرات کا واقعہ ہے۔ مجھے نہیں یقین آیا میں یہاں پاکستان آیا کراچی اترا۔ اعظم طارق صاحب نے ائیر پورٹ پر میرا استقبال کیا تو اس نے کہا مولانا حق نواز کو لحد میں میں نے اتارا ہے لیکن مجھے یقین نہیں ہے کہ وہ شہید ہو گئے ہیں۔ میں نے لحد میں اتارا ہے اور مجھے یقین نہیں ہے کہ وہ شہید ہو چکے ہیں۔ مجھے بنگلہ دیش میں کیسے یقین آتا۔ جب اس نے کہا کہ میں نے لحد میں اتارا ہے اور مجھے یقین نہیں ہے تو مجھے شورش کاشمیری کے وہ اشعار یاد آئے جو اس نے ابوالکلام کی قبر پہ پڑھے تھے وہ وہ مولانا حق نواز کیلئے سمجھتا ہوں کہے گئے ہونگے۔ لے تو ابوالکلام کی قبر پہ تھے لیکن وہ اسطرح

محسوس ہوا کہ جیسے آج ہی کہے گئے ہوں۔ اور بعد میں یہی اشعار میں نے مولانا حق نواز کی قبر پر پڑھے جس دن مولانا فضل الرحمٰن کا جلسہ تھا۔ وہاں جامع محمودیہ میں تعزیتی جلسہ تھا۔ تو میں نے حق نواز کی قبر سامنے تھی میں نے وہاں وہی اشعار پڑھے۔ جو ابوالکلام کی قبر پر شورش کاشمیری نے پڑھے۔

عجب قیامت کا حادثہ ہے کہ اشک ہے آستیں نہیں ہے۔
زمین کی رونق چلی گئی ہے اُفق پہ مہر مبیں نہیں ہے
تیری جدائی میں مرنے والے وہ کون ہے جو حزیں نہیں ہے
مگر تیری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے
کئی دماغوں کا ایک انساں میں سوچتا ہوں کہاں گیا
قلم کی عظمت اُجڑ گئی ہے زبان کا زور بیاں گیا ہے
اُتر گئے کئی منزلوں کے چہرے میر کیا کارواں گیا ہے
مگر تیری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے
یہ کون اُٹھا کہ دیر و کعبہ شکستہ دل خستہ دام پہنچے
جھکائے اپنے دلوں کے پرچم خواص پہنچے عوام پہنچے
تیری لحد پہ خدا کی رحمت تیری لحد پہ سلام پہنچے
مگر تیری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے
اوئے تو میرے خوابیدہ آنسوؤں کو اے مرنے والے جگا چلا ہے۔
یہ تضمین ہے یہ شورش کا کلام نہیں ہے
تو میرے خوابیدہ آنسوؤں کو اے مرنے والے جگا چکا ہے
زمین کے تاروں سے ایک تارا فلک کے تاروں میں جا چکا ہے
مگر تیری مرگِ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے

انہوں نے خونِ جگر دیکر اسلام کے اس گلشن کی آبیاری کی ہے۔ شریعت بل سینٹ نے منظور کیا۔ ساجد نقوی کہتا ہے ہمیں منظور نہیں۔ حامد علی موسوی کہتا ہے ہمیں منظور نہیں تمہیں کیوں منظور نہیں اس لئے کہ یہ محمدی شریعت ہے اس لئے نہیں منظور۔ سینٹ میں منظور کئے جانے والے

شریعت بل کو قومی اسمبلی میں منظور کرانے کیلئے سپاہ صحابہ قومی اسمبلی کے ممبران پر دباؤ ڈالے گی
انشاء اللہ۔ ساجد نقوی تمہیں تکلیف ہے کہ یہ فقہ حنفی کا جو پبلک لاء ہے اس کو کیوں مانا گیا شریعت
بل جو ہے اُس میں تسلیم کیا گیا ہے کہ پاکستان کا عدالتی قانون ایک ہوگا۔ فقہ حنفی کے مطابق یہ
تسلیم کر لیا گیا ہے اور شیعہ کا مطالبہ یہ ہے کہ پاکستان میں پبلک لاء دو ہونے چاہئیں۔ ایک پرسنل لاء
اور ایک پبلک لاء یعنی پرسنل لاء شیعہ کا علیحدہ ہونا چاہیئے۔ اور پبلک لاء باقی لوگوں کا علیحدہ
ہونا چاہیئے۔ شریعت بل نے کہا چونکہ پاکستان میں ۹۷ فیصد اکثریت اہلسنت کی ہے اور پوری دنیا
میں جس جس ملک میں جس جس طبقہ کی اکثریت ہے اس کے مطابق پبلک لاء قائم ہے اور اس لئے
پاکستان کا پبلک لاء ایک ہوگا۔ پاکستان کا قانون عدالتی ایک ہوگا۔ اور اُس کے لئے فقہ حنفی کو اساس
تسلیم کر لیا گیا ہے لیکن ساجد نقوی واویلا کر رہا ہے۔ حامد موسوی واویلا کر رہا ہے کہ ہماری فقہ جعفری
کہاں گئی میں آج اُن سے کہتا ہوں کہ تمہاری فقہ جعفری پاکستان کے لئے نہیں ہے۔ یہ ایران والوں
کیلئے ہے۔ اس کو نافذ کرنا ہے تو ایران چلے جاؤ۔ میں سوال کر سکتا ہوں۔ ایران میں ۲۵ فیصد اہلسنت
ہیں جسکو ایرانی حکومت تسلیم کرتی ہے ورنہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ۲۵ فیصد سے زیادہ ہے ایرانی مردم
شماری میں یہ مانا گیا ہے کہ سنی ۱۶ ملین ہے اور کل آبادی ایران کی ۶۰ ملین ہے۔ ۶۰ ملین کا معنی ہے
کہ چار کروڑ ساٹھ لاکھ اور ۱۶ ملین کا معنی ہے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ہے وہ تسلیم کر چکے ہیں کہ
پونے دو کروڑ سنی ایران میں بستا ہے۔ ایرانی حکومت مان چکی ہے ایران میں پونے دو کروڑ سنیوں
کے لئے ایران میں کوئی پرسنل لاء نہیں کوئی فقہ حنفی کا قانون نہیں۔ حتیٰ کہ تہران جیسے ستر لاکھ
کی آبادی کے شہر میں جہاں آٹھ لاکھ سنی رہتا ہے اُس شہر میں ایک مسجد بنانے کی اجازت نہیں ایک
مدرسہ کی اجازت نہیں۔ سنی اپنے گھروں میں نماز پڑھتا ہے یا پاکستان کے سفارتخانے میں جاکر نماز پڑھتا
ہے ساجد نقوی پاکستان کی ہر گلی میں جہاں تیرا ایک ٹٹو ہے ایک متعہ والا آدمی ہے وہ بھی امام باڑہ
مانگے وہ بھی تقیہ کی بنیاد پر اپنی عبادت گاہ مانگے وہ بھی مدرسہ مانگے اور تجھے پابندی لگانے والا
تم پہ کوئی نہیں۔ تم تین فیصد ہو کر پبلک لاء کا مطالبہ کرو۔ تین فیصد ہو کر امام باڑوں کا مطالبہ کرو۔
اور ایران کا تمہارا باوا آدم وہ ۲۵ فیصد سنیوں کیلئے نہ مسجد کی اجازت دے نہ مدرسہ کی اجازت دے
نہ پبلک لاء کی اجازت دے مجھے بتاؤ تم کس منہ سے پاکستان میں فقہ جعفری کے علیحدہ قانون کی اجازت

مانگتے ہو وہ دن چلے گئے کہ جب تمہیں اس کی توقع تھی شریعت بل منظور ہو چکا ہے تمہارا باپ خمینی بھی قبر سے نکل کر آجائے اس کو رد نہیں کر سکتا۔ وزیر داخلہ اعتزاز حسن کا اصح بیان آیا ہے کہ ہم یہ بل منظور نہیں ہونے دیں گے۔ تیرا باپ بھی روک نہیں سکتا۔ کیا وزیر داخلہ کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔ وزیر داخلہ کہتا ہے ہم منظور نہیں ہونے دیں گے۔ تیرا باپ بھی نہیں روک سکتا اعتزاز حسن کیوں کہتا ہے ہم نہیں منظور ہونے دیں گے۔ جس دن یہ منظور ہو گیا بی بی کی چھٹی۔ اور مڑ کدی بی بی نہیں جت سکدی۔ شریعت بل دے وچ اے ساریاں گلاں تے اسلام نے۔ شریعت میں پہلی شق یہ ہے کہ عورت سربراہ مملکت نہیں ہو سکتی۔ یہ کیسے نافذ ہونے دیں گے۔ لیکن سینٹ میں جسطرح یہ بل منظور کیا گیا ہے اُسی طرح قومی اسمبلی میں بھی یہ بل منظور ہوگا۔ پیپلز پارٹی میں سارے اسلام کے دشمن نہیں ہیں۔ ایسے بھی پیپلز پارٹی کے اسمبلی کے ممبران ہیں جو شریعت بل کی حمایت کریں گے۔ انشاء اللہ۔ پاکستان میں بالکل الٹ قانون ہے ایران کا دستور چھپ گیا۔ خمینی کے دور میں چھپا۔ خمینی کے دستخطوں سے چھپا اس دستور کی دفعہ پانچ میں لکھا ہے کہ ایران کا صدر۔ وزیر اعظم۔ ہائی کورٹ کا جج۔ سپریم کورٹ کا جج۔ ایران کی پارلیمنٹ کا ممبر ایران کا سپیکر اسمبلی کا تمام شیعہ اثنا عشری ہونا ضروری ہے۔ یہ ایران کے دستور میں ہے کہ ایران کی پارلیمنٹ کا ممبر بھی شیعہ اثنا عشری ہونا چاہیئے۔ یہ ایران کا دستور ہے۔ اور یہ دستور کس نے لکھا خمینی نے۔ اور اس خمینی نے جس نے دجل اور فریب کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔ لا شرقیہ ولا غربیہ۔ کوئی دایاں نہیں کوئی بایاں نہیں۔ اسلامیہ اسلامیہ اور یہ کہا تھا جو شیعہ سنی میں فرق کرتا ہے وہ نہ شیعہ ہے نہ سنی ہے اعلان کیا ہے۔ خانہ فرہنگ ایران پاکستان کا سفارتخانہ اور پوری دنیا کے ایرانی سفارتخانے خمینی کیطرف یہ تحریر منسوب کرتے ہیں۔ جو شیعہ سنی میں فرق کرتا ہے نہ شیعہ ہے نہ سنی ہے۔ اعلان یہ ہے۔ لیکن جو اپنا دستور بناتے ہیں کہتے ہیں پارلیمنٹ کا ممبر بھی شیعہ صدر بھی شیعہ وزیر اعظم بھی شیعہ، جج بھی شیعہ سپیکر بھی شیعہ۔ یعنی قانون بناتے ہیں دجل کرتے ہیں۔ قانون بناتے ہیں فریب کرتے ہیں۔ قانون بناتے ہیں کفر منواتے ہیں۔ قانون بناتے ہیں۔ ارتداد کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جب لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ شیعہ سنی میں کوئی فرق نہیں اور پاکستان کی جہالت ہے پاکستان کی جہالت کہاں تک پہنچ گئی۔ سنو تمہاری غفلت کہاں پہنچ گئی۔ تمہاری غیرت کا جنازہ نکل گیا۔ تمہاری حیا۔ کہاں سو گئی کہ یہ پاکستان جسمیں ۹۱ فیصد اہلسنت ہیں۔

۹۰ فیصد مسلمان ہیں۔ صرف تین فیصد شیعہ ہے اس پاکستان کی قومی اسمبلی کے ۲۳۸ ممبران میں سے ۲۰ ممبر شیعہ ہیں۔ توجہ ۲۳۸ کے ایوان میں ۲۰ ممبر شیعہ اور بے نظیر کے ۲۸ وفاقی وزیر مشیروں میں ۱۸ وزیر اور مشیر شیعہ۔ سیکرٹری داخلہ الیس کے محمود شیعہ۔ سیکرٹری دفاع اجلال حیدر زیدی شیعہ۔ دفاع میں شیعہ منصوبہ بندی میں شیعہ سیکرٹری ایجوکیشن مسعود آغا شیعہ اور اسی طرح وزارت مذہبی امور میں ایک بڑا افسر شیعہ۔ تعلیم میں شیعہ۔ محکمہ خزانہ کا سیکرٹری شیعہ اور پاکستان کے سارے عہدوں پر شیعہ لے آئے اور تمہارا بابا ایران میں جو اعلان کرتا ہے۔ شیعہ سنی میں کوئی فرق نہیں۔ وہاں پارلیمنٹ کا ایک ممبر سنی نہیں بن سکتا۔ پونے دو کروڑ سینوں کی آبادی میں ایک ممبر سنی ایران کی پارلیمنٹ میں آج بھی موجود نہیں۔ اور اقلیتوں سیٹوں پر بھی کوئی سنی منتخب ہو کر اسمبلی میں نہیں جا سکتا۔ اور پاکستان میں ۲۰ ممبر شیعہ۔ پاکستان میں ۱۸ وزیر اور مشیر شیعہ اور آئی جے آئی میں شیعہ۔ پاکستان کے اعلیٰ عہدوں پر شیعہ۔ او شیعو میرے قائد حق نواز کی تحریک نے پورے ملک میں تمہارا کفر واضح کر دیا ہے اب جو الیکشن آئے گا اگر خدا نے میری زندگی لکھی ہم تمہارا کفر اتنا عام کر دیں گے کہ ان ۲۰ ممبران میں کوئی ممبر دوبارہ شیعہ پاکستان کی اسمبلی میں نہیں جا سکے گا۔ سپاہ صحابہؓ ہر چوک میں ہر گلی میں ہر بازار میں ممبران کا احتساب کرے گی۔ چوکوں میں پکڑ کر ان سے شیعہ کے کفر پر دستخط کرائے گی۔ جو ممبر شیعہ کو کافر کہے گا وہ منتخب ہوگا۔ جو شیعہ نواز ہوگا وہ بھی اسمبلی میں جا نہیں سکے گا۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہؓ تشدد کرتی ہے۔ سختی کرتی ہے تم ابوبکرؓ کو کافر کہہ کر تبرا کرتے ہو۔ تم عمرؓ کو کافر کہہ کر تبرا کرتے ہو۔ ہم سختی کرتے ہیں۔ یاد رکھو سپاہ صحابہؓ جہاد کر رہی ہے۔ ۲۰ سال پاکستان کے سنی علماء نے تبلیغ کی ہے۔ سپاہ صحابہؓ نے جہاد شروع کیا ہے۔ تبلیغ کے تقاضے اور ہیں۔ جہاد کے تقاضے اور ہیں۔ ۲۰ سالہ تاریخ میں سنی علماء نے کہا ابوبکرؓ برا اچھا تھا۔ عمرؓ برا اچھا تھا۔ عثمانؓ برا اچھا تھا۔ لیکن شیعہ نے آگے بڑھ کر کہا نہیں ابوبکرؓ کافر ہے عمرؓ کافر ہے۔ عثمانؓ کافر ہے۔ جب شیعہ کا یہ دجل عام ہوا تو تبلیغ کا دور ختم ہوا تمہیں اُدْعُ اِلٰی رَبِّ سَبِیْلِکَ بِالْحِکْمَۃِ۔ تو نظر آتی ہے کہ حکمت سے بات کرو۔ تمہیں یہ بات تمہیں یہ آیت کیوں نظر نہیں آتی۔ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ تمہیں یہ آیت کیوں نہیں نظر آتی ہے۔ تمہیں یہ تو نظر آتا ہے کہ کافروں کو بھی کافر نہ کہو لیکن قرآن نے کہا قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ۔ اے پیغمبر کہو ان کو کہ اے کافرو۔ کیا کہو کہ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ۔

میری عیادت اور ہے۔ تمہاری عیادت اور ہے۔ اور پھر توجہ کیجئے۔ تمہیں باقی ساری باتیں نظر آئیں۔ مجھے بتاؤ کہ جب پیغمبر ابراہیمؑ نے رب والے میں جا کر کافروں کے معبودوں کے ناک کاٹے تھے۔ ہاتھ کاٹے تھے۔ ناک کاٹے تھے۔ تو ادع الی ربک سبیلک کے مطابق تھا۔ یہ تو بتاؤ پیغمبر جلیل القدر پیغمبر سارے قرآن میں سینکڑوں آیتیں جس کی شان میں اتریں۔ اور اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ قرآن تو اس امت کیلئے ہے۔ لیکن ابراہیم نے جو ناک ان کے کاٹے وہ تمہیں کیوں سنایا جا رہا ہے۔ ناک پیغمبر ابراہیم نے کاٹے سنایا تمہیں جا رہا ہے۔ اسی لئے سنایا جاتا ہے کہ کبھی کبھی کفر یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ ناک تمہیں بھی کاٹنے پڑیں گے۔

(مجمع سے ایک آدمی نے جذبات میں کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھا)

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن

ملاں کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور

ماشاء اللہ۔ اللہ اکبر۔ پیغمبر کیا کرتا ہے۔ قرآن اس انداز کی نقل کرتا ہے قرآن کہتا ہے۔ فجعلھم جذاذا۔ جذاذا کا معنی بدشکل بنا دیا۔ خداؤں کو، خداؤں کا بیڑہ غرق کر دیا ناک علیحدہ کان علیحدہ سب کچھ کلہاڑے سے علیحدہ کر دیا۔ تم کہتے ہو کافروں کو بھی کافر نہ کہو۔ جب پیغمبر نے ناک کاٹے تھے ان کا دل دکھا تھا۔ جب پیغمبر نے ان کا تیا پانچا کیا تھا تو دل دکھا تھا کہ نہیں۔ اور قرآن نے انکی اس کارروائی کو کہا فجعلھم جذاذا۔ اور آخر میں جب پیغمبر سے پوچھا گیا تو نبی نے فرمایا۔ افٍ لکم ولما تعبدون۔ تمہیں شرم نہیں آتی ان کو پوجتے ہو جو کلہاڑوں سے اپنا ناک نہیں بچا سکتے۔ کیوں کہا میں مانتا ہوں کہ محمد مصطفےٰؐ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے میں مانتا ہوں کانٹے بچھانے والی عورت کے گھر میں آمنہ کا لال آیا اور عیادت کرنے توجہ کیجئے بڑی اہم بات کہتا ہوں۔ حضورؐ کس کی عیادت کرنے گئے اس عورت کی جس نے راستے میں کانٹے بچھائے تھے۔ جس نے غلاظت کے ڈھیر ڈالے تھے۔ اور پیغمبر اس گھر میں بھی گئے ایک یہودی کا بچہ ہے رسول اللہؐ اس کی عیادت کرنے گئے۔ سرہانے کھڑے ہیں اس نے کہا کون ہے۔ حضورؐ نے فرمایا میں محمدؐ ہوں۔ لڑکا یہودی ہے بیمار ہے۔ بستر پہ لیٹا ہوا ہے۔ تڑپ رہا ہے۔ حضورؐ نے عیادت کر کے کہا کہ اے بیٹے اسلام قبول کر لے باپ سرہانے کھڑا ہے۔ بیٹا پیغمبرؐ کے راستے میں کانٹے بچھاتا ہے۔ جب نبی نے فرمایا

فرمایا کلمہ پڑھ تو بیٹا باپ کے منہ کیطرف دیکھتا ہے اور باپ نے کہا بیٹا یہ محمدؐ بڑا اخلاق والا ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر پڑھتا ہے تو پڑھ لے تو بیٹے نے کلمہ پڑھ لیا۔ کلمہ پڑھتے ہی بیٹے کی جان نکل گئی۔ حضورؐ نے صحابہؓ کو فرمایا اب اس بیٹے کو تم اٹھاؤ اس کا باپ نہیں یہ میرا ہے۔ اس کا کفن میں نے پہنانا ہے۔ وہ آدمی جس نے نہ کوئی نماز پڑھی نہ کوئی روزہ رکھا نہ کوئی حج کیا نہ کوئی زکوٰۃ دی۔ ہائے وہ آدمی کروڑوں پیران پیر سے کیوں بہتر ہے کہ اس لئے کہ اس نے ایک دفعہ محمدؐ کا چہرہ دیکھا ہے جو ایک لمحہ نبیؐ کو دیکھے۔ وہ کروڑوں پیرانِ پیر سے بہتر ہے اور جو چودہ سو سال سے سوئے ہوتے ہیں۔ وہ کافر ہیں۔ تمہیں یہ تو نظر آیا کہ پیغمبرؐ نے دشمنوں کو دعائیں دیں۔ یہ بھی نظر آیا کہ پیغمبرؐ نے گھڑی اٹھائی تمہیں یہ بھی نظر آیا کہ پیغمبرؐ نے طعنہ دینے والوں کو دعائیں دیں تمہیں یہ بھی نظر آیا کہ چچا کے ٹکڑے کرنیوالوں کو نبیؐ نے معاف کر دیا تمہیں یہ بھی نظر آیا کہ بلال کو تپتی ریت پہ لٹانے والوں کو نبی نے معاف کر دیا۔ تینکے ٹکڑے کرنیوالوں کو نبیؐ نے معاف کر دیا تمہیں یہ سب کچھ نظر آیا لیکن تمہیں یہ کیوں نہیں نظر آیا کہ بدر میں محمدؐ نے تلوار اٹھائی۔ تمہیں یہ کیوں نہیں نظر آیا کہ محمدؐ نے اُحد میں تلوار بھی اٹھائی۔ تمہیں یہ کیوں نہیں نظر آیا کہ پیغمبرؐ نے خندق میں تلوار بھی اٹھائی۔ خیبر میں تلوار بھی اٹھائی۔ حنین میں تلوار بھی اٹھائی اور پھر قرآن کے انداز پہ غور کرو۔ قرآن یہ بتانا چاہتا ہے کہ جب کفر نرم ہوتا ہے تو اس کیلئے مکہ کی تیرہ سالہ زندگی ہوتی ہے اور جب کفر سخت ہوتا ہے تو پھر ہوتا ہے پھر اُحد ہوتا ہے پھر خیبر ہوتا ہے پھر حنین ہوتا ہے اور پھر قیصر کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ کسریٰ کے کنگرے اڑائے جاتے ہیں۔ کفر کتابوں میں بند تھا۔ مولویوں نے تبلیغ کی کفر کتابوں میں بند تھا۔ مولویوں نے تبلیغ کی۔ کفر چار دیواری میں بند تھا مولویوں نے تبلیغ کی کفر امام باڑے میں بند تھا۔ مولویوں نے دعوت دی کفر امام باڑوں میں بکتا تھا۔ مولویوں نے تبلیغ کی کفر گھر میں بیٹھ کر چوں چوں کرتا تھا۔ مولویوں نے تبلیغ کی لیکن جب کفر خمینی کی شکل میں بازار میں آگیا کفر خمینی کی شکل میں تیرے دروازے پہ آگیا۔ حتیٰ کہ جب کفر خمینی کی شکل خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کیلئے میدان میں اُتر آیا۔ کعبہ میں حملہ کرنے کے لئے میدان میں آیا۔ ابوبکرؓ کو روضہ سے نکالنے کے لئے میدان میں آیا عمرؓ کا روضہ توڑنے کیلئے میدان میں آیا۔ اور جب کفر چوکوں میں ناچا گلیوں میں ناچا۔ بازاروں میں ناچا۔ ریڈیو پہ ناچا۔ اور

ٹی وی پہ ناچا۔ اخبار پہ ناچا تو پھر اس فریضہ پر عمل کرنے کیلئے علماء کو چاہیئے تھا کہ وہ بدر قائم کرتے۔ اُحد قائم کرتے خیبر کو قائم کرتے۔ اللہ نے یہ فریضہ جو فرض کفایہ تھا اس مرد قلندر سے لیا جس کا قد چھوٹا تھا۔ جس کی عمر تھوڑی تھی لیکن وہ اس فرض پر عمل کرنے کیلئے کارزار میں اُتر گیا۔ آگ میں اُتر گیا دکھوں میں اُتر گیا جیلوں میں اُتر گیا۔ گولیوں کے سائے میں اُتر گیا۔ جان دے گیا لیکن محمدؐ کی سنت کو پورا کر گیا۔ شیعو تم کہتے ہو کہ ہمیں حق نواز کافر کہتا تھا۔ سپاہ صحابہؓ ہمیں کافر کہتی ہے۔ شیعہ یہ کہتے ہیں کہ نہیں۔ کہتے ہیں۔ یہ بڑا مشکل کام تھا جو میرے قائد نے کر دکھایا۔ تمہیں کافر کون کہتا تھا تمہیں تو کہتے تھے یہ آل رسولؐ کی اولاد ہے۔ یہ سید زادے ہیں۔ یہ کہتے تھے جی ہاں لیکن یہ بڑا مشکل کام تھا۔ آج سے دو سال پہلے جتنے مولوی بیٹھے ہیں۔ حلف اُٹھا کر مجھے بتاؤ قسم کھا کر بتاؤ یہ آج سے دو سال پہلے تم اسطرح شیعہ کو کافر کہہ سکتے تھے۔ جس طرح آج کہتے ہو جسطرح آج کہتے ہو۔ چوکوں میں کہتے ہو۔ گلیوں میں کہتے ہو۔ گلیوں میں کہتے ہو۔ بازاروں میں کہتے ہو۔ صرف تم نہیں کہتے چھ چھ سال کے بچے کہتے ہیں۔ مائیں اور بہنیں بھی کہتی ہیں۔ اُن کے اپنے بھی کہنے لگے۔ کہ کافر کافر شیعہ کافر کہتے ہیں یار۔ کافر کافر شیعہ کافر کیوں کہتے ہو؟ یہ نہ کہو اور کیا کہو بھئی مرتد کہدو۔ منافق کہدو۔ کافر کافر نہ کہو ہم نے کہا تمہیں کافر کافر کہیں گے۔ کیوں کہیں گے۔ تاکہ کفر علیحدہ ہو اسلام علیحدہ ہو ہم کفر اور اسلام کو علیحدہ علیحدہ کرنا چاہتے ہیں اور میں نے تو وہ دور بھی دیکھا کہ گھر میں مولانا حق نواز کی کیسٹ لگی ہوئی ہے اتنی سخت کیسٹ کہ چار مولوی تقریر سن رہے تھے۔ سخت جب بات ہوئی تو ایک ایک کر کے سارے باہر چلے گئے ہائے وہ بھی دور دیکھا ہے خدا کی قسم ہائے ہائے اوئے خدا کی قسم بتاؤ آپ میں سے بھی کسی کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہوگا۔ حقنواز کی کیسٹ اندر لگی ہوئی ہے۔ بیٹھک میں سارے چلے گئے اور آج تم اُسی سٹیج پہ آگئے ہو آج تم بھی اُسی سٹیج پر آئے ہو۔ کیوں آئے ہو اس کو قبر میں اتار کر آئے ہو۔ ویسے تو نہیں آئے۔ اس کے بچے یتیم کرا کے آئے ہو۔ اُس کی بیوی کو بیوہ کرا کے آئے ہو ہائے اُس کی دیواروں کو آہوں اور سسکیوں سے بھر کے آئے ہو لیکن شکر ہے آئے تو ہو میں تمہیں مبارک دیتا ہوں کہ تم آئے ہو۔ میں تمہیں مبارک دیتا ہوں کہ تم آئے ہو اُسی جگہ پہ آئے ہو اُسی مشن پہ آئے ہو اور اُسی کہانی پہ آئے ہو۔ شیعو تم کہتے ہو ہمیں کافر کہا جاتا ہے۔

یاد رکھو میں مولانا حق نواز کا سپاہی ہوں۔ ان کی جگہ پہ کھڑا ہوں۔ میں اس کفر کو جس جگہ پر میرے قائد نے چھوڑا ہے اس کو لے کر آگے بڑھوں گا۔ انشاء اللہ اس کفر کو لیکر آگے بڑھوں گا۔ آپ کہیں گے کہ جی کفر سے آگے کیا کروگے۔ کفر تو ہوگیا اب آگے کیا کروگے۔ آگے میں وہ کروں گا جہاں سے تمہارا بیج مٹ جائے وہ میں بتاتا ہوں کیا کروں گا۔ انشاء اللہ مجھے قتل کی دھمکیاں دیتے ہو جی نہیں مار دیا جائے گا ادھے بزدل بنکر کیا دھمکیاں دیتے ہو سامنے آؤ۔ دھمکیاں دیتے ہو۔ دیکھئے تم خط لکھتے ہو خط لکھنا تو بزدل کا کام ہے تم مجھے وقت دو کہ فلاں جگہ آجاؤ چلیے شاہ چوتہ منڈی کا ٹائم دے دو نہ آؤں تو حق نواز کا سپاہی نہ کہنا۔ ٹائم تو دو۔ موت کی تو بات ہی کوئی نہیں۔ موت کا خوف ہوتا تو حق نواز کے ہاتھ پہ بیعت نہ کرتے۔ بات موت کی نہیں ہے بات یہ ہے موت آئے تو جرأت سے آئے۔ بستروں میں نہ آئے۔ حادثات میں نہ آئے۔ ہسپتالوں میں نہ آئے۔ آئے تو کفر کو جہنم رسید کرکے آئے۔ آئے موت تو آتی ہے اور آنی ہے۔ شیعو دھمکیاں دیتے ہو۔ دھمکیوں سے کچھ نہیں ہوتا جو رات قبر میں آنے گی وہ باہر نہیں آسکتی ہے۔ موت کا ڈر نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم مجھے چیلنج کرو کہ فلاں بازار میں آؤ فلاں چوک میں آؤ ہم تمہیں ماریں گے میں بھی مقابلہ کروں تم بھی مقابلہ کرو۔ آؤ آمنے سامنے بات کرو۔ پتہ تو چلے کہ متعہ کی اولاد کون ہے اور حق کا سپاہی کون ہے۔

مجمع سے اٹھ کر ایک آدمی نے یہ شعر پڑھا

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک جہاں میں کرگس کا جہاں اور ہے شاہین کا جہاں اور

ہمیں الحمد للہ کبھی یہ خوف نہیں آیا میں دل کو بڑا ٹٹولا اور میں بھی فیصلہ کرچکا ہوں میں نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا ہے اپنی بوڑھی والدہ سے کہہ دیا ہے کہ اس راستے میں دکھ ہے تم کسی وقت بھی اس صدمہ کو برداشت کرنے کیلئے تیار رہنا۔ کہ میں دنیا سے جاسکتا ہوں۔ لیکن میں مر جاؤں تو مجھے حق نواز کے قدموں میں دفن کرنا میں وصیت کرچکا ہوں تاکہ حشر کے دن جب اٹھیں تو ایک ساتھ اٹھیں۔ ہائے ابوبکرؓ کے جھنڈے کے نیچے جائیں تو دونوں اکٹھے جائیں۔ یہ ہماری سعادت ہے لیکن بات کیا ہے شیعو میں تمہیں حق نواز کے دشمن کیطرح تمہارا کفر بہت زیادہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔ انشاء اللہ! اللہ کی توفیق سے اللہ کے فضل سے اس کی خصوصی

عنایت سے مولانا حق نواز نے سب سے مشکل کام کر دکھایا کیا کام تھا۔ شرم اتار دی۔ تمہاری بھی اتار دی۔ باقیوں کی بھی اتار دی۔ شرم اتر گئی کہ نہیں۔ نہ نہ نہ نہ۔ کافر نہیں آکھنا۔ یہ کہتے تھے نہ لیکن اب یہ بات واضح ہوگئی۔ اب تو چوک میں کہتے ہیں میں نے اسی چوک میں کئی جلسے کئے کبھی بھی آپ نے اس طرح کہا۔ آج کیسے کہا۔ مشکل کام میرے قائد نے کر لیا۔ اب ایک اور کام وہ کام یہ ہے مزہ تو تب ہے کہ عوام سے آگے بڑھ کر تمہیں پاکستان کے افسر بھی کافر کہیں۔ قادیانیوں کا کفر کیسے مانا گیا۔ اور پاکستان کا ڈپٹی کمشنر کہتا تھا مولویو قادیانی تو تمہارے جیسا کلمہ پڑھتے ہیں ان کو کافر کیوں کہتے ہو۔ سیاستدان کہتا تھا قادیانی کیسے کافر ہوگئے۔ ہائے چوہدری کہتا تھا قادیانی کیسے کافر ہوگئے۔ لیکن علماء نے جب کام آگے بڑھایا۔ عطاء اللہ شاہ کے بعد تو کام اتنا آگے بڑھا کہ دلی خان جیسا سیکولر آدمی بھی قادیانیت کے کفر پہ دستخط کرنے لگا۔ بھٹو نے بھی دستخط کیئے۔ شیعہ میں انشاء اللہ تمہارا کفر اتنا واضح کروں گا۔ لاکھوں کی تعداد میں پمفلٹ کتابیں لٹریچر انگریزی میں اردو میں فارسی میں فرانسیسی میں اتنا تمہارا کفر عام کردوں گا کہ پاکستان کا ہر ڈپٹی کمشنر اپنے دفتر میں بیٹھ کر تمہیں کافر کہے گا۔ ایس پی بھی کافر کہے گا وزیر بھی کافر کہے گا۔ پارلیمنٹ کا وزیر بھی تمہیں کافر کہے گا اور جب الیکشن آئے گا تو میرا یہ وعدہ نہیں کرے گا کہ میں تمہیں تالیاں بنا کر دونگا یہ وعدہ نہیں کرے گا میں پرمٹ دونگا چوک میں پہلے اعلان یہ کریگا کہ میں شیعہ کو کافر کہتا ہوں مجھے ووٹ دو۔ پورے ملک میں کراچی سے کاغان کی چوٹیوں تک اگر میں زندہ رہا یہ فضا قائم کرنا مجھ پر فرض ہے۔ کہروڑ پکا کے مسلمانوں الیکشن آئے گا۔ بلدیاتی سب سے پہلے بلدیہ کے الیکشن میں ہر امیدوار سے محلے کے سنی مسلمان لکھوائیں کہ میں شیعہ کو کافر کہتا ہوں۔ ماشاء اللہ چیئرمین صاحب کہتے ہیں۔ میں آج لکھتا ہوں (ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ جناب فاروقی صاحب میں وارڈ سے سپاہ صحابہؓ کے ٹکٹ پر کھڑا ہوا تھا۔ اسی مسجد کے اندر چیئرمین صاحب نے مجھے کہا کہ آپ بیٹھ جائیں۔ عبدالعلیم کو میں کھڑا کرتا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔ میں نے یہ عرض کیا تھا۔ کہ عبدالعلیم کیطرف سے آپ ضمانت دیں کہ وہ کسی شیعہ کی حمایت نہیں کرے گا میں بیٹھ جاؤں گا۔ چیئرمین صاحب نے اسی مسجد کے اندر جناب اپنی ضمانت دی دعا مانگی گئی اور مسجد کے اندر خدا کو حاضر و ناظر کر کے یہ وعدہ کیا گیا کہ عبدالعلیم کے وارڈ سے شیعہ کی قطعاً امداد نہیں کی

جائے گی اور عبدالعلیم کے مقابلے میں شیر شاہ شیعہ ہرا۔ ہرا اور ہرا۔

شیعوائس وقت تم ہارے جو جب میرا قائد زندہ تھا اب تو اس کے خون کی ہنگز لگ چکی ہے۔ اب کیسے جیتو گے۔ اب تو اس کا خون گلیوں گلیوں میں پھیل چکا ہے۔ ڈسٹرکٹ کونسل کا میرا وعدہ کرے کہ میں شیعہ کو کافر کہتا ہوں تب ووٹ دیں۔ بلدیہ کا میرا اعلان کرے کہ میں شیعہ کو کافر کہتا ہوں تب ووٹ دیں۔ قومی اسمبلی کا میرا اعلان کرے کہ میں شیعہ کو کافر کہتا ہوں تم نے ووٹ تب دینا ہے آپ اس عہد پہ پکے ہیں۔ انشاءاللہ۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ شیعہ کہے کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ تقیہ کر کے آجائے اس کا علاج مجھ سے پوچھو۔ اس کو کہے کہ سب سے پہلے اپنا علم چوک میں جلا۔ اور دوسرے نمبر پہ لکھ کر دے کہ خمینی کافر تھا۔ لکھ کر دے کہ ملا باقر مجلسی کافر تھا کلینی کافر تھا۔ طوسی کافر تھا۔ یہ لکھو کافر لکھو۔ یہ لکھوا کر وہ کافر تھے علم کو جلا کر بعد میں تقیہ کرتا ہے تو جہنم میں جائے۔ ایک دن بعد وہی جسے تقیہ کرنے تے جہنم وچ جائے۔ لیکن ایسے نہیں کرے گا۔ تقیہ کا یہ علاج ہے کہ اس سے لکھواؤ اور علم جلاؤ۔ میں کہتا یہ چاہتا ہوں کہ شیعہ کے کفر، اور میں گریڈ کے اوپر کے افسروں میں عام کرنا۔ اور انکو دلائل سے منوانا یہ میری ذمہ داری ہے انشاءاللہ ٹھیک ہے عوام کو منانا تھوڑا سا مشکل ہوتا ہے لیکن افسر تو دلیل کا آدمی ہوتا ہے وہ تو دلیل سے مان جائے گا۔ اور ہم انشاءاللہ دلیل سے منوائیں گے۔ میرے قائد مولانا حق نواز شہید نے فرمایا تھا کہ شیعو اگر تم مسلمان ہو۔ تم کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں حق نواز بلا وجہ ہمیں کافر کہتا ہے۔ تو مجھ پر بائیکوٹ میں مقدمہ کرو۔ سپریم کورٹ میں مقدمہ کرو۔ یہ چیلنج کیا تھا یا نہیں (کیا تھا) میرے قائد کا یہ چیلنج پوری زندگی کا حاصل تھا۔ آج میں اسی جگہ پہ کھڑا ہو کر پھر وہی چیلنج دہراتا ہوں شیعو تم کائنات کے بدترین کافر ہو تم عیسائیوں سے بڑے کافر ہو یہودیوں سے بڑے کافر ہو سکھوں سے بڑے کافر ہو۔ قادیانیوں سے بڑے کافر ہو۔ میں تمہیں کافر کہتا ہوں تمہیں دکھ ہے تو مجھے عدالت کے کٹہرے میں بلاؤ۔ میں حق نواز کی جگہ پہ کھڑے ہو کر تمہارے کفر پہ دلائل دونگا۔ تم اپنے ایمان پہ دلائل دو گے۔ تم اپنی صفائی کے لئے اصول کافی لاؤ گے۔ تم اپنی صفائی کیلئے کلینی کو لاؤ گے۔ طوسی کو لاؤ گے خمینی کو لاؤ گے۔ عارف الحسینی کو لاؤ گے۔ ساجد نقوی کو لاؤ گے اور میں تمہارا کفر منوانے کے لئے اس عدالت کے کٹہرے میں شیخ عبدالقادر جیلانی کو لاؤں گا۔ میں تمہارا کفر

منوانے کیلئے امام مالک کو لاؤں گا۔ احمد بن حنبل کو لاؤں گا۔ ابن تیمیہ کو لاؤں گا۔ امام غزالی کو لاؤنگا مجدد الف ثانی کو لاؤں گا۔ اور تمہارا کفر منوانے کیلئے میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کو لاؤں گا۔ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کو لاؤں گا۔ اور میں علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کو لاؤں گا۔ الحمد للہ! احسان الٰہی ظہیر کا بدلہ سپاہ صحابہ شیعہ سے لے گی۔ اور تم دیکھو گے چشم فلک دیکھے گی کہ شیعہ کو اس ملک میں عیسائیوں کی جگہ پر کھڑا کر کے ہم حق نواز کا احسان الٰہی ظہیر کا احسان اللہ فاروقی کا بدلہ لے کر ان کا کفر سورج سے زیادہ روشن کر دیں گے۔ ہر ہوٹل میں انکے برتن علیحدہ کر دیں گے۔ ہر دوکان پر ان کی ڈیلنگ علیحدہ کر دیں گے۔ دوکانوں پر انکی بوتل علیحدہ کر دیں گے۔ ہاتے دوکاندار کہے گا یہ عیسائی بوتل ہے یہ شیعہ کی بوتل ہے یہ قادیانیوں کی بوتل ہے ہاتے ہوٹل والا کہے گا۔ اس برتن میں عیسائی اور شیعہ پانی پئیں گے۔ اس برتن میں عیسائی اور شیعہ سالن کھائیں گے۔ میں یہ فضا اس ملک میں کر کے احسان الٰہی ظہیر کے خون کا بدلہ لوں گا۔ یہ میرے پاس کتاب ہے۔ اس کتاب کا نام ہے حکومت الاسلامیہ۔ یہ کتاب خمینی کے انقلاب کی بنیاد ہے۔ خمینی نے ایران میں شہنشاہ کا تختہ اس کتاب سے الٹایا ہے کتاب کا نام ہے حکومت اسلامیہ۔ اوپر اسلام کا نام ہے۔ حکومت اسلامیہ عربی میں نام ہے۔ حکومت الاسلامیہ۔ کتاب کا نام ہے حکومت الاسلامیہ و ولایت فقیہہ۔ یہ نام ہے اور یہ اردو ترجمہ ہے۔ فولو خمینی کا ہے۔ فولو خمینی کا ہے۔ چھاپی شیعہ نے ہے اردو زبان میں ہے اس کتاب کی ایک تحریر نے اسلام کی ساری بنیادیں ہلا دیں۔ دیکھئے اس کتاب کے ۴۰ صفحے پر خمینی لکھتا ہے جو ایران کے انقلاب کی اساسی کتاب ہے کہ ہمارے ضروریات مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ کوئی بھی آئمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا چاہے وہ ملک مقرب ہو یا نبی مرسل ہو۔ حضورؐ کے بعد حضورؐ کا ظلی امتی ظلی نبی حضورؐ کا امتی نبی مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو کہا ساری اُمت نے اُس کو کافر کہا اور لاشک وہ کافر تھا اور یہ ملعون کہتا ہے کہ محمد مصطفےٰ اور سارے نبیوں سے زیادہ بارہ اماموں کا درجہ بلند ہے یہ کیوں کافر نہیں یہ کیوں دجال نہیں۔ یہ کیوں مرتد نہیں، ایک آدمی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اوروں کو نبیوں سے بلند کرے وہ کافر کیوں نہیں۔ یہ کتاب یہ خمینی کی دوسری کتاب۔ کتاب کا نام ہے کشف اسرار۔ یہ خمینی کی معرکۃ الآرا کتاب شمار ہوتی ہے فارسی کی کتاب ہے ایران کی چھپی ہے اس کتاب کے ۱۰۷ صفحہ پہ

خمینی لکھتا ہے کہ میں ایسے خدا کو خدا نہیں۔ نا جس نے عثمانؓ اور معاویہؓ جیسے بدقماش لوگوں کو خلیفہ بنا دیا۔ (خمینی پہ لعنت بے شمار) سنیو! مسلمانو جاگیر دارو۔ چوہدریو۔ انتظامیہ کے افسرو ڈپٹی کمشنر، ایس پی۔ اے سی۔ ڈی ایس پی۔ آؤ تم ہم سے کہتے ہو کہ شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہو۔ مجھے بتاؤ جس نے عثمانِ غنی کو بدقماش لکھا تم بتاؤ میں اس کو کیا کہوں۔ عثمانؓ وہ آدمی تھا وہ پیغمبرؐ کا صحابی تھا جس کے نکاح میں پیغمبرؐ نے ایک بیٹی دی وہ فوت ہوئی تو دوسری بیٹی دے دی وہ فوت ہو گئی حضورؐ نے فرمایا میری چالیس بیٹیاں ہوتیں یکے بعد دیگرے یکے فوت ہوتی جاتی سب کا نکاح میں تیرے ساتھ کرتا۔ اس لیے کہ تیرے سے بہتر سسر کوئی نہیں اور تیرے سے بہتر داماد کوئی نہیں اور کہروڑ پکا کے مسلمانوں۔ جس کے نکاح میں تیری بیٹی ہو اس کو تو شریف کہے جس کے نکاح میں تیری بیٹی ہو اس کو تو اچھا آدمی کہے اور جس کے نکاح میں محمدؐ کی دو بیٹیاں ہوں اس کو چودہ سو سال کے بعد یہ بدقماش، بدمعاش کہے تیری غیرت کیوں نہیں جاگتی۔ تیرا ایمان کیوں نہیں اٹھتا تیرے اندر چنگاری کیوں نہیں پھوٹتی تو اس کفر کیلئے ہمارا ساتھ کیوں نہیں دیتا۔ اس کفر کیلئے میدان میں کیوں نہیں اترتا اس کفر کو منوانے کے لئے تو سپاہِ صحابہؓ کے پرچم کے نیچے کیوں نہیں آتا۔ جو آدمی عثمانؓ کو بھونکتا ہے اس کو میں کافر چوکوں میں کہوں گا۔ گلیوں میں کہوں گا۔ بازاروں میں کہوں گا۔ میں اپنے قائد حق نواز کیطرح قتل ہو سکتا ہوں۔ شہید ہو سکتا ہوں۔ تختہ دار پہ چڑھ سکتا ہوں۔ ہتھکڑی پہن سکتا ہوں۔ جیل میں جا سکتا ہوں دکھ اٹھا سکتا ہوں۔ بچے یتیم کرا سکتا ہوں۔ بیوی بیوہ کرا سکتا ہوں۔ اس کفر کو چوکوں میں ننگا کرنے سے اور عدالتوں میں ننگا کرنے سے باز نہیں آ سکتا۔ اسی کتاب کے ایک سو چودہ صفحہ پہ یہ ملعون کہتا ہے کہ ابوبکرؓ قرآن کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ ہائے جو قرآن کا سب سے بڑا دشمن اسی کو محمدؐ روضہ میں سلاتے ہیں۔ اسی کو مصلے پہ کھڑا کرتے ہیں۔ تمہارے نبیؐ نے ایسے آدمی کو مصلے پہ کھڑا کر دیا۔ جو قرآن کا مخالف تھا۔ اسی کتاب کے ۱۱۹ صفحہ پر یہ ملعون لکھتا ہے کہ عمرؓ اصلی کافر اور زندیق تھا۔ (خمینی پہ لعنت بے شمار) ہم سے توقع کرتے ہو مصنف کا نام خمینی فوٹو خمینی کا کتاب خمینی کی چھپی ہوئی ایران کی۔ نام کشف اسرار صفحہ ۱۱۹ پر کتاب خمینی کی نہ ہو ایران کی چھپی ہوئی نہ ہو اس میں تحریر نہ ہو ہمارا راستہ روکو کہو ہمیں فسادی کہو لیکن اگر کتاب بھی خمینی کی ہو چھپی ہوئی بھی ایران کی ہو۔ لکھی ہوئی بھی خمینی کی ہو عبارت بھی اس میں موجود ہو تو پھر میرا راستہ روکو گے میں ٹھوکر ماروں گا۔ میرا راستہ روکو گے

میں ٹکراؤں گا۔ میں پاش پاش ہو جاؤں گا یا تمہیں پاش پاش کر چھوڑوں گا۔ کہو ڈرپوک مسلمانو!
سینے پہ ہاتھ رکھو۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ میرے پاس ایک کتاب ہے۔ چھ مہینے پہلے جو پاکستان
میں چھپی۔ کتاب کا نام ہے شیخ سقیفہ۔ سقیفہ عربی میں اُس جگہ کو کہتے ہیں جس جگہ پہ بیٹھ کر صدیق اکبرؓ
کی خلافت کا فیصلہ ہوا تھا۔ اس حویلی کو سقیفہ بنی سعدہ کہتے ہیں۔ کتاب کا نام ہے شیخ سقیفہ۔ بات
کتاب کے نام کی نہیں۔ بات اندر کے مضمون کی نہیں۔ بات اس ٹائیٹل کی ہے۔ اوپر ابوبکرؓ کا نام اور
نیچے ایک بوڑھے جانور کی تصویر۔ ہائے او سیاستدان۔ تو حیرہ ڈوب مرنے کا مقام ہے اگر اس کتاب کے
لکھنے والے کے ٹکڑے کر دیئے جائیں قتل کر دیا جائے۔ خدا کی قسم یہ صدقہ نہیں ادا ہو سکتا۔ صدیق
کی محبت کا آج چودہ سو سال کے بعد جو رسول اللہؐ کے پہلو میں سویا ہوا ہے۔ تیرے ملک کے شہر میں
تیرے ملک کی گلیوں میں اتنا مظلوم ہو چکا ہے کہ جانور کی شکل بنا کر اس کا نام اوپر لکھا جائے۔ ہائے کارٹون
سیاستدان کا بنے پرچہ ہو جائے، کارٹون چوہدری کا بنے پرچہ ہو جائے لیکن یہ محمدؐ کا ابوبکرؓ اتنا مظلوم ہے کہ
کارٹون کتاب پہ چھپا جانور کی شکل میں چھپا ابوبکرؓ کا نام ہے۔ زمین کیوں نہیں پھٹی۔ آسمان کیوں نہیں
پھٹا۔ ہائے پاکستان کا شیرازہ ختم کیوں نہیں ہوا۔ اس ٹائیٹل کے بعد اس فوٹو کے بعد اس کارٹون کے بعد
صدیقؓ کو جانور سے بوڑھے بیل سے تشبیہ دینے کے بعد اس طرح اس کو کافر نہ کہوں۔ مرتد نہ کہوں۔ میں
بدمعاش نہ کہوں۔ جہنمی نہ کہوں۔ واجب القتل نہ کہوں تم مصلحت کا شکار ہو سکتے ہو میں مصلحت
پہ لات مارتا ہوں۔ اور اس کے کفر کا اعلان کرتا ہوں۔ مصنف کا نام ہے۔ علی اکبر شاہ۔ خدا کی قسم
کھا کر کہتا ہوں۔ میرے سامنے اس مصنف کا پتہ چل جائے مجھے پتہ چل جائے کہ یہ کہاں رہتا ہے۔ اس کو
قتل نہ کروں تو مجھ پر لعنت ہے۔ اس مردود کو ہم نے بڑا تلاش کیا۔ لیکن یہ مردود کراچی میں ایسے
چھپا ہوا ہے۔ کہ ملتا نہیں ہے۔ اس کو قتل کرنے کا فتویٰ آج میں اس اجتماع میں دیتا ہوں کہ یہ
علی اکبر شاہ جہاں ہو اُس کو قتل کرنا واجب ہے۔ اس کا خون میری گردن پہ ہوگا۔ اس کتاب میں یہ
چھوٹی سی بات ہے مکتبہ کا کوئی نام نہیں ہے۔ پریس کا کوئی نام نہیں۔ علی اکبر شاہ، کراچی سے چھپی
ہے کراچی کا ایک مرتبہ لکھا ہوا ہے پس مصنف کا کوئی پتہ نہیں۔ ابوبکرؓ کا کارٹون ہے۔
پاکستان میں ہائے کراچی میں اور تیرے مسلمانوں کے ملک میں چھ مہینے پہلے کوئی پرانی بات نہیں
یہ بے نظیر حکومت بچانے کے لئے کروڑوں ڈالر خرچ کرتی ہو نواز شریف کرسی بچانے کے لئے

بندوں کے سودے کرتے ہو تمہیں صدیق کی ناموس کا کوئی خیال نہیں۔ اس کتاب میں بڑی بڑی خلافتیں اس نے ایک آئیڈیا شروع میں دیا ہے کہ بچپن میں ابوبکرؓ کو ایک یہودی نے کہا تھا کہ آخر الزماں نبی ایک محمدؐ پیدا ہونے والا ہے ایک نبی ہوگا اس کے پاس حکومت ہوگی اگر تم حکومت لینا چاہتے ہو تو اس کے ساتھ چمٹ جاؤ تو ابوبکرؓ نے کہا یہ تو بڑا اچھا ہے ابوبکرؓ چمٹ گیا ساتھ چمٹا رہا مکے میں بھی رہا مدینہ میں بھی رہا۔ جونہی وہ نبی فوت ہوا کرسی پر قبضہ کر لیا۔ اس کتاب میں ہے اللہ اکبر۔ میں سوال کرتا ہوں کہ ابوبکرؓ نے پیغمبرؐ کے ساتھ چمٹ کر کیا کیا۔ لیا کیا دیا کیا۔ ابوبکرؓ نے دیا کیا لیا کیا کیا۔ جب کلمہ پڑھا دم لاکھ کا مالک ہے جب جنازہ اٹھا تو فرمایا بیٹا میرا گزارہ کھدر کے انہی کپڑوں میں ہو جائے گا۔ اچھا کپڑا مدینہ کے کسی بیوہ کے کام آجائے گا۔ ہائے وہ ابوبکرؓ غزوہ تبوک میں جب سب کچھ دے چکا جسم پہ ٹاکیاں لگی ہوئی ہیں ابوبکرؓ نبیؐ کی محفل میں بیٹھا ہے حضورؐ نے فرمایا ابوبکرؓ یہ جبرائیل آیا ہے اور اللہ کیطرف سے سلام تیرے لئے لایا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ پوچھتے ہیں کہ جس دن ابوبکرؓ نے کلمہ پڑھا تھا۔ ہزاروں لاکھوں درہم کا مالک تھا آج یہ اتنا لاچار ہو گیا ہے محمدؐ پہ سب کچھ لٹا لٹا کے اتنا غریب ہو گیا ہے کہ جسم پہ ٹاکیاں ہیں۔ ٹاٹ کا لباس ہے اے ابوبکرؓ بتا اس حالت میں بھی تو خدا سے راضی ہے یا نہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ صدیق کی چیخیں نکل گئیں ابوبکرؓ نے فرمایا۔ کملی والے تم کہتے ہو کہ جسم کے کپڑے کی ٹاکیوں پر راضی ہو ابوبکرؓ کے جسم کے کپڑے کی ٹاکیاں ہو جائیں چمڑی ادھڑ جائے۔ صدیق تب بھی خدا اور مصطفےٰؐ سے راضی ہے او تسبیح کرنیوالو دین دارو۔ ذکر کرنیوالو۔ نمازیں لمبی لمبی پڑھنے والو۔ زکوٰۃ دینے والو۔ عبادت کرنیوالو۔ دین کے شعبوں میں دین کی خدمت سرانجام دینے والو۔ بتاؤ اس کفر کو میں کیا کہوں۔ اس دجل کو کیا کہوں اس فریب کو کیا کہوں۔ اس شیطنت کو کیا کہوں اس کالے کافر کو کیا کہوں اس گندے کیڑے کو کیا کہوں۔ اسکو چوکوں میں ننگا کیوں نہ کروں۔ بازاروں میں ننگا کیوں نہ کروں۔ اس کے کفر کا اعلان قصبہ قصبہ میں کیوں نہ کروں۔ جوگی بن کر بھی کروں۔ لاچار بنا کر بھی کرونگا۔ ہتھکڑی پہن کر بھی کرونگا۔ بازاروں میں اگر بھی کروں گا۔ تنہا ہونگا تب بھی کرونگا آپ ساتھ ہونگے تب بھی کرونگا۔ میں اپنی زندگی صحابہؓ کے کھاتے میں لگا چکا ہوں۔ میری جان حق نواز سے قیمتی نہیں ہے وہ چلا گیا میں بھی جانے کیلئے تیار ہوں لیکن اس کفر کو چوکوں میں ننگا کرنا میرا

فرض ہے۔ یہ خمینی کی آخری کتاب ہے توجہ ہے۔ آخری خمینی کا کفر وصیت نامہ جس کو میرا قائد کہتا تھا کفر نامہ۔ یہ وصیت نامہ خمینی کا۔ آخری کا کفر۔ آخری تحریر۔ اس کتاب کے ۴۶ صفحہ پہ خمینی بکتا ہے کہتا ہے کہ میں آج جرأت کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی حضور علیہ السلام کے دور اور حضرت علیؓ کے دور سے بہتر ہے (خمینی پہ لعنت بے شمار) اور اس ملعون نہ حضرت علیؓ کو بخشا ہے نہ حضرت حسینؓ کو بخشا ہے کہتا ہے حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ سے بھی میرے دور کا ایرانی بہتر ہے۔ یہ ملعون ایرانی بہتر ہیں۔ یہ اس کو کہتا ہے یہ بہادر ہے اور آگے کہتا ہے میں رسول اللہ کے دور کے عرب میں مسلمان یعنی صحابہؓ حضورؐ کی اطاعت نہیں کرتے تھے اور مختلف حیلے بہانے بنا کر محاذوں سے بھاگ جاتے تھے لیکن میری ایرانی قوم نہیں بھاگتی۔ میری ایرانی قوم عراق کا مقابلہ کرتا ہے عراق کی آبادی پونے دو کروڑ ہے تیری آبادی پونے پانچ کروڑ ہے تو پونے دو کروڑ کے عراق سے سات سال تیری یہ ایرانی ملعون قوم ایڑیاں رگڑتی رہی۔ ایڑیاں رگڑتی رہی۔ سات سال کے بعد شکست کھا کر بھاگ گئی۔ اور اس قوم کو ان سے بہتر کہتا ہے جو ۳۱۳ تھے تو ہزاروں کا تختہ الٹ دیا جو ۳۰ تھے۔ تو ۳۰ ہزار کے پرخچے اڑا دیئے تھے۔ ہائے جو دس ہزار تھے تو قیصر کے کنگرے توڑ دیئے تھے۔ جو بارہ ہزار تھے تو کسریٰ کا غرور تکبر میں ملا دیا تھا۔ جو تیس ہزار تھے تبوک میں ڈھائی لاکھ رومیوں پہ لرزہ طاری کر دیا تھا۔ ان صحابہؓ سے اس ملعون قوم کو بہتر کہتا ہے کہ جس ملعون قوم نے عراق سے سات سال بعد شکست کھائی ہے تین گنا بڑی قوم ہو کر اور صحابہؓ جن صحابہؓ میں جنگ یرموک کا ایک واقعہ ایک غیر مسلم نے بڑا عجیب انداز میں لکھا ہے وہ کہتا ہے جنگ یرموک میں کئی جنگیں ہوئی ہیں اس جنگ میں کئی واقعات پیش آئے ہیں ایک موقع پر دشمن کی تعداد ساٹھ ہزار ہے تو سپہ سالار سے پوچھا گیا کہ ساٹھ ہزار دشمن کے مقابلے میں تجھے رسول اللہؐ کے کتنے غلاموں کی ضرورت ہے۔ کہ ساٹھ ہزار دشمن کے مقابلے میں مجھے محمدؐ کے صرف تیس غلاموں کی ضرورت ہے۔ سپہ سالار نے کہا کہ ۳۰ تو تھوڑے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ۳۰ تھوڑے ہیں تو ۳۰ اور ساتھ ملاؤ۔ ایڈورڈ گبن کہتا ہے کہ ۶۰ آدمیوں نے ۶۰ ہزار کا مقابلہ کیا ۹ ہزار قتل ہوئے۔ ۳۵ ہزار میدان چھوڑ کر بھاگ گئے باقیوں کو گرفتار کر کے مدینہ لایا گیا۔ ۶۰ آدمی، اس جماعت کے بارے میں کہتا ہے ایرانی اس سے بہتر ہیں۔ اس کفر کو اس دجل کو اس فریب کو ننگا کرنا بریلوی کی ذمہ داری ہے اہلحدیث کی ذمہ داری ہے اور دیوبندی کی بھی ذمہ داری

ہے۔ مولوی کا۔ پیر کی۔ چوہدری کی کونسلر کی زمیندار کی۔ تاجر کی۔ طالب علم کی بچے کی خواتین کی۔ ماؤں کی بہنوں کی تمہاری ذمہ داری ہے۔ کفر سر پہ چڑھ آیا ہے۔ اس کا مقابلہ جس طرح کر سکتے ہو کر گزرو۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے چوکوں میں آؤ۔ گلیوں میں آؤ اور سب سے بہتر صورت ہے کہ سپاہ صحابہؓ کے رضا کار بن جاؤ۔ سپاہ صحابہؓ کے رضا کار بن جاؤ۔ سپاہ صحابہؓ نے شیعہ کی جارحیت اور مولانا حق نواز کے قتل کی اصل صورتحال کو واضح کرنے کے لئے ۲۰ مئی آل پاکستان علماء کنونشن جھنگ میں طلب کیا ہے۔ جس میں پانچ ہزار علماء بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث شریک ہونگے۔ اور اسی دن رات کو بعد نماز عشاء آل پاکستان دفاع صحابہؓ کانفرنس جھنگ میں ہو رہی ہے۔ مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد اس کانفرنس کو کامیاب کرنا آپ کی اور ہماری ذمہ داری ہے۔ ورنہ جھنگ کی دنیا کیا کہے گی کہ حق نواز کے شہید ہو جانے کے بعد ان کا چاہنے والا کوئی نہیں رہا۔ آپ پر فرض ہے کہ آل پاکستان دفاع صحابہؓ کانفرنس میں شریک ہوں اور اس کانفرنس میں مفتی محمد حسین نعیمی بریلوی عالم مولانا عبدالستار خاں نیازی، پروفیسر ساجد میر، مولانا فضل الرحمٰن۔ مولانا سمیع الحق مولانا عبداللہ درخواستی آ رہے ہیں۔ آپ اس میں شریک ہونگے (انشاء اللہ) یہ ایک چٹ آئی ہے کہ نصرت بھٹو نے نیشنل بنک کو درخواست دی ہے کہ میں شیعہ ہوں۔ لہذا میری زکوٰۃ نہ کاٹی جائے اس میں تو پہلے کوئی شبہ نہیں تھا۔ یہ تو زکوٰۃ کی بات ہے ہم تو اس سے بھی آگے کی بات کرتے ہیں۔ آخر نصرت بھٹو۔ نصرت آتی رہتی ہے تبصرہ نہیں کرتا۔ یہ موضع کھتانی میں سنیوں نے شیعوں کے ساتھ بائیکاٹ کر دیا ہے۔ آپ تمام صحابہؓ دشمنوں سے بائیکاٹ کریں۔ خلفائے راشدین کے مینار کی تعمیر پہ میں آخر میں بلدیہ چنیوٹ کو زر دست خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبرؐ کے صحابہؓ کا نام آپ نے اونچا کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آپ کا نام جنت میں اسی طرح اونچا کرے گا۔

وما علینا الا البلاغ المبین

شیخ نثار علی

ڈپٹی کمشنر

ملوٹ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مؤرخ اسلام جانشین امیر عزیمت
شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا **ضیاء الرحمٰن فاروقی**

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان کا ۱۸ جنوری ۱۹۹۱ء
کو جرنیل سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا **محمد ایثار القاسمی** ایم اے
شہید کی شہادت کے آٹھ روز بعد مسجد حق نواز شہید جھنگ صدر میں خطاب

شہادتؓ اور سپاہ صحابہؓ

ولا وزیر لہٗ ولا مشیر لہٗ ولا معین لہٗ۔ وصلّ علیٰ سید الرسل و خاتم الانبیاء المبعوث الی کافۃ للناس بشیراً و نذیراً و داعیاً الی اللہؐ۔ داعیا الی اللہ باذنہٖ وسراجاً منیراً۔ وقال اللہ تبارک و تعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقانہ الحمید۔ ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لولیہٖ۔ سلطانا فلا یسرف فی القتل ؕ

صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔ ونحن علیٰ ذالک من الشہدین و الشکرین والحمد للہ رب العالمین ؕ

رہے گا کوئی تیرے ستم کے یادگاروں میں
میرے لاشے کے ٹکڑے دفن کرنا سو مزاروں میں

میرے واجب الاحترام ۔ قابل صد احترام جھنگ کے غیور نوجوانو، جامع مسجد حق نواز شہید کے پروانو۔ ایک مرتبہ پھر آج یہ مصلّے خالی ہو گیا ہے۔ میں نے پچھلے سال مولانا حق نواز شہید کی شہادت کے بعد پہلے جمعہ میں کہا تھا کہ سپاہ صحابہؓ ایک نظریہ کا نام ہے۔ سپاہ صحابہؓ اک مشن کا نام ہے۔ سپاہ صحابہؓ نصب العین ہے۔ اور مشنری لوگ، نظریاتی لوگ مرا نہیں کرتے۔ نظریاتی لوگ مر جاتے تو حضور کو قبر میں اتارنے کے بعد بھی ایثار القاسمی کے جنازے میں دو لاکھ

آدمی شریک نہ ہوتے کیسے مرگئے حقنواز اور ایثار القاسمی۔ یہ وہ زندگی ہے جو مولانا ایثار القاسمی نے پائی ہے۔ اور مولانا حقنواز شہید نے پائی ہے کہ جس زندگی کی تمنا پیغمبروں نے کی ہے۔ میں اس کو موت نہیں کہتا، میں نہیں کہتا خدا بھی نہیں کہتا۔ میں کیسے موت کہوں جب خدا نہیں کہتا ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات۔ خدا نے سختی سے روک دیا کہ جو میرے راستے میں مارا جائے اُسے مردہ مت کہو، روکا یا نہیں روکا (روکا) بلکہ صرف یہ نہیں کہا کہ مردہ نہ کہو بلکہ یہ کہا بَلْ اَحْیَاءٌ بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔ فاروق اعظم نے دعا مانگی۔ اللّٰھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک اے اللہ مجھے اپنے راستے میں شہادت دے اور اگلا لفظ بڑا عجیب تھا کہ واجعل فی موتی بلد حبیبک شہادت اپنے راستے میں اور موت مدینہ میں کیسے ہو مدینہ تو مسلمانوں کا شہر ہے۔ یہاں تو کافر آ نہیں سکتا جنگ کیسے ہو۔ لڑائی کیسے ہو جس موت پہ دکھ ہو جس موت پہ افسوس ہو جس موت پہ گریہ ہو جس موت پہ نالا ہو جس موت پہ پریشانی ہو، وہ موت حادثہ کی موت ہے وہ موت بستر کی موت ہے وہ موت بیماری کی موت ہے اور جس موت پہ فخر ہو جس موت پہ رفعت ہو جس موت پہ تمنا ہو۔ جس موت پہ عزیمت ہو وہ شہادت کی موت ہے اگر یہ موت پوری ہوتی نہ پیغمبر مانگتا نہ عمرؓ مانگتا نہ نبی مانگتا (نعرہ تکبیر اللہ اکبر) میرے جھنگ کے غیور سپوتو رو و مت۔ دشمن نے مارا ہے۔ دشمن مارگیا ہے۔ کیوں روتے ہو۔ انتقام لیں گے۔ دھاڑیں نہیں ماریں گے۔ سینے نہیں پیٹیں گے۔ منہ نہیں چھپانا گھر نہیں جانا۔ میرا واسطہ اس قافلے سے ہے کہ جس قافلے میں پرچم جعفر طیار نے پکڑا تھا۔ وہ شہید ہوا تو عبداللہ بن رواحہ نے پکڑا تھا وہ شہید ہوا تو زید ابن حارثہ نے پکڑا تھا۔ وہ شہید ہوا تو پرچم خالد ابن ولید نے پرچم پکڑا تو جب خالد بن ولید نے پرچم پکڑا تو صفیں الٹ دیں تھیں دشمن کو زیر و زبر کر دیا تھا۔ اگر ایک جرنیل گیا تو دوسرا آیا۔ دوسرا گیا تیسرا آیا۔ تیسرا جائے گا چوتھا آئے گا چوتھا جائے گا پانچواں آئے گا پانچواں جائے گا چھٹا جائے گا ایک جرنیل ضرور آئے گا جو کفر کی صفیں الٹ دے گا دشمن کو زیر و زبر کر چھوڑے گا۔

قبرستان جاتے ہو کیا کہتے ہو السلام علیکم یا اھل القبور، انا بکم لناحقون۔ تمہیں سلام ہو ہم بھی آنے والے ہیں۔ انا بکم لناحقون کہتے ہو یا نہیں (کہتے) جب کہتے وہ تو روتے کیوں ہو۔ او بستر

پہ مرجاتا تو میں روتا۔ ہائے میرا جرنیل بستر پہ مرتا تو میں روتا۔ میرا جرنیل بیماری میں مرتا تو میں رونا اٹھنے میں کیسے روؤں وہ جرأت سے گیا ہے وہ بہادری سے گیا ہے۔ ہائے اس نے پشت نہیں دکھائی ہے اس نے سینہ آگے کیا ہے۔ افسوس تب کروں کہ وہ پیچھے ہٹا ہو۔ وہ جھک گیا ہو۔ ہائے وہ واپس آگیا ہو۔ ٹھیک ہے میری بات سمجھ میں آئی ہے۔ عمرؓ نے کیا کہا اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک اے اللہ مجھے اپنے راستے میں موت دے۔ واجعل موتی فی بلد حبیبک اور موت بھی مجھے مدینے میں دے تو پھر جب موت آئی عمرؓ کو نماز فجر میں مصلے پہ کھڑا ہے عمر نماز فجر ہے۔ نماز میں دشمن پیچھے کھڑا ہے۔ ایسے دشمنوں سے بھی بچو جو نمازوں میں بھی آجاتے ہیں۔ ایسوں سے بھی بچو۔ یہودی بڑا عیار ہے۔ نماز میں فاروق اعظمؓ تلاوت کر رہے ہیں۔ امامت کرا رہے ہیں۔ زہر آلود خنجر عمرؓ کے جسم میں پیوست کر دیا گیا۔ عمرؓ زمین پر گر گئے۔ جھنگ کے لوگو انسانیت ورطہ حیرت میں ڈوب جاتی ہے۔ کہ عمرؓ زمین پہ گرا۔ صفیں اگر مضبوط نہ ہوتی تو اکھڑ جاتیں۔ اگر پاش پیغمبرؐ کٹ ہو چکی ہوتی تو بھاگ جاتے۔ عمرؓ مصلے پر گرے کسی صحابیؓ نے نماز نہیں توڑی۔ جھنگ کے لوگوں میں تمہیں بھی کہتا ہیں نہ توڑو۔

عمرؓ مصلے پہ گرے عبدالرحمٰن بن عوف پیغمبر اسلام کا جلیل القدر صحابیؓ مصلے پہ آتا ہے۔ نماز پڑھاتا ہے نماز ختم ہوتی ہے اس کے بعد فاروق اعظمؓ کو اٹھایا گیا۔ نماز پہلے ہے عمرؓ بعد میں ہے۔ اور صفیں کتنی مضبوط ہیں۔ صفیں اتنی مضبوط ہیں کہ وہ دشمن ان صفوں سے گذر نہیں سکا۔ صفیں اتنی مضبوط تھیں کہ دشمن ان صفوں سے گزر نہیں سکا۔ جب گزر نہیں سکا تو وہی خنجر اس نے اپنے سینے میں پیوست کیا۔ اور پیوست کر کے جہنم رسید ہوا۔ سپاہ صحابہؓ کے جیالو! صفوں کو مضبوط کرو۔ دشمن گزر نہ سکے اور جب دشمن گزر نہیں سکے گا۔ تمہاری صفوں کو دیکھ کر تو یہ دشمن خود بخود مر جائے گا۔

خالد کو نہیں دیکھتے خالد ابن ولید کو نہیں دیکھتے سب کہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بستر پہ جان نکل رہی ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہیں توجہ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں صحابہؓ نے پوچھا خالد کیوں روتے ہو۔ فرمایا۔ اس لئے روتا ہوں کہ ایک سو پچیس جنگیں میں نے لڑی ہیں۔ ایک سو پچیس میرے جسم پہ کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں تیروں کا نشان نہ ہو۔ میں روتا اس لئے ہوں کہ میدان

میں کیوں نہیں مرا۔ شہادت کیوں نہیں آئی۔ اس لئے روتا ہوں۔ خالد ابن ولید کو شہادت کیوں نہیں ملی توجہ کیجئے۔ لیکورین کہتا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا جرنیل نہیں گزرا۔ جس نے ایک سو پچیس لڑائیاں لڑی ہوں اور ایک لڑائی میں بھی شکست نہ کھائی ہو۔ ایک خالد تھا۔ تو عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا کہ ایک سو پچیس لڑائیاں لڑیں تو شہادت مل جاتی تو کیا تھا؟ عبداللہ نے کہا کہ تمہیں پتہ نہیں کہ پیغمبرؐ نے لقب کیا دیا تھا۔ لقب سیف اللہ کا تھا۔ اللہ کی تلوار اگر خالد کو شہید کر دیا جاتا تو دشمن کہتا خدا کی تلوار ٹوٹ گئی۔ لیکن خالد نے رو کر کہا اے کاش میں شہید ہوتا۔ بھئی ہر چیز میں شک ہے۔ اس میں شک ہے کہ گھر جائیں گے یا نہیں جائیں گے ٹھیک ہے نا۔ اس میں شک ہے کہ روٹی ملے گی یا نہیں ملے گی۔ اس میں شک ہے کہ ہمارا کیا بنے گا لیکن اس میں تو کوئی شک نہیں کہ موت آئے گی۔ اس میں شک ہے۔ نہیں۔ تو جب موت میں شک ہی کوئی نہیں تو موت تو اچھی آئے۔ موت تے بچ دی اے۔ آوے موت اوہ نہ آوے جیہدے تے لوگ قبر تے بتیاں مارن۔ موت او آوے کہ دو لکھ بندہ ڈھاڑاں مار کے رووے۔

میرے بھائیو! مولانا شیخ الہند محمود الحسنؒ توجہ ہے میری بات آپ کو سمجھ میں آرہی ہے۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن حکیم اجمل خان کی کوٹھی پہ دلی میں زیر علاج تھے۔ حکیم اجمل خان مشہور حکیم شیخ الہند مولانا محمود الحسن تحریک ریشمی رومال کے بانی دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث، شیخ الہند محمود الحسن کا مرید تھا۔ حکیم اجمل خان آخری وقت ہے۔ حکیم اجمل خان کی کوٹھی پہ شیخ الہند زیر علاج ہیں آخری وقت ہے شاگرد کھڑے ہیں کون شاگرد علامہ شبیر احمد عثمانی شاگرد، کون شاگرد مولانا انور کشمیری شاگرد۔ کون شاگرد مولانا اشرف علی تھانوی شاگرد۔ کون شاگرد تبلیغی جماعت کا بانی محمد الیاس دہلوی شاگرد، شاگرد کھڑے ہیں۔ شیخ کیوں روتے ہیں۔ فرمایا اس لئے روتا ہوں کہ ساری زندگی انگریز کا مقابلہ کیا ہے۔ آج بستر پہ مر رہا ہوں۔ اے کاش موت بستر پہ نہ آتی موت میدان میں آتی۔ کارزار میں آتی۔ میدان میں آتی۔ مولانا ایثار القاسمیؒ نے جرأت سے جان دی ہے۔ بزدلی سے جان نہیں دی۔

جھنگ کے لوگو! موتوں پر رونا چھوڑ دو۔ اس راستے میں اور بھی شہادتیں

ہیں گی۔ اس راستے میں اور بھی دُکھ آئیں گے۔ اِس راستے میں اور بھی پریشانیاں آئیں گی۔ اس راستے میں اور بھی مشکلات آئیں گی۔ لیکن اگر یہ مشکل پلاٹ کے لئے آئی۔ میں پلاٹ چھوڑ دیتا یہ مشکل اگر چودھراہٹ کے لئے آتی میں چودھراہٹ چھوڑ دیتا یہ مشکل لائسنسوں کے لئے آتی میں لائسنس چھوڑ دیتا یہ مشکل کرسی کے لئے آتی میں کرسی چھوڑ دیتا۔ یہ مشکل محلات کے لئے آتی میں محل چھوڑ دیتا۔ اوئے میں عائشہؓ کو کیسے چھوڑ دوں۔ میں ابوبکرؓ کو کیسے چھوڑوں۔ میں عمرؓ کو کیسے چھوڑوں میں محمدؐ کے غلاموں کو کیسے چھوڑوں۔ نواز شریف تو پاکستان کے کالے کافر کو پاکستان کے ملنگ کو کافر نہیں کہنے دیتا۔ میں صدیقؓ کو کیسے کافر کہنے دوں۔

ایثار القاسمی کو خدا کہاں سے کہاں لایا۔ ہائے دیکھتے نہیں ہو۔ کہاں سے کہاں لایا اور کہاں سوگیا۔ کہاں سے اُٹھا کہاں آیا اور کہاں سویا۔ جب ایثار القاسمیؒ کو ہم نے لحد میں اتارا تو مجھے ابوبکرؓ و پیغمبرؐ یاد آئے۔ قرآن کیا کہتا ہے۔ منھا خلقنکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ:۔ چودہ سو سال پہلے قرآن نے کہدیا کہ جس مٹی سے انسان کا خمیر بنتا ہے۔ اُسی مٹی میں اُسے دفن کیا جاتا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ جہاں سے خمیر نبیؐ کا بنا تھا وہاں سے خمیر صدیقؓ و عمرؓ کا بنا تھا۔ ورنہ عائشہؓ پیغمبرؐ کے روضے میں دفن کیوں نہیں ہوئی۔ عثمانؓ دفن کیوں نہیں ہوا۔ فاطمہؓ دفن کیوں نہیں ہوا۔ اس لئے کہ انکا خمیر پیغمبرؐ کے روضے سے نہیں بنا تھا وہ دفن نہیں ہوئے نبیؐ جس روضے میں دفن تھے۔ اُس کو پیغمبرؐ نے جنت کا ٹکڑا کہا تھا اور اُسی جنت میں پہلے نبیؐ دفن ہوئے پھر صدیقؓ گیا پھر عمرؓ گیا اور جنت میں آج بھی موجود ہیں اور وہ جنت کی مٹی اس مٹی میں ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔ گویا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو بنایا بھی اسی مٹی سے گیا تھا اور گئے بھی اُسی مٹی میں ہیں۔ بلاشبہ وہ تو جنت کا ٹکڑا ہے لیکن آج مجھے فخر ہے میں اس جرنیل پہ فخر کرتا ہوں کہ جس جگہ سے خمیر حضواز کا ازل سے لیا گیا تھا۔ اُسی جگہ سے خمیر ایثار القاسمیؒ کا لیا گیا تھا۔ اور میں آج خدا سے کہتا ہوں اے اللہ میرا خمیر بھی وہیں سے بنا دے میرے بھائیو۔ موت آئے گی اور یقیناً آئے گی۔ جرأت سے آئے بہادری سے آئے شجاعت سے آئے اور صحابہؓ کے لئے آئے اور نبیؐ کے دین کے لئے آئے پیغمبرؐ کی عظمت کے لئے آئے۔ اس سے بڑی کوئی سعادت نہیں۔ ہے کوئی سعادت؟

نہیں. مولانا ایثار القاسمی کو شہید ہوئے آج آٹھ دن گزر گئے لیکن ابھی تک حکومت نے پورے قاتلوں کو گرفتار نہیں کیا. توجہ کیجئے ایثار القاسمی کو قتل ہوئے آٹھ دن گزر گئے ہیں. سوال کرتا ہوں نواز شریف سے توجہ میں نواز شریف سے کہتا ہوں. غلام حیدر وائیں سے کہتا ہوں کہ آٹھ دن گزر گئے ایثار القاسمی کو دنیا سے رخصت ہوئے تم نے ساجد نقوی کو کیوں نہیں پکڑا. تم نے شیخ اقبال کو کیوں نہیں پکڑا. اوئے صادق گنجی کے لئے چار دن میں قاتل پکڑ کر تم سزائے موت کا اعلان کرنا چاہتے تھے. اور صادق گنجی کے لئے فوری عدالت کا سات دنوں میں اعلان کرتے تھے کیا ایثار القاسمی لاوارث ہے؟ کہ آٹھ دن گزر گئے تمہاری حکومت میں حرکت کیوں نہیں ہے. ایک ایجنسی تفتیش کر رہی ہے اور صادق گنجی کیلئے چھ ایجنسیوں نے تفتیش کی. ایثار القاسمی کے لئے ایک ایجنسی تفتیش کیوں کرتی ہے. میں آج اس اجتماع میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایثار القاسمی کے قتل میں ساجد نقوی کو. شیخ اقبال اور باقی ملزمان کو تم نے آئندہ جمعہ تک گرفتار نہ کیا تو پھر سپاہ صحابہؓ صرف جھنگ میں نہیں پورے ملک میں جلوس نکالے گی جلسے کریگی. کرفیو ہوگا توڑیں گے. فوج آئے گی توڑیں گے. حکومت جھوٹ بول کر کہتی ہے کہ یہ سیاسی قتل ہے یہ مذہبی قتل نہیں ہے. وائیں صاحب ایثار القاسمی کو کس حیثیت سے مارا گیا اگر کسی کے لالچ میں مارا جاتا تو مقابلے میں میاں اقبال تھا اس کو مارا جاتا. ٹھیک ہے. اگر ایم این اے شپ کیلئے مارا جاتا تو امان اللہ خود آکر الیکشن کے دن فائرنگ کرتا. اس دن مقابلے کے امیدوار کو مارتا. ایثار القاسمی کو بحیثیت سپاہ صحابہؓ کے نائب سرپرست کے اور حقنواز شہید مسجد کے خطیب کی حیثیت سے مارا گیا ہے. ہم تمہارے اس جھوٹ کو ایک لمحہ کے لئے ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں کہ یہ سیاسی قتل ہے مذہبی نہیں. ایثار القاسمی کا قتل مذہبی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت تمہاری اس چالاکی کو قبول نہیں کر سکتی ہے. ہم ایثار القاسمی کے قتل کو مذہبی نوعیت سے دیکھتے ہیں. یہ مذہبی نوعیت ہے. اگر یہ مذہبی قتل نہیں ہے تو حکومت میرے چار سوالوں کا جواب دے. کتنے سوالوں کا چار سوالوں کا؟ کتنے سوالوں کا؟ چار سوالوں کا. پہلا سوال یہ ہے. کہ اگر ایثار القاسمی کا قتل مذہبی نہیں! اس میں ساجد نقوی کا ہاتھ نہیں ہے تو مجھے بتایا جائے. کہ قتل سے دس روز پہلے ساجد نقوی جھنگ میں کس کام کے لئے آیا تھا. اگر وہ جھنگ میں آیا تھا تو اس نے آکر شیخ اقبال سے میٹنگ کیوں کی تھی. اور اپنی میٹنگ میں شیخ اقبال کی حمایت کا اعلان کیوں کیا تھا. شیخ اقبال

پیپلز پارٹی کا امیدوار ہوتا تو میں مان لیتا کہ یہ سیاسی اتحاد ہے۔ اور شیخ اقبال تو آئی جے آئی کا امیدوار ہے پورے ملک میں ساجد نقوی آئی جے آئی کو منافقوں اور کافروں کا ٹولہ کہتا ہے۔ اور یہاں شیخ اقبال سے آکر اتحاد کیوں کرتا ہے۔ دائیں جواب دو۔ کوئی بات سمجھ میں آتی ہے۔ ساجد نقوی تو پی ڈی اے میں ہے۔ پیپلز ڈیموکریٹک الائنس میں ہے۔ پیپلز پارٹی کے ساتھ جو چار جماعتیں ملی ہیں ساجد نقوی اُن کے ساتھ ہے۔ اور ساجد نقوی پچھلے الیکشن میں اقبال کے ساتھ تھا۔ پچھلے الیکشن میں امان اللہ کے ساتھ تھا۔ اور امان اللہ پیپلز پارٹی کا امیدوار تھا۔ ٹھیک ہے۔ اور ساجد نقوی نے پچھلے الیکشن میں عابدہ حسین کی حمایت کیوں نہیں کی نہیں سمجھے میری بات بھئی عابدہ حسین آئی جے آئی کے ٹکٹ پر تھی یا نہیں۔ بیشک عابدہ حسین شیعہ تھی۔ لیکن چونکہ وہ آئی جے آئی کے ٹکٹ پر تھی۔ ساجد نقوی نے اُس کی حمایت نہیں کی وہاں بھی فیصل صالح حیات کی حمایت کی تو یہ شیخ اقبال اس کو کوئی پر لگ گئے تھے اس کے سر پر کوئی علم بیٹھ گیا تھا کہ یہ جو جناب ۳۰ تاریخ کو آکر یہ شیعہ ہو گیا۔ کہ یہ عابدہ سے بھی بڑا شیعہ بن گیا۔ ساجد نقوی ۳۰ تاریخ کو جھنگ میں آیا ہے ایثار القاسمی اور سپاہ صحابہ کو کرش کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اور اگر تم پھر بھی یہ کہتے ہو اور اس میٹنگ میں جو تیس کو میٹنگ ہوئی ہے۔ اس میٹنگ میں یہ نعرہ کیا نہیں لگا کہ فاروقی اور قاسمی کا سر چاہیئے۔ نعرہ نہیں لگا (لگا ہے) اخباروں میں نہیں آیا (آیا ہے) رپورٹ ہے کی موجود نہیں ہے۔ تو شیخ اقبال اور ساجد نقوی کی میٹنگ میں ہمارے سر کا نعرہ لگے اور شیخ اقبال بعد میں پھر امام بارگاہوں کو پچاس پچاس ہزار دے اور شیعہ سے اتحاد کرے اور اس کے بعد دس تاریخ سے پہلے اسلحہ کے لئے ڈنڈے بلائے اور اسلحہ بردار لوگ جھنگ میں داخل ہو جائیں میں مطالبہ کرتا ہوں فوج بلائی جائے لیکن فوج یہاں آتی ہے اسے باہر بیرکوں میں، سکولوں میں، کالجوں کے لانوں میں بٹھا دیا جاتا ہے۔ اور انتظامیہ کہتی ہے۔ ہم کنٹرول کر رہے ہیں۔ اور کنٹرول کرنے کے بعد جب ہم ناکام ہو جائیں گے۔ تو پھر تمہیں بلائیں گے اس کا مطلب ہے کہ جب ایثار القاسمی قتل ہو جائے گا پھر تمہیں بلائیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب ایثار القاسمی قتل ہو گا پھر تمہیں بلائیں گے۔ چنانچہ جب تک وہ قتل نہیں ہوا۔ اس وقت تک فوج کو نہیں بلایا گیا۔ جب اسے قتل کر دیا گیا

جب جرنیل کو ہم سے چھین لیا جائے ہائے جب سہارا اس مسجد کا توڑ لیا گیا اس کے بعد زور سے کہا گیا آؤ کرفیو لگاؤ۔ بہت اچھا تمہاری پالیسی بہت اچھی۔ ایسے ہی ہونا چاہیئے۔ ایسے ہی منتظم ہونے چاہئیں تم بہت اچھے منتظم ہو میں مطالبہ کرتا ہوں فوج بلاؤ تم لاکر دوسری جگہ بٹھاتے ہو اور اُن فوجوں کے انڈر وہ پولنگ اسٹیشن کیوں نہیں دیتے ہو اور پھر گیارہ بجے ڈپٹی کمشنر چار اسلحہ کی گاڑیوں کو پکڑتا ہے تم ایسے کرتے ہو کہ فوج بلا کر بٹھا لیتے ہو پھر ایسے کرتے ہو جب قتل ہو جائے جب شہر میں قیامت برپا ہو جائے جب خون اور آگ کا کھیل شروع ہو جائے تو اس کے بعد کہتے ہو کہ اب ہم کرفیو لگاتے ہیں بتاؤ اب کیا تمہارے کرفیو کا فائدہ ہے۔ تو پھر اس کرفیو میں کئی تخریب کاروں نے کئی کام کئے ہیں۔ کئی تخریب کار شامل ہو گئے ہیں کسی نے دوکان کو آگ لگائی کسی نے مکان کو آگ لگائی اور جب ایک لڑکے کو گولی مار کر قتل کر دیا گیا یہ سپاہ صحابہؓ کی پالیسی نہیں ہے ارے سپاہِ صحابہؓ اس کو قتل کراتی تو سپاہ صحابہؓ شیخ اقبال کو قتل کراتی۔ سپاہ صحابہؓ امان اللہ سیال کو قتل کراتی۔ سپاہِ صحابہؓ ساجد نقوی کو قتل کراتی۔ ایک آدمی کو کسی نے مار دیا۔ تخریب کار نے مارا یا کسی اور غنڈے نے مارا اس کا الزام ہم پر کیوں لگاتے ہو میں سوال کرتا ہوں میاں اقبال حسین کا کیا قصور ہے اس پر پرچہ تم نے کیوں درج کیا ہے۔ حاجی عابد پر پرچہ درج کیا ہے اور اس کے علاوہ پانچ عورتوں پر پرچہ تم نے کیوں درج کیا ہے اوئے شیخ اقبال کا بیٹا شیخ ظفر فائرنگ میں ملوث ہے۔ شیخ اقبال اُس ایمار میں ملوث ہے۔ سازش میں ملوث ہے۔ بتاؤ میاں اقبال نے تمہارا کیا مارا ہے۔ کیوں اس لئے کہ وہ اُمیدوار تھا۔ حاجی عابد اس کا بھائی تھا باقی جو اٹھارہ آدمی تم نے یوسف مجاہد کا کیا قصور تھا میں جھنگ کی انتظامیہ سے کہنا چاہتا ہوں کہ یوسف مجاہد کا قصور بتاؤ تم نے جاوید لڑکے کے قتل میں یوسف مجاہد کو کیوں شامل کیا ہے۔ میں نے دلائل دیئے ہیں۔ کہ ساجد نقوی نے ہمارے خلاف پلان تیار کیا ہے۔ شیخ اقبال کا ایمار تم خود مانتے ہو اور اس کے بیٹوں نے اس کے غنڈوں نے شیعہ سے مل کر فائرنگ کی۔ ایک اور سوال ہے اس کا جواب دو اگر یہ صرف سیاسی قتل ہے تو جلئے وقوعہ سے جو تین شیعوں کے اسلحہ لائسنس ملے ہیں وہ کون لایا ہے اور تم اُن لائسنسوں کا انکار نہیں کر سکتے ہو اس لئے کہ میں نے وہ پکڑ کر خود تمہارے ہاتھوں میں دیئے ہیں اس مقدمے کا

ایک بڑا بدمعاش شیعہ اس کا لائسنس کلاشنکوف اور سیلون ایم ایم کا اس میں موجود ہے بسیاسی قتل میں لائسنس شیعہ کا تم ہمیں پاگل بناتے ہو۔ ہم تمہاری ان چالوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ایثار القاسمی کا قتل مذہبی نوعیت کا ہے ہم اس کو سیاست کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے اور اگلے سوال کا جواب دو وائیں صاحب تم تو کہتے ہو سیاسی قتل ہے لیکن اگلے دن تہران ریڈیو کہتا ہے کہ صادق گنجی کے قتل کا بدلہ لے لیا گیا۔ اگر صادق گنجی کے قتل کا بدلہ لے لیا گیا تو کیا تمہاری سیاست ہے۔ سنیو جھنگ کے جوانو، جیالو، سپاہ صحابہؓ ایثار القاسمی کے خون کے ایک ایک قطرے کا انتقام لے گی۔ ہائے یہ لاوارث کا خون نہیں تھا کہ تمہیں ہضم ہو جائے میں نے آئندہ جمعہ تک کا وقت دیا ہے اور آج جو ہمارا احتجاج ہے یہ پُرامن احتجاج ہے ٹھیک ہے ہم صرف جمعوں میں آج احتجاج کریں گے۔ اٹھارہ جنوری کا احتجاج میں نے پورے ملک میں جو کال دی ہے وہ پُرامن احتجاج کی ہے۔ کراچی سے پشاور تک آج ہر مسجد میں احتجاج ہو رہا ہے یہ پُرامن احتجاج ہے۔ اس سے اگلا ہمارا قدم کیا ہوگا۔ اگلا قدم یہ ہوگا کہ ہم مسجدوں سے باہر آئیں گے ہم گلیوں میں آئیں گے۔ ہم بازاروں میں آئیں گے تم پھر بھی نہیں مانو گے تو تمہارے دفتروں پر قبضہ کریں گے۔ ٹھیک ہے (ٹھیک ہے) تیار ہو (تیار ہیں) اگر جھنگ کے چار پانچ جھوٹے مقدموں میں حقنواز شہید کو گرفتار کیا جا سکتا ہے اور حق نواز کو گرفتار کر کے میانوالی کی جیل میں رکھ کر ۶ مہینے ۸ مہینے کے بعد بے گناہ کر کے رہا کیا جا سکتا ہے تو ساجد نقوی حقنواز کے پاؤں کے تسمے سے کروڑوں ساجد نقوی بندے ہوئے ہیں۔ بندے ہوئے ہیں یا نہیں (بندے ہیں) اگر ذوالفقار علی بھٹو پکڑا جا سکتا ہے تو ساجد نقوی کو بھی تمہیں گرفتار کرنا پڑے گا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہؓ پہ پابندی لگے گی۔ میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ لگا کر دیکھو۔ تم کہتے ہو پابندی میں کہتا ہوں پابندی کا لفظ منہ سے نکالو دیکھو بریلویوں کی جماعت جمعیت علماء پاکستان، دیوبندیوں کی سیاسی جماعت جمعیت علماء اسلام۔ اہلحدیثوں کی جماعت جمعیت اہلحدیث یہ سب جماعتیں سپاہ صحابہؓ بن جائیں گی تم پابندی لگاؤ۔ لگا کے دیکھو۔ اور پھر توجہ توجہ جب تم پابندی لگاؤ گے تو ہم تمہاری پابندیاں چوراہوں پہ توڑ کے تمہیں دکھائیں گے دکھائیں گے یا نہیں دکھائیں گے۔ انشاء اللہ تم ایثار القاسمی کے قتل کو لاوارث کا قتل سمجھتے ہو۔

عثمان غنیؓ کے قتل کی خبر پیغمبرؐ کو ملی تو نبیؐ نے فرمایا آؤ میں اُس کا بدلہ لئے بغیر نہیں جاؤں گا۔ اور صحابہؓ نے کہا کہ جی ہم بدلہ لیں گے۔ تو نبیؐ نے فرمایا آؤ میرے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھو بیعت کرو بیعت کرو موت کی بیعت کرو۔ موت کی بیعت پیغمبرؐ کے ہاتھ پہ چودہ سو صحابہؓ نے کی اور چودہ سو صحابہؓ نے نبی کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے تو پھر خدا کی رحمت کو جوش آیا۔ خدا نے کہا یداللہ فوق ایدیھم اِن ہاتھوں کے اُوپر میرا ہاتھ ہے کیوں ہاتھ ہے۔ ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لولیہ سلطاناً فلا یسرف فی القتل جب کوئی شخص ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو اس کا وارث خدا ہوتا ہے۔ سپاہ صحابہؓ کا ساتھ دو گے۔ انشاءاللہ

اور میرے بھائیو یاد رکھو تم کہتے ہو حق نواز شہید کا مصلّٰے خالی ہو گیا ہم اس مصلّٰی پر ایک ایسے شخص کو لائیں گے جو تمہارے حلق میں نشتر بن کے پھر کھٹکے گا۔ تمہارے حلق میں نشتر بن کے پھر کھٹکے گا۔ کھٹکنا چاہیئے یا نہیں (کھٹکنا چاہیئے) اس کا اعلان میں ۲۰ تاریخ کو کرونگا۔ جو شخص اس مصلّٰے پہ ہم لا رہے ہیں۔ اس کا اعلان کتنی تاریخ کو ہوگا (۲۰ تاریخ کو) ۲۰ تاریخ کو پنڈی میں مجلسِ شوریٰ کے اجلاس میں ہوگا کہ حقنواز کے مصلّٰے پہ کون آئے گا۔ اور یہ بات یاد رکھو ایثار القاسمی کے کام کو ہتھیلی پہ رکھ کے جان کو ہتھیلی پہ رکھ کے وہ ایسے آگے بڑھے گا کہ تمہاری نیندیں اُڑا دے گا۔ ٹھیک ہے (ٹھیک ہے) ایسا ہونا چاہیئے یا نہیں۔ (ہونا چاہیئے) میرے بھائیو! وقت بہت ہو چکا ہے۔ میں پھر کہنا چاہتا ہوں ایک اعلان اور سماعت فرمائیں کہ ۲۳ فروری کو اسلام آباد میں انٹرنیشنل کانفرنس ہو رہی ہے آپ اس میں جائیں گے۔ انشاءاللہ اس کے لئے ابھی سے تیاری کر لو۔ ایک ضروری اعلان ہے کہ سپاہ صحابہؓ کے سالانہ امدادی فنڈ کے لئے ہم نے جھنگوی مشن کی تکمیل کے لئے ایک فنڈ جاری کیا ہے یکم فروری سے اٹھائیس فروری تک اس فنڈ کا پی سکیم کا اجراء ہوگا۔ اُس کے لئے پچاس روپے کا ایک ٹکٹ ہم جاری کریں گے۔ کتنے روپے کا (پچاس روپے کا) یکم فروری سے اٹھائیس فروری تک۔ اُس ٹکٹ کو آپ نے حاصل کرنا ہوگا۔ آپ پچاس روپے کا ٹکٹ حاصل کریں گے۔ انشاءاللہ اور خود ہی نہیں اپنے ساتھ دس دس آدمی اس ٹکٹ کے ممبر بنائیں۔ یکم فروری کے بعد آپ کو وہ ٹکٹ پاکستان کے ہر شہر سے ملے گا۔ ہر سپاہ صحابہؓ کے یونٹ سے ملے گا۔ اور جو شخص

یکم فروری سے اٹھائیس فروری تک وہ ٹکٹ حاصل نہیں کر سکے گا۔ وہ سپاہ صحابہؓ کا ممبر نہیں رہ سکے گا۔ ہم اس مشن کو پوری دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ میرے بھائیو میں پھر کہتا ہوں کہ جاوید کے قتل کے الزام میں ہمارے جن ساتھیوں پر جھوٹا مقدمہ کیا گیا ہے اُسے فی الفور ختم کیا جائے۔ اور اس کے علاوہ مولانا ایثار القاسمی کے قتل کے تمام ملزمان کو آئندہ جمعہ تک گرفتار کیا جائے اور آپ سے کہتا ہوں ایک ضروری اعلان سماعت فرمائیں۔ توجہ کہ آج کے بعد سپاہ صحابہؓ کا اسے مرکزی سرپرست کا آرڈر تصور کیجئے کہ کوئی شخص آئندہ جمعہ تک قانون کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ کسی مکان کو آگ لگانا کسی پہ فائرنگ کرنا کہیں اسلحہ لہرانا۔ اس کی کسی شخص کو اجازت نہیں ہے۔ آپ اس کی پابندی کریں گے۔ انشاء اللہ جو شخص آگ لگاتا نظر آئے سمجھو کہ یہ سپاہ صحابہؓ کا دشمن ہے۔ میری بات سمجھ میں آرہی ہے۔ آپ میرے حکم کی پابندی کریں گے تو جہ ہماری پُر امن تحریک ہے اگر حکومت نے ہمارے مطالبے نہ مانے پھر ہم نیا حکم دیں گے۔ اس لئے آپ پُر امن رہیں۔ پُر امن احتجاج کریں آئندہ جمعہ تک کا ٹائم ہم نے حکومت کو دیا ہے آئندہ جمعہ تک میری پوری گورنمنٹ کوالٹی میٹم ہے ورنہ کراچی سے کافان کی چوٹیوں تک ہم ہر شہر کو ہر روڈ کو سراپا احتجاج بنا دیں گے آپ اس کے لئے تیار ہیں اور اللہ کے گھر میں بیٹھ کر وعدہ کر رہے ہیں کوئی پریشانی کوئی مشکل آئے برداشت کریں گے۔

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؕ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مورخ اسلام جانشین امیر عزیمت حضرت مولانا

ضیاء الرحمٰن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان

کاسرزمین اوکاڑہ میں یادگار تاریخی خطاب

شہادت ایثار القاسمیؒ اور شیعہ کا کفر

الحمد للہ الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ونشہد ان لا الٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ ولا نذیر لہٗ ولا وزیر لہٗ۔ وصل علیٰ سیّد الرسل وخاتم الانبیاء المبعوث الی کافۃ اللناس بشیراً ونذیراً وداعیاً الی۔ داعیاً الی اللہ باذنہٖ وسراجاً منیراً وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہٖ المجید والفرقانہٖ الحمید۔ ما کان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیّب۔ وقال النبیؐ۔ اصحابی کالنجوم بایّہم اقتدیتم اھتدیتم۔

صدق اللہ ورسولہ النبی الکریم ونحن علیٰ ذلک لمن الشہدین والشکرین والحمد للہ رب العالمین ؕ

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے — خاک ہو جاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے
اپنے پرچم کا رنگ کہیں بھلا مت دینا — سرخ شعلوں سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے
تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو — بھیڑ میں سست چلو گے تو کچل جاؤ گے

ہمسفر ڈھونڈو نہ کسی کا سہارا چلو ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

میرے واجب الاحترام قابل صد احترام علماء کرام اوکاڑہ شہر کے غیور نوجوانو اور دوستو آج ایسے وقت میں میں آپ سے مخاطب ہوں کہ میری جماعت کے جرنیل مولانا ایثار القاسمی ہم میں موجود نہیں ہیں۔ اس سے پہلے جس جلسہ پہ میں آیا تھا۔ اس کا اہتمام بھی اُسی جرنیل نے کیا تھا۔ اور یہ کانفرنس مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی یاد میں منعقد ہو رہی ہے۔ ہمیں مولانا حنفواز کی شہادت کے بعد ایثار القاسمی کی شکل میں ایک مرد قلندر اللہ نے دیا تھا۔ جس نے نہایت جرأت کے ساتھ نہائیت ولولہ اور تب و تاب کے ساتھ حریت فکر کا اظہار کیا تھا۔ وہ نوجوان عمر کی صرف ۲۰ منزلیں طے کر کے ایسی جگہ پہ پہنچ گیا۔ جہاں اُس کے لئے شہادت کا جام لے کر حوران خلد منتظر کھڑی تھیں۔ ایثار القاسمی ایک بہادر نوجوان تھا۔ وہ ہمیشہ مسکراتا رہتا تھا۔ بڑے بڑے دکھوں پہ بھی اس کے چہرے پہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ اس کی یاد کا چراغ جلتا رہیگا انشاءاللہ اس کی محبت کے مرغزار کھلتے رہیں گے۔ اس کی رعنائی کی صباحت مہکتی رہے گی۔ اُس کی زندگی کی صلاحت کی خوشبو آنے والی نسلوں کو تازہ دم کرتی رہے گی۔ اوکاڑہ کے لوگو اُس نوجوان نے اس شہر میں بڑے بہادری کے دن گزارے تھے۔ کئی آدمی کہتے تھے یہ جذباتی ہے کئی آدمی کہتے تھے کہ یہ جلد بازی کرتا ہے۔ میرے بھائیو! اُس کے جذبات بھی دین کے لئے تھے۔ اس کی جلد بازی بھی دین کے لئے تھے۔ اُس نے اس شہر میں کوئی کوٹھی نہیں بنائی۔ اُس نے اس شہر سے کوئی دولت جمع نہیں کی ایک سمندری کی بستی کا باشندہ اوکاڑہ آیا لاہور گیا۔ لاہور سے پھر اوکاڑہ آکر لیا بالآخر جھنگ کی دھرتی پہ گیا۔ اور اپنے قائد کے قدموں میں سو گیا۔

عجب قیامت کا حادثہ ہے اشک ہے آستین نہیں ہے۔
زمیں کی رونق چلی گئی ہے اُفق پہ مہر مبیں نہیں ہے۔

تیری جدائی میں مرنے والے وہ کون ہے جو حزیں نہیں ہے
مگر تیری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے۔

یہ کون اُٹھا کہ دیر و کعبہ شکستہ دل خستہ دام پہنچے
جھکائے اپنے دلوں کے پرچم خواص پہنچے عوام پہنچے

تری لحد پہ خدا کی رحمت تیری لحد پہ سلام پہنچے مگر تیری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے
تو میرے خوابیدہ آنسوؤں کو اے مرنے والے جگا چکا ہے زمیں کے تاروں سے ایک تارا فلک کے تاروں میں جا چکا ہے

مگر تیری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے

میرے بھائیو آپ نے دیکھا ہے آپ نے پڑھا ہے جنگ کے ایک موقعہ پر رسولؐ نے ارشاد فرمایا یہ پرچم اسلام کا پرچم عبداللہ بن رواحہ کے ہاتھ میں ہوگا اگر یہ شہید ہو جائے تو یہ پرچم جعفر طیار کے ہاتھ میں ہوگا اگر یہ شہید ہو جائے تو یہ پرچم زید ابن ثابت کے ہاتھ میں ہوگا۔ اگر یہ بھی شہید ہو جائے تو یہ پرچم اُس آدمی کے ہاتھ میں ہوگا جو وہاں قریب ہوگا۔ رسول اللہ یہ بات لشکریوں کو فرما رہے تھے۔ تو قریب بیٹھے ہوئے ایک عیسائی نے اپنے دوست سے کہا کہ یہ تینوں آدمی شہید ہو جائیں گے۔ چشم فلک نے وہ نظارہ بھی دیکھا کہ جعفر طیار بھی شہید ہوئے کیسے شہید ہوئے ہاتھ میں پرچم ہوئے تلوار لگی بازو کٹ گیا پرچم دوسرے ہاتھ میں دوسرے بازو پہ تلوار لگی وہ بھی کٹ گیا۔ پرچم ٹانگوں میں لے لیا گردن کٹ گئی پرچم نہیں گرا۔ گردن کٹ گئی ہے پرچم نہیں گرا۔ ہاتھ کٹ گئے۔ ادھر ہاتھ کٹے ہیں اُدھر جبرائیل امین نے رسول اللہ سے کہہ دیا ہے کہ اے پیغمبرؐ جعفر شہید ہو گیا ہے۔ حضورؐ کو یہ بھی بتا دیا گیا کہ اس کے بازو کٹ گئے ہیں۔ اور اللہ نے اس کے جنت میں دو پر لگا دیئے ہیں۔ جس کی وجہ سے جعفر کو جعفر طیار کہا گیا ہے۔ اور پیغمبرؐ یہ بات لیکر حضرت جعفر کے گھر جاتے ہیں۔ جعفر کی چھوٹی چھوٹی سات بچیاں ہیں۔ پیغمبرؐ نے اُن بچیوں کے سر پہ ہاتھ رکھا اور نبوت کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ پیغمبرؐ نے فرمایا۔ بیٹیو! آج کے بعد میں محمدؐ تمہارا باپ ہوں۔ پرچم نہیں گرا۔ عبداللہ بن رواحہ نے پکڑا وہ بھی شہید ہو گئے۔ زید ابن ثابت نے پکڑا وہ بھی شہید ہو گئے۔ بالآخر وہ پرچم خالد ابن ولید نے پکڑا وہ خالد ابن ولید جس کو نپولین نے کہا ہے کہ خالد ابن ولید سے بڑا جرنیل ماں کی کوکھ سے پیدا نہیں ہوا۔ جس نے ایک سو پچیس لڑائیاں لڑی ہیں اور ایک لڑائی میں بھی شکست نہیں کھائی اسی لئے عرب کی عورتوں نے کہا تھا۔

عرب کی عورتیں بانجھ ہو گئی ہیں کہ خالد جیسا بیٹا پیدا کر سکیں۔ میرے بھائیو! میں طویل گفتگو تمہید کے طور پہ نہیں کرنا چاہتا یہ ایک فریضہ ہے یہ ایک جہاد ہے یہ لشکر

جا رہا ہے۔ اس لشکر نے ایک پرچم تھاما ہوا ہے حقنواز کو شہید کر دیا گیا پرچم نہیں گرا ہے ایثار القاسمی کو شہید کر دیا گیا پرچم نہیں گرا ہے۔ جو شخص آپ کے سامنے کھڑا ہے۔ بہت قوی امید ہے کہ اسے بھی شہید کر دیا جائے گا۔ اسے بھی قبر میں اترنا پڑے گا۔ لیکن یاد رکھو حقنواز کے خون کے قطروں نے اتنے حق نواز پیدا کر دیئے ہیں کہ یہ شہید قبروں میں اترتے رہیں گے۔ پرچم زمین پر نہیں گرے گا۔ اس لئے کہ یہ محمدؐ کے صحابہؓ کی عظمت کا پرچم ہے۔ صدیق کی صداقت کا پرچم ہے عمرؓ کی عدالت کا پرچم ہے عثمانؓ کی شرافت کا پرچم ہے۔ علیؓ کی شجاعت کا پرچم ہے اور عائشہؓ کے دوپٹہ کا پرچم ہے حق نواز بھول سکتا ہے۔

جھنگوی دلوں کو جلاتا رہا　　اخوت کے پرچم اڑاتا رہا
ہوا جب کبھی ذکر مہر و وفا　　بڑی دیر تک یاد آتا رہا

میرے بھائیو! سپاہ صحابہؓ کی تحریک دولت کی تحریک ہوتی دم توڑ دیتی۔ جاگیرداری کی تحریک ہوتی ختم ہو جاتی۔ جائیداد بنانے کی تحریک ہوتی مٹ جاتی۔ آپ کیوں نہیں سوچتے ایک آدمی چلا گیا جماعت زندہ ہے۔ دوسرا بھی چلا گیا خون کی رنگینی باقی ہے۔ یہ خون راستہ بنا رہا ہے۔ میری بات پہ غور کریں۔ حقنواز کا خون راستہ بنا رہا ہے۔ خون ایثار القاسمی کے خون سے مہک اٹھ رہی ہے۔ راستہ بن رہا ہے۔ میں اپنے کارکنوں سے کہتا ہوں لیڈروں کے مرنے پر رونا چھوڑ دو۔ لیڈروں کے مرنے پہ رونا چھوڑ دو۔ کب تک رو دو گے کام کرو محنت کرو۔ راستہ بناؤ کیوں روتے ہو کب تک رو دو گے۔ تحریکوں میں رویا نہیں جاتا۔ تحریکوں میں کام کیا جاتا ہے۔

حقنواز کے مرنے سے اگر معاملہ میری عزت کا ہوتا میں چپ کر جاتا۔ ایثار القاسمی کے جانے سے معاملہ میری عزت کی ہوتی میں چپ کر جاتا۔ اوئے عائشہؓ کو کیسے چھوڑ دوں۔ ابوبکرؓ کو کیسے چھوڑ دوں۔ عمرؓ کو کیسے چھوڑ دوں۔ عثمانؓ کو کیسے چھوڑ دوں۔ شیو تم کہتے ہو یہیں کافر کہا جاتا ہے تمہیں کافر میں اپنی کرسی کے لئے کہتا ہوں۔ تمہیں کافر اپنی جائیداد کے لئے کہتا ہوں تمہیں کافر اپنی شہرت کے لئے کہتا ہوں تمہیں کافر اپنے لفروں کے لئے کہتا ہوں۔ نہیں تم بھول گئے ہو تم کافر ہو میں تمہیں بتاتا ہوں۔ تم کافر ہو شیو تمہارے بڑوں نے نہیں بتایا کہ جو

عقائد تمہارے ہیں یہ کفریہ ہیں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اس اجتماع میں علماء بھی ہیں۔ صلحاء بھی ہونگے اخبارات کے نمائندے بھی ہونگے۔ لیکچرار بھی ہونگے۔ پروفیسر بھی ہونگے۔ بریلوی دیوبندی اہلحدیث بھی ہونگے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری بات کیطرف توجہ کریں گے۔ میری بات سمجھ میں آئے تو مان لیں نہ سمجھ میں آئے پھینک دے اگر بات سمجھ میں آئے حیل وحجت نہ کریں۔ بات سمجھ میں آئے ضد نہ کریں بات سمجھ میں آئے عناد نہ کریں بات سمجھ میں آجائے مان لیں نہ سمجھ آئے گلی میں پھینک دے مجھے کوئی گلہ نہیں ہوگا میں اپنی تقریر شروع کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ جو تقریر میرے قائد نے اوکاڑہ کی سرزمین پہ کی تھی میں اُس کی تشریح کروں۔ اوکاڑہ کی سرزمین پر میرے قائد حق نواز نے تقریر کی تھی۔ جسمیں انہوں نے اپنے قاتلوں کے نام گنوائے تھے میں چاہتا ہوں کہ آج اُس اپنے قائد کی تقریر کی تشریح پیش کروں۔ اور اپنا موقف اُسی جگہ سے آگے شروع کروں۔ جہاں سے میرے قائد نے شروع کیا تھا۔

میرے بھائیو! میری درخواست ہے کہ آپ میری گفتگو کی طرف توجہ کریں۔ نعرے اصلی چیز نہیں ہیں۔ اصل بات ہے گفتگو کا سمجھنا۔ سمجھانا یہ اصل ہے۔ میرا شیعہ سے اختلاف نظریاتی اختلاف ہے نظریاتی جنگ ہے آپ کہتے ہیں کہ قادیانیوں سے بھی جنگ ہے بالکل جنگ ہے۔ تو آپ کہیں گے۔ یہودیوں سے جنگ ہے بالکل جنگ ہے عیسائیوں سے بھی جنگ ہے بالکل جنگ ہے تو آپ کہیں گے کہ کافر کافر قادیانی کافر کیوں نہیں کہتے۔ کافر کافر یہودی کافر کیوں نہیں کہتے۔ کافر کافر عیسائی کافر کیوں نہیں کہتے۔ اگر وہ بھی کافر ہیں تو اُن کے لئے کافر کا لفظ استعمال کیوں نہیں کرتے کافر کافر شیعہ کافر کہتے ہو کیا وجہ ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ میں اس سوال کا جواب دوں۔ (بالکل)

میرے بھائیو! پوری دنیا کا کوئی شیعہ میرے اس چیلنج کا جواب دے کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر اور ذلیل ترین کافر ہے۔ یہ میرا دعویٰ ہے۔ جو دعویٰ میرے قائد کا تھا وہی دعویٰ میرا ہے۔ لیکن میں دلائل کو ذرا واضح کرنا چاہتا ہوں بات کو ذرا کھولنا چاہتا ہوں۔ اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ شیعہ کے ساتھ اُمت مسلمہ کا اصل اختلاف کیا ہے کوئی کہتا ہے اصل اختلاف تعزیہ پر ہے کوئی کہتا ہے متعہ پر ہے کوئی کہتا ہے اصل شیعہ سے اختلاف

گھوڑے پر ہے۔ کوئی کہتا ہے محرم پر ہے کوئی کہتا ہے جلوس پر ہے۔ نہیں اوکاڑہ کے لوگو ان ساری باتوں میں کوئی اصل اختلاف کی وجہ نہیں۔ اصل اختلاف اور ہے شیعہ کے ساتھ میرا اختلاف توحید پر ہے میرا شیعہ کے ساتھ اصل اختلاف کلمہ طیبہ پر ہے۔ میرا شیعہ سے اختلاف خدا پر ہے۔ جو خدا میرا ہے وہ شیعہ کا نہیں ہے۔ میرا اختلاف یہ ہے۔ جو کلمہ میرا ہے وہ شیعہ کا نہیں ہے۔ میرا یہ اختلاف ہے میرا خدا جھوٹ نہیں بولتا۔ شیعہ کا خدا جھوٹ بولتا ہے کہاں لکھا ہے جھوٹ بولتا ہے سب سے پہلے وہ شیعہ کی اتھینٹک اور بنیادی اور اساسی کتابیں ملاحظہ فرمائیں کہ جسطرح مسلمانوں کی کتابیں چھ ہیں حدیث کی۔ بخاری، مسلم، ترمذی۔ ابوداؤد وغیرہ، ان چھ کتابوں میں جو بات درج ہو گی مسلمانوں کیلئے حجت ہو گی۔ مسلمان بخاری شریف کا انکار کر سکتا ہے۔ (نہیں) مسلم شریف کا (نہیں) ابوداؤد اور نسائی کا (نہیں) کر سکتا ہے (نہیں) شیعہ کی بنیادی کتابیں چھ نہیں ہیں چار ہیں۔ مسلمانوں کی کتنی ہیں چھ اور شیعہ کی چار جن کتابوں کو صحاح اربعہ کہتے ہیں۔ مسلمان اپنی کتابوں کو صحاح ستہ کہتے ہیں۔ اور شیعہ صحاح اربعہ کہتے ہیں۔ ان کو اصول اربعہ بھی کہتے ہیں جو چیز ان اصولِ اربعہ میں ہو گی اُس سے پوری دنیا کا کوئی شیعہ انکار نہیں کر سکتا۔ میں پاکستان کے کسی ذاکر کی کتاب کا حوالہ نہیں دیتا میں کسی اوکاڑہ کے مراثی کا حوالہ نہیں دیتا۔ میں اوکاڑہ کے کسی ذاکر کی کہانی نہیں بیان کرتا۔ ایسی کتابوں کا نام آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ جن کتابوں کا انکار پوری دنیا کا کوئی شیعہ نہیں کر سکتا نہ خمینی کر سکتا ہے نہ ساجد نقوی کر سکتا ہے نہ لبنان کا شیعہ کر سکتا ہے نہ افغانستان کا شیعہ نہ سعودی عرب کا شیعہ کر سکتا ہے وہ کتابیں شیعہ کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک اصول اور بنیادی کتابیں ہیں۔ کتنی کتابیں ہیں۔ چار۔ پہلی کتاب کا نام ہے الجامع الکافی۔ الجامع الکافی یہ شیعہ کی بنیادی کتاب ہے۔ اس الجامع الکافی کی آٹھ جلدیں ہیں تین حصے ہیں آٹھ جلدیں ہیں پہلے حصے کا نام ہے اُصول کافی دوسرے کا نام ہے فروعِ کافی ہے تیسرے کا نام ہے روضۃ الکافی جلدیں آٹھ ہیں پہلے حصے کی دو جلدیں ہیں اصول کافی کی۔ جس میں شیعہ کے عقائد درج ہیں۔ دوسرے حصے فروع کافی کی پانچ جلدیں ہیں۔ جس میں شیعہ مذہب کے مسائل درج ہیں۔ جس طرح بہشتی زیور ہے۔ تیسرے حصے کا نام روضۃ الکافی ہے۔ جس کی ایک جلد ہے جس میں شیعہ کے بارہ اماموں کے

کے حالات درج ہیں کتاب ایک ہے حصے تین ہیں جلدیں آٹھ ہیں۔ کتاب کے مصنف کا نام ہے محمد بن یعقوب کلینی شیعہ مذہب کا سب سے بڑا محدث ہے جس طرح مسلمانوں کے نزدیک امام بخاری کا درجہ ہے۔ اسی طرح شیعہ کے نزدیک محمد بن یعقوب کلینی کا درجہ ہے یہ ایک پہلی کتاب ہے۔ اصولِ کافی دوسری کتاب کا نام ہے تہذیب الاحکام، تیسری کتاب کا نام ہے الاستبصار چوتھی کتاب کا نام ہے من لا یحضرہ الفقیہ۔ میرے بھائیو شیعہ مذہب کی چار بنیادی کتابیں اصولِ کافی پہلی کتاب اگر ادکاڑہ کے کسی شیعہ کو اس کتاب کا تعارف نہ ہو تو میرا کوئی قصور نہیں۔ ادکاڑہ کا کوئی شیعہ یہ کہے کہ میں تو ان کو نہیں مانتا میرا کوئی قصور نہیں کوئی دنیا کا شیعہ ان کتابوں کا انکار نہیں کر سکتا ہے خمینی نے لکھا ہے۔ کہ یہ چار کتابیں ہمارے مذہب کی بنیادی اساس ہیں۔ اور لبنان کے شیعوں نے کہا چاروں کتابیں ہماری اساس ہیں۔ ان کتابوں میں اصولِ کافی پہلی کتاب ہے کہ جس کتاب میں ایک باب باندھا گیا ہے کیا باب کا نام ہے باب البداء بداء کا کیا معنی امام سے پوچھا گیا کہ بداء کا کیا معنی ہے تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو کبھی کبھی بداء ہو جاتا ہے پوچھا گیا بداء کس کو کہتے ہیں۔ بتایا گیا کہ بداء کا معنی منکر ہو جانا بداء کا معنی فیصلہ کو بدل دینا۔ بداء کا معنی جھوٹ بولنا امام سے کہا کہ بداء کس کو ہوتا ہے۔ تو محمد بن یعقوب کلینی کہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو کبھی کبھی بداء ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی اپنے فیصلے کا انکار کر دیتا ہے تو اس سے پوچھا گیا۔ امام جعفر صادق سے العیاذ باللہ محمد بن یعقوب کلینی کہتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ تو جھوٹ ہے تو امام جعفر صادق نے کہا کہ جھوٹ ہو جو مرضی ہو دیکھو اللہ تعالیٰ کبھی کبھی فیصلہ کرتا ہے اور اس کے خلاف کر دیتا ہے۔ دیکھو خدا نے پہلے فیصلہ کیا تھا کہ میرے بعد امام باقر کے بیٹے اسماعیل کو اس کا جانشین بنائے گا لیکن بعد میں میرا وہ فیصلہ تبدیل کر کے خدا نے مجھے اس کا جانشین بنا دیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کبھی کبھی بداء کر دیتا ہے۔ پوچھا گیا یہ تو جھوٹ کا نام ہے امام نے کہا تم جھوٹ کی بات کرتے ہو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں کوئی پیغمبر ایسا نہیں جس کا ایمان اسی بداء پہ نہ ہو۔ جو ایمان بداء پہ نہیں رکھتا چاہے نبی ہو چاہے ولی ہو مسلمان نہیں ہو سکتا اور ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بداء ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی جھوٹ بولتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی منکر ہو جاتا ہے۔ یہ کس کتاب میں ہے اصولِ کافی میں ہے شیعہ کی

بنیادی کتاب میں ہے۔ بنیادی کتاب میں خدا کا تصور یہ ہے جو جھوٹ بولے خدا کا تصور یہ ہے۔ جو منکر ہو جائے خدا کا تصور یہ ہے جو اپنا فیصلہ تبدیل کر دے لیکن میرے پیغمبرؐ کا قرآن کہتا ہے۔ ومن اصدق من اللہ کیلا۔ خدا سے زیادہ سچا کوئی نہیں خدا سے زیادہ صداقت والا کوئی نہیں قرآن کہے خدا سے زیادہ سچا کوئی نہیں۔ اصول کافی کہے خدا کے جھوٹ پر ایمان نبیوں نے رکھا ہے فیصلہ تو کر کہ تیرا خدا کون ہے شیعہ کا خدا کون ہے تیرا خدائی کا تصور علیحدہ ہے۔ شیعہ کا خدائی کا تصور علیحدہ ہے۔ شیعہ مذہب کی بنیادی کتاب اصولِ کافی میں خدا کا تصور اور ہے۔ شیعہ کی یہ چار بنیادی ان چار کتابوں میں جو چیز ہوگی وہ شیعہ مذہب کی بنیادی بات ہوگی یا نہیں۔ ہوگی۔ تو شیعہ مذہب کے نزدیک خدا کا تصور اور ہے۔ میرے نزدیک خدا کا تصور اور ہے۔ اور آپ دیکھتے کہ شیعہ کلمہ پڑھتے ہیں میں بھی کلمہ پڑھتا ہوں۔ میرے کلمہ اور شیعہ کے کلمہ کو دیکھو یہ بھی توحید کی اساس ہے۔

کلمہ طیبہ کے بغیر اسلام میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ لیکن آپ دیکھیں جب یہ کلمہ دنیا میں آیا ہے۔ آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک کلمہ کے دو جزو رہے کتنے جزو رہے۔ دو۔ لیکن ایک جزو بدلا۔ پہلے نبیوں کے دو میں ایک جزو بدلا۔ آدمؑ سے عیسیٰؑ تک کلمہ کے دو جزو ہیں اور محمد رسول اللہؐ سے لیکر آج تک کلمہ کے دو جزو ہیں۔

لا الٰہ الا اللہ ایک جزو محمد رسول اللہ دوسرا جزو۔ آدم کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ آدم صفی اللہ لا الٰہ الا اللہ نوح نجی اللہ، لا الٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ۔ لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ، لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ، لا الٰہ الا اللہ اسمٰعیل ذبیح اللہ۔ یہ کلمہ پہلے انبیاء کا ہے۔ جزو دو ہیں۔ نبیوں کا کلمہ بدلتا رہا جزو دو رہے۔ پیغمبروں کا پہلا کلمہ اور رہے دوسرا جزو اور رہے۔ جزو دو رہے ہیں۔ ڈھائی جزو نہیں ہوئے۔ تین جزو نہیں ہوئے ڈیڑھ جزو نہیں ہوا۔ جزو دو رہے۔ کلمہ کے تین جزو کبھی نہیں ہوئے ہیں۔ آدم سے لیکر عیسیٰ تک کلمہ کے دو جزو رہے ہیں۔ عیسیٰ سے لیکر آج تک کلمہ کے دو جزو رہے ہیں۔ اور محمد رسول اللہ کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا کلمہ دو جزوں والا۔ ایک لاکھ چوتالیس ہزار صحابہؓ کا کلمہ دو جزوں والا تپتی ہوئی ریت پر لٹ کر جو کلمہ پڑھا گیا دو جزوں والا فاران کی چوٹی پہ محمدؐ نے

نے جو کلمہ پڑھا دو جزوں والا۔ طائف کے بازاروں میں جو کلمہ پڑھا وہ دو جزوں والا پتھر پہ لیٹ کے جو کلمہ پڑھا وہ دو جزوں والا۔ دہکتے ہوئے انگاروں پہ صحابہؓ نے جو کلمہ پڑھا وہ دو جزوں والا۔ بدر کے میدان میں جو پڑھا دو جزوں والا۔ احد کے پہاڑوں پہ جو کلمہ پڑھا گیا وہ دو جزوں والا۔ خندق کی کھائیوں میں جو کلمہ پڑھا گیا وہ دو جزوں والا۔ احد میں کے لئے دانت محمدؐ نے شہید کرائے دو جزوں والا۔ جس کے لئے پیغمبرؐ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے وہ کلمہ دو جزوں والا۔ جس کیلئے رسول اللہؐ کو مکے سے نکالا گیا وہ کلمہ دو جزوں والا جس کے لئے سمیہ کی آنکھیں نکالی گئیں وہ کلمہ دو جزوں والا۔ جس کے لئے بلال کو تپتی ریت پہ لٹایا گیا وہ کلمہ دو جزوں والا۔ جس کے لئے لبینہ کی چمڑی اُدھیڑ دی گئی وہ کلمہ دو جزوں والا۔ جس کیلئے چودہ بدر میں شہید ہوئے وہ کلمہ دو جزوں والا۔ جس کے لئے ۲۵۶ صحابہؓ کی لاشوں کے ٹکڑے میدان میں بکھیر دیئے گئے وہ کلمہ دو جزوں والا۔ اوجس کیلئے حنظلہ کو غسیل الملئکہ کہا گیا وہ کلمہ دو جزوں والا۔ جس کے لئے سلمان فارسی تارک الدنیا کہلائے وہ کلمہ دو جزوں والا جو کلمہ ابوحنیفہ نے پڑھا وہ دو جزوں والا۔ امام مالک نے پڑھا دو جزوں والا۔ احمد بن حنبل نے پڑھا دو جزوں والا امام شافعی نے پڑھا دو جزوں والا پیرانِ پیر نے پڑھا دو جزوں والا۔ خواجہ معین الدین نے پڑھا دو جزوں والا۔ سلطان العارفین سلطان باہو نے پڑھا دو جزوں والا زمانہ بدل گیا دنیا بدل گئی ترقی آگئی سائنس آگئی۔ جہاز بن گئے۔ ریلیں بن گئیں۔ وائرلیس آگئے ریڈیو آگئے لیکن جو کلمہ محمدؐ سے چلا تھا فاران کی چوٹی سے نکلا تھا دنیا بدلنے کے باوجود کلمہ کا ایک جزو نہیں بدلا گیا۔ دو جزو رہے ہیں نہ ڈھائی ہوئے نہ تین ہوئے ہیں۔ جو کلمہ کا جزو میں نے پڑھا جو کلمہ کے دو جزو میں نے پڑھے کیا ہیں؟ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ایک طبقہ نے ایک جزو بدل دیا میں نے کہا کافر ہو گیا۔ کونسا جزو بدلا لا الٰہ الا اللہ وہی رہا محمد رسول اللہ بدل دیا۔ لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ میں نے کہا عیسائی ہو گیا۔ ایک نے کہا نہیں لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ میں نے کہا یہودی ہو گیا ایک نے کہا لا الٰہ الا اللہ داؤد خلیفۃ اللہ میں نے کہا صابی ہو گیا۔ صابی بھی کافر عیسائی بھی کافر۔ یہودی بھی کافر کیوں کلمہ کا ایک جزو بدل دیا۔ کلمہ کا ایک جزو محمد رسول اللہ کے دور میں بدل دیا۔ میں نے کہا کافر

ہوگیا۔ حالانکہ عیسیٰ سچا پیغمبر ہے جس کا کلمہ پڑھا گیا موسیٰ سچا نبی ہے جس کا کلمہ پڑھا گیا داؤد سچا پیغمبر ہے۔ جس کا کلمہ پڑھا گیا لیکن وہ کلمہ اپنے دور کے لئے تھا۔ آج کے دور میں جو کلمہ کا یہ دوسرا جزو بدلے گا کافر قرار پائے گا۔ ہائے کلمہ کا ایک جزو بدلنے سے عیسائی ہوگیا یہودی ہوگیا صابی ہوگیا او جس نے کلمہ کے تین جزو اور ساتھ ملا دیئے مسلمان رہ گیا۔ توجہ میرے بھائیو ایک کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک کلمہ ہے لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ۔ لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ۔ لا الٰہ الا اللہ داؤد خلیفۃ اللہ۔ کلمہ کے جز وکتنے رہے دو۔ دو، کلمہ کا ایک جزو بدل دیا آج کے دور میں تو کافر ہوگیا۔ اور کلمہ کا ایک تیسرا جزو جس نے بدل دیا جس نے چوتھا ملا دیا جس نے پانچواں ملا دیا اُسے مسلمان کہتا ہے ہماری آنکھوں میں دھول جھونکتا ہے ہمیں پاگل بناتا ہے۔ اس نے کہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ خلیفۃ بلافصل سوال کرنا چاہتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ ٹھیک ہے محمد رسول اللہ ٹھیک ہے۔ علی ولی اللہ کس نے پڑھا ہے۔ اور وصی رسول اللہ کس نے پڑھا اور خلیفۃ بلافصل کس نے پڑھا ہے۔ میں آج شیعہ کو چیلنج کرتا ہوں او شیعو بتاؤ جو کلمہ محمدؐ نے فاران کی چوٹی پر پڑھا تھا اس کلمہ میں علی کا نام لیا ہے ثبوت دو اُس کلمہ میں ولی اللہ پیغمبرؐ نے کہا ہے۔ ثبوت پیش کرو اُس کلمہ میں نبی نے خلیفۃ بلافصل کہا ہے۔ ثبوت پیش کرو علی کو خلیفۃ اللہ کہا ہے ثبوت پیش کرو اے شیعو او میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں کہ جو کلمہ تم پڑھتے ہو اس کے پانچ جزو ہیں۔ جو کلمہ مسلمان پڑھتا ہے اُس کے دو جزو ہیں۔ پانچ جزوں والا کلمہ اسلام کا کیسے ہے جو اسلام کا کلمہ ابوبکرؓ نے پڑھا تھا اسی کے پڑھنے سے اسلام میں داخل ہوتا ہے تو پھر ابوبکرؓ مسلمان ہے۔ پھر علیؓ مسلمان ہے اسی لئے کہ علیؓ کا کلمہ بھی دو جزوں والا تھا۔ صدیق کا کلمہ بھی دو جزوں والا تھا۔

میرے بھائیو توجہ فرمائیں۔ ایک لاکھ چوتالیس ہزار صحابہؓ نے جو کلمہ پڑھا تھا کتنے جزوں والا، دو جزوں والا اور جو شیعہ کلمہ پڑھتے ہیں کتنے جزوں والا پانچ یا مسلمان یہ ہیں یا مسلمان وہ ہے فیصلہ کرو یہ نہیں ہوگا کہ پانچ جزوں والا بھی مسلمان اور دو جزوں والا بھی مسلمان تو یہ کیسے ہوگیا کہ شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہو میں کہتا ہوں اپنے کلمہ کی وجہ سے وہ خود کافر ہوگئے ہیں۔ مجھ پر الزام لگاتے ہو تم کلمے کو بدل دو کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ اوئے

ہمدرد کا شربت روح افزا اگر اوکاڑہ میں جعلی بن جائے تو پرچہ ہو جائے اوئے بلدی کی ڈبی جعلی بن جائے کوکا کولا جعلی بن جائے۔ پرچہ ہو جائے سیون اَپ جعلی بن جائے پرچہ ہو جائے اوئے محمد کا کلمہ کوئی جعلی بنائے تو میں نہ چیخوں۔ اوسیون اَپ کی بوتل پہ پرچے کرتے ہو۔ کوکا کولا کے جعلی ہونے پہ پرچہ کرتے ہو۔ اوجو کلمہ فاران کی چوٹی پہ محمدؐ نے پڑھا اس کو تبدیل کر دیا جائے کوئی نہ بولے اس کی شکل بدل دی جائے کوئی نہ بولے اُس کا اظہار مٹا دیا جائے کوئی نہ بولے کیوں نہ بولے میں اس کفر کو اس بدمعاشی کو اس فریب کو اس عیاری کو للکارنا مذہب سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ کلمہ میرے محمدؐ کا ہے۔ کلمہ صحابہؓ کا ہے کلمہ اولیا اللہ کا ہے۔ کلمہ اہلسنت کا ہے جو ایک لفظ بڑھائے گا میں اس سے بھی جنگ لڑوں گا جو کم کرے گا میں اُس سے بھی جنگ لڑوں گا بات کلمہ کی نہیں ہے بات فریب کی ہے۔ شیعو تم نے دنیا کو فریب دیا ہے ہم تمہارا گریبان کھینچیں گے۔ تمہیں چوکوں میں ننگا کریں گے۔

میرے بھائیو! لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ خلیفۃ بلا فصل۔ پانچ جزو اوکاڑہ کی سرزمین پر میں شیعوں کو کہتا ہوں شیعو سب کتابیں چھوڑ دو۔ آؤ اسی کلمہ پر فیصلہ کر لیتے ہیں۔ اسی کلمہ پر فیصلہ ہو جانا چاہیئے یا نہیں (ہو جانا چاہیئے) شیعو سب باتوں کو چھوڑ دو۔ خمینی کی کتابوں کو ایک طرف رکھو۔ کلینی کی کتابوں کو ایک طرف رکھو، نجفی کی کتابوں کو ایک طرف رکھو جو کلمہ تم پڑھتے ہو اپنا کلمہ اس قرآن سے ثابت کر دو۔ میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کہی جو کلمہ تم پڑھتے ہو اس قرآن سے ثابت کرو۔ جو میں پڑھتا ہوں میں ثابت کرتا ہوں۔ قرآن میں لا الٰہ الا اللہ بھی ہے محمد رسول اللہ بھی ہے۔ اور جو تم پڑھتے ہو وہ قرآن سے ثابت کرو۔ الم سے لیکر والناس تک قرآن میں تم اپنا کلمہ ثابت کر دو ہم تمہیں کافر کہنا چھوڑ دیں گے۔ میں اس سے آگے چلوں۔ شیعو یہ جو قرآن ہے اس قرآن سے تم الٹے بھی لٹک جاؤ اپنا کلمہ نہیں ثابت کر سکتے تم حدیث سے اپنا کلمہ ثابت کر دو۔ کس حدیث سے تم کہو گے ہم بخاری کو نہیں مانتے ہم مسلم کو نہیں مانتے ترمذی کو نہیں مانتے میں وہ بھی چھوڑتا ہوں تم اپنی کتاب اصولِ کافی سے اپنا کلمہ ثابت کر دو۔ اُلٹے لٹک جاؤ اپنا کلمہ ثابت نہیں کر سکتے، شیعو اس تیس پاروں والے قرآن سے اپنا کلمہ ثابت کر دو۔ الٹے لٹک جاؤ اپنا کلمہ ثابت نہیں کر سکتے۔ حدیث سے ثابت کر دکس

حدیث سے اصول کافی سے ثابت کردو میں آگے چلتا ہوں تہذیب الاحکام سے ثابت کردو۔ الاستبصار سے ثابت کردو۔ من لا یحضرہ الفقیہ سے ثابت کردو جو تمہاری حدیث کی چار بڑی کتابیں ہیں۔ اوکاڑہ کے شیعو! ان چار حدیث کی اپنی کتابوں سے اپنا کلمہ لے آؤ اپنا کلمہ الٹے بھی لٹک جاؤ گے نہیں لا سکو گے۔ تو پھر مجھے کہنے دو کہ جس گروہ نے محمدؐ کے کلمہ کی شکل بدل دی ہے وہ اسلام میں داخل کیسے ہو سکتا ہے۔ میرا بھائی شیعہ کو کتا مت کہو کیونکہ کتوں نے کلمہ نہیں بدلا۔ اوکاڑہ کے لوگو اس عظیم چوکس میں اس وسیع جلسہ عام میں میں شیعوں کو چیلنج کرنا چاہتا ہوں کہ شیعو جو کلمہ تم پڑھتے ہو یہ کلمہ تیس پاروں والے قرآن سے ثابت کردو۔ اس سے ثابت نہیں کر سکتے تو اپنی کسی بڑی حدیث کی کتاب سے ثابت کردو اور میں کہتا ہوں کہ تم الٹے بھی لٹک جاؤ نہ قرآن سے ثابت کر سکتے ہو نہ کسی حدیث کی کتاب سے میں آگے چلتا ہوں چلو یہی کلمہ جو تم پڑھتے ہو حضرت علیؓ سے ثابت کردو جو کلمہ تم پڑھتے ہو تمہارا کلمہ حضرت علیؓ سے ثابت کردو۔ حضرت علیؓ کی کتاب نہج البلاغہ موجود ہے۔ تو شیعو تم کیوں نہیں ثابت کرتے نہج البلاغہ سے او کلمہ علیؓ کا پڑھتے ہو۔ ایک شیعہ مجھے کہنے لگا کہ علیؓ اپنے نام والا کلمہ کیسے لکھتا میں نے کہا اگر علیؓ اپنے نام والا کلمہ کیسے لکھتا میں نے کہا اگر علیؓ اپنے نام والا کلمہ کیسے لکھتا میں نے کہا اگر علیؓ اپنے نام والا کلمہ نہیں لکھ سکتا تو محمدؐ نے اپنے نام والا کیوں پڑھا۔ محمد رسول اللہ جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارے پیغمبرؐ نے پڑھایا نہیں (پڑھا) پڑھا اگر یہ کلمہ دین کی سند ہے تو علیؓ نے یہ کلمہ کیوں نہیں پڑھا تمہارے والا۔ اوئے اسلام میں داخل ہونا ہو تو کلمہ ہمارا پڑھو اور اذان دینی ہو تو اپنا پڑھو۔ یہ کوئی بات ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ علی ولی اللہ۔ حضرت علی سے یہ لفظ ثابت کردو۔ میں جھگڑے نہیں زیادہ چھیڑتا۔ پڑھے لکھے لوگو ایک بات کہتا ہوں۔ ایک صبح کو شیعہ کوئی تم سے ملے اسے اتنی بات کہنا ہے کہ جو کلمہ تم پڑھتے ہو یہ کلمہ قرآن سے ثابت کردو۔ قرآن سے ثابت نہیں کر سکتے چاروں حدیث حدیث سے ثابت کردو۔ اپنی حدیث سے اپنی حدیث سے ثابت نہیں کر سکتے چاروں حدیث کی بڑی جو تمہاری کتابیں ہیں تو حضرت علیؓ سے ثابت کردو۔ حضرت علیؓ سے ثابت نہیں کر سکتے تو حضرت حسینؓ سے ثابت کردو۔ حضرت حسینؓ سے ثابت نہیں کر سکتے حضرت حسنؓ سے ثابت کردو یہ تین امام ہو گئے میں بارہ اماموں کے نام گنواتا ہوں۔ تو جب کہیے! شیعو اپنا کلمہ

علیؓ سے ثابت کردو۔ اپنا کلمہ حسنؓ سے ثابت کردو۔ اپنا کلمہ حسینؓ سے ثابت کردو۔ اپنا کلمہ امام باقر سے ثابت کردو۔ اپنا کلمہ امام جعفر سے ثابت کردو۔ اپنا کلمہ موسیٰ کاظم سے ثابت کردو۔ اپنا کلمہ علی رضا سے ثابت کردو۔ اپنا کلمہ تقی علی سے ثابت کردو۔ اپنا کلمہ نقی علی سے ثابت کردو۔ اپنا کلمہ حسن عسکری سے ثابت کردو۔ اپنا کلمہ سات سال کے محمد المہدی سے ثابت کردو۔ شیعو اوکاڑہ کے چوک میں میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں۔ آؤ فیصلہ ختم کرتے ہیں آؤ جھگڑا مٹاتے ہیں اور جنگ ختم کرتے ہیں۔ آؤ کراچی سے کاغان کی چوٹیوں تک نواز شریف کو غلام حیدر وائیں کو چاروں وزرائے اعلیٰ کو پاکستان کے سارے سیاستدانوں کے سامنے ہم یہ جھگڑا ختم کرنے کا اعلان کرتے ہیں کہ شیعو آؤ تم اپنے کو اس قرآن سے اپنا کلمہ ثابت کردو۔ آؤ اپنی حدیث کی کتابوں سے اپنا کلمہ ثابت کردو۔ اپنا کلمہ بارہ اماموں سے ثابت کردو اور اگر تم اپنا کلمہ قرآن سے ثابت نہیں کر سکتے۔ اپنا کلمہ اپنی حدیث سے ثابت نہیں کر سکتے اپنا کلمہ علیؓ اور بارہ اماموں سے ثابت نہیں کر سکتے تو پھر میں تمہیں جھوٹا کہوں گا۔ کافر کہوں گا۔ تمہیں مرتد کہوں گا۔ اسلام سے خارج کہوں گا نواز شریف رو کے گا تب بھی کہوں گا۔ وائیں روگے گا تب بھی کہوں گا۔ خمینی قبر سے نکل کر آجائے تب بھی کہوں گا۔ ایران تڑپنے لگ جائے تب بھی کہوں گا۔ سپیکر آجائے تب بھی کہوں گا۔ خمینی کے چیلے آجائیں تب بھی کہوں گا۔ ایران سارا الٹا لٹک جائے تب بھی کہوں گا۔ پاکستان میں نہیں پوری دنیا میں کہوں گا ہر علاقہ میں کہوں گا کہ جس کا کلمہ جعلی ہے اس کا محمدؐ سے کوئی تعلق نہیں۔ میں نے کوئی غلط بات کہی ہے۔ نہیں۔ اوکاڑہ کے روشن ضمیر پڑھے لکھے لوگوں میں نے بڑی موٹی بات کہی ہے جس کلمہ کو پڑھ کر انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ جب وہ سند جعلی ہے تو میں شیعہ کا اسلام میں داخلہ کیسے مانوں۔ اس لئے کہ ان کی سند جعلی ہے شیعہ کی سند جعلی ہے۔ میٹرک کی سند جعلی ہو سزا دیتے ہو ایم اے کی جعلی سند ہے۔ سزا دیتے ہو بی اے کی جعلی سند نکل آئے آدمی سی ایس پی افسر لگا ہوا ہو اسے ٹرمینیٹ کرتے ہو اسے معطل کرتے ہو۔ اسے سبکدوش کرتے ہو اسے گھر بٹھا دیتے ہو اور میٹرک کی جعلی سند پہ سزا دیتے ہو ایف اے کی جعلی سند پہ سزا دیتے ہو۔ بی اے کی جعلی سند پہ سزا دیتے ہو ایم اے کی جعلی سند ڈگری پہ سزا دیتے ہو اے محمدؐ کے اسلام کی جعلی سند پہ کیوں چپ بیٹھے ہو کیوں نہیں

نہیں بولتے کیوں نہیں میرا ساتھ دیتے کیوں نہیں میرے ساتھ چلتے ۔ اسی جعلسازی کو روکنے کے لئے میرے قائد نے جان دی ہے ۔ اسی جعلسازی کو روکنے کے لئے اشارنے جام شہادت پیا ہے اسی جعلسازی کو روکنے کے لئے میں چوکوں میں کھڑا ہوں۔ بازاروں میں کھڑا ہوں ۔ تمہارے دروازے پہ آیا ہوں ۔ تمہیں جھنجھوڑنا چاہتا ہوں ۔ حق نواز قبر میں اترا ہے ۔ جس طرح ایثار القاسمی اترا ہے۔ رب کعبہ کی قسم مجھے سورج سے زیادہ یقین ہے کہ مجھے بھی اسی طرح قبر میں اترنا ہے ۔ میرے بچوں نے بھی یتیم ہونا ہے میری بیوی نے بھی بیوہ ہونا ہے لیکن میں سب کچھ قربان کر سکتا ہوں ۔ محمدؐ کے کلمہ سے جعلسازی برداشت نہیں کرونگا ۔ میرے بھائیو توجہ کیجئے بعض شیعہ کہتے ہیں کہ یہ جو کلمہ ہے یہ کلمہ کا جزو نہیں ہے یہ میری بات یاد رکھیں جب آپ شیعہ سے کہیں گے ثبوت لاؤ تو آگے سے پتہ ہے کیا کہیں گے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اصل کلمہ ہے اور آگے والے تینوں حصے جزو نہیں ہیں ۔ ہیں یہ کہیں گے دجل تو سامنے پڑا ہے ان کو کہو جزو تو تیسری جماعت کے شیعہ بچے کیلئے جو دینیات تم پڑھاتے ہو اس میں یہ پانچ جزو کلمہ کے کیوں رکھے ہیں ۔ تیسری جماعت کا بچہ پانچوں جماعت کا چھٹی جماعت کا بچہ شیعہ دینیات سکول میں پڑھے اور اوپر لکھا ہو شیعہ کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ خلیفۃ بلافصل شیعہ کا کلمہ طیبہ اوپر ہیڈنگ نہ ہو شیعہ کا کلمہ پورا یہ پانچوں جزوں والا دینیات کی کتاب میں نہ ہو شیعہ بچوں کی کتابوں میں نہ ہو شیعہ تعلیم الاسلام میں نہ ہو شیعہ کی نماز میں نہ ہو نماز جعفریہ میں نہ ہو مجھے جھوٹا کر سکتے ہیں لیکن اگر شیعہ کی نماز میں کلمہ طیبہ لکھ کر نیچے پانچ جزو ہوں ۔ بچوں کے لئے دینیات میں کلمہ کے پانچ جزو ہوں ۔ پانچویں جماعت کی دینیات میں کلمہ کے پانچ جزو ہوں تو پھر اوکاڑہ کے لوگو محمدؐ کے کلمہ کیصورت تبدیل ہو رہی ہو آؤ میرا ساتھ دو تاکہ کلمہ کے ساتھ ہونیوالی اس جعلسازی کے مقابلہ میں ہم میدان میں اتر آئیں اور اس کفر کو چوکوں میں ننگا کر دیں ۔ خمینی نے اپنی کتابوں میں بہت کفر بکا اور اس کفر کو اظہار کرتے ہوئے دل دہلتا ہے ۔ جسم پہ کپکپی طاری ہو جاتی ہے ۔ پیغمبر کے دین کے نام پہ عیسائیوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ کی ہے عیسائیت کے نام پہ یہودیوں نے تبلیغ کی ہے ۔ یہودیت کے نام پر ہندوؤں نے اپنے مذہب کی تبلیغ کی ہے ۔ ہندو مذہب کے نام پہ لیکن شیعہ نے اپنے مذہب کی تبلیغ کی ہے اسلام کے نام پہ ۔ شیعو تم ایران کے انقلاب کو صرف شیعہ انقلاب کہہ سکتے ہو۔ اسلامی انقلاب کہو گے تو سپاہ صحابہؓ تمہارے راستے میں دیوار بن کر کھڑی ہو جائے گی اور اسلام

کی صورت کو تبدیل کرنے کے لئے تمہیں یہ جرأت نہیں مہیا کریگی۔ اور سپاہ صحابہؓ تمہاری اس بدمعاشی کو روکنے کیلئے قوت کا اظہار کرتی رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس حق وصداقت کی آواز سے روک نہیں سکتی۔ میرے بھائیو! شیعہ کا کفر واضح ہوا ہے (ہوا ہے) میرے بھائیو کتنا افسوس ہے کتنا دکھ ہے کہ روزنامہ پاکستان روزنامہ جنگ روزنامہ نوائے وقت گیارہ فروری خمینی کے انقلاب کے دن خمینی کی تعریف میں ایڈیشن چھاپتے ہیں۔ اور پاکستان کے ریڈیو۔ ٹی وی میں خمینی کو اسلام کا علمبردار کہا گیا خمینی کو اسلام کا ہیرو کہا گیا۔ میرے بھائیو توجہ کیجئے میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ خمینی جس کفر کا اظہار ایران کی حکومت کے پلیٹ فارم سے کیا ہے اس کے بعد چاہیئے یہ تھا کہ پوری دنیا کا مسلمان خمینی کے کفر کے خلاف اٹھ کھڑا ہو خمینی نے اسلام کی شکل کو تبدیل کرنے کی سازش کی اسلام کا چہرہ بدلنے کی سازش کی۔ اسلام کے آئیڈیل کو مٹانے کی سازش کی خمینی کی پہلی کتاب جس کا نام ہے الحکومت الاسلامیہ خمینی کی پہلی کتاب۔ یہ وہ کتاب ہے جس کتاب کی بنیاد پر ایران میں انقلاب آیا گیارہ فروری ۱۹۷۹ء کو ایران میں خمینی نے شہنشاہ ایران کا تختہ الٹ کر اقتدار سنبھالا کس بنیاد پر ایران میں انقلاب برپا ہوا۔ جب خمینی کا انقلاب آیا۔ پاکستان کے مولویوں نے پیروں نے چوہدریوں نے سیاستدانوں نے حکمرانوں نے باہر کے ملک کے سکالروں نے اس انقلاب کی تائید کی لاعلمی کی وجہ سے خمینی کو اسلام کا ہیرو کہا اسلام کا لیڈر کہا لیکن ایک سال کا عرصہ نہیں گزرا کہ خمینی کی وہ کتاب الحکومت الاسلامیہ اردو میں چھپی۔ انگریزی میں چھپی ایران کے پیسے پہ چھپی خمینی کے ڈالر سے چھپی ایران کی حکومت کے خرچ پہ چھپی اور پوری دنیا میں تقسیم ہوئی۔ اسکی وہ کتاب الحکومت الاسلامیہ میں خمینی نے کہا ہے چالیس صفحہ الحکومت الاسلامیہ کے اردو ایڈیشن کا ۴۰ صفحہ جس کا نام ہے اسلامی حکومت اور ولایت فقیہہ ۴۰ صفحہ پہ خمینی نے لکھا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اس مرتبہ کو نہیں پا سکے جس کو ہمارے بارہ اماموں نے پایا۔ توجہ کیجئے خمینی نے جس کتاب کی بنیاد پر ایران میں انقلاب برپا کیا وہ کتاب ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی نبوت کی توہین کرتی ہے۔ رسالت کا مذاق اڑاتی ہے اور اس کے باوجود پاکستان کا اخبار نویس خمینی کو اسلام کا ہیرو کہتا ہے۔ پیغمبروں کی توہین اسلام ہے۔ (نہیں) حضور علیہ السلام اور سارے انبیاء کا درجہ حضرت علیؓ سے کم ہے (نہیں) پیغمبر بارہ اماموں سے کم درجہ رکھتے ہیں۔ (نہیں) جس خمینی نے کہا ہے کہ بارہ اماموں کا درجہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے بلند ہے تو پھر

مجھے نبوت کی وکالت کرنی چاہیئے مجھے رسالت کی وکالت کرنی چاہیئے مجھے آدم سے لیکر محمد رسول اللہ تک انبیاء کی وکالت کرکے خمینی کے دجل اور کفر کو ننگا کرنا چاہیئے جو اخبار کا ایڈیٹر جو ٹیلی ویژن کا ڈائریکٹر اس تحریر کے بعد بھی خمینی کو اسلام کا ہیرو کہے گا۔ اسلام کا لیڈر کہے گا اس ایڈیٹر سے میں جنگ لڑوں گا اس ایڈیٹر سے میں لڑائی کروں گا۔ اس اخبار کو میں پھاڑوں گا چوراہے میں آگ لگاؤں گا۔ اس لئے کہ انبیاء کی توہین کرنیوالا اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا۔ عیسائیوں سے بُرا ہوسکتا ہے یہودیوں سے بُرا ہوسکتا ہے۔ سکھوں سے بُرا ہوسکتا ہے اسلام کا علمبردار نہیں ہوسکتا۔ میرے بھائیو توجہ۔ خمینی یہ پہلی کتاب اور خمینی کی دوسری کتاب توجہ کیجئے کتاب کا نام ہے تحریر الوسیلہ۔ تحریر الوسیلہ کتاب خمینی کہتا ہے کہ تم کس محمدؐ کی بات کرتے ہو جو محمدؐ کبھی اپنی زندگی میں کامیاب نہیں ہوا استغفراللہ

میرے بھائیو! توجہ خمینی نے اپنی کتاب تحریر الوسیلہ میں رسول اللہؐ کو گالی دی ہے پیغمبرؐ کی توہین کی ہے اور خمینی کی تیسری کتاب کشف الاسرار ہے۔ کشف الاسرار خمینی کی کتاب ہے جس کتاب میں خمینی نے جی بھر کر صحابہ کرامؓ کو گالی دی ہیں۔ جس کتاب میں خمینی نے رسول اللہؐ کے ساتھ سوئے ہوؤں کو بُرا کہا ہے۔ جس کتاب میں خمینی نے اپنے دل کے کفر کو ظاہر کر دیا ہے اور چودہ سو سال کے بعد صدیق جو نبیؐ کے ساتھ سویا ہوا ہے اسے گالی دی ہے جو فاروق اعظمؓ پیغمبرؐ کے ساتھ سویا ہوا ہے اُسے بُرا کہا ہے توجہ کیجئے میرے ہاتھ میں یہ ہے وہ کتاب۔ کتاب کے ٹائیٹل کو دیکھو اوکاڑہ کے پڑھے لکھے لوگو یہ کتاب ہے کشف الاسرار ٹائیٹل پر خمینی کا فوٹو ہے۔ خمینی نے اس کشف الاسرار میں اپنے بغض کا اظہار کرتے ہوئے شیطنت کا اظہار کرتے ہوئے صحابہؓ کو گالی دیں ہیں۔ اس کتاب کے ۱۰۷ صفحہ پر خمینی کہتا ہے میں ایسے رب کو نہیں مانتا جس رب نے عثمانؓ اور معاویہؓ جیسے بدقماش لوگوں کو خلیفہ بنادیا۔ میرے بھائیو توجہ توجہ میری بات سماعت فرمائیں یہ ہے خمینی کی کتاب مجھے اتحاد بین المسلمین کا درس دینے والو مجھے تخریب کار کہنے والو مجھے فسادی کہنے والو میرے لیڈر میرے قائد حق نواز کو فرقہ پرور کہنے والو۔ آؤ میرے ہاتھ میں یہ خمینی کی کتاب ہے۔ جس کتاب کے ۱۰۷ صفحہ پر خمینی نے پیغمبرؐ کے دوہرے داماد عثمان غنیؓ کو بدقماش لکھا ہے بلے جس کے گھر میں تیری بیٹی ہو وہ تو شریف کہلائے جس کے گھر میں پیغمبرؐ کی بیٹیاں ہوں وہ چودہ سو سال کے بعد بدقماش کہلائے اوئے تیری نیتی محمدؐ کی بیٹیوں سے زیادہ عزت والی ہے۔ میرے بھائیو! توجہ یہ خمینی کی کتاب ہے۔ خمینی کی کتاب کشف الاسرار کون عثمانؓ پیغمبرؐ نے فرمایا عثمانؓ میں نے

بیٹیاں تیرے نکاح میں دی ہیں۔ پہلی فوت ہوگئی دوسری دی وہ بھی فوت ہوگئی تو رسول اللہؐ نے ایک لفظ فرمایا کہ عثمانؓ میں نے کسی عورت سے اس وقت تک شادی نہیں کی میں نے کبھی بیٹی اس وقت تک نہیں دی جب تک عرش سے جبرائیل نہیں آیا۔ اور پیغمبرؐ نے فرمایا عثمان جب پیغمبر علیہ السلام کی بیٹی ام کلثوم فوت ہوگئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا عثمانؓ میری چالیس بیٹیاں ہوتیں ہر ایک فوت ہوجاتی میں سب کا نکاح باری باری تیرے ساتھ کرتا جاتا۔ اس لئے کہ تیرے سے بہتر داماد کوئی نہیں میرے سے بہتر سسر کوئی نہیں۔ اوکاڑہ کے لوگو تجھے میں پوچھوں کہ تو نے اپنی بیٹی کس کو دی تو کہے میری بیٹی شریف لڑکے کے گھر میں ہے تیری بیٹی کا خاوند شریف ہو، محمدؐ کی بیٹی کا خاوند بدقماش ہو۔ یہ خمینی کی کتاب ڈوب نہیں مرتے۔ کیوں زندہ ہیں ہم پیغمبرؐ کے دو بر داماد کو حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہؐ کے قریب سے ایک آدمی گزرا جس کے چہرے پہ کپڑا ڈالا ہوا تھا حضورؐ نے فرمایا جس نے جنتی دیکھنا ہے اس نقاب پوش کو دیکھو لوگ بھاگے ہوئے گئے نقاب سے کپڑا اٹھایا تو عثمانِ غنیؓ تھے یہ عثمانؓ، جس عثمانؓ کے لئے ۱۵ سو صحابہؓ کو جنت ملی وہ عثمان جس کیلئے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی آیت اتری۔ وہ عثمانؓ جس عثمانؓ نے ۴ لاکھ مربع میل پہ محمدؐ کی نبوت کا پرچم لہرایا۔ عثمانؓ جس نے پیغمبرؐ کو قطاریں اونٹوں کو دے دیں۔ وہ عثمانؓ جس نے ۸۲ سال کی عمر تک کوئی کبیرہ گناہ نہیں کیا وہ عثمانؓ جسے ظلماً مدینے میں مارا گیا۔ ظلماً مارا گیا ہائے جس دن عثمانِ غنیؓ کی شہادت ہوئی تفسیر ابن کثیر میں ہے حافظ حماد الدین ابن کثیر نے لکھا کہ عثمان غنیؓ قرآن پڑھ رہے تھے۔ ان پر حملہ ہوا خنجر مارے گئے خون کا پہلا قطرہ قرآن پہ گرا عثمانؓ کی لاش کو گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کے اوپر ڈال دیا گیا۔ حضرت نائیلہ لاش پہ بیٹھی ہے آنسو بہا رہی ہے جمعہ گزر گیا مسجد نبوی میں اذان نہیں ہوئی ہائے شیعہ مذہب کے بانی عبداللہ بن سبا نے سازش کر کے محمدؐ کے داماد کو شہید کیا تھا۔ نائیلہ کہتی ہیں ۲۴ گھنٹے گزر گئے مدینہ کی گلیوں میں کوئی مجھے تسلی دینے نہیں آیا عثمان غنیؓ کی بیوی نائیلہ سرہانے بیٹھی ہے۔ دوسرے دن دس بجے کا وقت ہے ایک آدمی نے زبردستی دروازے کو دھکا دیا۔ دروازہ کھولا نائیلہ عثمانؓ کے قریب بیٹھی ہے اور آنسو بہا رہی ہے نائیلہ کہتی ہے میں نے سر کا دوپٹہ اتار کر عثمانؓ کے چہرے پر ڈال دیا تھا۔ ہائے وہ چہرہ خون آلود تھا۔ نائیلہ کہتی ہیں دس بجے آدمی آیا آگے بڑھا میں نے کہا کوئی عثمان غنیؓ کا غمگسار ہوگا قریب آیا اس نے عثمانِ غنیؓ کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر ایک زوردار طمانچہ عثمانِ غنیؓ کے چہرے پر مار دیا۔ وہ عثمانؓ اکبر۔ عبداللہ

ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا ایک آدمی نے غلاف کعبہ پکڑا اور پکڑ کر کہا اے اللہ تو مجھے معاف کر دے لیکن مجھے پتہ ہے کہ تو مجھے معاف نہیں کرے گا۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ میں نے کہا تو کون ہے وہ کہنے لگا میرا نام کنانہ بشر ہے میں وہ بے ایمان آدمی ہوں کہ جس نے عثمان غنیؓ کے سینے پہ خنجر مارا تھا۔ اور جب میں خنجر مارے لگا تھا تو عثمانؓ نے کہا تھا اے اللہ اس کے ہاتھوں کو توڑ دے۔ عبداللہ ابن مبارک کہتے ہیں میں نے اس کو زور سے ٹھڈا مارا میں نے کہا جا جا جا۔ خدا تجھے کبھی معافی نہیں دے گا۔ وہ رو کر کہتا ہے چالیس سال ہو گئے میں کعبہ کا غلاف پکڑ کر روتا ہوں۔ لیکن اوپر سے معافی نہیں ملتی۔ عبداللہ کہتے ہیں خدا تجھے کبھی معاف نہیں کر سکتا اس عثمان غنیؓ کو تیرے ملک میں تیرے آج کے ماحول میں جب پوری دنیا میں ڈیڑھ ارب مسلمان ہیں۔ پیغمبرؐ کے دو بیٹے داماد کو بدقماش خمینی لکھے اور پاکستان کا جنگ اخبار۔ پاکستان اخبار نوائے وقت اخبار۔ ٹی وی۔ اس خمینی کو اسلام کا ہیرو کہے میں اس اخبار سے ٹکراؤں گا۔ ٹی وی سے ٹکراؤں گا۔ اس بدقماش سے ٹکراؤں گا اور محمدؐ کے داماد عثمان غنیؓ کی چوکیداری کرتا رہوں گا۔

اسی کتاب کشف الاسرار کے ۱۱۵ صفحہ پہ خمینی نے صدیق اکبرؓ کو گالی دی ہے۔ باب باندھا ہے باب مخالفت ہائے ابوبکر بلفظ قرآن پہ باب باندھا ہے کہ ابوبکرؓ نے قرآن کی کس کس آیت کی مخالفت کی ہائے قرآن سے دشمنی صدیقؓ نے کی۔ العیاذ باللہ۔ تو پھر صدیق کو قرآن نے اتقیٰ کیوں کہا۔ اتقیٰ کہا ہے۔ اتقیٰ۔ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى۔ کس کے لئے ہے۔ الَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ۔ کس کے لئے اتری اور ثَانِیَ اِثْنَیْنِ کس کیلئے اتری۔ اور اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ کس کیلئے اتری۔ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ کس کے لئے اتری۔ یہ کتاب خمینی اس کتاب میں صدیق کو قرآن کا دشمن کہے۔ ادکاڑہ کے لوگو آؤ خمینی کی کتاب کا مطالعہ کرو یا پھر محمدؐ کا نام لینا چھوڑ دو۔ یا خمینی کے کفر کا اقرار کر لو۔ سیدھا جائو یہ میرے ہاتھ میں خمینی کی کتاب ہے اور اس کتاب کے ۱۱۹ صفحہ پہ خمینی نے واقعہ قرطاس نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ کی وفات کا وقت تھا عمرؓ نے قرآن سے دشمنی کی تھی۔ پیغمبرؐ کی وفات کا وقت آیا حضورؐ نے کاغذ قلم مانگا۔ عمرؓ نے کاغذ قلم نہیں دیا تو پھر نبیؐ نے جب عمرؓ کی یہ بات سنی کہ عمرؓ نے کہا تھا العیاذ باللہ کہ حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰهِ۔ اللہ کی کتاب کافی ہے عمرؓ نے جب یہ بات کہی تو خمینی آگے لکھتا ہے۔ پس

شنیدن از ایں کلام از ابن خطاب۔ نبی عمرؓ کے اس کلام کے سننے کے بعد عمرؓ ابن خطاب کے اس کلام کو سننے کے بعد دنیا سے چلے گئے۔

اور عمرؓ کے اس بیہودہ کلام سے عمرؓ کے دل کا چھپا ہوا کفر ظاہر ہو گیا۔ اوکاڑہ کے جوانو! اوکاڑہ کے روشن ضمیر دا اوکاڑہ کے مولویو! اوکاڑہ کے چوہدریو! اوکاڑہ کے پاسدارو آؤ مجھے خمینی کی اس کتاب کی تاویل بتاؤ خمینی کے اس لٹریچر کی تاویل بتاؤ خمینی کی اس عبارت کا مطلب سمجھاؤ کہ خمینی فاروق اعظم کو کافر لکھتا ہے زندیق لکھتا ہے۔ اُس عمر کو جس عمرؓ نے قیصر و کسریٰ پہ محمدؐ کا پرچم لہرایا۔ اور جس اُس عمرؓ کو جس نے روم اور ایران کو سلام کے قدموں پہ جھکا دیا اس عمرؓ کو جو آج بھی محمدؐ کے ساتھ سویا ہوا ہے۔ جس عمرؓ کے بارے میں ایڈورڈ گبن ایک عیسائی لکھتا ہے کہ دنیا میں ایک اور عمرؓ آجاتا تو دنیا سے ظلم کا نشان مٹ جاتا۔ نواز شریف تو مجھے شیعہ کو کافر نہیں کہنے دیتا۔ نواز شریف تو ایک ملنگ کو کافر نہیں کہنے دیتا۔ میں ابوبکرؓ کو کیسے کافر کہنے دوں تو شیعہ کا تحفظ کرتا ہے میں عمرؓ کی چوکیداری کرتا ہوں تو شیعہ کی بات کرتا ہے میں صدیق کی بات کرتا ہوں ہائے تو شیعہ کی غلامی کرتا ہے میں عمرؓ کی غلامی کرتا ہوں۔ تو شیعہ کی لونڈی بن گیا ہے میں عائشہؓ کا غلام بن گیا ہوں آؤ میری بات کا جواب دو میں نے غلط کہا ہے مجھے سٹیج سے اتارو میں نے غلط کہا ہے مجھے جھوٹ کہو میں نے غلط کہا ہے مجھے پاگل کہو مجھے دیوانہ کہو لیکن اوکاڑہ کے لوگو یہ خمینی کی کتاب نہ ہو خمینی کی تحریر نہ ہو خمینی کا لٹریچر نہ ہو خمینی کی چھپی ہوئی ایران کی چھپی ہوئی نہ ہو آپ میرا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑ سکتے ہیں۔ لیکن اگر کتاب بھی خمینی کی ہو ایران سے چھپی ہوئی بھی ہو اس میں یہ کفر بھی موجود ہو تو پھر مصلحت کی چادر اتار کر ساری چیزیں چھوڑ کر آج خدا کو حاضر و ناظر جان کر وعدہ کرو کہ تو سپاہ صحابہؓ کا پرچم اٹھا کے چلوں گا۔ گلیوں میں اٹھا کے چلے گا۔ بازاروں میں اٹھا کے چلے گا۔ کالج کا لڑکا ہے تب بھی پرچم اٹھائے گا۔ لیکن سکول کا لڑکا ہے تب بھی پرچم اٹھائے گا یونیورسٹی کا لڑکا ہے تب بھی پرچم اٹھائے گا جو میرے ساتھ لبیک کہتا ہے دونوں ہاتھ کھڑا کر کے کلمہ پڑھ کے عہد کرے (لبیک لبیک اللھم لبیک) آپ سپاہ صحابہؓ کے ممبر بنو گے (انشاء اللہ) سپاہ صحابہؓ کا پرچم اٹھاؤ گے (انشاء اللہ) سپاہ صحابہؓ کے یونٹ بناؤ گے (انشاء اللہ) کالج کے لڑکو میں تم سے ایک بات کہتا ہوں یونیورسٹی کے لڑکو ایک بات کہتا ہوں۔ سکول کے لڑکو ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ ایک بات کہتا ہوں۔ کالج کی بسوں کیلئے

لڑتے ہو۔ اونے بسوں کے کرانے کیلئے لڑتے ہوئے یونیورسٹی کے میں پہ لڑتے ہو۔ سکول کے لڑکو چھٹی کے لئے لڑتے ہو ابوبکرؓ کے لئے کیوں نہیں لڑتے اوئے عمرؓ کیلئے کیوں نہیں لڑتے عائشہؓ کے دوپٹے کیلئے کیوں نہیں لڑتے۔ بس نہ ملے پڑتال کرتے ہو میں میں روٹی اچھی نہ ہو پڑتال کرتے ہو۔ کتابیں اچھی نہ ہوں پڑتال کرتے ہو۔ اونے ہفتہ کے امتحانی پرچوں میں نقل نہیں مارنے دیتے پڑتال کرتے ہو اونے صدیق اکبرؓ کے لئے پڑتال کیوں نہیں کرتے۔ دکاندار و میرے لئے نہ سہی حقوق کے لئے نہ سہی ایثار القاسمیؓ کیلئے نہ سہی۔ دکاندار اپنی ماں عائشہؓ کیلئے آؤ۔ آؤ میرا ساتھ دو میں غلط ہوں تو مجھے ٹوکو۔ میں صحیح ہوں تو میری چیخ و پکار تو سنو مجھے غلط کہنے والو مجھے ٹوکنے والو مجھے گالیاں دینے والے ڈپٹی کمشنرو۔ ایس پی صاحبان میں تمہارے راستے میں رکاوٹ نہیں بنتا ہوں تم میرا ساتھ دو میں سنی ڈپٹی کمشنر کی بات مانوں گا میں سنی ایس پی کی بات مانوں گا۔ سنی افسر میرا ہے سنی ڈی سی میرا ہے۔ سنی ایس پی میرا ہے لیکن ڈپٹی کمشنرو میں تمہیں سنی کہہ کر سنی جان کر تمہیں عائشہؓ کا واسطہ دیتا ہوں۔ آؤ میرا راستہ مت روکو۔ حق نوازنے بھی عائشہؓ کی غلامی کی تھی میں بھی اسی راستے پہ کھڑا ہوں۔ آؤ ابوبکرؓ کو اس ملک میں گالی دی جاتی ہے میرا ساتھ دو۔ عمرؓ کو گالی دی جاتی ہے۔ میرا ساتھ دو۔ اونے ابوبکرؓ نے محمدؐ کی غلامی میں مال لٹا دیا جان لٹا دی تھی۔ سب کچھ لٹا دیا تھا۔ اور تم آج صدیقؓ کی عزت کا پرچم نہیں اٹھا سکتے۔ کراچی سے کتاب چھپی۔ کتاب کا نام ہے شیخ سقیفہ۔ عربی جاننے والا اس نام کو سمجھ سکتا ہے تو نام کیا ہے شیخ سقیفہ کا معنی حویلی والا بوڑھا۔ حویلی والا بوڑھا۔ سقیفہ حویلی کو کہتے ہیں۔ کو لنڈے کیا پتہ چلے گا۔ توجہ کیجئے۔ دل پہ ہاتھ رکھ کے توجہ کرو۔ خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں۔ میں یہ سٹیج پر کتاب آپ کو نہیں دکھا سکتا۔ سٹیج پر کتاب دکھاؤں گا تو بے خود ہو جاؤ گے۔ میں نے کراچی کے سپورٹس گراؤنڈ میں کتاب دکھائی ہے۔ سارے مجمعے نے چیخ و پکار شروع کر دی ہے۔ میں آپ کو کیا بتاؤں کہ اس ملک میں کیا ہوتا ہے شیخ سقیفہ کتاب ہے اوپر شیخ سقیفہ شیعہ مصنف علی اکبر شاہ نے کتاب لکھی کراچی سے چھپی ہے اوپر لکھا ہے شیخ سقیفہ نیچے نام لکھا ہے ابوبکرؓ اور ابوبکرؓ کے نیچے فوٹو بنا لیا ہے کتے کا۔ صدیق اکبرؓ کیلئے یہ لعنت اوپر ابوبکرؓ کا نام ہو۔ العیاذ باللہ العیاذ باللہ نیچے کتے کا فوٹو ہو تیرے ملک میں تیری جوانی تیری سنت، تیری مولویت۔ تیری پیری۔ تیری چودھراہٹ باقی ہو اور ابوبکرؓ کے لئے یہ لفظ

لکھا جائے اور قیامت کی صبح کو وہی کتاب لیکر اگر صدیق محمد کی عدالت میں آگیا ہانے تو کیا جواب دے گا۔
اے پیغمبرؐ میں نے تجھے بیٹی دی تھی اے پیغمبرؐ میں نے تیرے لئے دولت لٹائی تھی۔ اے پیغمبرؐ میں نے اولاد
لٹائی تھی۔ اے پیغمبرؐ میں نے تیرے لئے کعبہ کی دیوار کے نیچے جوتے کھائے تھے۔ لیکن چودہ صدیوں کے
بعد پاکستان میں میرا ہم نام کہہ کر کتے کا فوٹو بنایا گیا اے اللہ اس دنیا سے پوچھ کہاں سو گئے تھے جو انیاں مٹ
گئیں تھیں اوئے باپ کا بدلہ لینے کیلئے لڑتے ہو اور بھائی کا بدلہ لینے کے لئے لڑتے ہو اور زمین کے ٹکڑوں
پہ لڑتے ہو اوکھاوں اور نالیوں پہ لڑتے ہو اونکاحوں اور رشتوں پہ لڑتے ہو۔ آؤ میں کہتا ہوں
ساری لڑائیاں چھوڑ دو اوئے صدیق کے لئے لڑو۔ عمرؓ کے لئے لڑو۔ پاکستان میں یہ لٹریچر چھپتا ہو اور
حکومت میرا راستہ روکے کہ تم تقریر نہیں کر سکتے تمہارا باپ بھی روک نہیں سکتا۔ توجہ توجہ میرے
بھائیو میں مجموعی طور پر حکومت سے کہنا چاہتا ہوں۔ اس عظیم اجتماع میں کیونکہ گورنمنٹ کی تمام
شاخوں کے نمائندے اس اجتماع میں موجود ہیں میں کہنا چاہتا ہوں پاکستان میں شیعہ سنی
تنازعہ ختم کرنا چاہتے ہو تو خمینی کی کتابوں پہ پابندی لگاؤ۔ اور شیعہ کی تمام قابل اعتراض کتابوں پہ
پاکستان میں پابندی لگاؤ پابندی نہیں لگاؤ گے تو نواز شریف تم ایران کی لونڈی بھی بنو گے تو سپاہ صحابہؓ
تمہارا راستہ روکے گی۔ او نواز شریف تم ایران کو خوش کرنے کیلئے قلابے ملاتے ہو ایران کو خوش کرنے
کے لئے کبھی سپیکر کو بلاتے ہو کبھی سفیروں سے پریس کانفرنسیں کرواتے ہو اور کبھی ایران میں خمینی
کی قبر پہ جاکر پھولوں کی چادر چڑھاتے ہو او تیری چادر خمینی کو جہنم سے نکال لے گی (نہیں) توجہ توجہ
نواز شریف صاحب میری بات کا تمہیں جواب دینا پڑے گا۔ تم وزیر اعظم ہو اپنی جگہ ہو سپاہ صحابہؓ تمہارے
اس فعل کی مذمت کر چکی کہ تم نے ایران میں خمینی کی قبر پہ کھڑے ہو کے کہا کہ بڑے عرصہ سے میری تمنا تھی
کہ میں اس قبر پہ حاضری دوں یہ بھی کہا اور پھر یہ بھی کہا کہ خمینی کی تعلیمات مینارۂ نور ہیں یہ بھی کہا میں
نواز شریف سے کہتا ہوں کہ مجھے بتاؤ یہ کتاب جس میں میں نے خمینی کا کفر پیش کیا ہے۔ بتاؤ ابوبکرؓ کو
کافر کہنا یہ مینارۂ نور ہے اور عمرؓ کو کافر کہنا مینارۂ نور ہے۔ عثمانؓ کو بدقماش لکھنا مینارہ نور ہے
نواز شریف تمہاری حکومت ایران کی لونڈی بن چکی ہے۔ آئندہ الیکشن میں تمہیں اس ایران کی ایران
نوازی کا اور صحابہؓ دشمنی کا بدلہ چکانا پڑے گا۔ تمہیں یہ بات نہیں سمجھ میں آتی یہ بات تمہارے
پلے نہیں پڑتی کہ تم ایران کی لونڈی بنتے ہو۔ صادق گنجی قتل ہوتا ہے۔ پندرہ دن میں بیس دن

میں چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کرتے ہو چالان نامکمل ہے تب بھی پیش کرتے ہو۔ تم صادق گنجی کا کیس لڑتے ہو احسان الٰہی ظہیرؒ لاوارث تھا۔ اور حقنواز جھنگوی لاوارث تھا۔ اوئے تمہارے جیسا کوئی بے دین ہو سکتا ہے کہ ضیاء الحق جو تمہارے ملک کا صدر تھا۔ اور جس نے تجھے وزیر اعلیٰ بنایا تھا اور تم تو اُس کے قتل کیلئے کچھ نہیں کر سکے۔ اس کیلئے کوئی خصوصی عدالت نہیں۔ احسان الٰہی ظہیرؒ کیلئے کوئی خصوصی عدالت نہیں حقنواز جھنگویؒ کے لئے کوئی خصوصی عدالت نہیں تمہیں شرم نہیں آئی صادق گنجی کیلئے خصوصی عدالت بنے بلکہ صادق گنجی کے لئے خصوصی عدالت قائم کر کے ایران کو خوش کرتے ہو۔ یاد رکھو سپاہ صحابہؓ تمہاری شیعہ نوازی کا انتقام تم سے لے گی اور یہ انتقام سپاہ صحابہؓ آئندہ الیکشن لے گی۔ پاکستان میں تو سال گزرتا نہیں الیکشن آجاتا ہے۔ بابے اسحاق نوں رب زندہ رکھے۔ ویکھو الیکشن آوندا۔ جاندے او نا بابے نوں انشاء اللہ! اے گیاں وچ ناں بیٹھا تاں مینوں دس دیا جے۔ اگے بی بی روندی پھر دی ہے پھر بی باوی روئے گا۔ او کہندا اے میرا ڈنگیا ہویا پانی نہیں منگدا۔ ڈنگیا پانی وی نہیں منگدا۔ ایداں وال کڈھ دتا مکھن وچوں پتہ ہی نہیں لگا۔ او ایتھے روندی پھر دی اے۔ اے وی انشاء اللہ کجھ دن چین گیا ہویا ہونلتے پچھوں پتہ صاف۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ کسطرح اسلامی اتحاد کی بنیاد پر پاکستان میں تم الیکشن جیتتے ہو۔ سپاہ صحابہؓ نے تمہیں ۲۴ قومی اسمبلی کی سیٹیں جیت کر دیں اور ان ۲۴ ایم این اے کے لکھے ہوتے اسٹام میرے پاس ہیں کہ سپاہ صحابہؓ کے ساتھ اسمبلی میں ہم تعاون کریں گے وہ ہمارے پاس ہیں۔ میں نے لاہور کے ہوٹل کے جلسہ میں کہا تھا کہ ۲۲ فروری کو اور آج یہاں بھی کہتا ہوں کہ سپاہ صحابہؓ بہت جلد پاکستان کے تمام اخبارات کے لئے اخبارات کے ایڈیٹروں کے لئے اور اسمبلی کے ممبران کیلئے اور افسران حکومت کیلئے ایک یادداشت شائع کر رہی ہے۔ جو یادداشت خمینی کے کفریہ عقائد پر مشتمل ہوگی۔ اور اس میں خمینی کی تمام کفریہ عقائد کی کتابوں کے فوٹو ہم اس یادداشت میں دیں گے اور وہ یادداشت انشاء اللہ پاکستان کے تمام اخبارات کے ایڈیٹروں کو میں خود جا کر یہ یادداشت پیش کروں گا اور ان کو بتاؤں گا کہ جس خمینی کو تمہارا اخبار ایران سے تین تین لاکھ روپے لے کر جس کو اسلام کا ہیرو کہتا ہے دیکھو وہ خمینی دائرہ اسلام سے خارج ہے اس نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو کافر لکھا ہے ہم تمہاری یہ عیاری اور شیعہ نوازی برداشت نہیں کرتے ہیں ہم جائیں گے اُنکے

دروازے پر جائیں گے اتمام حجت کریں گے اور ریڈیو کے ہم ڈائریکٹر کے پاس جائیں گے۔ ٹی وی کے ڈائریکٹروں کے پاس جائیں گے۔ جنہوں نے گیارہ فروری کو خمینی کے لئے خصوصی پروگرام نشر کئے ہیں اور اگر اس کے بعد بھی آئندہ گیارہ فروری کو خمینی کیلئے پاکستان کے کسی اخبار نے اسلام کا ہیرو لکھے قرار دے کر کوئی ایڈیشن پاکستان میں شائع کیا گیا خواہ وہ جنگ اخبار ہو پاکستان اخبار ہو، نوائے وقت ہو ان تمام اخباروں کا داخلہ سپاہ صحابہؓ شہروں میں بند کر دے گی اور ان کو چوکوں میں آگ لگائے گی۔ ہم ایسی صحافت پر لعنت بھیجتے ہیں جو صحافت صدیق کو کافر کہے عمرؓ کو کافر کہے ایسی صحافت اس ملک میں نہیں چل سکتی چاہے مجید نظامی ہو چاہے میر شکیل الرحمٰن ہو چاہے منیا شاہد ہو کوئی اخبار خمینی کا ایڈیشن اسلام کا علمبردار خمینی کو قرار دیکر پاکستان کے بازاروں میں بک نہیں سکے گا۔ اوکاڑہ کے لوگو بتا دو اگر سپاہ صحابہؓ نہیں گال دے کہ اخبارات نے خمینی کو اسلام کا ہیرو کہا ہے پیسے لیکر ایران سے تو تم اخبارات کا داخلہ اپنے شہروں میں بند کرو گے یا نہیں (کریں گے، میں دیکھوں گا کہ پاکستان کا کونسا اخبار آئندہ گیارہ فروری کو خمینی کو اسلام کا ہیرو کہے گا اور تم کل کو قادیانیوں سے پیسے لیکر مرزا قادیانی کو اسلام کا ہیرو کہدو۔ اوئے تم ایمان کو ٹکے ٹکے کے بدلے بیچو ہم چپ کر جائیں۔ ہماری زندگی پر لعنت ہے ہم چپ نہیں کر سکتے۔ کالج کے لڑکو آؤ صدیق کیلئے ہمارا ساتھ دو۔ یونیورسٹی کے لڑکو آؤ سکولوں کے لڑکو آؤ سنی نوجوانو میری تحریک کرسی کی تحریک نہیں میری تحریک شہرت کی تحریک نہیں میری تحریک دنیا کی دولت کی تحریک نہیں ہے۔ میری تحریک دین کی تحریک ہے۔ صحابہؓ کی عزت کی تحریک ہے۔ اہلبیت کی ناموس کی تحریک ہے۔ بریلوی اہلحدیث دیوبندی اختلاف ہوتے رہیں گے۔ اختلافات ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جب تین بھائیوں کی ماں کی عزت خطرے میں ہو تو بھائی سارے اختلافات ختم کر کے ماں کے دوپٹہ کیلئے ایک ہو جاتے ہیں۔ مولانا حقنواز شہید میرے قائد ہیں۔ جب یہ کتاب لاہور سے چھپی کتاب کا نام ہے سہم مسموم اور ایک یہ کتاب جاگیر فدک دیکھو کتاب کو لاہور سے چھپی ہے یہ کتاب جاگیر فدک ۵ ہو سے چھپی ہے۔ رسوائے زمانہ ملعون اعظم غلام حسین نجفی نے یہ کتاب لکھی ہے اور غلام حسین نجفی نے اس کتاب میں ۵۰۹ صفحہ پر حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کے بارے میں لکھا ہے کہ جناب ابوبکرؓ اور مرزا غلام احمد قادیانی میں کوئی فرق نہیں ہے (استغفر اللہ) ۵۰۹ صفحہ پر ابوبکرؓ کو گالی دے اور جس نے پیغمبرؐ کے لئے سب کچھ لٹا دیا اور خواجہ بن محمد نے کہا۔

؎ صحابِ پاک مصطفیٰ کو حق نے کیا جگر دیا　　بہر قوم بے دھڑک سب نے مال و زر دیا۔
کسی نے سلسلہ دیا کسی نے نصف گھر دیا　　مگر عائشہؓ کے باپ نے دیا تو اس قدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لا کے دھر دیا

اسی ملعون مصنف کی کتاب سہم سموم لاہور سے چھپی ہے اس کتاب میں غلام حسین نجفی ملعون کہتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کی بیٹی رقیہ عثمان کے گھر میں تھی اور جب وہ فوت ہو گئی تو عثمان غنیؓ نے العیاذ باللہ مردہ حالت میں اس سے ہمبستری کی۔ ہائے او کارڑہ کے سینو! او نے تمہاری بیٹیوں کو یہ لفظ کوئی نہ کہے تمہاری عزت کو کیا خطرہ ہے۔ میرے قائد حقنواز نے جب یہ کتاب پڑھی تو ساری رات حق نواز روتا رہا۔ ہائے اور حق نواز نے کبیر والا کے ایک گاؤں کے جلسے میں کہا تھا پہلی مرتبہ اس کتاب کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے کہا تھا اے اللہ اس کفر کے چھپ جانے کے بعد اگر حق نواز بین کی نیند سوئے تو اس پہ لعنت کر۔ اس کفر کے منظر عام پر آجانے کے بعد پھر بھی سوئے رہو گے یا جاگو گے۔ (جاگیں گے) ایران میں ایرانی دولت کے ذریعے خمینی کو اسلام کا علمبردار کہا جائے پاکستان میں پاکستان کا ایڈیٹر تین تین لاکھ روپے لیکر خمینی کے ایڈیشن چھاپتا پھرے اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں شیعہ بیٹھے ہوئے خمینی کو اسلام کا ہیرو کہتے چلے جائیں اور اس کے جواب میں مولوی مجھے نصیحت کرے کہ امن کر مولوی مجھے نصیحت کرے کہ چپ کر جا۔ میں چپ کروں گا تو مجھ پہ لعنت ہو گی۔ میں چیخوں گا میں پکاروں گا میں للکاروں گا میں شور مچاؤں گا۔ میں دنیا کو بلاؤں گا۔ میں اپنا فرض پورا کروں گا۔ میں قائد کے نقش قدم پہ چل کر چوکوں پہ آوازے لگاؤں گا۔ میں امت کو بلاؤں گا۔ لوگو آؤ صدیق کی عزت کیلئے میرا ساتھ دو۔ صحابہؓ کو گالی دی جائے جب میرے پاس حکومت نہیں، میرے پاس اقتدار نہیں۔ میرے پاس کرسی نہیں تو اس کفر کو للکارنے کیلئے میرے پاس ایک ذریعہ ہے کہ میں چوک کے جلسوں میں بازار کے جلسوں میں پارکوں کے جلسے میں کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ لگا کر امت کے سامنے اس کفر کو واضح کروں اور اس کفر کو ننگا کرنے کیلئے میں اس نعرے کو عام کر چھوڑوں تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ جو صدیقؓ کو کافر لکھ گیا ہے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ تیرے سفید داڑھی والے باپ کی داڑھی پہ ایک پانچ سال کا بچہ روڑہ مارے روڑہ۔ تیرا باپ کہتا ہے۔ یہ بچہ حرامی ہے۔ سفید داڑھی میں بچے نے روڑہ مارا۔ تو باپ نے کہا بچہ حرامی ہے اور میں نے ابوبکرؓ کو کافر کہنے والے کو کافر کہہ دیا میں فنا دی

کیسے ہوگیا۔ تیرے باپ کی داڑھی کی عزت زیادہ محفوظ ہے صدیق کی عزت سے۔ میرے بھائیو آپ کو کچھ بات سمجھ میں آئی ہے (آئی ہے) شیعہ کے کفر میں کوئی شک باقی رہا ہے (نہیں) شیعہ کیلئے جو میں نے کلمہ طیبہ کی دلیل پیش کی ہے آپ کو سمجھ میں آئی ہے (آئی ہے) شیعہ کا کلمہ اور ہے ہمارا کلمہ اور ہے۔ آپ سپاہ صحابہؓ کا ساتھ دیں گے (انشاء اللہ) سپاہ صحابہؓ کے یونٹ بنائیں گے۔ (انشاء اللہ) سپاہ صحابہؓ کیلئے چوکوں گلیوں میں پھیلیں گے (انشاء اللہ) سپاہ صحابہؓ کیلئے محلوں میں جائیں گے (انشاء اللہ) آپ چاہتے ہیں کہ مولانا ایثار القاسمی اور مولانا حق نواز شہید کا پیغام پوری دنیا میں پھیلے۔ آپ چاہتے ہیں (انشاء اللہ) اوئے مولانا ایثار القاسمی نے جان دنیا کیلئے دی ہے (نہیں) ابوبکرؓ کیلئے دی ہے۔ (بے شک) میں ایثار القاسمی کی عظمت کو سلام کرتا ہوں ہائے اس کی جرأت کو سلام کرتا ہوں۔ مجھ سے لڑتا رہتا تھا۔ مجھ سے ایثار القاسمی لڑتا رہتا تھا۔ کہتا تھا کہ حق نواز شہیدؒ کے قدموں میں جو قبر کی جگہ ہے وہ میری ہے میں کہتا تھا میری ہے میں نے جنازے کے دن خطاب کرکے اُس کی روح کو کہہ دیا ہے کہ قاسمی تو نہ لے گیا ہے۔ قیامت کی صبح کو ملاقات ہوگی۔ قیامت کی صبح کو ملیں گے۔ او کاڑے کے لوگو تم ایسا کرنا کہ

ے تم کوئی جگنو کوئی ستارہ سنبھال رکھنا
میرے اندھیروں کی فکر چھوڑ دیں اپنے گھر کا خیال رکھنا۔

میں تو یہی کہوں گا میرے بھائیو مولانا حق نواز شہیدؒ اور ایثار القاسمی شہیدؒ کے پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانے کیلئے ہم نے ایک انقلابی حکمت عملی کا اعلان کیا ہے آپ اس انقلابی حکمت عملی کا ساتھ دیں گے (انشاء اللہ) اُس کے لئے ہم نے ایک ٹکٹ جاری کیا ہے۔ امدادی فنڈ ٹکٹ۔ وہ آپ کو ۱۵ مارچ سے پہلے پہلے وہ ٹکٹ حاصل کر لینا چاہیئے۔ اپنے اپنے یونٹوں سے اپنے اپنے دفاتر سے ۵۰ روپے کا وہ ٹکٹ ملتا ہے اور پوری دنیا میں ہم وہ ٹکٹ پھیلا رہے ہیں۔ اس ٹکٹ پر آپ کا نام درج ہوگا۔ آپ کی ممبرشپ ہوگی وہ ٹکٹ رکنیت کا نہیں ہے معاونت کا ہے ہر سال فروری کے مہینے میں وہ ٹکٹ آپ کو حاصل کرنا ہوگا آپ سپاہ صحابہؓ کے معتقد ہیں تب بھی وہ ٹکٹ لیں معاون ہیں تب بھی وہ ٹکٹ لیں۔ رکن ہیں تب بھی ٹکٹ لیں۔ متفق ہیں تب بھی ٹکٹ لیں تاکہ اُس ٹکٹ سے حاصل کی گئی رقوم سے مولانا شہیدؒ کا پیغام انگریزی میں فرانسیسی میں اور اردو زبانوں

میں دنیا تک پھیلائیں۔ یہ دیکھئے ٹکٹ آچکا ہے ہر گھر میں ہر نوجوان کے پاس ٹکٹ ہونا چاہیئے۔ میں جھنگ کے غیور لوگوں کو سلام کرتا ہوں کہ وہاں جھنگ میں اگر تیرہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں تو سب نے یہ ٹکٹ حاصل کر کے صحابہؓ کی عزت کا مظاہرہ کیا۔ یہ دیکھئے خمینی کے کفریہ عقائد کو۔ پاکستان کے سی ایس پی افسران اور پوری دنیا تک پہنچانے کیلئے خمینی ازم ورسز اسلام یہ میری کتاب جو چار سال پہلے اردو میں چھپی تھی۔ یہ کتاب انگلش میں چھپ چکی ہے اور پوری دنیا میں ہم اس کو ڈونیٹ کر رہے ہیں مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ اور انشاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ یہ لٹریچر انگریزی میں عربی میں فرانسیسی زبانوں میں ہم انشاءاللہ پوری دنیا تک پھیلائیں گے۔ تاکہ میں اپنے ملک کے سی ایس پی افسران کو بتا سکوں کہ میرا نقطہ نظر کیا ہے میری دعوت کیا ہے میرا پروگرام کیا ہے آپ کو ہماری بات سمجھ میں آگئی ہے (آگئی ہے) یونٹ بنائیں گے (انشاءاللہ) پرچم لہرائیں گے (انشاءاللہ) گلیوں میں پھیریں گے (انشاءاللہ) محلوں میں جائیں گے (انشاءاللہ) بریلویوں کے پاس جائیں گے (انشاءاللہ) اہلحدیثوں کے پاس جائیں گے (انشاءاللہ) ہر گھر میں جائیں گے۔ بستی بستی میں جائیں (انشاءاللہ)

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مؤرخ اسلام جانشین امیر عزیمت
شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا **ضیاء الرحمٰن فاروقی**
سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان کا کراچی میں ۲۹ نومبر ۱۹۹۰ء کو
یادگار تاریخی خطاب

شیعہ بدترین کافر ہے

الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہ ونستغفرہٗ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہٗ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ ولا نظیر لہ ولا وزیر لہ ولا مشیر لہٗ ولا معین لہٗ وصلی علی خاتم الرسل والانبیاء المبعوث الی کافۃ للناس بشیرًا ونذیرا وداعیًا الی اللہ باذنہٖ وسراجًا منیرا۔ وآل اللہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقانہ الحمید ؕ

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان صدق اللہ ورسولہ النبی الکریم ونحن علیٰ ذلک لمن الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین ؕ

؎ جھنگوی دلوں کو جلاتا رہا اخوت کے پرچم اڑاتا رہا
ہو اجب کبھی ذکر مہر و وفا بڑی دیر تک یاد آتا رہا

میرے واجب الاحترام، قابل صد احترام علماء کرام کراچی کے غیور نوجوانو اور دوستو سکاؤٹ کالونی کے سپاہ صحابہؓ کے کارکنو اور دور دراز سے آئے ہوئے سنی ساتھیو! کافی دیر بیت گئی ہے۔ نصف رات سے زیادہ رات کا حصہ گذر چکا ہے

جو تھک گئے ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں یا جو سو گئے ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے سامنے تفصیل کے ساتھ گفتگو کروں۔ میرے بھائیو مولانا حق نواز شہید نے جو مشن اور پیغام دنیا تک پہنچایا ہے۔ اُس مشن اور پیغام کی صداقت آج پوری دنیا کے سامنے بیان ہو چکی ہے۔ مولانا حق نواز کا پیغام تھا کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے اس پیغام کو لے کر اُس کی شہادت کے بعد پورے ملک میں ہم گئے ہیں۔ اس پیغام کو گاؤں گاؤں پہنچانے کیلئے اللہ کی توفیق سے ہم نے کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ الیکشن آیا۔ انتخابات کو ہم نے اسی پیغام کی بنیاد پر لڑا ہے۔ اسی پیغام کو صرف جھنگ میں نہیں پاکستان کے ہر شہر میں ہر گلی میں ہر کوچہ میں ہم نے دُہرایا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ یہ واقعہ ہوا ہے کہ انتخابات میں شیعہ سنی مسئلہ زیرِ بحث آیا ہے۔ اُمیدواروں نے اعلانات کئے ہیں۔ کہ ہم شیعہ نہیں ہیں۔ امیدواروں نے حلف دیئے ہیں کہ ہم شیعہ نہیں ہیں۔ امیدواروں نے چیخ و پکار کی ہے کہ ہم شیعہ نہیں ہیں۔ امیدوار کئی درجنوں کے حساب سے میرے پیچھے پھرتے رہے ہیں کہ ہم شیعہ نہیں ہیں۔ امیدواروں نے اسٹام پر لکھ کر دیا ہے۔ کہ ہم شیعہ نہیں ہیں۔ امیدواروں نے اعلان کیا ہے کہ کوئی شیعہ ہمیں ووٹ نہ دے یہ پاکستان کی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے۔

میرے بھائیو! شیعہ کائنات کا بدترین کافر، غلیظ ترین کافر آپ نے دعویٰ سنا ہے میری جماعت کے مناظر اور جرنیل مولانا علی شیر حیدری اور مایۂ ناز جرنیل مولانا ایثار القاسمی نے آپ کے سامنے تفصیل سے گفتگو کی۔ لیکن میرے بھائیو ایک بات بڑی قابلِ غور ہے۔ کہ شیعہ کے کفر کا فتویٰ مولانا حق نواز شہید نے اپنی طرف سے جاری نہیں کیا۔ شیعہ کے کفر کا پہلا اعلان حق نواز نے نہیں کیا۔ شیعہ کے کفر کے لئے سب سے پہلی بات حق نواز شہید نے نہیں کی۔ شیعہ کے کفر کو چودہ سو سال کے ہر دور میں واضح کیا گیا ہے۔ کتابیں بھری پڑی ہیں لٹریچر بھرا ہوا ہے فتاویٰ موجود ہیں۔ تحریریں موجود ہیں۔ لیکن آپ دیکھئے کہ اگر ہر دور میں اگر کافر کہا گیا ہے تو آپ کا پہلا سوال ہوگا کہ اگر شیعہ رسول اللہ کے بعد سے اور حضرت عثمان غنیؓ کے دور سے جب کہ شیعہ مذہب کی بنیاد

رکھی گئی اگر اسی دور سے اس کے خلاف آواز اٹھتی رہی ہے اگر اسی دور سے شیعہ کو بُرا کہا جاتا رہا ہے اگر امام ابو حنیفہؒ کے دور میں شیعہ کو کافر کہا گیا ہے اگر امام مالکؒ کے دور میں شیعہ کو کافر لکھا گیا ہے تو پھر چاہیئے یہ تھا کہ جس جگہ پہ آج عیسائی موجود ہے اسی جگہ پر شیعہ کو کھڑا ہونا چاہیئے جس جگہ پہ یہودی ہے اسی جگہ پہ شیعہ کو ہونا چاہیئے جس جگہ پہ یہودی، ہندو، سکھ موجود ہے۔ اسی جگہ پہ شیعہ کو کھڑا ہونا چاہیئے۔ یہ کیا وجہ ہے کہ ہر دور میں شیعہ کو کافر بھی لکھا گیا پھر بھی شیعہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا رہا۔ مسلمان بن کر جماعتوں میں شامل ہوتا رہا مسلمان بن کر مسلم قوتوں کا ساتھی بنا رہا مسلمان بن کر اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا رہا۔ اس کی کیا وجہ ہے اگر شیعہ عیسائی سے بدتر ہے تو اُسے عیسائی سے بدتر بن کر رہنا چاہیئے تھا۔ شیعہ یہودی سے بدتر ہے تو یہودی سے بدتر بننا چاہیئے تھا۔ میرے بھائیو یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جس سوال کا جواب اگر پاکستان کے وزیر اعظم کو سمجھ میں آجائے تو آج ہی شیعہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دے اس سوال کا جواب اگر غلام اسحاق خان کو سمجھ آجائے اس سوال کا جواب اگر پاکستان کی پارلیمنٹ کو سمجھا دیا جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ آج ہی شیعہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔ یہی وہ سوال ہے جو رہ رہ کر ہر سیاستدان کے دماغ میں ابھرتا ہے۔ ہر مولوی کے دل میں آتا ہے۔ ہر پیر کے ذہن میں آتا ہے ہر مصلحت گوش کے ذہن میں آتا ہے ہر نوجوان کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ اگر شیعہ ہندو سے بُرا تھا سکھ سے برا تھا تو شیعہ اپنے آپ کو مسلمان کیوں کہتا رہا ہے ہر دور میں مسلمانوں کے ساتھ اس کا اتحاد کیوں رہا ہے اس کو ہندوں اور سکھوں کی جگہ پہ کیوں نہیں کھڑا کیا گیا ہے یہ بڑا اہم سوال ہے میں چاہتا ہوں کہ آج تفصیل کے ساتھ اس سوال کا جواب دیا جائے۔

میرے بھائیو! آپ کو یہ بات سن کر خوشی ہوگی کہ سپاہ صحابہؓ کا جو مؤقف ہے وہ مؤقف انفرادیت کا حامل نہیں ہے۔ اُس مؤقف یہ مولانا حقنوازؒ شہید کا کوئی ذاتی تفرق نہیں تھا۔ میرے بھائیو امام ابو حنیفہؒ لکھتے ہیں۔ من انکر صحبۃ ابی بکر فھو کافر" جو ابو بکرؓ کی صحابیت کا منکر ہے وہ کافر ہے یہ کس نے لکھا ہے امام ابو حنیفہؒ نے لکھا ہے امام مالکؒ نے

لکھا کہ صحابہؓ کا گستاخ کافر ہے ابن تیمیہؒ نے لکھا کہ شیعہ کافر ہے۔ امام غزالیؒ نے لکھا کہ شیعہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے لکھا کہ صحابہؓ کے گستاخ کیلئے سزائے موت ضروری ہے۔ کتابیں موجود ہیں لٹریچر موجود ہے لیکن شیعہ کو ہندوؤں اور سکھوں کی جگہ پر کیوں نہیں کھڑا کیا گیا اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ شیعہ کے ساتھ ہم نے اصل اختلاف کو نہیں سمجھا میری بات آپ کو سمجھ میں آرہی ہے۔ آج جتنے لوگ آپ ہال موجود ہیں۔ میں آپ سے کہوں گا کہ شیعہ سے آپ کو کیا اختلاف ہے۔ آپ کہیں گے شیعہ صحابہؓ کے گستاخ ہیں یہ اختلاف ہے یہ کہیں گے یا نہیں کہیں گے بولیں (کہیں گے) میں کہتا ہوں آپ جو یہ بات کہیں گے یہ غلط ہے توجہ کیجئے! میری طرف آپ جو یہ بات کہیں گے کہ شیعہ کے ساتھ ہمارا اختلاف صحابہؓ پر ہے۔ بس یہ غلط ہے۔ شیعہ کے ساتھ اصل اختلاف کو سمجھو جب اصل اختلاف سمجھو گے تو پوری دنیا کا مسلمان شیعہ کو مسلمان نہیں کہے گا۔ جس آدمی کو شیعہ مذہب کا نہیں پتہ ڈپٹی کمشنر کو نہیں پتہ ایس پی کو نہیں پتہ آئی جی کو نہیں پتہ اور سیکرٹری چیف کو نہیں پتہ وزیر اعلیٰ کو نہیں پتہ۔ شیعہ کے اختلاف کا وزیر اعظم کو نہیں پتہ لیکچرار پروفیسر اور تجار کو نہیں علم کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ جناب نہیں میرا جو دوست شیعہ تھا وہ تو صحابہؓ کو بہت اچھا سمجھتا تھا وہ کیسے کافر ہو گیا میرے بھائیو! شیعہ کے ساتھ ہمارا اصل اختلاف صحابہؓ پر نہیں ہے قرآن پر نہیں ہے کتاب پر نہیں ہے۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کی صداقت پر نہیں ہے۔ شیعہ کے ساتھ اصل اختلاف صرف ختم نبوت پر نہیں ہے۔ شیعہ کے ساتھ اصل اختلاف تعزیہ پر نہیں ہے۔ متعہ پر نہیں ہے تقیہ پر نہیں ہے جلوس پر نہیں ہے ماتم پر نہیں ہے خنجر مارنے پر نہیں ہے۔ اشتہار بنانے پر نہیں ہے شیعہ کے ساتھ اصل اختلاف سمجھو گے تو پتہ چل جائے گا کہ شیعہ سے بڑا کافر کائنات میں کسی ماں کی کوکھ نے جنم نہیں دیا۔ میرے بھائیو! شیعہ کے ساتھ امت مسلمہ کا اصل اختلاف کہاں سے شروع ہوتا شیعہ کے ساتھ اصل اختلاف کس چیز پر ہے میں آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں کہ شیعہ کیوں کافر ہے کیا وجہ ہے کافر تو عیسائی بھی ہیں کافر تو یہودی بھی ہیں کافر تو سکھ بھی ہیں۔ سپاہ صحابہؓ

ان سکھوں کے لئے کافر کافر سکھ کافر کیوں نہیں کہتی، کافر کافر ہندو کافر کیوں نہیں کہتی۔ کافر کافر عیسائی کافر کیوں نہیں کہتی، کافر کافر یہودی کافر کیوں نہیں کہتی۔ آپ کو کیا وجہ ہے کہ آپ کافر کافر شیعہ کافر کہتے ہیں۔ ہندو کافر عیسائی کافر، یہودی کافر اور سکھ کافر لیکن آپ ان کے کافر کافر کا نعرہ نہیں لگاتے آپ کافر کافر شیعہ کافر ہی کہتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے یہ دو اہم سوال ہیں جن کا جواب دینا آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ میرے بھائیو! شیعہ کے کفر کی کئی وجوہات ہیں لیکن شیعہ کے کفر کی وجہ جس آدمی نے شیعہ مذہب کا مطالعہ نہیں کیا وہ سمجھتا ہے تعزیہ ہے وہ سمجھتا ہے متعہ ہے وہ سمجھتا ہے تقیہ ہے وہ سمجھتا ہے وہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو نہیں مانتے اس لئے وہ کافر ہیں جب تک آپ مطالعہ نہیں کریں گے آپ شیعہ مذہب کو نہیں پڑھیں گے۔ آپ شیعہ مذہب کی تسلی نہیں کریں گے۔ آپ شیعہ مذہب کو نہیں کھنگالیں گے آپ اس لعین مذہب کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے آپ P.H.D کر سکتے ہیں۔ پروفیسر بن سکتے ہیں۔ تاریخ دان بن سکتے ہیں۔ اجل عالم بن سکتے ہیں۔ شیخ الحدیث کہلا سکتے ہیں۔ لیکن جب تک آپ شیعہ مذہب کو گہرائی سے نہیں دیکھتے اس وقت تک آپ اس حقیقت کو نہیں پا سکتے کہ شیعہ عیسائیوں سے یہودیوں سے سکھوں سے اور دنیا کے ہر کافر سے بڑا کافر ہے اگر آپ نے اس حقیقت کو جاننا ہے تو توجہ سے میری معروضات پر غور فرمائیں۔ میں کوشش کروں گا کہ آج اللہ کی توفیق سے اس اجتماع سے منواؤں کہ شیعہ سے بڑا کافر دنیا میں کوئی نہیں ہے اور کافر کافر کا نعرہ لگانا اس دور کی سب سے بڑی دینی خدمت ہے اسلامی خدمت ہے تاکہ کفر علیحدہ ہو اسلام علیحدہ ہو۔

میرے بھائیو! توجہ فرمائیں! شیعہ کے ساتھ اختلاف کی چار بڑی وجوہات میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ شیعہ کے ساتھ اختلاف کی سب سے بڑی وجہ توحید ہے۔ سب سے بڑی وجہ توحید ہے کیا ہے توحید ہے صحابہؓ نہیں سب سے بڑی کیا ہے؟ (توحید ہے) شیعہ کے ساتھ اختلاف کی سب سے بڑی وجہ توحید ہے۔ سب سے بڑی وجہ صحابہؓ نہیں۔ سب سے بڑی وجہ توحید ہے۔ دوسری وجہ رسالت ہے۔ تیسری وجہ قرآن ہے چوتھی وجہ صحابہؓ ہیں آپ تین وجوہات کو چھوڑ کر چوتھی وجہ کا ذکر کرتے ہیں کہ جی فلاں شیعہ تو کہتا ہے صحابہؓ

بڑے اچھے تھے آپ ان کو کافر کیوں کہتے ہو میرے بھائیو یہی وہ سوال ہے جو آپ کا مطالعہ نہ ہونے کی وجہ سے اور شیعہ کے ساتھ اصل لڑائی کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ میرے اس اجتماع میں پڑھے لکھے لوگوں کا ایک ہجوم ہے بڑے بڑے لوگ اس اجتماع میں موجود ہیں میں ان سے درخواست کرنا چاہوں گا کہ آپ میری باتوں کو غور سے سماعت فرمائیں کہ شیعہ کے ساتھ ہمارا اصل اختلاف توحید سے شروع ہوتا ہے توحید کا پہلا کلمہ توحید کی پہلی نر توحید کی پہلی دستاویز توحید کا پہلا آئیڈیل کلمہ طیبہ ہے کلمہ طیبہ سے شیعہ کے ساتھ ہمارا اختلاف شروع ہوتا ہے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، مسلمانوں کا کلمہ ہے۔ اور پوری دنیا کے تمام مذاہب اہل کتاب کا جو کلمہ ہے وہ دو اجزاء پر مشتمل ہے۔ لا الٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ، لا الٰہ الا اللہ آدم صفی اللہ، لا الٰہ الا اللہ نوح نجی اللہ، لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ، لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ، لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

آپ دیکھیں گے کہ کلمہ طیبہ کے دو جزو ہیں۔ کلمہ طیبہ دو جزو سے نہیں بڑھا ہے۔ عیسائیوں کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ، یہودیوں کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ دو جزو سے نہیں بڑھے صرف ایک جزو میں انھوں نے یا ایک جزو کو تبدیل کیا ہے۔ مسلمانوں کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، عیسائیوں کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ، یہودیوں کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ دیکھئے لا الٰہ الا اللہ عیسائیوں کے کلمہ میں، یہودیوں کے کلمہ میں مسلمانوں کے کلمہ میں موجود ہے۔ لیکن ایک جزو کو بدلا ہے۔ ایک لفظ کو بدلا ہے وہ کافر قرار پائے ہیں ایک لفظ کو تبدیل کیا ہے انہیں کافر کہا گیا ہے ایک لفظ کو بدلا ہے پوری اُمت نے اُن کو دور کر دیا ہے کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ ایک جزو کو بدلنے والا غیر مسلم قرار پایا۔ لیکن اس طبقہ نے جزو دو رکھے ہیں ایک جزو کو صرف تبدیل کیا ہے۔ اجزاء کی تعداد میں اضافہ نہیں کیا ہے۔ اجزاء کی تعداد کو ان گنت انداز میں نہیں بڑھایا ہے اجزاء صرف دو رکھے ہیں۔ ایک لا الٰہ الا اللہ ایک اگلا جزو تبدیل کر دیا کافر قرار پائے کسی کو کفر یہ شک نہ ٹھہرا کہ جناب ان کے کلمہ کا تو جزو علیحدہ ہے تو میرے بھائیو دیکھئے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مسلمانوں کا کلمہ دو جزو، عیسائیوں کے کلمہ کے دو جزو، یہودیوں کے کلمہ کے دو جزو۔ ایک لاکھ

چوبیس ہزار انبیاء کے کلمہ کے دو جزو اور جس کلمہ کا اعلان محمد مصطفےٰ نے فاران کی چوٹی پر کیا تھا اس کلمہ کے دو جزو جس کا اعلان صدیق اکبرؓ نے کعبہ کی دیواروں کے نیچے کیا تھا اس کلمہ کے دو جزو، جس کلمہ کے جرم میں بلالؓ کو تپتی ریت پر لٹایا گیا اس کے دو جزو جس کلمہ کے جرم میں ثمیہ کی آنکھیں نکال دی گئیں اس کے دو جزو جس کلمہ کے جرم میں بلالؓ کو تپتی ریت پر لٹا کر تشدد کیا گیا۔ خبیبؓ کی آنکھیں نکالی گئیں۔ بنیلہ کی چمڑی اُدھیڑی گئی ثمیہ کے ٹکڑے کئے گئے۔ جس کلمہ کے جرم میں حمزہ کی لاش کے بارہ ٹکڑے ہوئے جس کلمہ کے جرم میں محمدؐ کے صحابہؓ کو دہکتے ہوئے انگاروں پہ لٹایا گیا۔ جس کلمہ کے جرم میں پیغمبرؐ کے صحابہؓ کو ابلتی ہوئی دیگ میں ڈالا گیا۔ جس کلمہ کے جرم میں نیزے کی انیوں پہ کھڑے ہو کر صحابہؓ نے خدا اور رسولؐ کی شہادت دی اور گواہی دی وہ حکم دو اجزاء پہ مشتمل تھا حتیٰ کہ جو کلمہ علیؓ نے پڑھا وہ بھی دو اجزاء پہ مشتمل، فاطمہؓ نے پڑھا وہ بھی دو اجزاء پہ مشتمل اہلبیتؓ نے پڑھا وہ بھی دو اجزاء پہ مشتمل نبیؐ کی بیویاں دو جزو والا کلمہ پڑھیں۔ نبیؐ کی بیٹیاں دو جزو والا کلمہ پڑھیں۔ نبیؐ کے صحابہؓ دو جزو والا کلمہ پڑھیں سارے انبیاء دو جزو پہ مشتمل کلمہ پڑھیں اور اگر کلمہ میں تھوڑی سی تبدیلی عیسائی کرے کافر قرار پائے یہودی کرے کافر قرار پائے لیکن جس جماعت نے کلمہ کی کیفیت کو کلمہ کی حیثیت کو کلمہ کی تعداد کو کلمہ کی صورت کو تبدیل کر کے دو اجزاء سے بڑھا کر بہت سے اجزاء کئے یہ چھ اجزاء کر دیئے وہ مسلمان کیسے ہے عیسائی ایک جزو بنائے تو کافر ہوا۔ یہودی ایک جزو بدلے وہ کافر ہوا اور جس نے پانچ اجزاء بنا دیئے اُسے تو مسلمان کیسے کہتا ہے "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ خلیفۃ بلافصل اور خمینی نے بڑھایا خلیفۃ بلافصل کے بعد کہا کہ خمینی حجۃ اللہ خمینی کا کلمہ چھ جزوں پر ہو باقی شیعہ کا کلمہ پانچ جزوں پر ہو آپ مجھے بتائیں کہ خمینی سے پہلے شیعہ پانچ جزوں والا کلمہ پڑھے خمینی چھ جزوں والا کلمہ پڑھے۔ اب فیصلہ تو کرو کہ جناب فلاں آدمی میرے صحابہؓ کو وہ اچھا کہتا ہے وہ مسلمان ہے کس طرح ایک عیسائی کہے کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے تو اُسے کہو کہ نماز بعد میں ہے پہلے کلمہ ہے یہودی کہے روزہ رکھتا ہوں تم کہو گے روزہ بعد میں ہے پہلے کلمہ ہے۔ سکھ کہے میں حج کرتا ہوں تم کہو گے جناب حج بعد میں ہے۔ پہلے کلمہ

ہے اور تم شیعہ سے کہو صحابہؓ بعد میں ہیں۔ قرآن بعد میں ہے نبوت بعد میں ہے۔ اہلبیتؑ بعد میں ہیں۔ علیؓ بعد میں ہے کلمہ پہلے ہے۔ تیرا کلمہ علیؓ کے کلمہ سے نہ ملا تیرا کلمہ محمدؐ کے کلمہ سے نہ ملا تیرا کلمہ فاران کی چوٹی کے اس آئیڈیل سے نہ ملا تو مسلمان کیسے ہے صحابہؓ بعد میں پہلے کلمہ کی بات کر صحابہ کی بات بعد میں۔ جاؤ پاکستان کے سکولوں میں یونیورسٹیوں میں سکول کے بچوں میں شیعہ دینیات جو پڑھائی جاتی ہے دیکھو اس میں مسلمانوں کا کلمہ علیحدہ ہے۔ شیعہ کا کلمہ علیحدہ ہے تم کہتے ہو جی صحابہؓ کو مانتے ہیں اوئے صحابہؓ تو بعد میں ہیں کوئی کہے جی سکھ نے بڑی لمبی نماز پڑھی اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ میں نے پانچ نمازیں پڑھیں اور سکھ نے چھ پڑھیں مان لو گے (نہیں) کسی کے بارے میں کہو کہ فلاں یہودی نے روزہ رکھا مانو گے (نہیں) کوئی کہے فلاں ہندو نے زکوٰۃ پوری ادا کی مانو گے (نہیں) جب شیعہ یہ کہتا ہے میں صحابہؓ کو مانتا ہوں یہ کیوں مانتے ہو۔ اس کو کہو کہ بات کلمہ کی کر۔ او یہودی سے کہتے ہو تیرا روزہ کیا تیرا حج کیسا تیری زکوٰۃ کیا۔ یہودی سے کہہ سکتے ہو شیعہ سے کیوں نہیں کہتے۔ شیعہ سے کہو کہ زکوٰۃ بعد میں، روزہ بعد میں، حج بعد میں۔ ابوبکرؓ بعد میں۔ علیؓ بعد میں پہلے کلمہ کی بات کر۔ تیرا کلمہ محمدؐ کے کلمہ سے نہیں ملا۔ اور تو دائرہ اسلام سے لاشک کافر ہے کلمہ کی بات کرے گا مسلمان ہوگا۔ کلمہ تیرا علیحدہ ہوگا تو تو یہودی اور سکھوں سے زیادہ پلید ہو کر کافر ہوگا نہ نماز ہوگی۔ نہ اہلبیت ہے کلمہ بنیاد ہے کلمہ بنیاد ہے اور یہ وہ کلمہ ہے کہ جس کا اعلان محمد مصطفےٰ نے فاران کی چوٹی پر کیا۔ یہ وہ یہی کلمہ تھا۔ اور جو آدمی اس کلمہ کو تبدیل کر کے چار پانچ جزو اور ملا دے وہ مسلمان ہے۔ تو اس اصل اختلاف کو تو سمجھو۔ اگر یہی اصل اختلاف شروع سے ظاہر کیا جاتا اسی اختلاف کا اظہار کیا جاتا تو آج شیعہ عیسائیوں کی جگہ پہ کھڑا ہوتا۔ یہودیوں کی جگہ پہ کھڑا ہوتا سکھوں کی جگہ پہ کھڑا ہوتا ہم نے شیعہ کو یہ سمجھا کہ وہ توحید کا بھی قائل ہے۔ رسالت کا بھی قائل ہے قرآن کا بھی قائل ہے اب صرف بات صحابہؓ کی رہ گئی چلو چھوڑو صحابہؓ تو بعد میں آئے تھے اگر وہ نہ بھی مانیں چلو کلمہ تو ہمارے کلمہ سے ملتا ہے قرآن تو ہمارے قرآن سے ملتا ہے۔

میرے بھائیو شیعہ کے ساتھ اصل اختلاف سمجھو کہ شیعہ کا کلمہ علیحدہ ہے مسلمانوں کا کلمہ علیحدہ ہے اور جب کلمہ اس کے کلمہ سے تمہارا نہیں ملے گا۔ تو بنیاد ختم ہو گئی ہے اس لئے کہ

اسلام میں داخلہ کی بنیاد کلمہ ہے اسلام میں داخلہ کی سند کلمہ ہے اسلام میں داخلہ کا آئیڈیل کلمہ ہے اسلام میں داخلہ کی دستاویز کلمہ ہے جب کلمہ علیحدہ ہوگیا ساری کہانی ختم ہوگئی کلمہ علیحدہ ہوگیا ساری بات ختم ہوگئی۔ کلمہ علیحدہ ہوگیا سارے دین کی بات مٹ گئی۔ کراچی کے شیعو اگر تمہیں میری اس بات سے اختلاف ہے تو آج میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں کہ جو کلمہ تمہاری دینیات میں ہے جو کلمہ تمہاری اصول کافی میں ہے جو کلمہ تمہاری من لا یحضرہ الفقیہہ میں ہے جو کلمہ تمہاری بنیادی کتابوں میں ہے اس کلمہ کو اور کسی سے نہیں علیؓ سے ثابت کر دکھاؤ۔ شیعو جو تم کلمہ پڑھتے ہو یہی کلمہ علیؓ سے ثابت کر دو۔ ابوبکرؓ سے نہیں، عمرؓ سے نہیں، عثمانؓ سے نہیں شیعو یہ کلمہ حضرت علیؓ نے پڑھا ہو تم کہو گے اس میں علیؓ کا نام آتا ہے انہوں نے اپنے نام کا کلمہ کیوں پڑھنا تھا۔ اپنے نام والا کلمہ اگر محمد مصطفےٰ پڑھ سکتا ہے تو علیؓ کو بھی پڑھنا چاہیئے۔ لو علیؓ کا نام کلمہ میں حضرت علیؓ کی کتاب نہج البلاغہ موجود ہے یا نہیں اسی میں ثابت کر دو۔ چلو میں آگے بڑھتا ہوں حضرت علیؓ نے نہیں یہ کلمہ پڑھا تو حضرت حسنؓ سے ثابت کر دو۔ حضرت حسنؓ نے پڑھا نہیں تو حسینؓ سے ثابت کر دو۔ حسینؓ نے نہیں پڑھا تو زین العابدین سے ثابت کر دو۔ زین العابدینؒ نے نہیں پڑھا۔ امام باقر سے ثابت کر دو باقر نے نہیں پڑھا جعفر صادق سے ثابت کر دو۔ جعفر صادق نے نہیں پڑھا موسیٰ کاظم سے رضا کاظم سے تقی علی سے نقی علی سے۔ اگر شیعو تم کہو گے کہ یہ کلمہ کا جزو نہیں جزو نہیں تو دینیات میں بچوں کو یہ کیوں پڑھاتے ہو بچوں کو جو دینیات میں کلمہ پڑھایا جاتا ہے اس کلمہ میں یہ جزو شامل ہیں یا نہیں ہیں۔ تمہاری اصول کتابوں میں یہ کلمہ موجود ہے اگر یہ کلمہ واقعی تمہارا کلمہ ہے تو علیؓ نے کیوں نہیں پڑھا تمہارے بارہ اماموں نے کیوں نہیں پڑھا۔ حسینؓ نے کیوں نہیں پڑھا۔ امام باقر نے کیوں نہیں پڑھا۔ جعفر صادق نے کیوں نہیں پڑھا۔ تمہارے بارہ اماموں نے کیوں نہیں پڑھا۔ جب بارہ اماموں کا یہ کلمہ نہیں تو جو کلمہ تمہارا ہے اس کا مطلب ہے کہ جو کلمہ پڑھ کر انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ وہ تمہارا اور ہے علیؓ کا اور ہے لہٰذا علیؓ کا جو اسلام ہے وہ تمہارا نہیں اسلام، حسینؓ کا جو اسلام ہے تمہارا اسلام نہیں۔ اس لئے کہ جو سنٹرل آئیڈیا ہے اور جو دستاویز ہے جو بنیاد ہے وہ تمہاری اسلام میں داخلہ کی اور ہے حضرت علیؓ کی اور ہے حسینؓ کی اور ہے حسنؓ کی اور ہے بارہ اماموں کی اور ہے تو جس کی بنیاد ہی اپنے

اماموں سے نہیں ملتی ہے کہ وہ کس طرح مسلمان ہیں میں کہتا ہوں تو عیسائیوں کا کلمہ عیسیٰ سے ثابت ہے۔ یہودیوں کا کلمہ موسیٰ سے ثابت ہے مسلمانوں کا کلمہ محمد مصطفےٰ سے ثابت ہے۔ لیکن شیعو تمہارا کلمہ علیؓ سے ثابت نہیں۔ حسینؓ سے ثابت نہیں حسنؓ سے ثابت نہیں اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہودی تم سے بہتر ہیں عیسائی تم سے بہتر ہیں اس لئے جو وہ کلمہ پڑھتے ہیں وہ ان کے نبیوں سے ثابت ہے۔ جہاں سے وہ کلمہ ملا ہے اور جو کلمہ تم پڑھتے ہو وہ تمہارے کسی امام سے ثابت نہیں ہے اس لئے تم یہودیوں سے بھی بدتر ہو عیسائیوں سے بھی بدتر ہو ہر کافر سے بدتر ہو اس لئے کہ جن کا نام لیکر پوری دنیا کو تم نے فریب میں مبتلا کیا جب بنیاد ہم نے دیکھی تو جو بنیاد ہے وہ تم سے علیحدہ ہے تم اُن سے علیحدہ ہو۔ کلمہ طیبہ شیعہ کے ساتھ اختلاف کی اصل بنیاد ہے اور پھر دیکھیے اسی توحید میں پوری دنیا کا کوئی عیسائی اور یہودی سکھ اور ہندو اس بات کا قائل نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ جھوٹ بولتا ہے اس کا قائل (نہیں) لیکن شیعہ مذہب کی بنیادی کتاب اصول کافی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بولتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی کبھی فریب کرتا ہے اللہ تعالےٰ کبھی کبھی جھٹلاتا ہے بات کو۔

توجہ! یہودیوں نے عیسائیوں نے سکھوں نے ہندوں نے کبھی بھی اپنے مالک کو اپنے خدا کو یہ نہیں کہا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے اور شیعہ نے کہا ہے شیعہ کی کتاب کا نام ہے اصول کافی کی پہلی جلد میں کتاب الایمان میں باب بداء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بولتا ہے امام نے پوچھا کہ کیسے بولتا ہے تو امام نے کہا بقول شیعہ کے محمد بن یعقوب قلینی نے کہ دیکھو امام جعفر صادق کے بعد اللہ نے اعلان کیا تھا کہ امامت اسماعیل کو دے گا ان کے بیٹے کو لیکن جب وقت گذر گیا تو خدا اپنے وعدے سے پھر گیا اور امامت موسیٰ کاظم کو دے دی تو پوچھا گیا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا تو امام نے کہا اس لئے کہ اللہ تعالےٰ کو کبھی کبھی بداء ہو جاتا ہے تو ان سے کہا گیا کہ بداء کا معنیٰ تو جھوٹ ہے تو امام نے کہا کہ کل نبی جتنے بھی گذرے ہیں ہر نبی کا یہی عقیدہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کبھی کبھی جھوٹ بول دیتا ہے۔ شیعہ کا جو عقیدہ ہے وہ عقیدہ یہودیوں کے عقیدہ سے بُرا ہے۔ عیسائیوں کے عقیدہ سے بُرا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ میں اعلان کر دوں کہ عقیدہ بُرا ہے اور ایک یہ ہے کہ میں بتاؤں وہ عقیدہ کونسا ہے میں نے آپ کو بتایا ہے یا نہیں۔ بتایا

ہے آپ یہ بات یاد رکھیں گے کہ شیعہ کے ساتھ ہمارا پہلا اختلاف توحید پر ہے پہلا اختلاف توحید پر ہے اور توحید میں شیعہ نے دو غلطیاں کی ہیں۔ پہلی غلطی جو بنیادی غلطی ہے کہ شیعہ کا کلمہ اور ہے۔ مسلمانوں کا کلمہ اور ہے شیعہ کے کلمہ کے پانچ جزو ہیں۔ مسلمانوں کے کلمہ کے دو جزو ہیں۔ جب مسلمانوں کے کلمے کے دو جزو ہیں اور شیعہ کے کلمہ کے پانچ جزو ہیں کس دلیل سے آگے بات چلائے گا جب کلمہ ہی علیحدہ ہے بات ہی علیحدہ ہے۔ بنیاد ہی علیحدہ ہے۔ اب یہ ساری باتیں چھوڑ دو تو ابھی فلاں جگہ شیعہ نے تعزیہ نہیں نکالا۔ فلاں جگہ شیعہ نے کہا ہم ابو بکرؓ کی عزت کرتے ہیں۔ چھوڑو ان باتوں کو اُن سے کہو اختلاف ہمارا تمہارے ساتھ کلمہ پر ہے تمہارا کلمہ علیحدہ ہے۔ ہمارا کلمہ علیحدہ ہے جب کلمہ علیحدہ ہے ساری بنیاد مٹ گئی اختلاف کی۔ ساری وجوہات، جزیات، کتابیں حوالے، لٹریچر اور ساری عبارتیں ایک طرف رکھو بات کلمہ کی کرو۔ جب اُس کا کلمہ میرے کلمہ سے نہیں ملتا میں اس کو یہودیوں سے بڑا عیسائیوں سے بڑا کافر کیوں نہ کہوں۔ عیسائیوں نے کلمہ میں ایک جزو بدلا۔ یہودیوں نے ایک جزو بدلا۔ شیعہ نے تین جزو بدلے، شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے۔ شیعہ کائنات کا خبیث ترین کافر ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں سے بڑا کافر ہے۔ میرے بھائیو شیعہ یہودیوں اور عیسائیوں سے بڑا کافر کیوں ہے اس سے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے کلمہ کے تین جزو اپنی طرف سے نہیں بنائے۔ عیسائیوں اور یہودیوں نے کلمہ کے تین جزو نہیں بنائے شیعہ نے بڑھائے اس لئے شیعہ یہودیوں اور عیسائیوں سے بڑا کافر اور شیعہ سکھوں اور ہندوؤں سے بڑا کافر کیوں ہے اس لئے کہ سکھوں اور ہندوؤں نے کبھی بھی اپنے مالک کو اور پیدا کرنے والے کو یہ نہیں کہا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے اگر کسی ہندو نے کہا ہے تو لاکر دکھاؤ اور اگر کسی سکھ نے کہا ہے تو لاکر دکھاؤ کہ سکھ نے اپنے مالک و خالق کو کبھی جھوٹا نہیں کہا چاہے اُس کا خدائی تصور کوئی اور ہو کہ وہ کس کو خدا مانتا ہے بات علیحدہ ہے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ جب ان کا کوئی نہ کوئی خدائی تصور ہے کوئی گرونانک کو مانتا ہے کوئی کرشن جی کو مانتا ہے کوئی پانچ سیاروں کی بات کرتا ہے لیکن میں سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی ان کا خدائی تصور ہے اس خدائی تصور میں اپنے خدا کیلئے ہندوؤں کا اور سکھوں کا یہ عقیدہ نہیں کہ وہ جھوٹ بولتے تھے لیکن یہ شیعہ کی بنیادی کتاب اصول کافی

ہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ کبھی کبھی جھوٹ بولتا تھا۔ اور اس پر امت کو ایمان لانا چاہیئے۔ یہ عقیدہ موجود ہے تو یہ عقیدہ نہ سکھوں کا ہے نہ ہندوؤں کا ہے تو میرا یہ دعویٰ ثابت ہو چکا ہے کہ شیعہ سکھوں اور ہندوؤں سے بڑا کافر ہے اور شیعہ یہودیوں اور عیسائیوں سے بڑا کافر ہے اس دعویٰ کے بعد ان دلائل کے بعد اگر کسی کو اختلاف ہے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ شیعہ کا کلمہ پانچ جزوں والا نہیں۔ شیعہ نے خدا کو جھوٹا نہیں لکھا ہے اگر کوئی میرے ان دلائل سے چیلنج کر کے اس کا جواب دے سکتا ہے اور مجھے جھوٹا کر سکتا ہے تو میں اپنے دعویٰ کو واپس لے لوں گا لیکن میرا چیلنج پوری دنیائے شیعیت کو ہے کہ اگر واقعی وہ اپنا کلمہ علی سے ثابت کرے بارہ اماموں سے ثابت کرے۔ میں مان لوں گا کہ واقعی شیعہ کا اہلبیت پہ علی پہ ایمان ہے لیکن جب وہ اپنا کلمہ بارہ اماموں سے ثابت نہ کر سکے پوری امت کو ثابت نہ کر سکے۔ پیغمبر سے ثابت نہ کر سکے تو پھر میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے اور سکھوں یہودیوں اور ہندوؤں سے بڑا کافر ہے تو مجھے کہنا چاہیئے کہ چونکہ شیعہ خدا کو جھوٹا کہتا ہے۔ تو اس لئے یہ غلیظ ترین کافر ہے کہ شیعہ صحابہؓ بعد میں ہیں نبوت بعد میں ہے پہلے خدا ہے۔ آؤ دیکھو تو سہی تمہارا خدائی تصور کیا ہے اور پوری دنیا کا خدائی تصور کیا ہے۔ دیکھئے شیعہ کے ساتھ دوسرا اختلاف رسالت پر ہے کس پر ہے۔ رسالت پر۔ تو شیعہ نے یہ لکھا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اس مرتبہ کو نہیں پا سکے جس کو بارہ اماموں نے پایا ہے۔ یہ کہاں لکھا ہے اصول کافی میں ہے۔ پاکستان کے کسی مراثی کی کتاب کا حوالہ نہیں دے رہا میں شیعہ کی اصل اس کتاب کا حوالہ دے رہا ہوں جس کو وہ حیثیت حاصل ہے جو مسلمانوں کے نزدیک بخاری شریف کو حاصل ہے وہ شیعہ کے نزدیک اصول کافی جامع الکافی شیعہ مذہب کی بنیادی کتاب کو جو حیثیت حاصل ہے اس بنیادی کتاب میں ہے جو کہ محمد مصطفےٰؐ وہ مرتبہ نہیں پا سکے جو بارہ اماموں نے پایا ہے اب آپ دیکھئے کہ عیسائیوں اور یہودیوں نے اپنے اپنے پیغمبر عیسیٰؑ اور موسیٰؑ پر اپنے کسی موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے ماننے والوں کو ترجیح نہیں دی ہے یہودیوں نے نہیں کہا ہے کہ ہمارے پیغمبر موسیٰؑ کو ان کے بعد میں آنے والے اتنے امام یا اتنے آدمی ہمارے پیغمبر اس سے بہتر ہیں۔ عیسائیوں نے نہیں کہا۔ دیکھئے کہ عیسیٰؑ کے بعد آنیوالا

پطرس جوان کا صحابی تھا وہ عیسیٰ سے بہتر ہے یہ عیسائیوں نے نہیں کہا دیکھئے جب عیسائی اپنے پیغمبر سے کسی اور کو بڑا نہیں کہتا۔ یہودی اپنے پیغمبر سے کسی اور کو بڑا نہیں کہتا تو پھر مجھے کہنے کا حق ہے کہ شیعہ ایسا کافر ہے کہ جو یہودیوں اور عیسائیوں سے بھی بڑا کافر ہے کہ جو اپنے محمد مصطفےٰ سے بارہ اماموں کا درجہ بلند مانتا ہے جو بارہ اماموں کا درجہ محمدؐ سے بلند کہتا ہے اے مسلمان تیرا بھائی کیسے اور مسلمان کیسے۔ دیکھئے عیسائیوں نے یہ ضرور کہا کہ عیسیٰ کے سب سے قریبی شاگرد کا نام پورس تھا۔ اور بعد میں پولوس نے لکھا ہے کہ پولوس اور ایک طبقہ لکھتا ہے کہ عیسیٰ کے پہلے شاگرد کا نام پطرس ہے یہ عیسائیوں کے دو فرقہ ہیں کیتھولک اور دو فرقہ ہیں۔ ایک فرقہ پطرس کو عیسیٰ کا پہلا صحابیؓ مانتا ہے۔ دوسرا فرقہ پورس کو مانتا ہے لیکن عیسائیوں کے کسی فرقہ نے آج تک یہ نہیں کہا کہ یہ جو پورس ہے یا پطرس ہے یہ شرابی تھے۔ یہ زانی تھے یا یہ فاحشہ تھے یا بنش تھے یا منکر تھے یا العیاذ باللہ شیطان تھے دنیا کے کسی عیسائی نے کسی یہودی نے اپنے نبی کے پہلے جانشینوں کو ان لفظوں سے یاد نہیں کیا لیکن شیعہ کا یہ مولوی مقبول دہلوی چودھویں سپارہ میں حاشیہ پر کہتا ہے کہ یہ قرآن شراب خور خلفا کی لکھی ہوئی کتاب ہے تو شیعہ نے قرآن کے بارے میں جو نظریہ اپنایا ہے کہ اس میں تبدیلی ہوئی یہ تو شیعہ نے کہا کہ اصل قرآن غار میں ہے یہ تو کہا کہ اس کے تین حصے غائب کر دیئے گئے یہ تو کہا کہ اصلی قرآن یہاں موجود نہیں۔ اصلی قرآن کی آیات ستارہ ہزار ہیں یہ کہا کہ اصلی قرآن ستر گز لمبا ہے یہ بھی کہا کہ اصلی قرآن کی آیات ستارہ ہزار ہیں یہ بھی کہا کہ اصلی قرآن اونٹ کی کوہان سے بھی بڑا ہے سب کچھ کہا۔ لیکن میرے بھائیو اس تحریف کے بعد چلو میں مانتا ہوں کہ یہودی اپنی کتاب میں تحریف کے قائل ہیں۔ عیسائی اپنی کتاب میں تحریف کے قائل ہیں اور شیعہ اپنی کتاب قرآن میں تحریف کا عقیدہ رکھتے ہیں لیکن شیعہ ان سے بڑا کافر کیوں ہے اس لئے کہ یہودی اور عیسائی اپنی کتابوں کو شراب خور خلفاء کی لکھی ہوئی کتابیں نہیں سمجھتے۔ یہودی اور عیسائی اپنی کتابوں میں ان الفاظ کو جس نے شیطان کا ذکر ہے اپنے نبی کے صحابہؓ کیلئے استعمال نہیں کرتے لیکن یہ شیعہ کائنات کا ایسا کافر ہے کہ جس نے قرآن کو شراب خور خلفا کی کتاب لکھ کر یہودیوں اور عیسائیوں اور سکھوں اور ہندوؤں سے بڑے کفر کا اعتراف کر لیا ہے مجھے کہنے دو کہ شیعہ یہودیوں سے بڑا کافر

ہے۔ عیسائیوں سے بڑا کافر ہے سکھوں سے بڑا کافر ہے اس لئے کہ شیعہ کا توحید پر اختلاف ہے ہمارے ساتھ رسالت پر اختلاف ہے ہمارے ساتھ قرآن پر اختلاف ہے تم صرف یہ سمجھتے ہو کہ ابوبکرؓ پر اختلاف ہے میں کہتا ہوں کہ شیعہ کا کلمہ اور ہے نبی اور ہے قرآن اور ہے صحابہؓ اور ہیں اور ساری امت کا قرآن اور ہے رسول اور ہے نبوت اور ہے صحابہؓ اور ہیں۔ شیعہ کے کفر کی پہلی وجہ توحید دوسری وجہ رسالت تیسری وجہ قرآن چوتھی وجہ صحابہؓ، شیعہ کا یہ عقیدہ ہے یہ بھی اصول کافی ہے میں آپ کے سامنے پاکستان کے کسی شیعہ کا حوالہ بھی نہیں دے رہا میں شیعہ مذہب کی اُس کتاب کا حوالہ دیتا ہوں کہ پوری دنیا کا شیعہ جس کتاب پر ایمان رکھتا ہے۔ لبنان کا شیعہ ہو ایران کا شیعہ ہو پاکستان کا شیعہ ہو وہ اصول کافی کو ماننے پر مجبور ہے اصول کافی شیعہ کے عقائد کی کتاب ہے۔ شیعہ کی حدیث کی کتاب ہے۔ اور اصول کافی جو ہے جامع الکافی آٹھ جلدوں پر ہے دو جلدوں میں ان کے عقائد درج ہیں جس کو اصول کافی کہتے ہیں۔ پانچ جلدوں میں شیعہ کے مسائل درج ہیں۔ جن کو فروع کافی کہتے ہیں۔ ایک جلد میں شیعہ کے اماموں کے حالات درج ہیں۔ جن کو روضۃ الکافی کہتے ہیں۔ شیعہ کی سب سے اتھینٹک مستند پہلی کتاب اصول کافی ہے تو اسی اصول کافی میں ہے۔ کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد چار آدمیوں کے سوا سارے لوگ کافر اور مرتد ہو گئے تھے۔ اصول کافی ہے۔

توجہ: میرے بھائیو! یہودیوں نے اپنے پیغمبر کے جانے کے بعد یہ عقیدہ نہیں گھڑا کہ ان کے ماننے والے سارے لوگ یہودی موسیٰ سے پھر گئے تھے۔ عیسائیوں نے یہ عقیدہ نہیں رکھا کہ عیسیٰؑ کے آسمانوں پر جانے کے بعد یا بقول اُن کے پھانسی پہ چڑھ جانے کے بعد بقول اُن کے یہ عقیدہ ہو کہ سارے لوگ عیسیٰ کے مذہب سے پھر گئے تھے اور ہندوؤں کا یہ عقیدہ نہیں کہ ان کے پیشوا کے جانے کے بعد اُن کے ماننے والے سارے وہ مذہب چھوڑ گئے تھے۔ لیکن کائنات میں ایک شیعہ ایک ایسا ایلیمنٹ کافر ہے کہ جس نے اس عقیدے کا برملا اظہار کیا ہے کہ محمد مصطفےٰ دنیا سے رخصت ہو گئے کہ چار آدمیوں کے علاوہ ایک لاکھ چوتالیس ہزار صحابہؓ کی ساری جماعت کافر ہو گئی تھی۔ کیونکہ نبیؐ کے دور میں یہ مخلص نہیں تھے منافق تھے۔ نبی کے دور میں یہ خود کافر تھے بظاہر نبیؐ کے ساتھ تھے اندر سے نبیؐ کے مخالف تھے۔ ساری کائنات کا سب سے بڑا پیغمبر

۲۳ سال دنیا میں انکی صفائی کرتا رہا انکے دلوں میں ایمان کی روشنی اتارتا رہا۔ جنکی عظمت کے لئے انکی تعریف کرتا رہا۔ جنکی کائنات میں سب سے اونچی قوم پیغمبرؐ کہتا رہا اور خود قرآن جس جماعت کے بارے میں کہتا رہا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ اے صحابیو تم روئے زمین کی بہترین امت ہو میرے بھائیو امت چار آدمیوں کو نہیں کہتے امت دو آدمیوں کو نہیں کہتے امت پوری جماعت کو کہتے ہیں جس قرآن نے جس جماعت کو روئے زمین کی بہترین امت کہا ہے اس جماعت کے بارے میں اصول کافی میں ہے کہ وہ اندر سے منافق ہو گئے تھے اب فیصلہ تم کرو قرآن بہترین امت کہے اور شیعان کو منافق کہے اور کافر کہے۔ فیصلہ تو نے کرنا ہے کہ یہ بات یہودیوں نے نہیں کہی عیسائیوں نے نہیں کہی سکھوں نے نہیں کہی ہندوں نے نہیں کہی جب یہ بات سکھوں، عیسائیوں ہندوں، یہودیوں نے اپنے نبی کے ماننے والوں کے لئے نہیں کہی ہے اور شیعہ نے کہی ہے تو پھر تجھے آج واضح طور پہ دل سے اقرار کرنا چاہیئے کہ شیعہ کائنات میں اتنا بڑا کافر ہے کہ یہودی اس سے چھوٹا ہے عیسائی اس سے چھوٹا ہے اور ہندو اس سے چھوٹا کافر ہے سکھ اس سے چھوٹا کافر ہے شیعہ سے بڑا کافر اس دھرتی پہ کوئی نہیں۔ میری کوئی بات آپ کو سمجھ میں آئی ہے؟ آئی ہے۔ کہ شیعہ کائنات کا بدترین غلیظ ترین کافر ہے کیوں کافر ہے؟ شیعہ کے ساتھ ہمارا اصل اختلاف کیا ہے یہ بات سمجھ میں آئی ہے یہ چار باتیں آپ یاد رکھیں گے۔ انشاء اللہ۔ کہ شیعہ کے ساتھ ہمارا اصل توحید پر اختلاف ہے۔ پہلی بات آج کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ صحابہؓ پر اختلاف ہے۔ یہ بات آج سے دل سے نکال دیں۔ صحابہؓ بعد میں ہیں۔ پہلی بات کلمہ طیبہ پر اختلاف ہے۔ خدا کی الوہیت پر اختلاف ہے نبی کی رسالت پر اختلاف ہے۔ پیغمبرؐ کی ختم نبوت پر اختلاف ہے اللہ کے قرآن پر الہٰی سے ہمارا اختلاف ہے اور صحابہؓ کی عظمت پر ان سے اختلاف ہے۔ میرے بھائیو ایک ایسی بات آپکے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ وہ بات یہ چاروں باتیں ایک طرف اختلاف کی۔ وہ ایک بات ایسی کہ وہ بات نہ یہودی اپنے نبی کے ماننے والوں کے لئے کر سکا ہے نہ عیسائی کر سکا نہ ہندو کر سکا ہے نہ سکھ کر سکا ہے۔ اپنے نبی کے ماننے والوں کے لئے یہ لفظ کوئی نہیں کہہ سکا جو شیعہ نے کہے خمینی نے ۱۹۸۳ء میں ایران کی پارلیمنٹ قائم کی ایران کا دستور بنایا اور اس میں ساڑھے سات کروڑ روپیہ خمینی اور شیعہ مذہب کے فروغ کے لئے رکھا گیا۔

اور اُس مذہب کے فروغ کے لئے جو رقم رکھی گئی اُس رقم سے جو سب سے پہلی کتاب خمینی نے چھاپی۔
ایک تو یہ ہے کہ خمینی کی اپنی کتابیں نہیں اپنی کتابیں چھاپنے کے لئے ایران میں ایک علیحدہ ادارہ
لیکن ایران کی پارلیمنٹ کے اعلان کے بعد سب سے پہلی کتاب جو ایران کی پارلیمنٹ اور حکومت کے
خرچہ سے شائع ہو کر پوری دنیا میں پہنچائی گئی اس کتاب کا نام حق الیقین ہے۔ یہ حق الیقین کتاب
جس کے مصنف کا نام ملاں باقر مجلسی لعنتی ہے یہ آج سے ساڑھے پانچ سو سال پہلے یہ ملعون
پیدا ہوا ہے اور خمینی اپنی کتاب کشف اسرار کے مقدمہ میں لکھا کہ جو مومن جو میرا ماننے والا ہے
اسلامی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہو وہ ملا باقر مجلسی کی کتابوں کا مطالعہ کرے یہ خمینی کی کتاب کشف
اسرار میں ہے اس کی کتابوں کی تعریف کی ہے شیعہ کائنات کا وہ کالا کافر بدمعاشی کرتے ہوئے
آگے بڑھتا ہے وہ کہتا ہے کہ امام مہدی آگے بڑھیں گے اور آگے بڑھ کر امام مہدی کہیں گے
کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو روضہ میں دفن کرنا دنیا کی سب سے بڑی غلطی ہے توجہ کیجئے! دنیا کی سب سے
بڑی غلطی ہے لوگ پریشان ہو جائیں گے وہ کہیں گے ہم نے تو دفن نہیں کیا یہ تو اس دور کے
مسلمانوں نے دفن کیا وہ کہے گا یہ سب سے بڑی غلطی ہے ابوبکرؓ و عمرؓ کا محمدؐ کے روضہ میں آنا
یہ دنیا کی سب سے بڑی غلطی ہے اس کے بعد وہ بدمعاش کہتا ہے کہ امام مہدی آگے بڑھے گا۔
بنی کے روضہ کی دیوار توڑے گا دیوار توڑ کر اندر داخل ہو جائے گا اندر داخل ہو کر ابوبکرؓ و عمرؓ کی
قبروں کو اکھیڑے گا۔ جب قبروں کو اکھیڑے گا تو دیکھے گا ابوبکرؓ و عمرؓ کے جسم سلامت ہونگے۔
ان کے کفن سلامت ہونگے وہ بدمعاش کہتا ہے کہ سامنے کھڑے ہوئے مسلمان کہیں گے کہ دیکھو ابوبکرؓ
و عمرؓ سچے تھے اسی وجہ سے اُن کے کفن میلے نہیں ہوئے ان کے جسم سلامت رہے تو امام مہدی
کہے گا کہ نہیں اس لئے سلامت نہیں رہے کہ یہ سچے تھے اس لئے سلامت رہے کہ میں نے انکو
عذاب دینا تھا۔ میں نے ان کو یہاں سے نکالنا تھا چنانچہ اس کے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کے کفنوں کو
اتارے گا اور ان کے چہروں سے کپڑا اتار کر امام مہدی العیاذ باللہ ان کے چہروں کو ننگا کر کے
ان کو زندہ کرے گا اور زندہ کر کے کہے گا اے ابوبکرؓ اے عمرؓ آج تک ہزاروں سال سے جتنے زنا
ہوئے ہیں تمہاری وجہ سے ہوئے ہیں۔ جتنی بدمعاشی ہوئی ہے تمہاری وجہ سے ہوئی ہے جتنی
عیاری ہوئی ہے تمہاری وجہ سے ہوئی ہے اے ابوبکرؓ و عمرؓ اگر تم علیؓ کو اس کا حق دے دیتے

علیؓ کو خلافت دے دیتے تو دنیا میں زنا کبھی نہ ہوتے یہ بدمعاشی کبھی نہ ہوتی یہ جھوٹ کبھی نہ بولا جاتا۔ یہ شراب کبھی نہ پی جاتی اس کے بعد وہ بدمعاش کہتا ہے کہ امام مہدی کے سامنے ابوبکر وعمرؓ العیاذ باللہ ہاتھ جوڑ کر کہیں گے واقعی ہم سے غلطی ہوگئی واقعی ہم گناہ ہوگئی۔ اس کے بعد وہ ملعون کہتا ہے کہ امام مہدی ابوبکرؓ وعمرؓ کو روضہ سے نکالے گا ان کے جسموں کو نکالے گا۔ اور نکال کر اُن کے کفن اتار دے گا۔ کفن اتار کر مدینہ کے چوک میں ننگا کر کے انکی ننگی حالت میں ایک درخت پر لٹکا دے گا اور لٹکا کر ان کے جسموں پر کوڑا برسانا شروع کر دے گا کوڑے برستے رہیں گے حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔ ہائے کراچی کے جوانو۔ کراچی کے سنیو! تیرے باپ کے لئے یہ لفظ تو کوئی نہیں کہتا کہ تیرے باپ کو قبر سے نکالا جائے گا۔ تیرے باپ کو ننگا کیا جائے گا۔ ہائے اس ملک میں محمدؐ کا جانشین صدیقؓ اتنا لاوارث رہ گیا ہے۔ ابوبکرؓ وعمرؓ اتنا لاوارث ہے کہ آج اس کے بارے میں یہ لٹریچر یہ کتابیں چھپ کر تیرے ملک میں تقسیم کی جائیں اس کے بعد بھی تو شیعہ کو اپنا بھائی کہے مسلمان کہے تیری زندگی پہ تف ہے۔ تیری جوانی پہ لعنت ہے۔ کراچی کے مسلمانو۔ سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں تمہاری ماؤں کی عزت محفوظ ہے تمہارے باپ کی عزت محفوظ ہے تمہاری بیٹیوں کو کوئی کچھ نہیں کہتا۔ یہ محمد مصطفےٰ کا جانشین ہے۔ جس کو رسول اللہ کے مصلےٰ پہ کھڑا کیا۔ جس کے بارے میں نبی نے فرمایا۔ اللہ۔ صدیقؓ نے تیرے نبی پہ اتنے احسان کئے کہ محمدؐ دنیا میں اُس کا بدلہ نہیں دے سکا۔ اے اللہ تو بدلہ عطا کر وہ صدیقؓ ایسا لاوارث ہے کہ اس صدیقؓ کے خلاف یہ کفر چھپے۔ یہ بدمعاشی چھپے اور وہ لٹریچر وہ کتاب ایران کی حکومت کے پیسے سے چھپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کی جائے اور پھر اس پر مجھے کہا جائے کہ تو فرقہ واریت پھیلاتا ہے تو فتنہ کی بات کرتا ہے تو لڑائی کی بات کرتا ہے۔ سیاستدانو! چوہدریو، حکمرانو، مولویو اگر اس خلافت کے بعد اس بدمعاش کے بعد اس عیاری کے بعد اس کفر کے بعد یہ کافر نہیں ہیں تو بتا دنیا میں کافر کون ہے بتا اس بدمعاشی کو عام کرنا اور عیاری کو دنیا کے سامنے کھولنا مجھ پر فرض ہے اس کو کھولتا ہوا میرا قائد شہید ہوگیا جان دے گیا اور میں اسی کفر کو کھولتے ہوئے قبر میں اُتر سکتا ہوں۔ ہتھکڑی پہن سکتا ہوں۔ تختہ دار پہ لٹکنا شہادت سمجھتا ہوں۔ لیکن اس کفر کو چوکوں میں گلیوں میں۔ چوراہوں میں ننگا

کر کے چھوڑوں گا۔ ہائے ہائے صدیق کے بارے میں یہ کتاب چھپے تو چین سے بیٹھا ہے میں چین سے سو یا رہوں۔ ہائے میرے قائد نے ایک تقریر میں کہا تھا۔ اے اللہ اس لٹریچر کے بعد اگر میں چین کی نیند سوؤں تو مجھ پہ لعنت کر۔ اے اللہ اس لٹریچر کے بعد اگر میں چین کی نیند سوؤں تو مجھ پہ لعنت کر۔ اے اللہ آج تو گواہ ہو جا جسطرح سورج چڑھتا ہے اسی طرح مجھے بھی یقین ہے کہ مجھے بھی ایک نہ ایک دن اسی راستے میں قتل ہونا ہے مجھے بھی ایک نہ ایک دن دنیا سے جانا ہے۔ میرے بچوں نے بھی یتیم ہونا ہے مجھے بھی قبر کی تہوں میں گم ہونا ہے لیکن اے اللہ جو کچھ میں کر رہا ہوں تیری توفیق سے میرا فرض ہے کہ اس ملک میں صدیق کو ماں بہن کی گالیاں دی جائیں میں کسطرح آرام کروں میں کسطرح چپ کر جاؤں میں کسطرح آرام کی نیند سوؤں اگر میرا سیاستدان راستہ روکے، حکمران راستہ روکے کوئی مولوی راستہ روکے، پیر راستہ روکے۔ اے اللہ میں ہر ایک سے لڑ کر ہر ایک سے جھگڑ کر تیرے صدیق کی چوکیداری کرتا رہوں گا۔ غلامی کرتا رہوں گا۔ حتیٰ کہ دنیا سے چلا جاؤں گا اور اپنے قائد کے قدموں میں پہنچ جاؤں گا۔ مولویو۔ پیرو چوہدریو تم ہمیں کہتے ہو ہم فرقہ واریت پھیلاتے ہیں۔ مجھے بتاؤ میرے پاس اس کا کیا علاج ہے تیری داڑھی پہ کوئی پتھر روڑا مارے تو کہتا ہے یہ فساد ہے۔ ہائے صدیق کی عزت تیری داڑھی سے بھی زیادہ قیمتی نہیں ہے۔ کیا کہتے ہو کیا کہنا چاہتے ہو جب میں اپنے قائد کی یہ تقریر سنتا تھا میری دھاڑیں نکل گئیں میں نے کہا کہ اے قائد تو نے کتنی بڑی بات کہدی کہ ان تقریروں کے بعد اے اللہ مجھ پہ آرام کی نیند کرنے پہ لعنت کر دے۔ آج اس اجتماع میں میں کہنا چاہتا ہوں کہ حضور کے اس مشن کے لئے اس پروگرام کے لئے جان دینا ہمارا فرض ہے۔ جان دینا ہم پہ فرض ہے۔ اس راستے میں مرنا ہمارا فرض ہے اے اللہ صحابہؓ کی عزتوں کے لئے ہماری عزتیں قربان ہیں۔ ہماری مائیں قربان ہیں۔ بیٹیاں قربان ہیں بچے قربان ہیں۔ جب تک اس ملک میں ابوبکرؓ کی عزت کا قانون نہیں بنایا جاتا۔ سپاہ صحابہؓ کا ایک بچہ بھی چین کی نیند نہیں سو سکتا۔ سپاہ صحابہؓ کے لوگو۔ سپاہ صحابہؓ کے رضا کارو یاد رکھیں ظلم سمجھا دو ہم کیا کریں اس کفر کو عام کرنے کے لئے میرے پاس ریڈیو ہوتا میں ریڈیو میں چیختا۔ ٹی وی ہوتا میں ٹی وی میں چیختا اخبار ہوتے ہم اخبار میں چیختے جب میرے پاس نہ اخبار ہے نہ ریڈیو ہے نہ ٹی وی ہے اور جس نے یہ کفر پھیلایا ہے وہ ایران

کا بدمعاش ہے ٹی وی میں صدیق کو کافر کہتا ہے۔ ہائے ٹی وی میں عمرؓ کو کافر کہتا ہے۔ اوئے ریڈیو پہ ابوبکرؓ کو گالیاں دیتا ہے۔ اوئے اس کے جواب میں مجھ پہ کیا فرض ہے کہ میری زبان میرا اسٹیج، میرا چوک، میری گلیاں، میرے پارک ہر جگہ پہ حاضر ہیں اور میں کفر کو للکارنے کے لئے ہر چوک پہ کافر شیعہ کو کہوں ہر گلی میں کہوں ہر بازار میں کہوں اور کافر کافر کہہ کر اتمام حجت کر ڈالوں تاکہ قیامت کی صبح کو اللہ کی عدالت میں جب صدیق پیش ہو تو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہائے ماں بہن کی گالیاں مجھے دی گئیں۔ او مولویو تم کہاں تھے او پیرو تم کہاں تھے تمہاری عزتوں کو کوئی خطرہ نہیں تھا تمہاری بیٹیوں کو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ تمہاری داڑھیوں کو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ ہائے چوکوں میں ہماری عزت کو روندا گیا تم کیوں نہیں بولے گلیوں میں رگیدا گیا تم کیوں نہیں بولے۔ کتابیں چھپیں تم کیوں نہیں بولے کراچی کے لوگو ہم اتمام حجت کر کے اپنی جان دے دیں گے اور شیعہ کو چوکوں میں گلیوں میں کافر کہہ کر گالی بنائیں گے اور امت کو اس کفر سے آگاہ کر کے چھوڑیں گے۔ میں نے آپ کے سامنے شروع میں کہا کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے۔ یہ کہا یا نہیں کہا۔ کہا۔ میں نے یہ دعویٰ پیش کیا یا نہیں؟ کیا۔ اور اس کے بعد میں نے کہا کہ شیعہ، عیسائیوں، یہودیوں، سکھوں اور ہندوؤں سے بڑا کافر ہے۔ میں نے دلائل سے ثابت کیا ہے یا نہیں کیا؟ کیا ہے۔ آپ کو یہ دلائل سمجھ میں آگئے ہیں۔ بالکل آپ ان باتوں کو سمجھ چکے ہیں کہ ہم شیعہ کو کائنات کا بدترین کافر کیوں کہتے ہیں۔ سکھوں اور ہندوؤں سے بڑا کافر کیوں کہتے ہیں۔ آپ کو میری بات سمجھ میں آگئی ہے۔ جی۔ اور یہ آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ سکھوں کو کافر کیوں نہیں کہتے کافر کافر سکھ کافر، اس لئے کہ سکھوں نے کبھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہا، سکھوں نے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہا۔ یہودیوں نے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہا۔ عیسائیوں نے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہا اور ہندوں نے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہا۔ جو آدمی ہندو اور سکھ سے بڑے کفر کا عقیدہ رکھے اور کہے اپنے آپ کو مسلمان تو اس کے مقابلہ میں میرے پاس اخبار بھی نہ ہو۔ ریڈیو بھی نہ ہو۔ ٹی وی بھی نہ ہو تو پھر چوکوں میں میں اس کو کافر کافر کیوں نہ کہوں تو بھئی اس کا کوئی اور حل بتا دو تم اس کی کوئی اور وجہ بتاؤ کہ میں اس کفر کو اسطرح عام کر سکتا ہوں۔ اس بدمعاشی کو اسطرح عام کر سکتا ہوں۔ اس عیاری سے اس طرح

پردہ اٹھا سکتا ہوں۔ جب میرے پاس وسائل نہیں ہیں۔ میرا سیاستدان، نالیوں، اور لائسنسوں کی اور پرمٹوں کی سیاست کرنے لگ گیا ہے۔ میرا حکمران میرا راستہ روکنے لگ گیا ہے۔ کہ تم فرقہ واریت پھیلاتے ہو اور میرا مولوی یہ کہتا ہے کہ یہ تلخ راستہ ہے تو اب اس کے لئے اس کے بارے میں بتاؤ جو کفر تیرے بازاروں میں پھر رہا ہے اس کفر کو مٹانے کے لئے اور اس یدمعاشی سے امت کو آگاہ کرنے کے لئے کافر کافر شیعہ کافر کے علاوہ اور کونسا محل ہے اور کونسا نعرہ ہے اور کونسی بات ہے۔ قرار دادیں چالیس سال پیش ہوتی رہیں۔ کوئی نہیں مانا یدمعاشی سر پہ چڑھ آئی۔ تو قرار دادیں پیش کرتا رہا کفر سر پہ چڑھ آیا تو تقریریں کرتا رہا کفر نے کعبہ پہ قبضہ کر لیا۔ تو قرار دادیں پیش کرتا رہا۔ کفر چوکوں میں آگیا تو قرار دادیں پیش کرتا رہا۔ کفر ریڈیو پہ آگیا تو قرار دادیں پیش کرتا رہا۔ کفر نے ٹی وی پہ ابوبکرؓ کو کافر کہنا شروع کر دیا تو تقریریں کرتا رہا۔ بتا اس کے سوا کیا حل ہے۔ سپاہ صحابہؓ نے جدوجہد کی ہے۔ سپاہ صحابہؓ نے کفر کو للکارا ہے۔ سپاہ صحابہؓ اسی کفر کو اسمبلی میں ختم کرنے کیلئے پاکستان کا قانون بنانے کیلئے اسمبلی میں پہنچی ہے۔ ایثار القاسمی اسمبلی میں پہنچا ہے اس لئے تاکہ اس کفر کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے ہم اسمبلی میں اس کو زیر بحث لائیں گے۔ اسمبلی نہیں مانے گی ہم ٹکرائیں گے۔ اسمبلی نہیں مانے گی۔ ہم لڑائی کریں گے اسمبلی میں بھی لڑیں گے اور پاکستان کے ہر بازار میں لڑیں گے۔ میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔

آخری رات ہے سر نہ جھکانا لوگو　　حسن ادراک کی شمعیں نہ بجھانا لوگو
کٹ گیا جنگ کی دھرتی پہ جو صحابہؓ کیلئے　　گلی کوچوں میں دھراؤ اس کا فسانہ لوگو

کراچی کے غیور سنیو! ہم نے مولانا حقنواز شہید کا پیغام پوری دنیا میں پہنچانے کیلئے ۲۳ فروری کو اسلام آباد میں انٹرنیشنل حقنواز شہید کانفرنس رکھی ہے آپ اس کانفرنس میں شریک ہونگے۔ انٹرنیشنل حقنواز شہید کانفرنس جسمیں چالیس ملکوں کے نمائندے انشاء اللہ شریک ہونگے۔ چالیس ملکوں کے پرچم لہرائے جائیں گے۔ یہ کانفرنس اسلام آباد کی تاریخ کا سب سے بڑا مذہبی اجتماع ہوگا۔ اور انشاء اللہ تین زبانوں میں حقنواز شہید کا لٹریچر پیش کیا جائے گا۔

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مورخِ اسلام جانشین امیرِ عزیمت
شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا **ضیاء الرحمٰن فاروقی**
سرپرستِ اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان کا
صادق آباد میں یادگار تاریخی خطاب

شیعہ کیسا تھ امتِ مسلمہ کا اصل اختلاف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ. وَصَلَّی عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ الْمَبْعُوْثِ اِلَی کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا. وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ کَلَامِہِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ مَاکَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّنِیْ فَاقْتُلُوْہُ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَاجْلِدُوْہُ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ. وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

ایک اک آیتِ قرآں کی تلاوت کرنا — اور جاں پر کھیل کر اظہارِ صداقت کرنا
جھنگ والے نے بتایا بزبانِ جرأت — زندگی کیا ہے تمنائے شہادت کرنا
اُس نے جو لفظ سرِ سینۂ صحرا لکھا — مٹ سکے گا نہ ہواؤں سے کچھ ایسا لکھا
اُس نے ایماں سے چمکتی ہوئی پیشانی پر — خون سے اپنے صحابہؓ کا قصیدہ لکھا
اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے — خاک ہو جاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے
اپنے پرچم کا کنگ کہیں جھکانا مت دینا — سرخ شعلوں سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے

تیز قدموں سے چلو اور تعداد سے بچو — بھیڑ میں سنت چلو گے تو کچل جاؤ گے
ہمسفر ڈھونڈو نہ کسی کا سہارا چاہو — ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

قابل صد احترام۔ علماء کرام۔ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کے غیور نوجوانو! اور دوستو آج کافی طویل عرصہ کے بعد آپ حضرات کے اس شہر میں حاضری کا اتفاق ہوا ہے۔ ریلوے چوک صادق آباد کے اس عظیم الشان اجتماع میں دور دراز سے آنے والوں کو میں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

میرے بھائیو سپاہ صحابہؓ کا مشن اور پروگرام کیا ہے۔ سپاہِ صحابہؓ کی جدوجہد کیا ہے؟ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں؟ خلافت راشدہ کے نظام کے اجراء کے لئے سپاہِ صحابہؓ کیا چاہتی ہے۔ میں انشاء اللہ آج اس عنوان پر آپ حضرات کے سامنے گفتگو کروں گا۔

میرے بھائیو! میری آج کی تقریر کا عنوان یہ ہے کہ شیعہ کے ساتھ اُمت مسلمہ کا اصل اختلاف کیا ہے۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ انتہائی واضح دلائل کے ساتھ آپ کے سامنے اپنے مؤقف کا اظہار کروں اگر میرے دلائل پر آپ کو اطمینان ہو جائے تو پھر آپ کسی مصلحت یا کسی اور کسی بہانے کو سامنے نہ لاتے ہوئے کھل کر سپاہِ صحابہؓ کا ساتھ دیں۔ میں آپ حضرات کے سامنے ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ سپاہِ صحابہؓ کی جنگ کوئی ذاتی مفاد کی جنگ نہیں ہے سپاہِ صحابہؓ کا شیعہ کے ساتھ اختلاف کوئی کسی جائیداد کے جھگڑے کی وجہ سے نہیں ہے۔ سپاہِ صحابہؓ کا تھینی سے اختلاف کسی کرسی اور چودھراہٹ کے لئے نہیں ہے۔ سپاہ صحابہؓ کا اختلاف صرف پیغمبرؐ کے دین کی وجہ سے ہے رسول اللہ کی شریعت کی وجہ سے ہے اللہ کی توحید کی وجہ سے ہے۔ نبیؐ کی رسالت کی وجہ سے ہے۔ اللہ کے قرآن کی وجہ سے ہے رسول اللہ کے صحابہؓ کی وجہ سے ہے۔ شیعہ کے ساتھ ہماری لڑائی کسی غرض پر مبنی ہو کسی ذاتی مفاد کے تابع ہو کسی ذاتی اختلاف کی بنیاد پر ہو تو آپ میری اس تقریر کو آپ دیوار پر پھینک دیں میری اس تقریر کو بازار میں پھینک دیں۔ جہاں آپ میری معروضات سن رہے ہیں۔ اسی جگہ پر آپ اس کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ لیکن اگر آپ یہ سمجھتے ہیں۔ میری معروضات سے آپ یہ بات سمجھ جائیں کہ شیعہ کے ساتھ ہمارا اختلاف اصولوں پر مبنی ہے اور دین پر مبنی ہے تو پھر آپ کو بلا حیل وحجت ہماری سرپرستی کرنی چاہیئے۔ ہمارا ساتھ دینا چاہیئے۔ آپ زمیندار

ہیں. تب آپ تاجر ہیں تب آپ سکول ٹیچر ہیں. تب آپ کلرک ہیں تب آپ کسی دفاتی یا صوبائی محکمہ کے ملازم ہیں. تب میں امید کرونگا کہ آپ گفتگو کو سمجھ جانے کے بعد ضرور ہمارا ساتھ دیں گے. ضرور ہمارے ساتھ مل کر کام کریں گے.

میرے ساتھیو! شیعہ کے ساتھ امت مسلمہ کا اصل اختلاف کس بات پر ہے ہمارے ہاں بڑے بڑے جلسے ہوتے ہیں اور بڑے بڑے خطیب. بڑے بڑے مقرر شعلہ بیان جادو بیان واعظ اور خود سپاہ صحابہؓ کے کچھ مقرر تقریریں کرتے ہیں. لیکن شیعہ کے ساتھ اصل اختلاف کو بیان نہیں کرتے. چند عبارتیں جو صحابہؓ کے خلاف ہیں. صرف انہی کا ذکر کرکے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اصل بات کہہ دی ہے. حقیقت میں یہ بات نہیں ہے. سپاہ صحابہؓ یا امت مسلمہ کا اصل اختلاف شیعہ کے ساتھ صحابہؓ پر نہیں ہے حتیٰ کہ اصل اختلاف قرآن پر بھی نہیں ہے اصل اختلاف رسالت پر بھی نہیں ہے. اصل اختلاف توحید پر بھی نہیں ہے شیعہ کے ساتھ امت مسلمہ کا اصل اختلاف مسئلہ امامت پر ہے کس پر ہے (مسئلہ امامت پر) یہ جو میں گفتگو کر رہا ہوں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ گفتگو کر رہا ہوں. شیعہ کے ساتھ امت مسلمہ کا اصل اختلاف مسئلہ امامت پر ہے. شیعہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہؐ کے بعد نظریہ امامت پیش کیا ہے اسلام نے. مسلمان یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے بعد نظریہ خلافت اسلام نے پیش کیا ہے. امامت کہتے ہیں آگے ہونے کو خلافت کہتے ہیں پیچھے ہونے کو. شیعہ نبیؐ کے بعد بھی آگے ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے اور مسلمان نبی کے بعد پیچھے ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے یہی اختلاف کی بنیاد ہے امامت آگے ہونے کو کہتے ہیں اور خلافت پیچھے ہونے کو کہتے ہیں. شیعہ نے کہا کہ نبیؐ کے بعد آگے ہونا چاہیئے. مسلمانوں نے کہا کہ نبوت کے بعد پیچھے ہونا چاہیئے. یہ اصل بات ہے. نبیؐ کے بعد امتی کو آگے ہونا چاہیئے یا پیچھے ہونا چاہیئے (پیچھے ہونا چاہیئے) پیچھے ہونے کا نام خلافت ہے اور آگے ہونے کا نام امامت ہے. میں اس کی وضاحت ابھی کروں گا تاکہ بات آپ کو پوری پوری سمجھ میں آجائے. شیعہ کے ساتھ امت مسلمہ کا اصل اختلاف امامت پر ہے یہ بات یاد رکھیں. جب تک اختلاف کی اصل بنیاد سمجھ میں نہیں آتی اس وقت تک شیعہ مذہب سمجھ میں نہیں آسکتا.

آپ کہیں گے کہ شیعہ کا تو کلمہ اور ہے وہ کلمہ اور کیوں ہے۔ امامت کی وجہ سے شیعہ نے قرآن میں تبدیلی کیوں کی امامت کیوجہ سے شیعہ نے قرآن میں تحریف کا عقیدہ کیوں گھڑا۔ امامت کی وجہ سے۔ شیعہ نے عقیدہ توحید کیوں بدلا۔ امامت کیوجہ سے شیعہ نے عقیدہ بداء کیوں گھڑا امامت کیوجہ سے تو شیعہ کے ساتھ اصل اختلاف مسلمانوں کا مسئلہ امامت پر ہے۔ اب میں کہتا ہوں کہ شیعو تم کہتے ہو۔ حضورؐ کے بعد امام ہوتا ہے کیسے امام ہوتا ہے تو وہ اس امام کو ثابت کرنے کیلئے انہوں نے کلمہ طیبہ بدل دیا اور کلمہ طیبہ میں ایک پہلے امام کا ذکر کر کے کلمہ کی کیفیت بدل دی۔ میں نے کہا کہ اگر حضورؐ کے بعد امامت کا درجہ ہے تو اللہ تعالےٰ کو امام مقرر کرنا چاہیئے تھا۔ تو انھوں نے کہا کہ نہیں اللہ تعالیٰ کو کبھی کبھی بداء ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بولتا ہے تو امامت کیوجہ سے عقیدہ بداء گھڑ دیا۔ میں نے کہا کہ نبوت تو رسول اللہؐ پر ختم ہوگئی۔ انہوں نے کہا نبوت ختم نبوت ہو گئی اور نبوت سے بڑا درجہ امامت کا ہے وہ شروع ہوگئی۔ نبوت کا بڑا درجہ امامت کا ہے اور وہ شروع ہوگئی تو اصل اختلاف امامت کا ہے۔ میں نے کہا اگر امامت اتنی بڑی چیز ہے تو امامت کا ذکر قرآن میں ہونا چاہیئے انہوں نے اس کو ثابت کرنے کیلئے یہ عقیدہ گھڑ دیا۔ کہ اس امامت کا ذکر قرآن میں تھا۔ اس کو ابوبکرؓ نے بدل دیا۔ عمرؓ نے بدل دیا۔ عثمانؓ نے بدل دیا۔ اور امامت کا ذکر جن آیات میں تھا وہ آیات نکال دیں وہ کل آیات ستارہ ہزار تھیں۔ یہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں۔ باقی ساری آیات امامت پہ تھیں۔ وہ بدل دیں۔ میں نے کہا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ نبیؐ کے صحابی تھے۔ کیا امامت کا ان کو پتہ نہیں چلا تو یہ امامت ثابت کرنے کیلئے کہا ابوبکرؓ تو کافر تھا عمرؓ تو کافر تھا عثمانؓ تو کافر تھا۔ معاذ اللہ۔ صحابہؓ تو سارے کافر تھے۔ ان کے دل میں تو ایمان نہیں تھا تو شیعہ نے کلمہ کو تبدیل کیا امامت ثابت کرنے کیلئے قرآن کی تحریف کا عقیدہ گھڑا امامت کو ثابت کرنے کیلئے۔ اللہ کو جھوٹا کہا امامت کو ثابت کرنے کیلئے صحابہؓ کو کافر کہا امامت کو ثابت کرنے کیلئے پیغمبروں کا مذاق اڑایا امامت کو ثابت کرنے کیلئے جبرائیل کا مذاق اڑایا امامت کو ثابت کرنے کے لئے لیکن شیعہ الا ماشاء اللہ کر رسول اللہ کے بعد امامت کے عقیدے کو دنیا میں ثابت نہیں کر سکا۔ چنانچہ آج دنیا میں سوائے چند لاکھ شیعہ کے پوری دنیا کا

مسلمان جو ڈیڑھ ارب کی آبادی پر مشتمل ہے۔ شیعہ کے عقیدہ امامت پر لعنت بھیج چکا ہے اور عقیدہ خلافت کو سینے سے لگا چکا ہے۔

میرے بھائیو! شیعہ کے ساتھ اصل اختلاف کس بات پر ہے۔ امامت پر۔ یہ جو کلمہ بدل دیا گیا امت کیوجہ سے اب آپ دیکھیں کہ شیعہ نے رسول اللہؐ کے بعد امامت کو ثابت کرنے کیلئے کون کون سے گل کھلائے اور امامت کو ثابت کرنے کیلئے چار بڑے بڑے کفر دنیا کے سامنے پیش کئے شیعہ کے کفر کی کتنی وجوہات ہیں۔ کئی ہزار وجوہات ہیں لیکن میں آج یہاں صرف چار وجوہات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کے ذہن میں ہو کہ شیعہ کس وجہ سے کافر ہے۔ شیعہ کے ساتھ میرا اختلاف کیا ہے شیعہ کے ساتھ میرا بغض کیا ہے شیعہ کس وجہ سے کافر ہے شیعہ مسلمان کیوں نہیں رہتا۔ عقل و نقل کی روشنی میں۔ روایت کی روشنی میں شیعہ کیوں مسلمان نہیں رہتا۔ جب تک دنیا میں شیعہ اپنے عقیدہ امامت کو نہیں چھوڑتا۔ شیعہ مسلمان ثابت نہیں کیا جا سکتا چاہے اس کو کوئی مفکر ثابت کرنا چاہے۔ چاہے کوئی سیاستدان ثابت کرنا چاہے۔ چاہے مولوی ثابت کرنا چاہے۔ چاہے کوئی پیر ثابت کرنا چاہے۔ جب تک دنیا میں شیعہ کا عقیدہ امامت موجود ہے۔ اُس وقت تک دنیا میں کوئی انسان شیعہ کو مسلمان ثابت نہیں کر سکتا اور شیعہ کا عقیدہ امامت ہی ان کے مذہب کی بنیاد ہے جو عقیدہ امامت کے ہوتے ہوئے باوجود شیعہ کو مسلمان کہے گا میں سمجھوں گا یا وہ منافق ہیں یا وہ جاہل ہیں۔ منافق اس لئے کہ وہ جانتے ہوئے کہ عقیدہ یہ ہے شیعہ کو مسلمان کہتا ہے یا اُسے علم نہیں ہے کہ امامت کا معنی یہ ہے امامت کی حقیقت یہ ہے امامت کی تاریخ یہ ہے امامت کی بنیاد یہ ہے جو شخص عقیدہ امامت کی موجودگی میں شیعہ کو مسلمان کہتا ہے یا وہ منافق ہے یا پرلے درجہ کا جاہل ہے۔ میرے بھائیو شیعہ کے ساتھ امت مسلمہ کا اصل اختلاف کس بات پر ہے؟ امامت پر ہے اور امامت کو ثابت کرنے کے لئے شیعہ نے محمد مصطفےٰؐ کا کلمہ بدل دیا۔ نبیؐ کا کلمہ بدل دیا۔ امامت کو ثابت کرنے کیلئے شیعہ کا کلمہ اب آپ بتائیں کہ شیعہ کے ساتھ اصل اختلاف تو ہوا امامت پر اور امامت کو ثابت کرنے کیلئے شیعہ کلمہ توحید کو تبدیل کر دے اب تو کہہ سکتا ہے کہ فلاں شیعہ تو بڑا اچھا ہے وہ تو ابوبکرؓ کو تسلیم

کرتا ہے۔ وہ عمرؓ کو تسلیم کرتا ہے میں کہوں گا ابوبکرؓ و عمرؓ تو بعد میں ہیں پہلے تو کلمہ ہے شیعہ نے تو کلمہ بدل دیا تو آپ کس صحابیؓ کی بات کرتے ہیں۔ یہ تو ایسے ہوگا ایک ہندو یہ کہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں آپ کہو یہ بڑا اچھا ہندو ہے۔ نماز پڑھتا ہے ایک سکھ کہے کہ میں روزہ رکھتا ہوں آپ کہیں یار یہ سکھ بڑا اچھا ہے روزہ رکھتا ہے۔ ایک عیسائی یہ کہے کہ میں حج کرتا ہوں آپ کہیں یہ بڑا اچھا ہے۔ تو میرے بھائیو! آپ ایک عیسائی کے حج پر اسے مسلمان نہیں کہہ سکتے اس لئے آپ کہیں گے حج بعد میں ہے پہلے کلمہ ہے۔ یہودی کہے میں نماز پڑھتا ہوں آپ کہیں گے نماز بعد میں ہے پہلے کلمہ ہے۔ سکھ روزہ رکھے آپ کہیں روزہ بعد میں توحید پہلے ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ عیسائی کی نماز کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ اختلاف کلمہ پر ہے۔ یہودی کے روزہ کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ اختلاف کلمہ پر ہے۔ سکھ کی زکوٰۃ کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ اختلاف کلمہ پر ہے مجھے بتایا جائے کہ شیعہ کے ساتھ اختلاف میرا تو کلمہ طیبہ ہے آپ کیسے کہیں گے ابوبکرؓ کو مانتا ہے اگر سکھ کی نماز کا کوئی اعتبار نہیں تو شیعہ کے ابوبکرؓ کی محبت کا کوئی معیار نہیں۔ کیونکہ سکھ کے اسلام میں داخلہ کی بنیاد اگر کلمہ ہے تو شیعہ کے داخلہ کی بنیاد بھی کلمہ ہے جسطرح عیسائی کا کلمہ نہیں۔ ہندو کا کلمہ نہیں۔ کافر کا کلمہ نہیں اسی طرح شیعہ کا کلمہ بھی درست نہیں توجہ کر شیعہ نے عقیدہ امامت کو ثابت کرنے کے لئے شیعہ نے محمدؐ کے کلمہ کو تبدیل کر دیا نہ صرف یہ کہ تبدیل کیا بلکہ محمدؐ کے کلمہ کو بڑھا دیا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ کلمہ کے دو جزو ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ ایک جزو ہے محمد رسول اللہ دوسرا جزو ہے۔ کلمہ کے دو جزو ہیں آدمؑ سے لے کر محمدؐ تک جتنے پیغمبرؑ آئے ہر پیغمبرؑ کا کلمہ دو جزو پر مشتمل تھا کسی نبیؑ کا کلمہ اثنائی جزوں پر مشتمل نہیں رہا۔ پونے دو جزوں پر مشتمل نہیں رہا۔ کلمہ کے جزو دو ہیں۔

آدم کا کلمہ	لا الٰہ الا اللہ آدم صفی اللہ
نوح کا کلمہ	لا الٰہ الا اللہ نوح نجی اللہ
ابراہیم کا کلمہ	لا الٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ
موسیٰ کا کلمہ	لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ
عیسیٰ کا کلمہ	لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ

اور جا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نبی بدلتے رہے۔ پیغمبر بدلتے رہے دور بدلتے رہے۔ زمینیں بدلتی رہیں۔ سورج بدلتا رہا اور زلزلے بدلتے رہے۔ قرآن بدلتے رہے کلمہ کے دو جزو رہے۔ آتش نمرود کا واقعہ پیش آیا کلمہ کا جزو نہیں بدلا۔ نوح کا طوفان آیا کلمہ کا جزو نہیں بدلا۔ فرعون کا مقابلہ ہوا کلمہ کا جزو نہیں بدلا۔ عیسیٰ کو سولی پہ چڑھانے کی بات غلط طور پہ مشہور کی گئی کلمہ کا جزو نہیں بدلا۔ اور محمد مصطفیٰ فاران کی چوٹی پہ آئے کلمہ کا جزو نہیں بدلا۔ کلمہ کے دو جزو رہے ہیں۔ دو جزو اڑھائی نہیں نہیں ہوئے پونے دو نہیں ہوئے لیکن میں آج عیسائی کو کہتا ہوں کافر ہو گیا یہودی کو کہتا ہوں کافر ہو گیا اس لئے کہ اس کے کلمہ کا ایک جزو تیرے کلمہ سے نہیں ملتا تیرا کلمہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ عیسائی کا کلمہ لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ کلمہ کا ایک جزو بدل دیا گیا ہے کافر ہو گئے۔ یہودی کو مسلمان نہیں کہتا لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ وہ پڑھتا ہے۔ مسلمان نہیں ہے۔ صحابی مسلمان نہیں لا الہ الا اللہ داؤد خلیفۃ اللہ پڑھتا ہے۔ جس نے کلمہ کا ایک جزو تیرے کلمہ سے تبدیل کر دیا وہ کافر قرار پایا۔ مجھے بتا تو سہی جو ایک جزو بدلے کافر ٹھہرے جو پانچ جزو بنائے مسلمان کیسے ٹھہرے۔ یہودی ایک جزو یہ کافر ہوا۔ عیسائی ایک جزو یہ کافر ہوا۔ صحابی ایک جزو یہ کافر ہوا اور شیعہ نے کلمہ کے پانچ جزو بنائے مسلمان کیسے ٹھہرا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ خلیفۃ بلافصل۔ یہودی ایک جزو یہ کافر عیسائی ایک جزو یہ کافر۔ صحابی ایک جزو یہ کافر اور شیعہ پانچ جزوں کے بعد مسلمان کیسے؟ اس کلمہ کو یہودی بدلے کافر۔ حالانکہ جس نبی کا نام اس نے لیا وہ نبی سچے تھے۔ نبی سچے، عیسیٰ سچے موسیٰ سچے، نبوت سچی۔ لیکن میرے پیغمبر کے دور نبوت، میرے نبی کے دور نبوت میں وہ اپنا کلمہ پڑھیں جو ان کے دور کے مطابق سچا تھا۔ کافر ہوئے کافر ہوئے یا نہیں۔ ہوئے۔ مجھے بتائیں کہ کافر ہو گئے کہ مسلمان۔ کافر ہو گئے۔ موسیٰ کا کلمہ سچا ایک دور میں وہ کلمہ رہا۔ ایک دور میں جو کلمہ یہودیوں کے دور میں رائج رہا جس کلمہ کا ذکر تورات میں ہے آج وہ کلمہ پڑھا جائے تو کافر جس کلمہ کا ذکر انجیل میں ہے آج وہ کلمہ دہرایا جائے تو کفر جس کلمہ کا ذکر زبور میں ہے آج وہ کلمہ دہرایا جائے تو کفر ہے مجھے بتایا جائے پیغمبروں کی کتابوں میں جو کلمہ آیا ہے وہ کلمہ محمدؐ کی نبوت کے دور میں آئے تو کفر ٹھہرے اور شیعہ کا کلمہ

تو نہ کسی کتاب میں آیا نہ کسی چبوترے سے میں آیا نہ کسی صحیفہ میں آیا نہ کسی اخبار میں آیا نہ کسی نبی کی زبان سے آیا۔ مجھے آج تو فیصلہ کر کے بتا کہ اگر یہودی اور عیسائی اگر کلمہ کو آج پڑھیں تو کافر ٹھہریں۔ شیعہ جس کلمہ کا اظہار کریں۔ اس کا ذکر نہ خدا کے ہاں ہے نہ نبیوں کے ہاں ہے کس دلیل سے تو شیعہ کو مسلمان کہتا ہے۔ بہت سارے دوست لاعلمی کی وجہ سے کہتے ہیں۔ فلاں شیعہ بڑا اچھا ہے کیوں اچھا ہے کہ ابوبکر صدیق کو مانتا ہے تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ فلاں ہندو بڑا اچھا ہے وہ نماز پڑھتا ہے ہندو کی نماز کا کوئی اعتبار ہے۔ نہیں۔ کیوں نہیں اعتبار کہ اس کا کلمہ درست نہیں۔ تو جب ہندو کی نماز کا اعتبار نہیں تو شیعہ کی صدیق اکبرؓ سے محبت کا بھی کوئی اعتبار نہیں کیوں کہ اصل بات ابوبکرؓ کی نہیں ہے اصل بات ہے کلمہ طیبہ کی۔ شیعہ نے عقیدہ امامت کو ثابت کرنے کیلئے کلمہ تبدیل کر دیا۔ تیسری جماعت کا بچہ سکول میں بیٹھا ہے۔ شیعہ کا بچہ ۸ سال عمر ہے۔ تیسری جماعت کا بچہ ۸ سال کی عمر میں اس کے پاس دینیات ہے اوپر لکھا ہے دینیات شیعہ بچوں کے لئے لکھا ہے یا نہیں لکھا ہے۔ اس دینیات کو کھولو وہاں لکھا ہے کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل۔ تین سال کا بچہ آج سے پندرہ سال پہلے شیعہ مسلمان بچوں کی دینیات کو پڑھتا تھا۔ تو شیعہ نے یہ برداشت نہیں کیا کہ میں مسلمانوں والا کلمہ پڑھوں بلکہ اپنا نصاب علیحدہ کرایا۔ اور دینیات بنوائی۔ دینیات شیعہ بچوں کیلئے اور دوسری سطر میں بچہ بیٹھا ہے دوسری کلاس ہے، دینیات سنی بچوں کے لئے جو سنی بچوں کی دینیات ہے اس میں لکھا ہے کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جو شیعہ بچوں کی دینیات ہے اس میں کلمہ لکھا ہے۔ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل۔ جو شیعہ آٹھ سال کے بچے کو تیری صف میں نہیں بیٹھنے دیتا وہ تیرا بھائی کہاں سے بن گیا۔ آٹھ سال کے معصوم بچے کو شیعہ نے تیرے بچے کی صف سے نکال کر علیحدہ بٹھا دیا کہ ان کا کلمہ اور ہے میرا کلمہ اور ہے۔ بیٹھا ہے یا نہیں۔ بیٹھا ہے۔ کیسے بھائی بن گیا۔ شیعہ کی نماز جعفریہ وہاں پر شیعہ کا کلمہ ہے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ خلیفتہ بلافصل تو شیعہ نے کلمہ کے کتنے جزو بڑھائے۔ تین جزو بڑھائے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ دو جزو ہیں۔ اور شیعہ کے کلمہ کے کتنے جزو پانچ جزو۔ اب یہ جو پانچ جزو شیعہ نے پڑھے۔ یہ پانچ جزو والا کلمہ ابوبکر صدیق نے نہیں پڑھا۔ جو کلمہ فاران کی چوٹی پر محمد رسول اللہ نے پڑھا

اس کے دو جزو تھے۔ جس کلمہ کو پڑھ کر ابوبکرؓ مسلمان ہوا اس کے دو جزو تھے۔ جس کلمہ کو پڑھ کر فاروق اعظمؓ، عثمان غنیؓ، علی المرتضیٰ مسلمان ہوئے وہ دو جزو تھے۔ جس کلمہ کے جرم میں بلالؓ کو تپتی ریت پر لٹایا گیا دو جزو تھے۔ صغیر اکی آنکھیں نکالی گئیں دو جزو تھے۔ فاران کی چوٹی پر محمد مصطفےٰؐ نے جس کا اعلان کیا اس کے دو جزو تھے ایک لاکھ چوتالیس ہزار صحابہؓ جس کلمہ کو پڑھ کر مسلمان ہوئے اس کے دو جزو تھے۔ اور دو لاکھ مفسرین و محدثین نے جو کلمہ پڑھا اس کے دو جزو تھے آج دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمان جس کو پڑھ کر مسلمان ہوتے تھے اس کے دو جزو ہیں۔ لیکن جو کلمہ شیعہ پڑھتے ہیں اُس کے پانچ جزو ہیں تو فیصلہ کلمہ پر کیوں نہیں کرتا تو ابوبکرؓ کی بات کرتا ہے تو علی المرتضیٰ کی بات کرتا ہے تو فاطمۃ الزہرا کی بات کرتا ہے، شیعہ حضرت حسین کی بات کرتا ہے۔ میں یہاں صادق آباد کے شیعوں سے کہتا ہوں کہ صادق آباد کے شیعو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو ایک طرف رکھو میں تم سے آج کہنا چاہتا ہوں کہ علی، حسن و حسین، فاطمۃ الزہرا کو ایک طرف رکھو آو سب سے پہلے تم اپنا کلمہ تو ثابت کرو۔ علی المرتضیٰ کی محبت بعد میں ہے فاطمہ کی محبت بعد میں ہے جو کلمہ شیعو تم پڑھتے ہو جو تمہارا کلمہ ہے جس کو پڑھکر تم مسلمان ہوتے ہو۔ جو تم معصوم بچے کے سینے میں کلمہ ڈالتے ہو وہ کلمہ جس کلمہ کو تم نے اپنے عقیدہ امامت کو ثابت کرنے کیلئے گھڑا ہے۔ یہ کلمہ اس کلمہ کو ثابت کرو کہاں سے؟ یہ جو قرآن ہے تیس پاروں والا قرآن ہے آؤ ان تیس پاروں سے شیعو اپنا کلمہ ثابت کرو اگر اس قرآن میں کلمہ نہیں تو جو قرآن امام مہدی کے پاس تم کہتے ہو غار میں موجود ہے جاؤ جاؤ تمہیں اجازت ہے اور اس قرآن کو غار سے لے آؤ اور اُسی قرآن سے اپنا کلمہ ثابت کرو غار میں جاؤ وہی قرآن لے آؤ۔ اسی قرآن سے یہ کلمہ ثابت کرو۔ اور اگر شیعو تم اپنا کلمہ اپنے قرآن سے ثابت نہیں کرتے تو پھر میں آگے بڑھتا ہوں کہ تمہاری حدیث کی چار کتابیں ہیں ۱۔ الجامع الکافی جس طرح مسلمانوں کی حدیث کی چھ کتابیں ہیں۔ جن کو ہم صحاح ستہ کہتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ کی حدیث کی چار کتابیں ہیں۔ جن کو شیعہ صحاح اربعہ کہتے ہیں۔ اصول اربعہ اور صحاح اربعہ، ایک کتاب کا نام ہے۔ جامع الکافی، دوسری کا نام ہے۔ تہذیب الاحکام تیسری کا نام ہے الاستبصار۔ چوتھی کا نام مَنْ لَا یَحْضُرُہُ الفقیہہ۔ یہ شیعہ کی چار بڑی کتابیں ہیں

اب جامع الکافی کی آٹھ جلدیں ہیں۔ پہلی دو جلدیں شیعہ کے عقائد پہ ہیں جسے اُصول کافی کہتے ہیں۔ دوسرے جزو کی پانچ جلدیں ہیں جسے فروع کافی کہتے ہیں۔ تیسرے حصہ کی ایک جلد ہے جسے روضۃ الکافی کہتے ہیں۔ اُصول کافی میں شیعہ کے عقائد درج ہیں۔ فروع کافی میں شیعہ کے مسائل درج ہیں اور روضۃ الکافی میں شیعہ کے بارہ اماموں کے حالات درج ہیں۔ شیعو آؤ تمہاری چار بڑی کتابوں کا میں نے ذکر کیا۔ چار بڑی کتابیں تمہاری حدیث کی کتابیں محمد بن یعقوب کلینی کی کتاب نصیر الدین طوسوی کی کتاب علی بن محمد قمی کی کتاب یہ چار تمہاری بڑی کتابیں ہیں ان چار کتابوں کا ذکر آج صادق آباد کے ریلوے چوک میں میں تمہارے سامنے اہلسنت کے اس سٹیج پہ ان کتابوں کا ذکر کرتا ہوں۔ میرا چیلنج یہ ہے کہ اللہ کا جو قرآن دنیا میں موجود ہے اس قرآن سے اپنا کلمہ ثابت کرو۔ میں اپنا کلمہ اس قرآن سے ثابت کرتا ہوں لا الٰہ الا اللہ بھی قرآن میں ہے محمد رسول اللہ بھی قرآن میں ہے تم اپنا کلمہ اس قرآن سے ثابت کرو یہ قرآن تمہارے کلمہ پہ دلیل نہیں تو جو قرآن غار میں امام مہدی کے پاس تم کہتے ہو جاؤ تمہیں اجازت ہے۔ اُسی قرآن کو لے آؤ اور اُسی قرآن سے اپنا کلمہ ثابت کردو۔ اور اور اگر اس قرآن میں تمہارا کلمہ نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جو چار حدیث کی میں نے کتابیں پڑھی ہیں انہی چار حدیث کی کتابوں سے اپنا کلمہ ثابت کردو کتابیں تمہاری ہیں کلمہ تمہارا ہے۔ ثابت تم نے کرنا ہے کہ حدیث کی کتابیں تمہاری ہیں۔ کلمہ تمہارا ہے ثابت تم نے کرنا ہے قرآن میں تمہارا کلمہ نہیں۔ ان چار حدیث کی کتابوں میں تمہارا کلمہ نہیں میں آگے بڑھتا ہوں کہ تم اپنا کلمہ جو پڑھ کر تم مسلمان ہوتے ہو یہ اپنا کلمہ حضرت علی سے ثابت کردو۔ اپنا کلمہ شیعو صادق آباد کے اس عظیم اجتماع میں میں نے تمہیں گالی نہیں دی میں نے تمہیں بُرا نہیں کہا۔ میں نے تمہیں صرف اتنی بات کہی کہ جو کلمہ تم پڑھتے ہو یا قرآن سے ثابت کردو۔ ہمارے قرآن سے اصل قرآن سے اگر تم کہو یہ اصلی نہیں تو نہیں اجازت ہے کہ جو تمہارا قرآن غار میں ہے وہی لے آؤ اُسی سے اپنا کلمہ ثابت کردو اگر وہاں سے نہیں لا سکتے تو حدیث کی تمہاری چار کتابیں ہیں میں نے اس کا چیلنج دیا کہ ان چار کتابوں سے اپنا کلمہ ثابت کردو اگر چار میں بھی تمہارا کلمہ نہیں تو حضرت علیؓ سے اپنا کلمہ ثابت کردو اور تم اگر کہو کہ اس کلمہ میں علی کا نام ہے۔ علی اپنے نام والا کلمہ تو نہیں پڑھتا تھا۔ اگر محمد رسول اللہ اپنے نام والا کلمہ پڑھ سکتا ہے تو علی بھی اپنے نام والا کلمہ پڑھ

سکتا ہے۔ حضرت علی سے اپنا کلمہ ثابت کردو اور اگر تم حضرت علی سے بھی اپنا کلمہ نہیں ثابت کر سکتے اور میں یہاں چیلنج کرتا ہوں کہ پوری دنیا کا شیعہ اپنا کلمہ حضرت علی سے ثابت نہیں کر سکتا آگے بڑھیں حضرت حسینؑ سے اپنا کلمہ ثابت کردو۔ تین امام چوتھے امام حضرت زین العابدین سے اپنا کلمہ ثابت کردو۔ زین العابدین سے ثابت نہیں کر سکتے۔ امام باقر سے ثابت کردو امام باقر سے ثابت نہیں کر سکتے تو امام جعفر صادق سے ثابت کردو۔ امام جعفر صادق سے ثابت نہیں کر سکتے تو موسیٰ کاظم سے ثابت کردو موسیٰ کاظم سے ثابت نہیں کر سکتے۔ تو رضا کاظم سے ثابت کردو۔ رضا کاظم سے ثابت نہیں کر سکتے تو تقی علی سے ثابت کردو۔ تقی علیؑ سے ثابت نہیں کر سکتے تو نقی علی سے ثابت کردو۔ نقی علی سے ثابت نہیں کر سکتے تو حسن عسکری سے ثابت کردو۔ حسن عسکری سے ثابت نہیں کر سکتے تو سات سال کے محمد المہدی سے جو غار میں ہیں۔ اُس امام سے ثابت کردو۔ میں نے تمہارے بارہ اماموں کا نام اس سٹیج پر گنوایا ہے۔ شیعو اپنا کلمہ اپنے قرآن سے لاؤ۔ اپنا کلمہ اپنی حدیث کی کتاب سے لاؤ اپنا کلمہ بارہ اماموں کے کسی کتاب سے پیش کردو اور میں آج یہاں چیلنج کرتا ہوں کہ شیعہ الٹا لٹک کر بھی اپنا کلمہ نہ قرآن سے لا سکتا ہے نہ حدیث سے لا سکتا ہے نہ بارہ اماموں سے لا سکتا ہے جب شیعہ اپنے کلمہ کو اپنی کتاب سے ثابت نہیں کر سکتا تو پھر میں قرآن کی اس آیت پر عمل کرونگا۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ کہ میں خبیث کو علیحدہ کردوں۔ بدمعاشی کو علیحدہ کردوں۔ پاک کو علیحدہ کردوں۔ کفر کو علیحدہ کردوں اسلام کو علیحدہ کردوں، برائی کو علیحدہ کردوں۔ اچھائی کو علیحدہ کردوں۔ صبح کو علیحدہ کردوں۔ شام کو علیحدہ کردوں۔ اندھیرے کو علیحدہ کردوں اور روشنی کو علیحدہ کردوں۔ بات سمجھ میں آئی ہے کہ شیعہ نے عقیدہ امامت کو ثابت کرنے کیلئے کلمہ تبدیل کیا اور میں نے کوئی غلط بات نہیں کہی۔ میں آج کہتا ہوں پڑھے لکھے لوگو اوسپاہ صحابہؓ کو یہ کہنے والو کہ یہ تشدد کرتے ہیں۔ یہ زیادتی کرتے ہیں یہ گالی دیتے ہیں۔ یہ تخریب کاری مچانا چاہتے ہیں۔ آؤ میں نے شیعہ کو گالی نہیں دی۔ میں نے اُسے بلاجواز کوئی گفتگو نہیں کی۔ میں نے شیعہ سے صرف شیعہ کے کلمہ کا ثبوت مانگا کہ شیعہ اپنا کلمہ قرآن سے لائے اپنی حدیث سے لائے اپنے بارہ اماموں سے

لائے اور اگر شیعہ اپنا کلمہ قرآن سے ثابت نہیں کر سکتا۔ حدیث سے ثابت نہیں کر سکتا۔ بارہ اماموں سے ثابت نہیں کر سکتا تو پھر میں اتنا بے غیرت نہیں ہوں کہ میں محمد کے کلمہ کو تبدیل کرنے کی تجھے اجازت دوں اگر پاکستان میں روح افزا کی جعلی بوتل نہیں بک سکتی اور کوکا کولا کی جعلی بوتل نہیں بک سکتی تو محمد کا کلمہ بھی میں جعلی نہیں بنانے دوں گا۔ جعلی کلمہ کو چلنے کی اجازت دوں نہیں۔ کیا پیغمبر کا کلمہ لاوارث ہے۔ جو مرضی جعلی بنا تا پھرے۔ میٹرک کی جعلی سند ہو تو کری نہ ملے ایف اے کی جعلی سند ہو تو کری نہ ملے۔ بی اے کی جعلی سند ہو تو کری نہ ملے اور محمد کا کلمہ جعلی بنا کر پڑھو تو مسلمان کہلاؤ۔ مسلمان بنو۔ اگر کوئی چیز جعلی پاکستان میں قانون میں جائز نہیں ہے تو میں محمدؐ کا جعلی کلمہ بھی بنانے کی اجازت نہیں دیتا اگر کسی جگہ پر کوئی چیز جعلی، جعلی فیکٹری، جعلی سودا، جعلی پانی، جعلی شربت پاکستان میں ممنوع ہے تو سپاہ صحابہؓ محمد کے کلمہ کے کلمہ کو جعلی طور پر بنانے کی اجازت نہیں دے سکتی اس جعل سازی کے خلاف ہم لڑائی کریں گے۔ ہم چوکوں میں لڑیں گے۔ بازاروں میں لڑیں گے وادیوں میں لڑیں گے ایوانوں میں لڑیں گے۔ عدالتوں میں لڑیں گے۔ ہائی کورٹ میں لڑیں گے۔ سپریم کورٹ میں لڑیں گے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ میں لڑیں گے۔ دنیا کا کوئی شیعہ اس لڑائی سے ہمیں روک نہیں سکتا ہے ہم گریبان پکڑیں گے۔ ہم قانون کی کتاب میں قانون کے دائرے میں انہیں گھسیٹیں گے اور اس گھسیٹنے کو نہ تو از شریف روک سکے گا نہ نظام حیدر دائیں روک سکے گا۔ سب سے پہلے کلمہ کو تبدیل کیا اور اس کے بعد شیعہ نے عقیدہ بداء گھڑا۔ شیعہ کی کتاب اصول کافی جسطرح مسلمانوں کی بخاری شریف ہے اسی طرح شیعہ کی اصول کافی اس میں کتاب الایمان میں محمد بن یعقوب کلینی سے پوچھا گیا کہ بداء کا کیا معنی تو اس نے کہا کہ بداء کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے کوئی اور فیصلہ کرتا ہے اور بعد میں اس کے الٹ کر دیتا ہے اس نے کہا دیکھیے اس نے کہا دیکھو امام جعفر صادق کے دور میں اللہ نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کے بیٹے اسماعیل کو خدا۔ جعفر صادق کا قول محمد بن یعقوب کلینی نقل کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ امام نے یہ کہا تھا کہ جب یہ عقیدہ بداء یہ اسلام کا فریضہ ہے دیکھئے محمد یعقوب کلینی کہتا ہے کہ امام نے کہا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو نبوت اللہ نے اس وقت دی جب ان کا یہ عقیدہ

پکا ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بول سکتا ہے۔ جو قرآن کو کہتا ہے لیکن شیعہ کا عقیدہ توحید یہ نہیں شیعہ کا عقیدہ توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بولتا ہے تو گویا کہ شیعہ نے کلمہ طیبہ بھی بدلا۔ امامت کیلئے عقیدہ بدلا بھی گھڑا۔ امامت کیلئے اب آگے دیکھئے اسی شیعہ کی کتاب اُصول کافی میں ہے کتاب الرسالت ہے۔ محمد بن یعقوب کلینی کہتا ہے "امامت برتر از نبوّت است" کہ امامت کا رتبہ نبوت سے زیادہ ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اس مرتبہ کو نہیں پا سکے جبکو بارہ اماموں نے پایا ہے عقیدہ امامت کے لئے کلمہ بدلا۔ خدا کی توحید کو بدلا اور دوسرے نمبر پر رسالت کا عقیدہ شیعہ نے گھڑا کہ بارہ اماموں کا درجہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے بلند ہے اور اُس کے بعد اسی امامت کو ثابت کرنے کے لئے قرآن کے بارے میں عقیدہ گھڑا یہی کتاب اصول کافی اس میں لکھا ہے کہ اصلی قرآن کی آیات ستارہ ہزار ہیں۔ کتنی آیات ستارہ ہزار۔ اس موجودہ قرآن کی آیات کتنی ہیں ۶۶۶۶، لیکن شیعہ کی بنیادی کتاب اُصول کافی میں ہے کہ اصلی قرآن کی آیات ستارہ ہزار ہیں۔ اور وہاں یہ لکھا ہے کہ اصلی قرآن کا سائز تھا ۷۰ گز لمبا کتنے گز لمبا ۷۰ گز میں نے کہا کہ ۷۰ گز لمبا قرآن پڑھنے کے لئے ہر آدمی کے پاس ایک ایک موٹر سائیکل بھی ہونا چاہیئے۔ اور ستر گز لمبا قرآن ستر ہزار آیتوں والا اصول کافی میں ہے کہ اصلی قرآن کی آیات ستارہ ہزار سائز ۷۰ گز لمبا۔ میں نے کہا سائز ۷۰ گز لمبا بند پڑا ہو تو ۷۰ گز کھول دیا جائے تو ۴۰ گز کھول دیا جائے تو ۴۰ گز۔ تو ۴۰ گزوں کے آپ اگر فٹ بنائیں تو فٹ بنیں گے ۴۲۰ ایک سو چالیس گزوں کے فٹ کتنے ۴۲۰ جس مذہب کے قرآن کا سائز ہی ۴۲۰ ہو۔ جس مذہب کے قرآن کا سائز ہی ۴۲۰ ہو تو وہ سارا مذہب ہی ۴۲۰ ہے۔ ایک سو چالیس گزوں کے فٹ کتنے ۴۲۰ اور مذہب ۴۲۰ میں نے فیصل آباد کے ایک جلسہ میں کہا دو گو تمہیں یہ قرآن منظور ہے۔ ایک بابا کہنے لگا مجھے تو منظور نہیں میں نے کہا کیوں کہنے لگا کہ میرے مکان کی جگہ تو ساڑھے تین مرلہ ہے وہاں تو یہ کھل ہی نہیں سکتا۔ میرے مکان کی جگہ ساڑھے تین مرلہ ہے وہاں تو یہ کھل ہی نہیں سکتا۔ اللہ اکبر۔ ایک آدمی نے مجھے کہا تھا کئی سالوں کی بات ہے کہ کیا شیعہ سنی کا اتحاد ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا ہو سکتا ہے اُس نے کہا مولانا حضور تو کہتے ہیں نہیں ہو سکتا۔ میں نے کہا ان کی اپنی رائے ہے میری اپنی رائے ہے۔

تم کیسے کہتے ہو کہ شیعہ سنی کا اتحاد ہو سکتا ہے۔ وہ شیعہ تھا جس نے پوچھا میں نے کہا تم کہتے ہو کہ ہمارا امام غار میں ہے۔ ہمارا امام غار میں ہے اور مسلمان کہتے ہیں ہمارا امام آچکا ہے۔ امام ابو حنیفہ آچکا ہے۔ تمہارا امام غار میں ہے ابھی اس نے آنا ہے اور ہمارا امام آچکا ہے میں نے کہا جب تک تمہارا امام نہیں آتا اُسوقت تک ہمارے امام کے پیچھے لگ جاؤ اور جب تمہارا آجائے گا۔ ہم اس کے پیچھے لگ جائیں گے اس نے کہا ہمارا امام شاید نہ ہی آئے میں نے کہا پھر میرا اس میں کیا قصور ہے۔ لیکن شیعہ کی بنیادی کتاب اصول کافی میں ہے کہ اصلی قرآن کی آیات سترہ ہزار ہیں اور وہاں یہ لکھا ہے کہ اصلی قرآن کا سائز تھا، گز لمبا، میں نے آپ کو نسخہ بتایا کہ شیعہ سنی کا اتحاد کیسے ہو سکتا ہے۔ میری بات آپ کو سمجھ آرہی ہے یا میں ہوا میں روڑے مار رہا ہوں۔ پشاور والی بات نہ ہو نہ کہ تقریر کے بعد میں نے ایک پٹھان سے پوچھا کہ کوئی بات سمجھ میں آئی۔ نعرے لگاتے تھے اس نے کہا سمجھ وجھ کچھ نہیں آتا تھا تمہارا جوش کرتا تھا۔ ہمارا نعرہ لگاتا تھا۔ وہ بات نہ ہو جائے۔ سمجھ میں بات آرہی ہے نا بالکل۔ تو شیعہ نے عقیدہ امامت کو ثابت کرنے کے لئے پہلا عقیدہ گھڑا کہ کلمہ تبدیل کیا پہلا عقیدہ گھڑا کہ کلمہ تبدیل کیا۔ اور دوسرا عقیدہ یہ گھڑا کہ اللہ تعالیٰ کے جھوٹا ہونے کا اعلان کیا۔ عقیدہ بداء کے تحت دو شیعہ کے عقیدہ اور تیسرا عقیدہ یہ گھڑا کہ رسول اللہ اور تمام نبیوں سے رتبہ بارہ اماموں کا بلند ہے اور چوتھا یہ عقیدہ گھڑا کہ اصلی قرآن غار میں ہے اور یہ بھی عقیدہ گھڑا کہ یہ موجودہ قرآن شراب خور غلفار کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اس وقت پاکستان میں دو قرآن کے شیعہ کے ترجمہ اردو کے دو ترجمہ مولوی فرمان علی کا ترجمہ، مولوی مقبول دہلوی کا ترجمہ، مولوی مقبول دہلوی نے چودھویں سپارے کی حاشیہ پر لکھا کہ یہ موجودہ قرآن شراب خور غلفار کی کتاب ہے اور اسی قرآن میں مولوی مقبول دہلوی کہتا ہے کہ قرآن میں جہاں پر یہ لفظ آیا ہے وَقَالَ الشَّيْطٰنُ شیطان نے کہا العیاذ باللہ یہاں پر شیطان سے مراد عمر ابن خطاب ہے۔ توجہ کیجئے میری گفتگو کی طرف توجہ کیجئے: میں نے شیعہ کو کچھ کہا ہے بتاؤ۔ نہیں۔ میں نے کوئی گالی دی ہے نہیں۔ میں نے شیعہ کے عقائد آپ کے سامنے پیش کئے فیصلہ آپ کریں میں نے شیعہ سے کہا کہ اپنا کلمہ ثابت کریں۔ میں نے کہا شیعہ سے کہ اپنا عقیدہ رسالت ثابت

کرو. لیکن شیعہ نہ اپنا کلمہ ثابت کر سکتا ہے نہ عقیدہ رسالت ثابت کر سکتا ہے شیعہ کے کفر کی چار پانچ وجوہات میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں. پہلی وجہ کہ شیعہ نے عقیدہ امامت کو ثابت کرنے کیلئے کلمہ تبدیل کیا. دوسری وجہ کہ شیعہ نے خدا کے جھوٹا ہونے کا عقیدہ گھڑا. تیسرا عقیدہ کہ شیعہ نے محمد رسول اللہ اور تمام انبیاء سے بارہ اماموں کا رتبہ بلند بتایا. چوتھا عقیدہ چوتھا کفر کہ شیعہ نے کہا کہ موجودہ قرآن اصلی نہیں ہے اصلی قرآن غار میں امام مہدی کے پاس ہے جس کی آیات سترہ ہزار ہیں. اور شیعہ کفر کی پانچویں دلیل یہ ہے کہ اصول کافی شیعہ مذہب کی بنیادی کتاب ہے اس کتاب میں محمد بن یعقوب کلینی کہتا ہے کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد چار آدمی ابوذر غفاری، عمار ابن یاسر، سلمان فارسی، ابن اسود ان چار آدمیوں کے علاوہ تمام صحابہؓ کافر اور مرتد ہو گئے تھے. صادق آباد کے سنیو جس کتاب کا حوالہ دیا اس کتاب کا نام ہے اصول کافی یہ کتاب وہ ہے کہ جس کو پوری دنیا کا شیعہ اپنے مذہب کی بنیادی کتاب تسلیم کرتا ہے. میں نے پاکستان کے کسی ذاکر اور کسی مراثی کے کتابچے کا حوالہ نہیں دیا میں نے شیعہ مذہب کی بنیاد کو جڑ سے اکھیڑا ہے. شیعہ مذہب کی جو بنیاد ہے میں نے بنیاد پر ہاتھ رکھا ہے. لبنان کا شیعہ ہو اصول کافی کا قائل ہے انڈیا کا شیعہ ہے اصول کافی کا قائل ہے. پاکستان کا شیعہ اصول کافی کو اپنی بنیادی کتاب تصور کرتا ہے اگر شیعہ مذہب کی بنیادی کتاب یہ کہے. بنیادی کتاب یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے یہ اصول کافی میں ہے اگر شیعہ کی بنیادی کتاب کہے کہ نبیوں کا درجہ کم ہے اور اماموں کا زیادہ ہے. شیعہ کی بنیادی کتاب کہے کہ یہ قرآن اصلی نہیں ہے جعلی ہے. شیعہ کی بنیادی کتاب کہے کہ تمام صحابہؓ کافر اور مرتد ہو گئے تھے تو اس کے بعد میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں. پڑھے لکھے لوگو مجھے بتاؤ میں شیعہ کو کیا کہوں میں شیعہ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھوں. آپ اس کے جواب میں کہیں گے فاروقی صاحب یہ اصول کافی تو تین چار سو سال پانچ سو سال ایک ہزار سال پہلے کی لکھی ہوئی ہے آپ کو یہ اصول کافی آج یاد آئی ہے آج سے دس سال پہلے آپ شیعہ کو کافر نہیں کہتے تھے. دس سال پہلے کافر کافر کا نعرہ نہیں لگاتے تھے کیا ہو گیا آپ کو آج آپ کو شیعہ کافر نظر آئے. آپ یہ سوال کریں گے یا نہیں. کریں گے. آپ میں سے بہت سارے لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال موجود ہے

میں چاہتا ہوں کہ اس سوال کو بھی آپ کے سامنے کھولوں۔ یہ جو اصول کافی ہے اس میں محمد بن یعقوب کلینی نے حضرت علیؓ کا ایک قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مذہب کو ظاہر کریگا وہ دنیا میں بھی ذلیل ہوگا اور آخرت میں بھی ذلیل ہوگا اور جو اپنے مذہب کو چھپائے گا وہ دنیا میں بھی عزت پائے گا آخرت میں بھی عزت پائے گا۔ یہ حضرت علیؓ کا قول اصول کافی میں موجود ہے۔ چنانچہ ایک ہزار سال تک شیعہ نے اپنے مذہب کو چھپایا اگر کوئی کتاب لکھی ہوئی اس کے پاس تھی تو وہ کسی کو نہیں دکھائی اس کا کسی کے سامنے اظہار نہیں کیا کوئی عقیدہ نہیں بتایا کہ میرا کیا عقیدہ ہے آپ آج بھی اگر کسی عام شیعہ سے بات کریں وہ کبھی نہیں کہے گا۔ کہ میں خدا کو جھوٹا سمجھتا ہوں کبھی نہیں کہے گا۔ کہ میں اس قرآن کو تبدیل شدہ کتاب مانتا ہوں وہ کبھی نہیں کہے گا کہ صحابہؓ کافر تھے کیونکہ شیعہ کے عقیدے میں یہ بات شامل ہے کہ اپنے مذہب کو چھپاؤ لیکن گیارہ فروری ۱۹۷۹ء کو جب خمینی اقتدار پر آیا تو اس نے اقتدار میں آنے کے بعد جو چھٹا خطبہ دیا وہ خطبہ خمینی کی کتاب صحیفہ نور کی تیسری جلد میں موجود ہے خمینی نے اعلان کیا کہ ایک ہزار سال سے امیر المؤمنین امام حضرت علیؓ کے حکم پر ہم اپنے مذہب کو چھپاتے رہے ہیں لیکن چونکہ اب دنیا میں شیعہ کی مذہبی حکومت ایران پر قائم ہوگئی ہے اس لئے میں یہ حضرت علیؓ کا حکم منسوخ کرتا ہوں اور حضرت علیؓ کا یہ حکم منسوخ کرکے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آج کے بعد اپنے مذہب کو پوری دنیا کے سامنے ظاہر کرو کیونکہ شیعہ کی مذہبی حکومت قائم ہوچکی ہے۔ چنانچہ خمینی نے اس اعلان کے بعد اصول کافی کو تیرہ زبانوں میں چھاپا۔ اس اعلان کے بعد اپنے تمام کفریات کو دنیا میں چھاپا اس اعلان کے بعد خمینی نے وہ رسوائے زمانہ کتاب حق الیقین چھاپی جو ملا باقر مجلسی نے لکھی اور وہ حق الیقین کتاب جو صحابہ کرامؓ کی مال بہن کی گالی پر مشتمل ہے وہ خمینی نے چھاپی اور اپنی کتاب کشف الاسرار کے مقدمہ میں لکھا کہ جو شخص دینی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے وہ کشف اسرار کی بجائے حق الیقین کا مطالعہ کرے اور حق الیقین وہ کتاب ہے کہ جس پر عقیدہ رجعت طلاں باقر مجلسی نے لکھا عقیدہ رجعت کا معنی کہ قیامت کے دن اٹھنے کی بجائے امام اگر چاہئے تو قیامت سے پہلے بھی لوگوں کو قبروں سے اٹھا سکتا ہے تو ملا باقر مجلسی نے اس کتاب میں جلد دوم حق الیقین ص ۲۸۵ پر ایک عقیدہ

رجد کا باب باندھا اور یہ عقیدہ رجد والی کتاب خمینی نے ایران سے اپنے پیسے سے چھاپ کر پوری دنیا میں تقسیم کی۔ کتاب کا نام حق الیقین مصنف کا نام ملاں باقر مجلسی چھاپنے والا خمینی اور چھپنے والی ایران سے صفحہ نمبر ۲۸۵ عقیدہ رجد کے باب میں ملاں باقر مجلسی کہتا ہے کہ جب امام مہدی آئے گا خانہ کعبہ کا طواف کر کے گا طواف کر کے مدینہ جائے گا حضور کے روضہ سے باہر کھڑا ہو جائے لوگوں سے پوچھے گا بتاؤ یہ روضہ کس کا ہے لوگ کہیں گے محمد مصطفےٰ کا روضہ ہے آگے بڑھے گا اور اندر جا کر پوچھے گا محمدؐ کے ساتھ اور یہ دونوں قبریں کس کی ہیں لوگ کہیں گے ایک ابوبکرؓ کی قبر ہے اور ایک عمرؓ کی قبر ہے اس کے بعد وہ ملعون کہتا ہے کہ امام مہدی کہے گا ابوبکرؓ و عمرؓ کو یہاں دفن کیوں کیا گیا۔ لوگ کہیں گے اس لئے کہ یہ رسول اللہ کے سسر تھے۔ پیغمبرؐ کے صحابیؓ تھے۔ اُس دور کے مسلمانوں نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو یہاں دفن کر دیا اس کے بعد وہ ملعون کہتا ہے۔ امام مہدی کہے گا ابوبکرؓ و عمرؓ کا یہاں دفن ہونا دنیا کا سب سے بڑا گناہ ہے اور اُس کے بعد آگے بڑھے گا رسول اللہ کے روضہ کی دیوار امام مہدی توڑ دے گا۔ توڑ کر اندر داخل ہو جائے گا اور ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبروں کو اکھیڑے گا۔ اکھیڑ کر ابوبکرؓ و عمرؓ کو زندہ کرے گا اور زندہ کر کے کہے گا اے ابوبکرؓ و عمرؓ آج تک ہزاروں سال سے دنیا میں جتنے زنا ہوئے ہیں تمہاری وجہ سے ہوئے ہیں۔ جتنی شراب پی گئی ہے تمہاری وجہ سے ہے جتنی بدمعاشی ہوئی تمہاری وجہ سے ہوئی ہے۔ جتنی عیاشی ہوئی ہے تمہاری وجہ سے ہے پھر ملعون کہتا ہے کہ اس کے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ ہاتھ جوڑ کر کہیں گے اے امام ہمیں معاف کر دے ہم سے غلطی ہو گئی امام کہے گا میں معاف نہیں کرتا ہوں اگر تم علیؓ کو خلافت دے دیتے یہ زنا دنیا میں کبھی نہ ہوتے یہ بدمعاشی کبھی نہ ہوتی یہ عیاشی کبھی نہ ہوتی اُس کے بعد وہ ملعون کہتا ہے کہ امام مہدی ابوبکرؓ و عمرؓ کو قبروں سے نکالے گا۔ نکال کر اُنکے کپڑوں کو اتار دے گا ان کو ننگا کرے گا اور ننگا کر کے اُنکے جسموں کو مدینہ کے چوک میں ایک درخت پہ لٹکا دے گا اور لٹکا کر اُنکی لاشوں پہ ان کے جسموں پر کوڑے برسائے گا اور کوڑے برستے رہیں گے حتیٰ کہ قیامت کا دن آجائے گا۔ ہائے صادق آباد کے سنیو بتاؤ تم وہ صدیق اکبرؓ جس کے بارے میں پیغمبرؐ نے فرمایا کہ مُردہ بابکر فلیصل بالنار۔ عائشہؓ صدیقہؓ کو بلاؤ آ کر میرے مصلے پہ نماز پڑھائے وہ صدیق جو آج تک رسول اللہ کے ساتھ سویا ہوا ہے۔ اُس

صدیق کے بارے میں خمینی کتاب چھاپے کہ اس کو ننگا کر کے اس پہ کوڑے برسائے جائیں گے اوئے تیرے باپ کے بارے میں صادق آباد کے مولویو، صادق آباد کے چوہدریو صادق آباد کے تاجرو صادق آباد کے سیٹھو، صادق آباد کے طالب علمو، صادق آباد کے سیاستدانو، صادق آباد کے بلدیہ کے ممبرو تمہاری ماؤں کے بارے میں یہ لفظ کوئی نہیں استعمال کرتا۔ تمہارے باپ کے بارے میں یہ لفظ کوئی نہیں استعمال کرتا کوئی یہ نہیں کہتا کہ میں تیرے باپ کی قبر پہ کوڑے لگاؤں گا۔ تیری ماں کی قبر پہ کوڑے لگاؤں لیکن اس ملک میں صدیق اکبرؓ ایک لاوارث رہ گیا جو محمدؐ کا جانشین تھا۔ کہ خمینی لکھے اس کو ننگا کر کے اس کو درخت پر لٹکا کے کوڑے برسائے جائیں گے۔ بتاؤ میں کس کے سامنے چیخوں، بتاؤ میں کس کو پکاروں، بتاؤ میں کس کے دروازہ پہ جاؤں، میں کس کے سامنے آہ وزاری کروں بتاؤ کیا میں اس کفر کو چوکوں میں ننگا نہ کروں، کیا میں اس بدمعاشی کو ننگا نہ کروں بتاؤ کیا میں اس غداری کے لئے بازار میں نہ آؤں اور اسی کفر کو للکارتا ہوا میرا قائد شہید ہو گیا قبر میں اتر گیا۔ ایثار القاسمیؒ شہید ہو گیا۔ قبر میں اتر گیا آج میں اسی جگہ پہ کھڑے ہو کے اسی کفر کو للکارتا ہوں۔ ہتھکڑی پہن سکتا ہوں۔ بیڑی پہن سکتا ہوں بچے یتیم کرا سکتا ہوں، بیوی کو بیوہ کرا سکتا ہوں، ٹکڑے ہو سکتا ہوں۔ لیکن اس کفر کو چوکوں میں چوراہوں میں گلیوں میں للکارنا میرا مذہبی فرض ہے۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ میں تقریر کرنے گیا تو وہاں کا بلدیہ کا چیئرمین شیعہ تھا اس نے کہا کہ ضیاء الرحمٰن فاروقی یہاں آئے گا اس کی لاش جائے گی میں نے وہاں اعلان کیا چیئرمین میری لاش جائے گی تو منزل قریب آئے گی۔ تمہیں پتہ نہیں ہے صدیق کیلئے جان کی کیا حقیقت ہے اور عائشہؓ کے لئے جان کی کیا حقیقت ہے، فاروقی کیلئے جان کی کیا حقیقت ہے۔ ایکسیڈنٹوں میں لوگ نہیں مرتے۔ ہسپتالوں میں دنیا نہیں مرتی، بازاروں میں نہیں مرتی۔ میں عائشہؓ کے دوپٹہ کیلئے مرتا ہوں میں صدیق کے جوتوں کیلئے مرتا ہوں میں ابوبکرؓ کی غلامی کیلئے مرتا ہوں میں حبشہ کے بلال کی نوکری کیلئے مرتا ہوں تو ہمیشہ کی زندگی پا جاؤں گا۔ صادق آباد کے چوہدریو، میری جنگ کرسی کیلئے نہیں ہے صحابہؓ کیلئے ہے۔ صادق آباد کے زمیندارو ہماری جنگ چوہدراہٹ کیلئے نہیں ہے رسول اللہ کے صحابہؓ کیلئے

ہے۔ آؤ ہمارا ساتھ دو آؤ ہمارے موقف کو سمجھو تیری ماں کو کوئی گالی دے تو چپ کر کے تو دکھا تیری ماں کو کوئی کہے یہ طوائف تھی طوائف۔ مولوی صاحب، پیر صاحب چوک میں کوئی کہے کہ فلاں چوہدری کی ماں کنجری تھی بھلا چپ کر کے تو دکھا اور جس کو تو نے ماں کہا اس کی عزت کیلئے تڑپتا ہے اور جس کو قرآن نے ماں کہا اُس کیلئے بے غیرت بن کے چپ کر جاتا ہے بڑی عزت ہے۔ میں اپنے قائد حقنواز شہیدؒ کی بات کرتا ہوں کہ لاہور سے کتاب چھپی سہم مسموم فی نکاح عقد ام کلثوم۔ غلام حسین ملعون نجفی نے یہ کتاب لکھی اس کتاب میں اُس نے لکھا کہ رسول اللہ کی بیٹی رقیہؓ کے ساتھ عثمان غنیؓ نے مردہ حالت میں ہمبستری کی۔ صادق آباد کے بریلویو، دیوبندیو اہلحدیثو، مولویو، تمہاری بیٹیوں کی عزتوں کو کوئی خطرہ نہیں چودہ سو سال کے بعد رسول اللہ کی بیٹی کو گالی، مولانا حقنواز نے جب یہ کتاب پڑھی ساری رات حقنواز روتا رہا میں اس منظر کو نہیں تا سکتا۔ حق نواز چیختا رہا اور اگلے دن کبیر والا کے ایک جلسہ میں مولانا حق نواز نے وہ کتاب دکھا کر کہا اے اللہ اس کتاب کے چھپ جانے کے بعد اگر حق نواز چین کی نیند سوئے تو اس پر لعنت کر۔ اگر حق نواز اس کفر کے چھپ جانے کے بعد بھی چین کی نیند سوئے تو اس پر لعنت کر میرے بھائیو تمہاری عزتوں کو تو کوئی خطرہ نہیں تمہاری دوکانوں کو تو کوئی خطرہ نہیں تمہارے کاروبار کو تو کوئی خطرہ نہیں تمہاری تو کسی نے بے عزتی نہیں کی۔ تمہیں تو کسی نے بُرا نہیں کہا یہ میرے پاس کتاب ہے۔ یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے۔ کتاب کا نام ہے شیخ سقیفہ، میں سینے پہ پتھر باندھ کر یہ کتاب دکھا رہا ہوں۔ کتاب دیکھیئے کراچی سے چھپی ہے۔ ابھی چھ مہینے پہلے چھپی ہے۔ شیخ سقیفہ اسی کے نام میں بھی تلخ ہے۔ شیخ سقیفہ کا معنی ہے۔ حویلی والا بوڑھا شیخ سقیفہ۔ سقیفہ اُس جگہ کو کہتے ہیں جس جگہ پہ بیٹھ کر صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر صحابہؓ نے بیعت کی تھی سقیفہ بنی سائیبہ یہ ایک حویلی ہے میرے بھائیو اس کتاب میں نام شیخ سقیفہ نیچے ابوبکر صدیقؓ کا نام لکھا ہے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کا نام لکھ کر نیچے کتے کا کارٹون بنایا گیا۔ شیخ سقیفہ علی اکبر شاہ نامی کراچی کا ملعون مصنف، شیعہ مصنف صدیق اکبرؓ کا نام لکھ کر کتے کا فوٹو بنائے۔ ہائے او صادق آباد کے مولویو! اگر قیامت کے دن صدیق اکبرؓ نے عدالت میں، محمد کی عدالت میں استغاثہ درج کرایا کہ اے اللہ کے رسولؐ

میں نے تو بیٹی بھی تیرے قدموں پہ قربان کر دی تھی میں نے دولت بھی لٹا دی تھی ہائے پاکستان میں لوگ ایک دوسرے کے وارث تھے۔ لیکن تیرے صدیق کا کوئی وارث نہ تھا۔ ہائے کتے کے فوٹو بنائے گئے۔ اے نبی اے محمدؐ میں نے تیرے لئے جوانی لٹائی دولت لٹائی پیسہ لٹایا سب کچھ لٹایا۔ ساری دنیا کے سردار یہی صلہ اس ملک کے لوگوں نے مجھے دیا ہے کہ میرا نام لکھ کر نیچے کتے کا فوٹو بنایا گیا۔ یہ ملک یہ قوم سوئی رہی پیر سوئے ہے مولوی سوئے ہے چوہدری سوئے ہے دیندار سوئے ہے تسبیحاں کرنے والے سوئے ہے اودیوبندی، بریلوی اہلحدیث آپس میں گیارہویں اور بارہویں پر لڑتے ہے اور فاتحہ اور رفع یدین پر لڑتے ہے ہائے اگر صدیق نے تیرے پیغمبرؐ کی عدالت میں یہ استغاثہ دائر کرایا تو صادق آباد کے سنی بتا کیا جواب پیش کرے گا مجھے کہتا ہے میں سختی کرتا ہوں۔ میں سختی کرتا ہوں میرے باپ کو گالی یہ نرمی ہے۔ نواز شریف تو شیعہ کو کافر نہیں کہنے دیتا میں فاروق اعظمؓ کو کیسے کافر کہنے دوں۔ میں عثمانؓ کو کیسے کافر کہنے دوں تو ملنگ کی حفاظت کرتا ہے۔ میں صدیق کی چوکیداری کرتا ہوں تو ملنگ کی بات کرتا ہے میں حبشہ کے بلالؓ کی بات کرتا ہوں۔ تم ملنگوں کی حفاظت کرتے ہو ہم محمدؐ کے غلاموں کی وکالت کرتے ہیں۔ اس بات پر بھی غور کرو۔ توجہ کرو سپاہ صحابہؓ شیعہ کو کافر کہتی ہے تم کہتے ہو امن خراب ہوگیا۔ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوگیا۔ شیعہ کو کافر کہنے سے امن خراب ہوگیا۔ عائشہؓ کو طوائف لکھنے سے امن خراب نہیں ہوا۔ ہائے شیعہ کو کافر کہنے سے لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہوگیا اور صدیق اکبرؓ کی شکل کتے کی بنانے سے لا اینڈ آرڈر کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ اوئے ہماری تقریر سے بدامنی ہوگئی اور فاروق اعظم کو کافر لکھنے سے کوئی بدامنی نہیں ہوئی عثمانؓ غنی کو بدقماش لکھنے سے کوئی بدامنی نہیں ہوئی میری تقریر سے بدامنی ہے میری وکالت سے بدامنی ہے۔ میری چیخ و پکار سے بدامنی ہے میرے واویلا کرنے سے بدامنی ہے۔ شیعہ کے صحابہؓ کو کافر کہنے سے کوئی بدامنی نہیں۔ نواز شریف اور صدر اسحاق اور غلام حیدر وائیں شیعہ کل بھی کافر تھا آج بھی کافر ہے۔ تم وکالت کرو تم مجرمی کرو پاکستان کی فوج ہو، پاکستان کی عدالت ہو پاکستان کی حکومت ہو پاکستان کی پارلیمنٹ ہو پاکستان کی کوئی جماعت ہو شیعہ کو کافر کہنے سے ہمیں روک نہیں سکتی ہے۔

شیعہ نے صحابہؓ کو کافر کہا شیعہ نے عائشہؓ کو کافر کہا شیعہ نے رسول اللہ کو گالی دی۔ شیعہ نے قرآن کو غلط کتاب کہا پہلے کتابوں کو بند کرو پہلے شیعہ کی کتابوں پہ پابندی لگاؤ پہلے صحابہؓ کے گستاخوں کو سزائے موت دو جب تک ان گستاخوں کو سزا نہیں دو گے اور جب تک ان تحریروں کو نہیں روکو گے۔ تمہارا باپ بھی ہماری زبان بند نہیں کر سکے گا! اسی کتاب میں خمینی کے اس چیلے نے لکھا ہے کہ ابوبکرؓ کو بچپن میں ایک نجومی نے کہہ دیا تھا کہ ایک آخری نبی آئے گا اس کے پاس حکومت ہو گی تو ابوبکرؓ اس لالچ میں کہ حکومت مجھے بھی مل جائے گی محمدؐ کی تلاش میں رہا جب محمد مصطفےٰؐ مل گئے تو جلدی جلدی جا کر کلمہ پڑھ لیا بعد میں حکومت کے لالچ میں بچی بھی سات سال کی نبی کے نکاح میں دے دی بعد میں مدینہ چلا گیا۔ پھر کوشش میں رہا کہ محمد فوت ہو جائے جب نبی فوت ہو گیا تو جلدی جلدی آ کر کرسی پہ قبضہ کر لیا۔ بھائیو! کبھی یہ غور کیا اس ملعون سے کوئی کہے کہ صدیقؓ نے جب نبی کا کلمہ پڑھا تھا لیا کیا تھا دیا کیا تھا۔ صدیق کے پاس کیا تھا جب کلمہ پڑھا چالیس ہزار درہم کا مالک تھا صدیق اکبرؓ لاکھوں کا درہم کا پیڑا موجود تھا اور جب جنگ تبوک میں وہی صدیقؓ پیغمبر کیلئے سب کچھ قربان کر چکا اور علامہ اقبال کو کہنا پڑا کہ

پروانے کو شمع بلبل کو پھول بس ۔۔۔ صدیق کے لیے خدا کا رسول بس

اور خواجہ بن محمدؐ کو کہنا پڑا کہ

صحابہؓ پاک مصطفےٰؐ کو حق نے کیا جگر دیا ۔۔۔ بہر قوم بے دھڑک سب نے مال و زر دیا
کسی سے سلسلہ دیا کسی نے نصف گھر دیا ۔۔۔ مگر عائشہؓ کے باپ نے دیا تو اس قدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لا کے دھر دیا۔

وہ صدیق سب کچھ لٹا دیا تو جب کیجئے ٹاٹ کے کپڑے پہن کر جنگ تبوک میں صدیقؓ پیغمبر کی محفل میں آیا تھوڑی دیر گذری جبرائیل امین بھی آیا اور پیغمبرؐ سے آ کر کہا آج میں پیغمبرؐ تجھ پہ آیا ہوں میں صدیقؓ کا اللہ کی طرف سے سلام لے کے آیا ہوں اور اللہ تعالیٰ یہ سوال کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ سے پوچھو کہ جب کلمہ میرا پڑھا تھا چالیس ہزار درہم تھا آج تیرے جسم پہ ٹاکیاں لگی ہوئی ہیں اے ابوبکرؓ کیا تو اس چیز پہ کیا اس قربانی پہ اس فقیری پہ بھی خدا سے راضی ہے یا

نہیں گھر میں تو کچھ نہیں رہا ٹاکیوں کا لباس ہے۔ ٹاٹ کا لباس ہے تو صدیق اکبرؓ نے رسول اللہ کی یہ بات سنی کہ اللہ کا سلام آیا ہے ابوبکرؓ صدیق کی چیخیں نکل گئیں صدیقؓ نے رو کر فرمایا کملی والے یہ تو کپڑے کی ٹاکیاں ہیں صدیق کی چمڑی ادھڑ جائے ابوبکرؓ کے جسم پہ ٹاکیاں لگ جائیں ابوبکرؓ تب بھی خدا پر بھی راضی ہے محمد مصطفےٰ پہ بھی راضی ہے۔ ہائے اس صدیقؓ کے بارے میں یہ بکواس یہ کفر۔ وہ صدیقؓ جس کی شان میں قرآن کی ۹ آیات اتریں۔ آج پاکستان میں صدیق اکبرؓ کی عزت کے لئے کوئی قانون نہیں ابوبکرؓ کی ناموس کیلئے کوئی قانون نہیں کالج کے لڑکو سکولوں کے لڑکو یونیورسٹی کے لڑکو آؤ کالجوں کی بسوں پہ لڑتے ہو سکولوں کے فرنیچر پہ لڑتے ہو یونیورسٹیوں کی فیسوں پہ لڑتے ہو آؤ ساریاں لڑائیاں چھوڑ کر صحابہؓ کیلئے لڑو۔ صدیق اکبر کیلئے لڑو۔ فاروق اعظمؓ کی عزت کیلئے لڑو۔ سکول ٹیچرو، کلرکو اپنی تنخواہوں کیلئے لڑتے ہو سپاہِ صحابہؓ چاہتی ہے تم عائشہ صدیقہؓ کی عزت کیلئے لڑو آؤ ہمارا ساتھ دو ہم اسی لئے تمہارے دروازہ پر آئے ہیں۔ ہم اتمام حجت کرنا چاہتے ہیں ہم نے تمہارے دروازہ پر اتمام حجت کر دیا ہے یہ اتمام حجت ہے ہمارا فرض ہے۔ مولانا حقنواز شہید پہ فرض پورا کرتا رہا۔ کرتا رہا یا نہیں کرتا رہا۔ اوسیانوالی کی جیل میں اسی کمرے میں حقنواز کو رکھا گیا جہاں غازی علم الدین کو رکھا گیا تھا اتنی مشکلات تین سو مقدمات مولانا حقنواز پہ تھے لیکن اس کے پایۂ استقلال میں کوئی فرق نہیں۔ مولانا حقنواز نے اپنی شہادت سے صرف چھ سات دن پہلے جامعہ محمودیہ میں جہاں انکی قبر ہے اس جگہ پہ مولانا حقنواز اور میں چارپائی بچھا کر بیٹھے مولانا نے کہا کہ ضیاء الرحمٰن میرے مرے بغیر قوم متحد نہیں ہوگی۔ میرے مرے بغیر میرا موقف سمجھ میں نہیں آئے گا اس کیلئے مجھے جان دینی ہوگی کیا پتہ تھا کہ چھ دنوں کے بعد اسی جگہ پہ حقنواز کی قبر ہوگی۔ میرے بھائیو! سپاہِ صحابہؓ سٹوڈنٹس قائم ہو چکی ہے۔ میں کالج کے لڑکوں سے کہوں گا۔ اسلامی جمعیت طلباء سے کہوں گا۔ جمعیت طلباء اسلام سے کہوں گا انجمن طلباء اسلام سے کہوں گا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن سے کہوں گا کہ ہماری تمہاری ساتھ کوئی لڑائی نہیں آؤ صحابہؓ کی عزت کیلئے ہمارا ساتھ دو بریلوی دیوبندیو، اہلحدیثو آؤ صحابہؓ کی عزت کیلئے سپاہِ صحابہؓ کا ساتھ دو۔

میرے بھائیو! مولانا حقنواز شہیدؒ کے پیغام کو ہم انشاء اللہ انٹرنیشنل سطح پر پہنچا رہے ہیں۔

اور اس کیلئے ۲ جون کو اسلام آباد میں انٹرنیشنل حق نواز شہید کانفرنس ہو رہی ہے آپ اس کانفرنس میں شریک ہونگے انشاء اللہ اور میں نے حکومت سے کہدیا ہے بلکہ وزیر داخلہ سے کہدیا ہے اسلام آباد میں کہ ہماری یہ کانفرنس کوئی سیاسی کانفرنس نہیں کوئی فرقہ وارانہ کانفرنس نہیں ہے مولانا حق نواز شہیدؒ کے پیغام کو پوری دنیا میں پہنچانا یہ ہماری ترجیح ہے۔ اگر تم نے اس کانفرنس کے انعقاد کو روکنا چاہا تو ہم آج تمہیں خبردار کرتے ہیں۔ میں نے اسلام آباد میں بھی کہا اور آج یہاں بھی کہتا ہوں اگر ۲ جون کی کانفرنس کو پاکستان کی حکومت نے روکنے کی کوشش کی تو ہم آنے والے محرم میں امن کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتے۔ یہ بات یاد رکھیں اور شیعہ کا دلدل میرے دروازہ پر گھومے اور مجھے اپنے ملک میں جلسہ کی اجازت نہیں۔ یہ اسلام آباد کسی کے باپ کی جاگیر نہیں ہے یہ سنیوں کا ملک ہے۔ اہلسنت کا ملک ہے ہماری مثبت کانفرنس ہے۔

سپاہ صحابہؓ کے یونٹ بناؤ گے انشاء اللہ سپاہ صحابہؓ کے پرچم لہراؤ گے انشاء اللہ سپاہ صحابہؓ کے لئے محنت کرو گے انشاء اللہ، قربانیاں دو گے۔ انشاء اللہ میں اتنی بات کہتا ہوں کہ تم ایسا کرنا کہ

ے کوئی جگنو کوئی ستارہ سنبھال رکھنا
میرے اندھیروں کی فکر چھوڑو بس اپنے گھر کا خیال رکھنا

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

مؤرخ اسلام جانشین امیر عزیمت حضرت مولانا

ضیاء الرحمن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ پاکستان کا

معہد سلمہ خیر المدارس ملتان میں یادگار تاریخی خطاب

نیو ورلڈ آرڈر اور جہنمی کافر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ لا شریک لہ و لا نذیر لہ ولا وزیر لہ ولا شبیہ لہ ولا معین لہ وصلّ علی سیّد الرسل وخاتم الانبیاء المبعوث الی کافۃ الناس بشیراً و نذیراً وداعیاً الی اللہ۔ وداعیاً الی اللہ باذنہ سراجاً منیراً۔ وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید وفرقان الحمید۔ ما کان اللہ لیذر المومنین علیٰ ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ من سنّتی فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظہر الفتن او البدع وسبّت اصحابی فلیظہر العالم علمہ فان لم یفعل فذالک فعلیہ لعنۃ اللہ۔ والملئکۃ والناس اجمعین۔ صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔ ونحن علیٰ ذالک من الشاہدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین ؕ

ایک اک آیت قرآن کی تلاوت کرنا — اور جان پہ کھیل کر اظہار صداقت کرنا
جنگ والے نے بتایا بزبان جرأت — زندگی کیا ہے تمنائے شہادت کرنا

اس نے جو لفظ سر سینہ صحرا لکھا　　مٹ سکے گا نہ ہواؤں سے کچھ ایسا لکھا
اس نے ایماں سے چمکتی ہوئی پیشانی پر　　خون سے اپنے صحابہؓ کا قصیدہ لکھا

میرے واجب الاحترام قابل صد احترام علماء کرام اکابرین ملت اساتذہ عظام یہ جامع خیر المدارس کے سالانہ جلسہ کی آخری نشست ہے۔ یہی وہ مادر علمی ہے جہاں ۷۵ء میں میں دورہ حدیث کے لئے داخل ہوا اور جن اکابر اور اساتذہ سے میں نے تعلیم حاصل کی وہ اساتذہ بھی یہاں اسٹیج پر تشریف فرما ہیں۔ حضرت مولانا منظور احمد صاحب، حضرت مولانا محمد صدیق صاحب میرے انتہائی مشفق، مربی استاذ ہیں۔ حضرت مفتی عبد الستار صاحب یہ وہ برگزیدہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس عظیم جامع کی بنیادوں میں محنت و کاوش کا پسینہ صرف کیا ہے۔ جامع خیر المدارس پاکستان کی ایک بے مثال نادر روزگار اور منفرد تعلیم گاہ ہے اس جامعہ کا معیار مسلک اعتدال ٹھہرا اور اپنے موقف پر پختگی علوم و معارف کی گہرائی، مسائل کی تعمق نظری اور فقاہت و بیان اور سلاست و گویائی اور معرفت و روحانیت میں اس کا اعلیٰ مقام پوری امت کے لئے فخر و مباہات کا باعث ہے۔ میرے بھائیو حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ حضرت مولانا محمد شریف صاحبؒ مولانا علامہ کشمیری صاحبؒ، حضرت قاری رحیم بخش صاحبؒ یہ وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں کہ جن کی خدمات سورج سے زیادہ روشن ہیں۔ اور پوری دنیا میں صرف پاکستان میں نہیں پوری دنیا میں انکا فیضان جاری و ساری ہے اور میں اپنے برادر فاضل حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے بڑی محبت کے ساتھ مجھے اس اپنے ہی مادر علمی میں مولانا حقنواز شہیدؒ کی جگہ پر سمجھتے ہوئے دعوت دی ہے اور میں اس بات پر بڑا مسرور ہوتا ہوں کہ جامع خیر المدارس نے مولانا حنیف جالندھری صاحب کے دور میں جو ترقی کا کام کیا ہے۔ وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مرکز علم کو تا دیر سلامت رکھے میرے بھائیو چونکہ یہ جامع خیر المدارس کا جلسہ ہے۔ اس لئے میں کوشش کرونگا کہ دیگر گفتگو سے ہٹ کر اپنے موقف کو خالص علمی انداز میں آپ کے سامنے رکھوں۔ اور میں آپ حضرات سے توقع کروں گا کہ آپ حضرات نعروں کی بجائے میری بات پر توجہ فرمائیں گے اور میری گفتگو پر آپ کان دھریں گے۔ میرے بھائیو شیعہ کے بارے میں علماء کے

فتاویٰ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ مولانا حق نواز شہیدؒ نے شیعہ کو سٹیج پر چوراہوں پر، بازاروں پر پارکوں میں کھلے عام کافر کہا اور اس پر انکے پاس بڑے وزنی دلائل تھے اور شیعہ کو کھلے عام کافر کہنا یہ انکی عزیمت تھی انہوں نے کوئی نیا کام نہیں کیا تھا کہ بھئی انھوں نے اس طبقہ کو کافر کہا ہو جو کافر نہ ہو شیعہ کا کفر اللہ کے قرآن سے ثابت ہے۔ میرے اساتذہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ حضرت امام مالکؒ نے شیعہ کو مطلقاً کافر کہا اور دلیل کے طور پر قرآن کی وہی آیت پیش کی جو حضرت قاری عبداللطیف صاحب نے ابھی تلاوت فرمائی۔ لیغیظ بھم الکفار۔ اس آیت کی روشنی میں امام مالکؒ نے شیعہ کے کفر کا اعلان کیا اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے غنیۃ الطالبین میں شیعہ کے کفر کا اعلان کیا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے صرف کفر کا اعلان نہیں کیا بلکہ یہ اعلان کیا کہ دنیا میں ایک شیعہ ایسا کافر ہے کہ جس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی۔ یہودی کی توبہ قبول ہے۔ عیسائی کی توبہ قبول ہے لیکن امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ شیعہ ایک ایسا کافر ہے کہ جس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی۔ میرے بھائیو! امام ابن تیمیہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ ایک بڑی بے مثال کتاب منہاج السنۃ لکھی جس کی چار جلدیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اہل علم نے اس کتاب کا ضرور مطالعہ کیا ہے اور یہ کتاب پوری امت محمدیہ کی طرف سے ایک کفارہ اور فرض کفایہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں شیخ الاسلام نے شیعہ کے کفر کا علی الاعلان قول تو نہیں کیا لیکن شیعہ کو کافر سے بھی زیادہ سخت الفاظ شیعہ کے لئے استعمال کئے چونکہ یہ کتاب ایک شیعہ کے جواب میں لکھی گئی۔ اس لئے اس پر وضاحت کے ساتھ کفر کا قول نہیں کیا لیکن امام ابن تیمیہؒ کی وہ کتاب جس کا نام "السارم المسلول علی شاتم الرسول" اس میں کھلے عام شیعہ کے کفر کا اعلان کیا شیعہ کو مرتد و منافق لکھا۔ میرے بھائیو میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور خود امام اعظم ابوحنیفہؒ یہ الفاظ لکھے کہ من انکر صحبۃ ابی بکر فھو کافر۔ اس کے بعد شیعہ کے کفر میں کوئی توقف نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ بات کہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے یہ وہ دلیل ہے کہ جو لوگ شیعہ کے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں دیکھئے امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ

اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے لیکن میرے اُن بھائیوں کو یہ پتہ نہیں کہ اہل قبلہ کی اصطلاح جو اسلام میں رائج ہے وہ کن کے لئے ہے اُس کا کیا مطلب ہے اگر اہل قبلہ سے علی الاطلاق مراد ہو کہ جو خانہ کعبہ کیطرف منہ کر کے نماز پڑھے یا خانہ کعبہ کو اپنا قبلہ اور مرجا اور ماویٰ سمجھے تو پھر میں اُن سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ابو جہل اور ابو لہب کا قبلہ کونسا تھا۔ ابو جہل اور ابو لہب کا قبلہ بھی یہی خانہ کعبہ تھا۔ وہ اسی کا طواف کیا کرتے تھے۔ آپ کتابوں کا مطالعہ کریں تو اہل قبلہ کی یہ اصطلاح نہیں ہے اہل قبلہ کی اصطلاح وہی ہے جس کا قول امام ابن تیمیہؒ نے کیا۔ اعلم ان المراد باھل القبلۃ الذین اتفقوا ماھو من ضروریات الذین۔ کہ وہ لوگ جو ضروریاتِ دین پہ اتفاق کریں وہ اہل قبلہ لیکن شیعہ ایک ایسا کافر ہے جو ضروریاتِ دین کا منکر ہے اور ایک دو باتیں میں تمہید کے طور پہ عرض کر کے اپنی تقریر شروع کرتا ہوں۔ میرے بھائیو یہ اہل قبلہ کی بات یہ بھی کوئی وزنی دلیل نہیں۔ قادیانیوں کو جو لوگ کافر کہتے ہیں ان کی مخالفت بھی یہی بات کہہ کر کی گئی کہ قادیانی بھی اہل قبلہ ہیں آپ اُن کو کیوں کافر کہتے ہیں۔ اُس پہ بھی علماء نے دلائل دیئے تو یہ کوئی بات نہیں امام ابن تیمیہ کی بات حضرت مجدد الف ثانیؒ وہ شخصیت ہے کہ جس نے ردالرفضہ کتاب لکھ کر کھلے عام شیعہ کے کفر کا اعلان کیا۔ شاہ ولی اللہؒ نے ازالۃ الخفاء میں شیعہ کے کفر کا اعلان کیا اور شیعہ کو ختم نبوت کا منکر قرار دیا۔ ایک جگہ نہیں بارہ جگہ پہ شاہ ولی اللہؒ نے شیعہ کو ختم نبوت کا منکر لکھا اور اپنی آخری وصیت میں کہا کہ دنیا میں جو بھی شخص میری بات ماننے والا ہے میں اُس کو وصیت کرتا ہوں کہ شیعہ کو کبھی مسلمان نہ کہا جائے۔ اس لئے کہ شیعہ ختم نبوت کا منکر ہے اور وہ خواب بھی فیوض الحرمین میں شاہ ولی اللہؒ کا آج بھی موجود ہے۔ کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول اللہؐ کی زیارت کی اور میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ شیعہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو حضورؐ نے جواب میں فرمایا کہ شیعہ کو سمجھنے کے لئے شیعہ کا عقیدہ امامت پڑھ لینا کافی ہے تو شاہ صاحب کہتے ہیں کہ اگلے دن میں نے از سرِ نو شیعہ کے عقیدہ امامت کا مطالعہ کیا تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ شیعہ ختم نبوت کا بہت بڑا دشمن ہے اس کا ختم نبوت پر ایک لمحہ کے لئے بھی ایمان

نہیں۔ تو اب آپ فیصلہ کریں کہ جس کا ختم نبوت پر ایمان نہ ہو وہ مسلمان ہے۔ نہیں۔ آپ کی مصلحت ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے ووٹ لینا ہو تو آپ مصلحتاً شیعہ کو کافر نہ کہیں۔ مثال کے طور پر آپ کی سیاست نہیں چمکتی تو آپ نے شیعہ سے تعلق رکھنا ہو آپ شیعہ کو مسلمان کہیں یا آپ خدانخواستہ اتنے بزدل ہوں کہ آپ یہ سمجھیں کہ جس طرح شیعہ لوگ لوگوں کو مار رہے ہیں ہمیں کوئی مار دے گا تو یہ اور بات ہے یا شیعہ سے ڈر کر یا شیعہ کی ہٹ لسٹ پر نہ آئیں یا ووٹ لیتے ہوں یا سیاسی مصلحت ہو یا سیاست کی دکانداری ہو یہ اور بات ہے لیکن دلائل کی دنیا میں دلائل اور افکار کی دنیا میں براہین کی دنیا میں پوری دنیا کا کوئی عالم اس دعویٰ کو رد نہیں کر سکتا کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے اور اگر اس بارے میں کچھ تذبذب تھا تو اس مرد قلندر نے اس تذبذب کو دور کیا جس کو منکر اسلام حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کہا جاتا ہے جس نے شیعہ کے خلاف پوری امت مسلمہ کے تمام طبقات کا فتویٰ شائع کر کے اس ابہام کو بھی دور کر دیا۔

میرے بھائیو! ایک اور بات میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ شیعہ کے کفر کے بارے میں شروع سے جو وجوہات کفر بیان کی گئیں ان کی وجہ سے شیعہ کا کفر پردہ میں رہا۔ شیعہ کے کفر کی وجوہات میں سب سے بڑی وجہ یہ بیان کی گئی کہ شیعہ شیخین کے منکر ہیں شیعہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے منکر ہیں یہ وجہ بیان کی گئی۔ یہی وہ وجہ ہے کہ جس کی وجہ سے شیعہ تقیہ کی چادر لے کر مختلف مقامات پر مثال کے طور پر شیعہ نے ہر دور کے مسلمان بادشاہ کے دربار میں جا کر کہا کہ ہم مسلمان ہیں بھئی تم عمرؓ کو نہیں مانتے انہوں نے کہا جی مانتے ہیں ہم علیؓ کے بعد ان کا درجہ مانتے ہیں۔ بس بات ختم ہو گئی۔ لیکن شیعہ کے جو اصل عقائد انکے علاوہ تھے ان پر پردہ ڈالا گیا کیوں معلومات کی وجہ سے یا شیعہ کے تقیہ کی وجہ سے شیعہ کے کفر کی اصل وجوہات کو اگر شروع سے ظاہر کر دیا جاتا تو شیعہ دنیا کے کسی دور میں چودہ سو سال کے کسی عہد اور قرن میں اور کسی دور حکومت میں کسی بادشاہ کے دربار میں مسلمان قرار نہ پاتا اور شیعہ کی حیثیت بھی اسی طرح ہوتی جو آج عیسائیوں کی ہے یہودیوں کی ہے ہندوؤں کی ہے اور سکھوں کی ہے لیکن وجہ کفر یہ بیان نہیں کیا گیا کہ صحابہؓ کی تکفیر اور گالی

کے علاوہ اور بھی ان کا کوئی کفریہ عقیدہ ہے۔ میرے بھائیو ایک اور بات کہتا ہوں۔
تمہید کے طور پر کہ شیعہ کو سیاسی بنیاد پہ اگر آپ دیکھیں تو دنیا کا کونسا دور ہے ایک تو یہ ہے
کہ حضرت حسینؓ کو شہید کرنے والے شیعہ فاروقؓ اعظم کو شہید کرنے والے شیعہ عثمان غنیؓ کو
شہید کرنے والے شیعہ یہ اور بات ہے لیکن آپ آگے چلیں آٹھویں ہجری میں صلاح الدین
ایوبی کے ساتھ غداری کرنے والا کون تھا مجھے بتایا تو جائے کہ صلاح الدین ایوبی عیسائیوں سے
جنگ لڑ رہا ہے اور عیسائیوں کی صفوں میں جاکر شیعہ گھس گیا ابن علقمی کون ہے جس نے
بغداد میں ہلاکو اور چنگیز خان کو بلا کر مسلمانوں کی سلطنت کو پامال کر دیا اور جب امام ابن تیمیہؒ
نے تاتاریوں کے ساتھ مقابلہ کیا تو تاتاریوں کے ساتھ ملنے والا کون ہے جب سلطان ٹیپو
میدان میں آیا تو وہ میر صادق کون ہے جب نواب سراج الدولہ میدان میں آیا تو میر جعفر
کون ہے اور آج دیکھو پچھلی ساری باتوں کو چھوڑو کہ آج افغانستان کی جنگ کو بارہ تیرہ سال
ہو رہے ہیں۔ اور پندرہ لاکھ مجاہدین شہید ہو چکے ہیں۔ دو دفعہ کابل فتح ہونے لگا ہے۔
دو دفعہ کابل پر مجاہدین کی فوجیں پہنچنے لگی ہیں تو رکاوٹ شیعہ نے ڈالی اور اس وقت
جو پوزیشن ہے جو مجاہدین افغان کے بارے میں امریکہ کا موقف ہے وہی موقف ایران
کا ہے امریکہ کہتا ہے ظاہر شاہ سے صلح کرو ایران کہتا ہے ظاہر شاہ سے صلح کرو۔ یعنی جو
پندرہ لاکھ مسلمان شہید ہوئے ہیں ان کا خون کسی قیمت پہ اور ان کا خون ضائع چلا جائے۔
اُن کے خون کی کوئی قیمت نہ ہو اور یہی وہ رکاوٹ ہے کہ جو آج افغانستان میں جہاد
اسلامی کے راستے میں ہے اور وہ ایران کی رکاوٹ ہے کہ پانچ کاغذی تنظیمیں بنائی ہوئی
ہیں۔ اور ہر موقعہ پہ وہ رکاوٹ ڈالتی ہیں تو میرے بھائیو یہ غلط فہمی ہے کیسے غلط فہمی کہ
پاکستان کی موجودہ حکومت مجھے کہتی ہے کہ ہم مجبور ہیں کہ ایران کے خلاف کوئی کارروائی
کریں۔ میں نے ایک اعلیٰ افسر سے کہا جو وفاقی حکومت کا اعلیٰ افسر تھا۔ میں نے کہا کیا مجبوری
ہے اُس نے کہا مجبوری یہ ہے کہ امریکہ نے ایک نیو ورلڈ آرڈر جاری کیا ہے نیو ورلڈ
آرڈر کا مطلب زیادہ لوگوں کو نہیں پتہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ میں ایشیا میں
اور وہ سلطنتیں جو عرب ریاستوں کے ساتھ ہیں ان تمام میں امریکہ کے ساتھ فوجی معاہدہ

کیا جائے اور امریکہ کا پوری دنیا پر تسلط ہو اور جہاں بھی جنگ ہو جہاں بھی ان ملکوں کے ساتھ زیادتی ہو امریکہ کی فوج وہاں پہنچ جائے یعنی مشرق وسطیٰ کا کوئی فیصلہ امریکہ کے بغیر نہ ہو اور ایشیا کا کوئی فیصلہ امریکہ کے بغیر نہ ہو تو حکمران یہ کہتے ہیں کہ امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر جو ہے اُس کی وجہ سے ہم پریشان ہیں کہ اُدھر نیو ورلڈ آرڈر اُس کا ہے کہ میرا تسلط ہو اور اُدھر پاکستان کے حکمران کہتے ہیں کہ ہمارا تسلط ہو لہٰذا ہم مجبور ہیں کہ ایران اور ترکی کیساتھ مل کر ایک نیا ورلڈ آرڈر ہم جاری کریں اس لئے ہم مجبور ہیں۔ لیکن میں حکمرانوں سے کہنا چاہتا چاہتا ہوں حکمرانوں تم بھول میں پڑ گئے ہو تم پریشان ہو جاؤ گے اگر تم ایران کے سہارے پر کوئی آرڈر بناؤ گے کوئی فیڈریشن قائم کرو گے کوئی اتحاد قائم کرو گے تو ایران تمہیں اسی طرح چورا ہے میں چھوڑ دیگا ایران تمہارے گلے اُسی طرح چھُرا گھونپ دے گا۔ جس طرح شیعہ نے آج سے سات سو سال پہلے صلاح الدین ایوبی کے گلے میں چھُرا گھونپا تھا۔ جس طرح نورالدین زنگی کو قتل کرایا تھا۔ جس طرح ابن القمی کو بلا کر بغداد کو پامال کیا گیا تھا۔ جس طرح ابن تیمیہؒ کا مقابلہ کرنے کے لئے تاتاری فوجوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔ جس طرح ٹیپو سلطان کو قتل کرانے کے لئے میر صادق آیا تھا۔ جس طرح نواب سراج الدولہ کو مروانے کیلئے میر جعفر آیا تھا۔ جس طرح یحییٰ خاں جیسا شیعہ ڈھاکہ کو تاراج کرنے کے لئے میدان میں اُترا تھا نواز شریف اگر آج تو عقل کے ناخن نہیں لیتا اور ایران سے اتحاد کر کے اس ملک کی سالمیت رکھنا چاہتا ہے تجھے بھول ہے اور ہندو سے مقابلہ آسان ہوگا یہ مارِ آستین ہیں جو تیرے گلے پڑ کر ایسا خنجر گھونپے گا کہ اُس کا دُکھ اور اس کی پریشانی اور وہ زخم صدیوں تک نہیں چلا جائے گا تو آج جاتا ہے کل جاتا ہے لیکن مسلمان وہ کاری ضرب نہیں برداشت کریگا اور سپاہِ صحابہؓ اس ملک کو ایران کی لونڈی بننے کی اجازت نہیں دے گی۔ آپ اجازت دیں گے کہ پاکستان کو ایران کا نوکر بنایا جائے (نہیں نہیں) ایران کا غلام بنایا جائے (نہیں نہیں)

میرے بھائیو! اس تناظر میں اِس گفتگو میں آپ کے سامنے جو بات میں رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ شیعہ کا کفر صرف ابوبکرؓ و عمرؓ کی مخالفت پر واضح کیا گیا۔ حالانکہ شیعہ کے کفر کی اس سے بڑی بڑی وجوہات ہیں۔ مثال کے طور پر عقیدہ بداء، بداء کے عقیدہ

کے بارے میں تاویل ہو سکتی ہے۔ بعض علماء نے لکھا کہ اس میں تاویل کی گنجائش ہے میں اس کو چھوڑتا ہوں عقیدہ رجعت ہے کہ قیامت سے پہلے بھی قبروں سے مردے اُٹھ سکتے ہیں یہ شیعہ کا عقیدہ ہے میں اس کو بھی کہتا ہوں اس میں بھی تاویل ہو سکتی ہے لیکن وہ شیعہ کا کفر جس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں اُس کفر کی وجوہات کو سامنے لانا امت مسلمہ پر فرض ہے تاکہ شیعہ جو آج تک تقیہ کی چادر تان کر امت کے ہر مسلمان طبقہ میں گھسا رہا ہے اُس کی چادر کو اتار کر اُسے چوراہے میں ننگا کر دیا جائے اور یہ ننگا کرنے کا سہرا کہ شیعہ کو ننگا کیا جائے اس کا سہرا خمینی کے سر ہے یہ بھی بات ہے شیعہ کا خود اپنے آپ کو ننگا کرنا یہ سہرا کس کے سر ہے۔ خمینی کے سر ہے آج میں کہتا ہوں شیعو تم تقیہ کرتے ہو وہ کہتے ہیں یہ زیادتی کرتا ہے میں کہتا ہوں شیعو تم ابوبکرؓ کو گالی دیتے ہو وہ کہتا ہے یہ فساد مچاتا ہے میں کہتا ہوں شیعو تم خدا کو جھوٹا کہتے ہو عقیدۂ بدا میں وہ کہتے ہیں نہیں کہتے میں کہتا ہوں کہ تم رسول اللہ کو باقی انبیاء سے کم تر مانتے ہو اور بارہ انبیاء کو زیادہ مانتے ہو اور تمام انبیاء کو ان سے کم تر مانتے ہو کہتا ہے یہ ہمارا عقیدہ نہیں۔ لیکن میرے بھائیو! شیعہ جو ہے اُس نے ہر دور میں تقیہ کی چادر تانی اور ایک سوال ہے اُس کا ذکر کر کے میں جواب دینا چاہتا ہوں۔ شاید بات ویسے سمجھ میں نہ آئے۔ دیکھئے آج ہم پر یہ سوال ہوتا ہے کہ فاروقی صاحب یہ کیا وجہ ہے آج سے دس سال پہلے ختم نبوت کانفرنس جہاں ہوتی ہے شیعہ وہاں موجود ہوتے ہیں اور آج تم کہتے ہو وہ کافر ہیں۔ ختم نبوت کانفرنس میں شیعہ ہر تحریک میں شیعہ پاکستان بننے سے پہلے شیعہ اور سنی اکٹھے مل کر تحریک چلاتے ہیں آج وہ زیادہ کافر ہو گئے کیا وجہ ہے کہ تم آج ان کو کافر کہتے ہو یہ سوال صحیح ہے یا نہیں۔ یہ سوال ہوتا ہے یا نہیں اور یہ جو نعرہ لگتا ہے کافر کافر شیعہ کافر یہ تو نعرہ سختی پر مبنی ہے یہ تشدد پر مبنی ہے کہ آج سے دس سال پہلے تو یہ نعرہ نہیں لگتا تھا آج یہ نعرہ کیوں لگتا ہے اس کی کیا ضرورت پیش آئی۔ میرے بھائیو ایک بات یاد رکھیں اصول کافی شیعہ کی بنیادی کتاب ہے۔ حضرت علیؓ کا فرمان اس میں درج ہے امام جعفر صادق سے روایت ہے امام جعفر فرماتے ہیں کہ امام امیر المومنین فرماتے ہیں کہ دنیا میں جو بھی میرا ماننے والا شیعہ ہے اس کو میری وصیت سنا دو۔ وصیت یہ ہے کہ جو شخص اپنے مذہب کو

چھپائے گا وہ عزت پائے گا جو مذہب کو ظاہر کریگا وہ ذلیل ہو جائے گا۔ یہ اصول ہے اُصول کافی ہیں۔ اور شیعہ چودہ سو سال سے اسی اصول پر چل رہا ہے کیوں۔ اس لئے کہ چھاپہ خانے تو سو ڈیڑھ سو پہلے بنے ہیں۔ اس سے پہلے شیعہ کی ساری کتابیں اُصول کافی قلم سے لکھی گئی۔ ہاتھوں سے لکھی گئی۔ فروع کافی ہاتھ سے لکھی گئی۔ تہذیب الاحکام، الاستبصار من لایحضرہ الفقیہ شیعہ کی چار کتابیں ہیں جن کو صحاح اربعہ کہتے ہیں۔ یہ شیعہ کی اُصول اربعہ اور صحاح اربعہ یہ قلم سے لکھی گئی تو حضرت علیؓ کا قول کیا نقل کیا کہ جو اپنے مذہب کو چھپائے گا عزت پائے گا جو ظاہر کرے گا ذلیل ہو گا تو چنانچہ یہ کتابیں جو قلم سے لکھی گئیں ایک ایک نسخہ تھا شیعہ نے چھپا لیا کسی کو بتایا نہیں ہزار سال گزر گیا۔ وہ نسخہ تو قلم سے لکھا تھا اُس کا تو اور کوئی نسخہ نہ تھا یا کسی تختی پہ لکھا یا کسی درخت کے پتے پہ لکھا یا کسی کپڑے پر لکھا یا کسی چھوٹے سے کاغذ پر لکھا لیکن چھاپہ خانہ نہیں تھا سو ڈیڑھ سو سال پہلے تک پوری دنیا میں شیعہ کی کوئی کتاب چھپی ہوئی نہیں تھی کوئی لٹریچر چھپا ہوا نہیں تھا قلمی نسخہ تھا قلمی خطوط تھے جو لائبریریوں میں موجود تھے اور حضرت علیؓ کا یہ قول تھا کہ جناب جو اپنے مذہب کو چھپائے گا عزت پائے گا جو ظاہر کرے گا ذلیل ہو گا۔ چنانچہ شیعہ اپنے تمام قلمی خطوطوں کو چھپائے رکھتا تھا۔ بھئی ایک نسخہ ایک پورے ملک میں چھپا لیا جائے کسی کو کیا پتہ ہے کہ اس کا عقیدہ کیا ہے اس کا مفہوم کیا ہے اس کا نظریہ کیا ہے یہ کرنا کیا چاہتا ہے۔ اُس کو چھپانا آسان ہے لیکن میرے بھائیو وہ تو چھپانا آسان تھا کیونکہ حضرت علیؓ کا حکم تھا۔ سو سال پہلے کتابیں چھپ گئیں حکم یہی تھا۔ کہ مذہب کو چھپاؤ آپ کسی شیعہ سے بات کرتے۔ شیعو تم قرآن کے منکر ہو وہ کہتا نہیں ہم نہیں منکر، ابوبکرؓ کو گالی دیتے ہو کہتا ہے ہم نہیں گالی دیتے یہ شیعہ کیوں کرتا ہے اس لئے کہ اُس نے تیری زبان میں تو جھوٹ بولا لیکن اُس نے اپنی زبان میں سچ کہا کیونکہ اُس نے تقیہ کر لیا اور ان کا اُصول یہ ہے کہ من لا تقیۃ لا ایمان لہ، جس نے تقیہ نہ کیا اُس کا ایمان کوئی نہیں۔ یعنی وہ جھوٹ بھی بولے اُس کو ثواب مل گیا۔ لیکن تو اپنی برادری میں اپنے معاشرے میں اپنے ماحول میں اپنے ملک میں اپنی بستی میں اپنی برادری میں اپنی جماعت میں کسی شیعہ کے کہنے پر یقین کر لیتا ہے کہ یہ تو خدا کو بھی مانتا ہے یہ تو نبیؐ کو بھی مانتا ہے یہ تو ابوبکرؓ کو بھی

مانتا ہے۔ لیکن اس کا عقیدہ یہ تھا کہ مذہب کو چھپاؤ عقیدہ کو چھپاؤ تمہیں ثواب ملے گا۔ لیکن میرے بھائیو خمینی گیارہ فروری ۱۹۷۹ء کو اقتدار میں آنے کے بعد اُس نے جو تیسرا خطبہ دیا وہ تیرا خطبہ کہاں ہے خمینی کی کتاب صحیفہ نور ہے جس کی تیس جلدیں چھپ چکی ہیں اور جس میں خمینی کی سات سو تقاریر موجود ہیں اُن تقاریر میں خمینی کا جو تیسرا خطبہ ہے اُس تیسرے خطبہ میں خمینی کہتا ہے کہ امام کا حکم یہ تھا امام کا اعلان یہ تھا کہ مذہب کو چھپاؤ گے عزت پاؤ گے مذہب کو ظاہر کرو گے ذلیل ہو جاؤ گے۔ لیکن جو حکومت اللہ نے مجھے عطا فرمائی ہے یہ چودہ سو سال سے شیعہ کو حکومت کبھی نہیں ملی۔ اس لئے کہ شیعہ جو بھی حکمران بنا وہ لادین تھا یا ملحد تھا یا وہ سنیوں کے زیر اثر تھا۔ لیکن میں (Allah Musa Ali) آل اِن آل۔ تن تنہا حکمران ہوں میں شیعہ مجتہد ہوں۔ میں علیؓ کا نائب ہوں۔ میں امام کا نائب ہوں۔ یہ پہلی حکومت چودہ سو سال میں شیعہ کی قائم ہوئی ہے۔ اس لئے میں علی المرتضیٰؓ امام کے اس حکم کو منسوخ کر کے اعلان کرتا ہوں کہ شیعو اپنے مذہب کو ظاہر کرو۔ پہلے مذہب کو چھپانا عبادت تھا اب ظاہر کرنا عبادت ہے۔ چنانچہ وہ شیعہ مذہب جو گیارہ سو سال تک مخطوطہ قلمی نسخوں تک محدود رہا اور ایک سو سال تک تقیہ کی چادر کے نیچے رہا جب یہ اعلان خمینی نے کیا تو چادر تقیہ کی اُتر گئی خمینیت کے چہرے سے پردہ اُترا۔ خمینیت کا چہرہ ننگا ہوا۔ شیعیت کا چہرہ ننگا ہوا۔ اور چوراہے میں جب ان کے کپڑے ننگے ہوئے۔ یہ ننگے ہو گئے تو ان کو ننگی حالت میں ساری دنیا نے دیکھا ساری کائنات نے دیکھا تو پھر کیا اس میں پایا ساری غلاظت پائی پھر یہ بھی نظر آیا۔ کہ خمینی نے اپنے ملک میں اصولِ کافی کو چھاپ دیا۔ فروع کافی کو چھاپ دیا۔ حق الیقین کو چھاپ دیا اور وہ سارا لٹریچر۔ ساری کتابیں جو صحابہؓ کو ماں بہن کی گالیوں پر مشتمل تھی وہ چھاپ دیں۔ جس میں لکھا تھا اللہ جھوٹ بولتا ہے وہ بھی چھاپ دیں جس میں لکھا تھا کہ پیغمبر ناکام ہو گئے۔ وہ بھی چھاپ دیں۔ جس میں لکھا تھا امام مہدی کے ہاتھ پر محمدؐ بیعت کریں گے وہ بھی چھاپ دی۔ جس میں لکھا تھا کہ عائشہ صدیقہؓ پر حد جاری ہو گی وہ بھی چھاپ دی جس میں لکھا تھا ابوبکرؓ و عمرؓ کو روضہ سے نکال کر چوک میں کھڑا کر کے اُن کو کوڑے مارے جائیں گے۔ اُن کے کپڑے اتار کر مدینہ کے چوک میں لٹکا دیا جائے گا۔ وہ کتاب بھی چھاپ دی

جس پر یہ لکھا تھا کہ عمرؓ کافر ہے۔ ابوبکرؓ کافر ہے۔ عثمانؓ بدقماش ہے۔ ساری کتابیں ساڑھے سات کروڑ ڈالر خرچ کر کے تین سال میں خمینی نے چھاپیں اردو میں۔ انگریزی میں۔ عربی میں فرانسیسی میں، جب یہ سارا لٹریچر پوری دنیا میں پہنچا تو وہ مسلمان جو خمینی کے انقلاب کے بعد خمینی کو مبارکباد دیتا تھا۔ خراجِ تحسین پیش کرتا تھا۔ جب یہ مکروہ چہرہ ننگا ہو گیا تو پوری دنیا کا مسلمان خمینیت کے کفر کا اعلان کرنے لگا خمینی کو کافر کہنے لگا۔ اوئے حق نواز جھنگوی شہیدؒ تو پاکستان میں تھا اوئے انڈیا میں منظور احمد نعمانی مدظلہٗ تعاون کوئی سپاہ صحابہؓ کا تو نہیں تھا۔ اوئے مجھے بتاؤ لبنان میں کون تھا۔ لبنان میں شیخ عطیب تعاون کوئی سپاہِ صحابہؓ کا تو نہیں تھا اور مصر میں شیخ عجیب تھا وہ کوئی سپاہ صحابہؓ کا تو نہیں تھا۔ مصر سے خمینی کے کفریہ کتاب چھپی، بیروت سے خمینی کے کفریہ کتاب چھپی، انڈیا سے خمینی کے کفریہ کتاب چھپی اگر اسی کفر کو حق نوازؒ نے چوکوں میں دُہرایا۔ بازاروں میں دُہرایا اور پارکوں میں دہرایا تاکہ اُمت کا ایمان بچ جائے تو بتاؤ اس منحوس چہرہ کو ننگا کرنے کے لئے حق نواز کا نہیں خمینی کا دخل ہے۔ شیعو حق نواز کو مت رووو۔ اپنے باپ کی قبر پہ جا کے رووو۔ میرے بھائیو! توجہ تو شیعہ کے چہرے سے پردہ کس نے اٹھایا (خمینی نے) توجہ خمینی نے اپنے چہرے سے پردہ خود اٹھایا اور مولانا حقنواز شہیدؒ نے برسرِ عام اس کا اظہار کیوں کیا۔ میں یہ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ تمہیدی باتوں کا آپ کو پتہ چل گیا۔ (بالکل) تو شیعہ کے کفر کی جو اصل وجوہات ہیں وہ صرف سبِ صحابہؓ نہیں ہے۔ وہ شیخین کو گالی دینا نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ شیعہ شروع سے اس قرآن کا دشمن ہے۔ شیعہ عقیدہ تحریف قرآن کا قائل ہے۔ کہ یہ موجودہ قرآن شراب خور خلفا کی وجہ سے تبدیل کر دیا گیا۔ توجہ! ثُمَّ یَاتِی مِن بَعدِی ذٰلِکَ عَامٌ فِیہِ یُغَاسُّونَ وَفِیہِ یَاسِرُونَ۔ یہ آیت لکھتا ہے مولوی مقبول دہلوی اور اس آیت کے ترجمہ میں وہ کہتا ہے یَاسِرُونَ نہیں ہے۔ یُوسَرُونَ۔ اس لفظ کے تحت اُس نے کہا کہ یہ جو قرآن ہے۔ یَاسِرُونَ اور یُوسَرُونَ کی بات نہیں۔ مولوی مقبول دہلوی ترجمہ قرآن کے بارہویں سپارہ میں حاشیہ پر کہتا ہے کہ یہ موجودہ قرآن شراب خور خلفا، کی وجہ سے بدل گیا تھا۔ تو شیعہ کے اردو زبان میں دو ترجمے ہیں۔ ایک ترجمہ کا نام ہے مولوی مقبول دہلوی کا ترجمہ قرآن جو شیعہ کے ہر گھر میں موجود ہے

اور دوسرے ترجمہ کا نام ہے مولوی فرمان علی کا ترجمہ تو مولوی فرمان علی اپنے ترجمہ قرآن میں کہتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن کو اتارا اور میں ہی اس کی حفاظت کا ذمہ لے رہا ہوں ۔ ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں ۔ یہ اس کا ترجمہ ہے ۔ لیکن وہ ملعون کہتا ہے یہ ذکر جو ہے ذکر ۔ اس سے مراد قرآن نہیں ہے ۔ انا نحن نزلنا الذکر ۔ ذکر سے مراد ساری امت کہتی ہے قرآن ہے وہ کہتا ہے اس سے مراد قرآن نہیں ہے اس سے مراد پیغمبر ہے ۔ حضورؐ ہیں ۔ کہ حضورؐ کو ہم نے دنیا میں بھیجا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے ۔ چنانچہ حضورؐ کی حفاظت کی گئی اور حضورؐ کو کوئی قتل نہ کر سکا ۔ اس کا یہ مطلب ہے ۔ اور اس نے کہا کہ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ اگر اس کا مراد قرآن لے لیا جائے تو پھر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرآن پوری دنیا میں جہاں جہاں ہے وہاں وہاں ٹھیک رہے گا ۔ نہیں اگر ایک قرآن بھی دنیا میں محفوظ رہا تو اللہ کی حفاظت کا وعدہ پورا ہو گیا ۔ اور وہ ایک قرآن حضرت علی کے پاس چونکہ محفوظ ہے لہٰذا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون ۔ کی آیت پوری ہو گئی یہ تو آج کے دور کی بات ہے ۔ تو شیعہ کی جو اصولی کتاب ہے اصول کافی ۔ اس میں بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا محمد بن یعقوب کلینی نے کہ یہ موجودہ قرآن تبدیل کر دیا گیا اور اصلی قرآن کی آیات سترہ ہزار تھیں اور اس موجودہ قرآن کی آیات ہیں ۶۶۶۶ ۔ تو یہ قرآن کی ۶۶۶۶ آیات ہیں ۔ اصلی قرآن کی آیات کتنی کہتے ہیں ۔ سترہ ہزار اور وہاں پر تو یہ بھی لکھا ہے کہ اصلی قرآن کا سائز ہے ۷۰ گز لمبا ۔ بند پڑا ہو تو ۷۰ گز اور میں نے کہا کھول دیا جائے تو ۴۰ گز اور ۴۰ گز قرآن پڑھنے کے لئے ہر آدمی کے پاس ایک ایک موٹر سائیکل بھی ہونا چاہیے اور اگر آپ ۴۰ گز کے فٹ بنائیں تو بنیں گے ۱۲۰ حساب کر لو ۔ کرتے ہو حساب ۴۰ گزوں کے فٹ کتنے ۱۲۰ ۔ تو جس مذہب کے قرآن کا سائز ہی ۱۲۰ ہو ۔ تو پھر آپ اندازہ لگائیں اور پھر وہ قرآن بھی غار میں ہے اور وہ غار عراق میں ہے تو جنگ ایرانیوں نے عراقیوں سے لڑی مگر اس غار سے اپنے امام کو نکال نہیں سکے ۔ امام بھی غار میں اور قرآن بھی غار میں اور خود یہ ساری قوم بازار میں ۔ تو اب آپ دیکھیں کہ شیعہ کے ساتھ جو اصل اختلاف ہے وہ صرف ابوبکرؓ و عمرؓ کو کافر کہنے پر نہیں اصل اختلاف یہ ہے کہ شیعہ اس موجودہ قرآن کا منکر ہے ۔

شیعہ کے نزدیک یہ موجودہ قرآن اللہ کی نامکمل کتاب ہے اور یہ بھی ہے مولوی مقبول دہلوی کہتا ہے قرآن میں ہے۔ وَ قَالَ الشَّیْطٰنُ. شیطان نے کہا ۔ جہاں جہاں یہ لفظ ہے کہ شیطان نے کہا وہاں شیطان سے مراد عمر ابن خطاب ہے۔ یہ بھی اسی کتاب میں موجود ہے۔ اسی ترجمہ قرآن میں اب شیعہ کے دو ترجمہ قرآن ہیں جن کے حاشیوں پر جن کے ترجموں میں واضح طور پر لکھا کہ یہ قرآن تبدیل کر دیا گیا۔ ہندوستان، پاکستان میں دو ہی قرآن کے ترجمے ہر شیعہ کے گھر میں وہی قرآن کے دو ترجمے اور ہر ترجمے میں تسلیم کر لیا گیا کہ قرآن بدل گیا۔ شرابیوں نے بدل دیا۔ عثمانؓ نے بدل دیا۔ ابو بکرؓ و عمرؓ نے بدل دیا۔ اس قرآن کی کوئی حقیقت نہیں تو پھر پوچھا گیا کہ اگر یہ قرآن بدل دیا گیا تو پڑھتے کیوں ہو تو مولوی مقبول دہلوی نے لکھ کر کہا کہ ہم امام کے حکم سے مجبور ہیں۔ امام نے کہا کہ جب تک اصلی قرآن نہیں آجاتا اس وقت تک اسی غلط قرآن کو پڑھتے رہو۔ تو جب کیجئے۔ تو شیعہ کے کفر کی سب سے پہلی وجہ یہ ہے کہ شیعہ قرآن کا منکر ہے اس موجودہ قرآن کا شیعہ منکر ہے۔ شیعہ اس موجودہ قرآن کا منکر ہے اور شیعہ کے کفر کی دوسری وجہ کہ شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ بارہ اماموں کا درجہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے بھی بلند ہے اور اس عقیدہ کا ذکر شیعہ کی بنیادی کتاب اصول کافی میں یہ جو اصول کافی ہے یہ شیعہ مذہب کی بنیادی کتاب ہے اور آپ یہ بات یاد رکھیں جس طرح مسلمانوں کی حدیث کی چھ کتابیں ہیں اسی طرح شیعہ کی حدیث کی چار کتابیں ہیں۔ اور ان چار کتابوں کو اصول اربعہ اور صحاح اربعہ کہتے ہیں۔ پہلی کتاب کا نام ہے الجامع الکافی۔ الجامع الکافی کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ اصول کافی دوسرا حصہ فروع کافی تیسرا حصہ روضۃ الکافی اور اصول کافی کی دو جلدیں ہیں۔ روضۃ الکافی کی ایک جلد ہے اور فروع کافی کی پانچ جلدیں ہیں۔ اصول کافی میں شیعہ کے عقائد درج ہیں۔ فروع کافی میں شیعہ کے مسائل درج ہیں۔ روضۃ الکافی میں شیعہ کے بارہ اماموں کے حالات درج ہیں۔ یہ شیعہ کی پہلی کتاب ہے۔ اصول کافی کو جامع الکافی کو شیعہ کے نزدیک وہ درجہ حاصل ہے جو درجہ ہمارے نزدیک بخاری شریف کو حاصل ہے اور دوسری کتاب تہذیب الاحکام ہے۔ تیسری کتاب الاستبصار ہے اور چوتھی کتاب من لایحضرہ الفقیہہ ہے۔ تو اب دیکھئے یہ جو چار حدیث کی کتابیں ہیں۔ شیعہ کی۔ ان کا دنیا میں کوئی شیعہ منکر نہیں

ہے۔ اگر میں کراچی کے کسی مولوی کا حوالہ دوں تو لاہور کا ذاکر کہے گا۔ میں اس کو نہیں مانتا اگر میں سعودی عرب کے شیعہ کا حوالہ دوں تو ایران کا شیعہ کہے گا میں اس کو نہیں مانتا اگر میں خمینی کی کتاب کا حوالہ دوں تو شائد دنیا کا کوئی شیعہ خمینی سے اختلاف کر کے کہے میں اس کو نہیں مانتا لیکن حدیث کی یہ شیعہ کی جو چار کتابیں ہیں ان کا پوری دنیا میں کوئی شیعہ اثنا عشری منکر نہیں ہے بلکہ ان کے بارے میں خمینی نے اپنی کتاب الحکومت الاسلامیہ میں ان چاروں کتابوں کی صحت کا اقرار کیا اور ان چاروں کتابوں کے پڑھنے کی تلقین کی اور پاکستان کے تمام شیعہ اب یہاں پر دو شیعہ کے گروپ ہیں۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ موسوی گروپ اور ساجد نقوی گروپ۔ آپس میں اختلاف ہے لڑائی ہے موسوی گروپ کو وہ کہتے ہیں یہ دبابی شیعہ ہے اور دوسرے کو کہتے ہیں یہ اصلی شیعہ ہے اور اسی طرح ایک تیسرا گروپ ہے جس کو وفاق شیعہ علماء کہتے ہیں یہ تیسرا گروپ ہے لیکن آپ حیران ہونگے کہ یہ تینوں گروپ اصولِ کافی کو سب سے زیادہ مستند کتاب مانتے ہیں۔ اصول کافی، فروع کافی۔ روضۃ الکافی تہذیب الاحکام، من لا یحضرہ الفقیہ اور الاستبصار چاروں کتابوں کو پوری دنیا کا شیعہ مانتا ہے تو اب آیئے میں اصول کافی کی بات کرتا ہوں کہ اصولِ کافی میں ہے کہ یہ قرآن بدل دیا گیا اصولِ کافی میں ہے کہ اس قرآن کی سترہ ہزار آیات تھیں اصولِ کافی میں ہے کہ اس قرآن میں آئمہ اہلبیت کا نام نکال دیا گیا۔ اصولِ کافی میں ہے کہ دو ہزار روایات ہیں کہ یہ قرآن تبدیل کر دیا گیا۔ اب بتاؤ اس نے اپنے پاس سے کونسی گفتگو کی۔ اُس نے تو شیعہ کی ان کتابوں کی بنیاد پر شیعہ کے کفر کا اعلان کیا۔ کوئی قطب، کوئی ابدال بتاؤ جس نے تحریف قرآن کے اس عقیدے کو جان لینے کے بعد شیعہ کو مسلمان کہا ہو۔ ابوبکرؓ کو کافر کہنے اور سمجھنے کے بعد شیعہ کو مسلمان کہا ہو اور امامت کا رتبہ نبوت سے بلند ماننے کے بعد شیعہ کو مسلمان کہا ہو۔ چودہ سو سال گزر گئے مولوی آئے پیر آئے مجتہد آئے امام آئے حکومتیں بدلیں، سلطنتیں بدلیں۔ شیعہ کے حکمران بھی دنیا میں پیدا ہوئے لیکن ایک مولوی پوری دنیا میں نہیں آیا۔ جس نے ان عقائد کو جان لینے کے بعد شیعہ کے اسلام کا قول کیا ہو۔ میرے بھائیو! شیعہ کے کفر کی کتنی وجوہات ہیں (تین) پہلی وجہ کہ شیعہ قرآن کا منکر۔ آپ سے اگر کوئی شیعہ کے کفر کی وجہ پوچھے تو

آپ نے یہ نہیں کہنا شیعہ تعزیہ نکالتا ہے۔ ہم تعزیہ نہیں نکالتے اس لئے وہ کافر ہے۔ شیعہ تقیہ کرتا ہے ہم تقیہ نہیں اس لئے وہ کافر ہے۔ شیعہ جلوس نکالتا ہے ہم جلوس نہیں نکالتے۔ اس لئے کافر ہے اور شیعہ متعہ کرتا ہے ہم متعہ نہیں کرتے۔ اس لئے وہ کافر ہے یہ چیزیں شیعہ کے کفر کی اصل وجوہات نہیں۔ شیعہ کے کفر کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ شیعہ اس قرآن کا منکر ہے جس قرآن کی حفاظت کا ذمہ خلاق عالم نے عرش پہ لیا۔ چودہ سو سال پہلے لیا۔ فاران کی چوٹی پہ جس قرآن کو محمد مصطفےٰ ؐ نے پیش کیا۔ اُس قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا۔ انتظام صحابہؓ نے کیا۔ پیغمبرؐ نے کیا۔ اوئے شیعہ اُس قرآن کا دشمن ہے۔ اُس قرآن کو شرابیوں کی کتاب کہتا ہے اس لئے لاشک کافر ہے۔ شیعہ کے کفر کی پہلی وجہ آپ کو سمجھ میں آگئی (جی ہاں) شیعہ قرآن کا منکر ہے۔ اس لئے شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے اور شیعہ کے کفر کی دوسری وجہ کہ شیعہ ختم نبوت کا منکر ہے اور شیعہ کے نزدیک بارہ اماموں کا درجہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے بلند ہے میں نے کتاب کا حوالہ دیا اصولِ کافی باب الرسالت اس کو بھی چھوڑیئے۔ خمینی کی کتاب الحکومت الاسلامیہ اکتالیس صفحہ اردو ایڈیشن جو کراچی سے شیعہ نے چھاپا ہے۔ اُس میں خمینی کہتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اس مرتبہ کو نہیں پا سکے جس کو ہمارے بارہ اماموں نے پایا۔ یہ کس کا عقیدہ ہے شیعہ کا اور خمینی کا۔ اصول کافی میں بھی یہی عقیدہ درج ہے اور خمینی کی کتاب میں بھی یہی عقیدہ درج ہے تو اب آپ مجھے بتائیں یہ کہنا کہ جو قرآن کا منکر ہو کافر ہے۔ بھئی جو کو گول مول کر کے کیوں کہتے ہو یہ کیوں نہیں کہتے کہ شیعہ ہی قرآن کا منکر ہے گول مول کرنے کی کوئی بات نہیں ہے (نہیں) اوشیعہ نے تو ابوبکرؓ کا نام لے کر کافر کہا اور تم گول مول کر کے انکو کافر کہو یہ کوئی بات ہے۔ توجہ ہے میری کوئی بات سمجھ میں آرہی ہے۔ آرہی ہے۔ شیعہ کے کفر کی پہلی وجہ کیا ہے۔ قرآن کا منکر ہے۔ شیعہ قرآن کا منکر ہے۔ اس لئے دائرہ اسلام سے خارج ہے اور شیعہ کے کفر کی دوسری وجہ کہ شیعہ ختم نبوت کا منکر ہے۔ شیعہ کس کا منکر ہے۔ ختم نبوت کا منکر ہے۔ اگر ختم نبوت کانفرنس میں کوئی شیعہ آئے اور آکر یہ کہے کہ میں ختم نبوت کا قائل ہوں اور ختم نبوت کے علماء کے سامنے تقیہ کر کے آجائے تو اس میں علماء کا کوئی قصور نہیں۔ اس میں اُس دجل کا قصور ہے کہ جس دجل کا اظہار شیعہ

نے اپنے عقیدے کی بنیاد پر کیا تو شیعہ کے نزدیک بارہ اماموں کا درجہ تمام انبیاء سے بلند ہے شیعہ ختم نبوت کا منکر ہے۔ شیعہ کے کفر کی یہ دوسری وجہ۔ اور شیعہ کے کفر کی تیسری وجہ کہ شیعہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو کافر اور منافق لکھتا ہے اصول کافی میں یہ بات بڑی وضاحت کے ساتھ محمد بن یعقوب کلینی نے لکھی کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے کبھی دل سے نبی کا کلمہ نہیں پڑھا تھا۔ وہ نعوذ باللہ کافر اور جہنمی تھے۔ اس عقیدے کے بعد شیعہ مسلمان ہے (نہیں) بھائی یا تو آپ کہو کہ جو حوالہ میں دے رہا ہوں کتابوں میں نہیں ہے۔ میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں اگر یہ حوالہ کتاب میں نہ ہو تو مجھے چوک میں کھڑا کر کے گولی مار دو۔ لیکن اگر حوالہ ہو تو پھر پھس پھسی باتیں چھوڑ دو پھر سپاہ صحابہؓ کا ساتھ دو۔ میں یہ بات حکمرانوں سے کہتا ہوں آپ نے سنا ہے ۲۸ ستمبر کو لاہور میں ہماری ملاقات تھی وزیراعظم کے ساتھ اور اس ملاقات میں یہ پاکستان کی تاریخ کا پہلا موقع تھا کہ سپاہ صحابہؓ سے پوچھا گیا کہ بتاؤ آپ شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہیں۔ یہ پہلی بات تھی کہ آپ شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہیں تو ہمیں بتانا چاہیئے تھا یا نہیں (بتانا چاہیئے تھا) بعض لوگ کہتے ہیں کہ جی وہاں تو شیعہ بھی تھے تو آپ وہاں کیوں گئے تو میں نے کہا کبھی ایسا بھی موقع آتا ہے کہ کافر کو بلا کر تحقیق کی جاتی ہے۔ اور چیلنج کیا جاتا ہے اور ہم نے کافر کو چیلنج کرنا تھا اور آپ یہ بات سن کر خوش ہونگے کہ ہمیں یہ علم تھا کہ وہاں پر شیعہ کے کفر کی بحث ہو گی تو میں اپنے ساتھ ۱۱۰ شیعہ کی کتابیں لے کر گیا۔ ایک سو دس شیعہ کی کتابیں اور ۱۱۰ میں کچھ عربی کی تھیں۔ کچھ فارسی کی تھیں اردو کا لٹریچر زیادہ تھا تو ہم نے سمجھا یہ ساری کتابیں کون پڑھے گا تو ہم نے اللہ کی توفیق سے چار دن پہلے پروگرام بنایا کہ ان تمام کتابوں کے قابل اعتراض صفحات کو فوٹو سٹیٹ کرایا جائے۔ چنانچہ وہ ۲۶۵ صفحہ پر مشتمل ہم نے ایک دستاویز تیار کی اور اس ۲۶۵ صفحہ کی پچاس کاپیاں بنائیں اور وہ پچانوے کاپیاں لے جا کر ہم نے وزیراعظم کی ٹیبل پر رکھ دیں کہ یہ شیعہ کی کتابیں ہیں یہ شیعہ کا کفر ہے۔ ہماری کوئی کتاب نہیں ہمارا کوئی رسالہ نہیں ہمارا کوئی لٹریچر نہیں یہ شیعہ کی کتابیں ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ تم شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہو میں نے کہا اس لئے کہ شیعہ نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو کافر لکھا تو انہوں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ وزیراعظم نے کہا یہ نہیں ہو سکتا بلکہ میں نے کہا یہ خمینی نے لکھا اس نے کہا خمینی یہ

لکھ نہیں سکتا تو میں نے خمینی کی یہ کتاب جس کتاب کا نام ہے کشف اسرار۔ آپ کو بھی دکھانا چاہتا ہوں یہ خمینی کی کتاب ہے کشف اسرار۔ یہ خمینی کا فوٹو ہے اس ٹائیٹل پر۔ یہ خمینی کی کتاب جب میں نے وزیر اعظم کے سامنے پیش کی تو اُن کو جواب ہی کوئی نہیں آیا۔ میں نے کہا میرے ہاتھ میں یہ کتاب ہے یہ خمینی کی لکھی ہوئی خمینی کی۔ اور اس کتاب کو پڑھو اس میں ایران کا ایڈریس ہے جہاں سے چھپی ہے۔ خمینی کی لکھی ہوئی ہے اس کتاب کے ۱۱۹ صفحہ پر خمینی نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ بڑی ہٹ دھرمی کے ساتھ کھل کر صفحہ نمبر ۱۱۹ پر لکھا کہ عمرؓ اصلی کافر اور زندیق تھا۔ توجہ وہ کتاب جس کتاب کو خمینی نے لکھا خمینی نے تصنیف کیا خمینی کی لکھی ہوئی کتاب میں نے کہا اس کتاب میں یہ عبارت نہ ہو یہ کتاب خمینی کی نہ ہو۔ ایک آدمی نے کہا کہ یہ راکے ایجنٹوں نے چھپوائی ہے انڈیا کے ایجنٹوں نے چھپوا کر پاکستان میں بانٹ دی تو میرے پاس ایک اور کتاب تھی جس کا نام تھا صحیفۂ انقلاب وہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے پاکستان سے چھاپی تھی۔ اس کتاب کے شروع میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے لکھا کہ خمینی نے ستر کتابیں تصنیف کیں۔ اور ان کتابوں کے یہ یہ نام ہیں۔ تیسرے نمبر پر یہی کشف اسرار تھی میں نے وزیر اعظم سے کہا کہ یہ جو ستر کتابیں ہیں یہ بھی راکے ایجنٹوں نے لکھی ہیں۔ بھائی یہ تو خود تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی کتاب ہے اور اس میں لکھا ہے خمینی کی تیسری تصنیف کشف اسرار ہے اور یہ وہ کشف اسرار میرے ہاتھ میں ہے۔ اب جناب میرے ذہن میں تھا کہ یہ کچھ کہیں کہ وہ اور کشف اسرار ہے لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ اُس کے لئے بھی حوالہ ہمارے پاس موجود تھا تو اس کتاب کا جب حوالہ میں نے پیش کیا تو آپ یقین کریں چونکہ پوری حکومت وہاں موجود تھی اور وہاں شیعہ بھی کافی تھے تو ایک شیعہ پیچھے بیٹھا کہنے لگا بھائی عالم اسلام کے راہنما کی توہین برداشت نہیں کی جائے گی۔ میں نے کہا فاروق اعظمؓ کی توہین بھی برداشت نہیں کی جائے گی۔ میرے بھائیو توجہ یہ کتاب ہے میرے ہاتھ میں۔ خمینی نے کھلے عام پیغمبرؐ کے اس رفیق کو گالی دی ہے جس کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا لو کان بعدی نبیاً کان عمرؓ۔ اگر دنیا میں نبوت کا دروازہ کھلا ہوتا تو عمرؓ کا سر اس لائق تھا کہ اس کے سر پہ نبوت کا تاج رکھا جاتا۔ اسی کتاب کے ۱۱۵ صفحہ پر خمینی کہتا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ اور ابو عبیدہؓ پیغمبرؐ کے ساتھ اس

لئے چھٹے ہوئے تھے تاکہ ہمیں اقتدار مل جائے اگر ان کو یہ یقین ہو جاتا کہ رسول اللہؐ کی تکذیب کرکے ہمیں کرسی ملے گی تو وہ یقیناً پیغمبرؐ کی تکذیب کھلے عام کر دیتے اور کرسی ضرور لیتے۔ یہ کتاب اور یہ بھی لکھا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کی جو پارٹی تھی وہ صرف کرسی کے لالچ میں نبیؐ کے ساتھ تھی۔ ورنہ دل سے کوئی آدمی بھی پیغمبرؐ کے ساتھ نہ تھا۔ اسی کتاب کے ۱۰۰ صفحہ پر خمینی نے ایک اور کفر لکھا۔ خمینی نے کہا کہ میں اس رب کو تسلیم نہیں کرتا جس رب نے عثمانؓ اور معاویہؓ جیسے بدقماش لوگوں کو خلیفہ بنا دیا وہ عثمانؓ وہ پیغمبرؐ کا دوہرا داماد عثمانؓ جس کو رسول اللہؐ نے اپنی بیٹی نکاح میں دی فوت ہوگئی۔ پیغمبرؐ نے دوسری بیٹی نکاح میں دی۔ وہ بھی فوت ہوگئیں حضورؐ نے فرمایا میری چالیس بیٹیاں ہوتیں عثمانؓ سب باری باری فوت ہوتی جاتیں۔ میں سب کا نکاح تیرے ساتھ کرتا جاتا وہ عثمانؓ میرے ملتان کے مسلمانو خیر المدارس کے مسلمانو جن کے نکاحوں میں جن کے گھروں میں تمہاری بیٹیاں ہیں۔ تمہارے داماد تو شریف کہلائیں تمہارے بہنوئی تو شریف کہلائیں۔ آج چودہ سو سال کے بعد پیغمبرؐ کا دوہرا داماد جس نے ۸۲ سال کی عمر تک کسی دشمن کو بھی گالی نہیں دی تھی۔ اور یہ جرم جس کو سلاخیں مار مار کر شہید کر دیا گیا تھا۔ آج چودہ سو سال کے بعد اس کو بدقماش کہا جائے مجھے بتاؤ اس بدقماش کہنے کے جرم میں میں کیا کروں۔ میں کیا رویہ اختیار کروں اور خمینی کی یہ کتاب ایران کے ریڈیو پر نشر کی گئی۔ ایران کے ٹی وی پہ نشر کی گئی۔ ایران کا ریڈیو ابوبکرؓ کو کافر کہے۔ ایران کا ریڈیو عمرؓ کو کافر کہے ایران کا ریڈیو عثمانؓ کو بدقماش کہے بتاؤ چاہیئے تھا کہ دنیا کی اسلامی سلطنتیں اس کا جواب دیتیں۔ جب کوئی مسلمان ملک نہیں بولتا ہمارے پاس ریڈیو ہوتا ہم ریڈیو میں چیختے ٹیلیویژن ہوتا ہم ٹیلی ویژن میں چیختے اخبار ہوتے اخبارات میں چیختے جب کوئی حربہ نہ تھا تو بتاؤ اس کفر کو آشکار کرنے کے لئے ہم نے چوکوں کا چوراہوں کا راستہ اختیار کیا اور اس راستہ کو اختیار کرنے کے جرم میں تم نے دیکھا کہ میرے قائد کے بچے یتیم ہوگئے۔ میرے قائد کی بیوی بیوہ ہوگئی۔ میرا قائد جوانی کی عمر میں قبر کی تہوں میں اتر گیا۔ قاسمی آیا وہ بھی اتر گیا اور جس طرح سورج چڑھ رہا ہے اس طرح مجھے یقین ہے کہ مجھے بھی ایک نہ ایک دن اسی طرح قبر میں اترنا ہے۔ اسی طرح بچوں کو میں نے بھی یتیم کرانا ہے۔ لیکن یاد رکھو میری زندگی صدیقؓ کی ناموس

سے زیادہ عزیز نہیں ہے میری زندگی ابوبکرؓ کی عزت سے زیادہ نہیں ہے۔ میں اس کفر کو اپنے قلم کیطرح تشت از بام کرتا کرتا دنیا سے جا سکتا ہوں۔ بموں سے اڑایا جا سکتا ہوں۔ ہتھکڑی پہن سکتا ہوں۔ تختہ دار پہ چڑھ سکتا ہوں۔ ریزہ ریزہ ہونا برداشت کر سکتا ہوں۔ صدیق کو گالی برداشت نہیں کر سکتا یا اس ملک میں میں رہونگا یا صدیق کا دشمن رہے گا۔ کتاب کے ۱۲۱ صفحہ پہ خمینی نے ایک اور بات لکھی ہے۔ خمینی کہتا ہے مومنو اپنا وقت ضائع مت کرو اور ملا باقر مجلسی کی کتابوں کا مطالعہ کرو۔ یہ کتاب ہے۔ اسی کتاب میں ملا باقر مجلسی ہمارا امام ہے۔ خمینی کہتا ہے۔ اس کی کتابوں کا مطالعہ کرو اور ملا باقر مجلسی کی جو تازہ کتاب ایران نے چھاپی ہے تازہ کتاب اس کا نواں ایڈیشن چھاپا ہے حق الیقین کا اور اس کتاب میں دوسری جلد ۲۱۵ صفحہ پہ باب باندھا ہے عقیدہ رجعہ کا۔ عقیدہ رجعہ کا معنی کہ امام جب چاہے قبر سے کسی مردہ کو نکال سکتا ہے اور نیچے لکھا ہے کہ امام مہدی جب آئے گا خانہ کعبہ کا طواف کرے گا۔ اور طواف کر کے مکہ مکرمہ سے مدینہ جائے گا۔ حضورؐ کے روضہ سے باہر کھڑا ہو جائیگا اور لوگوں سے کہے گا۔ کہ بتاؤ رسول اللہؐ کے روضہ کے ساتھ دو اور قبریں کس کی ہیں تو وہ کہیں گے ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبریں ہیں۔ تو وہ امام کہے گا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو پیغمبرؐ کے ساتھ کس نے دفن کیا تو لوگ کہیں گے یہ پیغمبرؐ کے دوست اور رفیق تھے نبیؐ کے رشتہ دار تھے اور خسر تھے۔ اسی لئے تو نبیؐ کے ساتھ دفن کیا گیا تو اس کے بعد ملا باقر مجلسی ملعون کہتا ہے کہ امام کہے گا کہ یہ سب سے بڑی زیادتی ہوئی اور اس کے بعد آگے بڑھ جائے گا۔ پیغمبرؐ کے روضہ کی دیوار توڑ دے گا اور دیوار توڑ کر پیغمبرؐ کے روضہ میں داخل ہو جائے گا۔ اندر جا کر ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبروں کو اکھیڑ دے گا اور اکھیڑ کر ان دونوں کو زندہ کرے گا اور زندہ کر کے کہے گا اے ابوبکرؓ و عمرؓ آج تک دنیا میں جتنے زنا ہوئے ہیں تمہاری وجہ سے ہوئے ہیں۔ آج تک دنیا میں جتنی شراب پی گئی ہے تمہاری وجہ سے پی گئی ہے آج تک دنیا میں جتنی بدمعاشی ہوئی ہے تمہاری وجہ سے ہے اس کے بعد کہے گا اے ابوبکرؓ و عمرؓ اگر تم علیؓ کو اس کا حق دے دیتے یہ دنیا میں شراب کبھی نہ پی جاتی یہ دنیا میں زنا کبھی نہ ہوتے۔ اس کے بعد وہ ملعون کہتا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ ہاتھ جوڑ کر کہیں گے ہمیں معاف کر دے۔ لیکن وہ امام کہے گا میں معاف نہیں کرتا اس کے بعد وہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو قبروں سے نکالے گا اور

نکال کر انکے کپڑوں کو اتار دے گا۔ ان کے جسموں کو ننگا کرے گا۔ ملتان کے مسلمانو آؤ تیرے امام کو تیرے پیغمبرؐ کے جانشینوں کو ہائے رسول اللہؐ کے سسر کو پیغمبرؐ کے ان رفقاء کو جنہوں نے جانیں لٹا کر بھی محمدؐ کا دامن نہیں چھوڑا اور آج تک نبیؐ کے ساتھ سویا ہوا ہے وہ ملعون کہتا ہے ابوبکرؓ و عمرؓ کے کپڑے اتار کر ان کے جسموں کو ننگا کر کے ان کو مدینہ کے چوک میں لٹکا چھوڑے گا اور اس کے جسم پہ کوڑے برسائے گا۔ کوڑے برستے رہیں گے حتیٰ کہ قیامت کا دن آ جائے گا۔ مسلمانو مجھے بتاؤ اس کفر کے بعد بھی میں چپ کر جاؤں۔ اس بدمعاشی کے بعد بھی چپ کر جاؤں۔ اس عیاری کے بعد بھی چپ کر جاؤں۔ یہ کتاب یہ لٹریچر تیری ماں کے خلاف کوئی نہ چھاپے تیرے باپ کے خلاف کوئی نہ چھاپے۔ تیرے بھائی کے خلاف کوئی نہ چھاپے اس صدیق کے خلاف چھاپا ہے جس صدیق کو کملی والے نے زندگی میں مصلّے پہ کھڑا کیا۔

میرے بھائیو! اتنا بڑا کفر اتنی بڑی بدمعاشی اتنی بڑی عیاری اور اس کفر کے اظہار کے بعد بھی میں اور آپ خاموشی اختیار کر سکتے ہیں۔ میرے بھائیو جب وزیر اعظم کے سامنے میں نے کشف اسرار کا یہ حوالہ مکمل کیا تو شیعہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے انہوں نے کہا امام کی توہین برداشت نہیں ہو گی۔ میں نے کہا تمہارا امام جہنم میں جائے ہم ابوبکرؓ کی توہین برداشت نہیں کر سکتے ہم عمرؓ کی توہین نہیں سن سکتے انہوں نے کہا یہ تو ایران کی چھپی ہوئی کتاب ہے میں نے کہا آیئے یہ پاکستان کی چھپی ہوئی کتاب ہے۔ یہ میرے ہاتھ میں پاکستان کی چھپی ہوئی کتاب ہے کتاب کا نام ہے تحفہ حنفیہ۔ اب یہ تازہ کتاب چھپی ہے۔ تازہ یہ لاہور سے چھپی ہے غلام حسین نجفی ملعون نے لکھی ہے تحفہ حنفیہ یہ وہ کتاب ہے خدا کی قسم میں سٹیج پر اس کی عبارتیں پڑھ کر نہیں سنا سکتا۔ اس میں ابوبکرؓ و عمرؓ کو ماں بہن کی گالی دی گئی ہے آپ آ کر پڑھیں آ۔ اور اس اجتماع میں جب میں نے پاکستان کے حکمرانوں کے سامنے اس کتاب کا ایک حوالہ پڑھا تو عبدالستار خاں نیازی کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ اس نے رو کر کہا اس حرامزادے کو ہم سولی دیں گے۔ وزیر اعظم وہاں موجود تھا میں نے کہا ایک حوالہ تم نے سنا ہے اور نے ایک حوالہ نہیں اس میں ایک سو سے زیادہ گالیاں صحابہؓ کو دی گئی ہیں۔ ایک حوالہ ایک حوالہ ۲۵۰ صفحہ پہ جو حوالہ میں نے وہاں سنایا۔ میں دل پہ پتھر باندھ کر

وہ حوالہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں اور اُس کے پورے الفاظ نہیں سنا سکتا ہوں میں اس کا مفہوم عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ دو سو پچاس صفحہ ہے علماء موجود ہیں عبارت پڑھو یہ گالی آپ باپ کے قاتل کو بھی نہیں دے سکتے یہ گالی ماں کے قاتل کو بھی نہیں دے سکتے جو محمد رسول اللہؐ کے دوستوں کو دی گئی ہے اور یہاں لکھا ہے ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کا نام آدمی اپنی شرمگاہ پر لکھے تو یہ باعث ثواب ہے۔ اس کفر کے بعد بھی ہم خاموش ہو جائیں۔ میرے بھائیو! اس کفر کے بعد کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے (نہیں، نہیں) اس کفر کے بعد کوئی مصلحت باقی رہ جاتی ہے (نہیں نہیں) مسلمانو آج سپاہ صحابہؓ شیعہ کو کافر کہتی ہے۔ جان ہتھیلی پہ رکھ کے کہتی ہے ہائے گھر میں بیٹھ کر شیعہ کو کافر کہنا مسجد میں بیٹھ کر شیعہ کو کافر کہنا۔ میٹنگ میں بیٹھ کر کافر کہنا بڑا آسان ہے لیکن جب تو میں سر پہ ہوں بموں کے دھماکے سر پہ ہوں، گولیاں، کلاشنکوفیں سر پہ ہوں تو شیعہ کو کافر اور ابوبکرؓ کی عزت کے لئے کافر کہنا بہت بڑا اجر ہے۔ میرے اساتذہ میرے اکابر ان نوجوانوں کو دیکھو ان نوجوانوں میں وہ اکثریت نوجوانوں کی ہے جو سینما دیکھتے تھے فلمیں دیکھتے تھے۔ بیرونِ چرس پیتے تھے۔ لیکن آج ابوبکرؓ کے لئے آج عمر فاروقؓ کے لئے سپاہ صحابہؓ کا پرچم تھام کے کھڑے ہیں۔ ہائے ان کو ہم سے کوئی غرض نہیں ہے ان کو ہم سے کوئی لالچ نہیں ہے ان کو ہم سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ ان کا ہمارے ساتھ تعلق صرف پیغمبرؐ کی ناموس کے لئے صرف صحابہؓ کی عزت کے لئے ہے۔ اس لئے میں اکابر سے درخواست کروں گا۔ ان نوجوانوں اور ان بچوں کے سروں پہ ہاتھ رکھیں انہوں نے کبھی سے کچھ نہیں لینا مسئلہ صرف صحابہؓ کی عزت اور ناموس کا ہے میں نے اتنے بڑے اجتماع میں شیعہ کو گالی دی ہے (نہیں نہیں) میں نے کوئی بدزبانی کی ہے (نہیں نہیں) میں نے کسی کی پگڑی اُچھالی ہے۔ (نہیں نہیں) میں نے کسی کو برا کہا ہے (نہیں نہیں) اور اُس کے بعد میں پاکستان کے حکمرانوں سے کہنا چاہتا ہوں حکمرانو مجھے بتاؤ ۴۴ سال اس ملک کو بنے ہوئے کو ہو گئے ۴۴ سال، ۴۴ سال میں شیعہ کہتا ہے کہ علی المرتضیٰؓ ہمارا امام ہے۔ فاطمہؓ ہماری عزت کی جگہ ہے۔ حسنؓ و حسینؓ ہماری عزت کی جگہ ہے میں حکمرانوں سے کہتا ہوں بتاؤ ۴۴ سال کی تاریخ میں کسی سنی عالم نے حضرت علیؓ کے خلاف کوئی کتاب لکھی ہو تو دکھاؤ۔ ایک کتاب حضرت علیؓ کے خلاف کسی نے لکھی ہو تو وہ

دکھاؤ تم بتاؤ۔ ایک کتاب حضرت حسینؓ کے خلاف لکھی ہو تو دکھاؤ آؤ تو سہی ۴۴ سال ہو گئے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے خلاف لکھی ہو تو دکھاؤ۔ حسنؓ و حسینؓ کے خلاف لکھی ہو تو دکھاؤ آؤ تو سہی ۴۴ سال گذر گئے۔ شیعہ کہتے ہیں علیؓ ہمارا امام ہے حسینؓ ہمارا امام ہے۔ وہ امام دل سے مانتے ہیں یا نہیں۔ لیکن اہلسنّت کہتے ہیں علیؓ ہمارا امام ہے فاطمہؓ ہماری عزّت کی جگہ ہے حسنؓ و حسینؓ ہمارے امام ہیں تو جن کو شیعہ اپنا امام کہتے ہیں۔ سنیوں نے تو انکو کبھی گالی نہیں دی۔ سنیوں نے تو اُن کو کبھی بُرا نہیں کہا۔ لیکن ابوبکرؓ و عمرؓ میری عزّت کی جگہ ہیں اور شیعہ نے ۴۴ سال میں ۲۶۰ کتابیں ابوبکرؓ کے خلاف لکھی ہیں، ۲۶۰ کتابیں شیعہ نے ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ اور صحابہؓ کے خلاف لکھی ہیں اور میرے پاس وہ ساری کتابیں موجود ہیں اور ان میں سے ۱۰ کتابیں میں نے وزیراعظم کو دکھائیں اور وہ سارا لٹریچر جو کمیٹی وہاں بنائی گئی ہے کہ ایک کمیٹی ان کتابوں پر ریسرچ کرے گی اور ان کتابوں میں جو مواد ہے۔ اُس کے خلاف مرتکبین کو سزا دے گی ہم نے مطالبہ کیا کہ سزا بھی سزائے موت ہونی چاہیئے تو شیعہ نے از راہِ تقیہ کہہ دیا کہ ہمیں منظور ہے۔ ہمیں منظور ہے۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے کہا کہ سزا سزائے موت ہو تو ریاض حسین نقوی جو ساجد نقوی کا نمائندہ تھا اُس نے کہا ہمیں منظور ہے۔ میں نے کہا تقیہ میں تو کام چل سکتا ہے زبان سے تو تقیہ چل سکتا ہے۔ قلم سے نہیں چل سکتا اُس نے تقیۃً کہہ دیا۔ لیکن جب میں نے کتاب دکھائی میں نے کہا ان کو پھانسی دیں۔ اُس نے کہا یہ سوچ کر بتاؤں گا بتاؤں گا۔ اس نے کہا اس کے بارے میں مشورہ کریں گے۔ یہ میٹنگ میں بات ہوئی۔ پہلے کہہ دیا ہمیں منظور ہے۔ لیکن جو کمیٹی بنائی گئی ہے۔ میں نے کہا اس کمیٹی کو اُس وقت ہم مانیں گے جب اس کا سربراہ وزیراعظم ہوگا۔ اور میں نے میاں نواز شریف سے کہا کہ اگر تم اس کمیٹی کے سربراہ ہوگے۔ جس میں ہر جماعت کے دو نمائندے ہونگے وہ کتابوں کی ریسرچ کریں گے اور جو آدمی اُس کا مرتکب ہوگا اُس کے لئے سزا تجویز بھی وہی کمیٹی کرے گی۔ اور اس بھرے اجلاس میں علمائے بریلی تے، علماء اہلحدیث نے اور علمائے دیوبند نے تمام نے سپاہ صحابہؓ کے مؤقف کی حمایت کی اب اُس کمیٹی کا اجلاس ہوگا اور انشاء اللہ بہت جلد ہوگا۔ اور ہم شیعہ کو اس دلدل سے نکلنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کو کافر لکھا جائے اور

ہم چپ کر جائیں اور ہم خاموش ہو جائیں یہ نہیں ہوگا۔ یہ اب نہیں ہوگا انشاء اللہ۔ ہم سال کی تاریخ میں ایک کتاب بھی سنی حضرت علیؓ کے خلاف نہیں لکھا ایک کتاب اور شیعہ ۲۶۰ کتابیں لکھیں پھر بھی تخریب کار سپاہ صحابہؓ اور ۱۹۸۶ء میں کوئٹہ میں پولیس والوں کا مقابلہ کیا۔ ۲۹ پولیس والوں کے سر کاٹے ایران کے پاسداران انقلاب نے اور ان کے سروں کو فٹبال بنایا اور انکے خلاف مقدمہ چلنے لگا تو ایران کی مداخلت سے سارے ملزم رہا کر کے ایران بھیج دیئے پھر بھی تخریب کار سپاہ صحابہؓ اور ۱۹۸۸ء میں اسلام آباد میں شیعہ نے دھرنا مارا اور پھر بھی سپاہ صحابہؓ تخریب کار۔ بھائی تم دو ہزار آدمی دھرنا مارتے ہو اور سپاہ صحابہؓ دو لاکھ آدمی ۲ جون کو اسلام آباد میں جمع کرتی ہے اور پتہ بھی حرکت نہیں کرتا اور مکھی بھی نہیں مرتی ہم اتنے پرامن ہیں پھر بھی تخریب کار ہیں۔ اور تم نے اب کیا کیا۔ کوئٹہ مویٰ میں مولوی عبدالعزیز اور ان کی بیوی کو شیعہ نے قتل کیا ملزم پکڑے گئے انھوں نے تسلیم کیا کہ ہم تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے آدمی ہیں۔ ہمارے ساتھ ایک تیسرا آدمی بھی ہے اس تیسرے آدمی کی نشاندہی پر اس کو خانگڑھ میں پکڑا گیا وہ مان گیا کہ جناب فلاں فلاں آدمیوں نے بم پھینکا تھا اور وہ نشہ کرتا تھا۔ نشہ کا مریض تھا۔ وہاں سے اس کو چھوڑ دیا گیا کہ فلاں آدمی پکڑا جائے گا تو اس کو کیس میں ملزم بنائیں گے تو دس دنوں کے بعد وہ مر گیا اس کا پرچہ پولیس پر ہو گیا۔ سپاہ صحابہؓ پر ہو گیا۔ پھر بھی ہم تخریب کار۔ خانگڑھ میں بم کا دھماکہ شیعہ کریں پھر بھی ہم تخریب کار ہیں۔ اور لاہور میں ۶ ستمبر کو میرے جلسہ پہ مولانا اعظم طارق اور مجھے بم سے اڑانے کے لئے بم مارا جائے اور وہ بم سٹیج سے چند گز کے فاصلے پر گر جائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے۔ پانچ میرے کارکن وہاں شہید ہو جائیں اور چالیس آدمی زخمی ہو کر ہسپتالوں میں پڑے ہوں۔ ان کے جسموں کے لوتھڑے اڑ جائیں پھر بھی ہم تخریب کار اور اس کے اگلے دن، ستمبر کو پانچ علماء کو جھنگ میں قتل کر دیا جائے اور شیعہ ان کو قتل کر جائے۔ سید صادق حسین شاہ جیسا ولی اللہ انسان ہاتھ جس نے چالیس سال تہجد کی نماز نہیں چھوڑی اس کو کار میں بیٹھے ہوئے بے دردی سے ذبح کر دیا گیا اور رشید احمد مدنی کو گولی ماری اور تڑپ تڑپ کر دس گز پہ وہ گیا وہاں جا کر اس کے جسم میں چھ گولیاں ماریں۔ اتنے بڑے بدمعاشوں نے۔ پھر بھی

تخریب کار ہم ہیں اور ۳۰ ستمبر کو لاہور میں ساجد نقوی نے مینار پاکستان کے جلسہ میں کہا جو زبان ہمیں کافر کہے گی اس زبان پہ ہم گولی ماریں گے۔ میں نے کہا ساجد نقوی تیرا باپ خمینی بھی قبر سے نکل کر آجائے شیعہ کو کافر کہنے سے دنیا کی کوئی طاقت ہمیں روک نہیں سکتی۔ میرے بھائیو! اس نے کیا کہا کہ جو زبان ہمیں برا کہے گی ہم اس کو گولی ماریں گے۔ اور جو پولیس والا ہمیں پکڑنے آئیگا اس کو بھی گولی ماریں گے۔ پولیس والے کو۔ تو میں نے سپاہ صحابہؓ پاکستان کے تمام کارکنان سے کہا ہے کہ اگر کسی جگہ کوئی شیعہ بدمعاش اپنے لیڈر کے کہنے پہ کسی سپاہی کو گولی مارے یا کسی پولیس کے آدمی کو نشانہ بنائے تو سپاہ صحابہؓ پولیس کا ساتھ دے گی اور شیعہ کا مقابلہ کرے گی۔ پولیس والو تم سپاہ صحابہؓ کو بے شک لاٹھیاں مارو لیکن بطور سنی کے تم ہمارے بھائی ہو۔ حکمرانو بطور سنی کے تم ہمارے بھائی ہو تمہیں نہیں پتہ اس ملک میں شیعہ انقلاب کی بنیادیں مستحکم کی جارہی ہیں اور ان کے سامنے سپاہ صحابہؓ سدِ سکندری بن کر کھڑی ہے۔ ساجد نقوی کہتا ہے پولیس کو گولی ماریں گے۔ ان پڑھوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ وہاں پہ ایک بریک تو چل گئی کہ وہاں کہا گیا کہ فضل حق کو مارو۔ فضلِ حق کو چپ کر مار دیا۔ مزہ تو تب آتا کہ سامنے آکر مارتے کسی کو چھپ کر پیچھے سے جاکر مار لینا کیا ہے اور ساجد نقوی کہتا ہے گولی مارو میں نے کہا ساجد نقوی تو کہتا ہے گولی مارو اور اگر میں نے کہہ دیا کہ ان کو گولی مارو تو پاکستان میں تمہارا بیج بھی نہیں ملے گا۔ ساجد نقوی یہ کہنا ہے آسان کہ جو ہمیں کافر کہے اُسے گولی مار دو۔ لیکن یاد رکھو جب سے سپاہ صحابہؓ بنی ہے ہم نے آج تک اپنے مخالفین کو گولی مارنے کے بارے میں نہیں سوچا۔ یہ بات یاد رکھیں کیوں سوچیں ہمارا ملک ہے ہماری اکثریت ہے ہمارا وطن ہے اس کی املاک ہماری ہیں۔ اس کی چیزیں ہماری ہیں ہم قتل و غارت کر کے سنیوں کے بازاروں کو خون کا منظر پیش کرنے والا نہیں بنا سکتے ہم اس ملک کی املاک کو لوٹنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ لیکن یہ بات یاد رکھو کہ سنی اتنے مزدور ہیں کہ یہ سارے پنجاب کریں تو تم بھاگ میں بہہ جاؤ قتل کرنے کی کیا ضرورت ہے اور اگر تم نے تشدد کا یہ راستہ بند نہ کیا اور تم نے ایران سے ملنے والے اسلحہ اور ایران سے ملنے والے پیسے کی بنیاد پر سنیوں کا قتل عام جاری رکھا تو ساجد نقوی وہ وقت قریب آئے کہ جب سپاہ صحابہؓ بھی اسی عنوان پہ غور کرے گی۔ سپاہ صحابہؓ بھی اسی صورت پہ غور کرے گی اور جب ہم نے غور کیا جب

ہم نے فیصلہ کیا کہ اس ملک میں شیعہ کو نہیں رہنے دیں گے تو میں اللہ کی توفیق سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس دن ہم نے فیصلہ کیا کہ اس ملک میں شیعیت کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ نہ تمہارا کوئی نام بارہ بچے گا نہ تمہارا کوئی ذاکر بچے گا۔ ساجد نقوی تمہیں کلاشنکوف کی سیاست بڑی مہنگی پڑے گی۔ انشاء اللہ تم نے مینار پاکستان پر کہا کہ ہمیں فضل حق کا سر چاہیئے اور فضل باطل کہا کہ فضل حق کی بجائے فضل باطل کا سر چاہیئے اور تمہارے غنڈوں نے اُسے مارا اور آج پھر تم تقیہ کر کے جھوٹ بولتے ہو کہ میرا کوئی تعلق نہیں اب پولیس کے ڈر سے تقیہ کرتے ہو۔ جھوٹ بولتے ہو اب تقیہ نہیں چلے گا نہ سربانہ چلے گا نہ تقیہ چلے گا۔ اب نہیں چلے گا اور میں کہتا ہوں وزیر اعظم پاکستان اگر تم نے فضل حق کے قتل کیس میں ایران قونصل جنرل کو اور ساجد نقوی کو اور اُس کے جنرل سیکرٹری کو گرفتار نہ کیا تو پورے ملک میں سپاہ صحابہؓ احتجاج کرے گی۔ سڑکوں پہ چوراہوں پہ علماء کے قتل کے خلاف اور فضل حق کے قتل کے خلاف احتجاج کریگی اور اس احتجاج کی رو میں تیری حکومت بہہ جائیگی ایک گلہ ہے اور وہ گلہ وزیر اعظم سے ہے۔ وزیر اعظم سے گلہ ہے۔ سید صادق حسین شہید ہوئے۔ حکمران کوئی نہیں آیا۔ پانچ علماء ذبح کر دیئے گئے کوئی حکمران نہیں آیا۔ ایثار القاسمی شہید ہوئے کوئی حکمران نہیں آیا۔ مولانا حق نواز شہید ہوئے کوئی حکمران نہیں آیا۔ ایک فضل حق کو قتل کیا تو اُس کی قبر پہ دو دن تک جا کر روتے رہے کیا یہ سارے لاوارث تھے۔ ان کا کوئی وارث نہیں تھا۔ فضل حق کے قتل پہ ہمیں بھی دکھ ہے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پشاور میں سپاہ صحابہؓ اس کیس کو براہ راست ڈیل کر رہی ہے۔ سپاہ صحابہؓ نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر یہ قاتل گرفتار نہ ہوئے تو پشاور میں پاکستان کی کوئی ٹریفک داخل نہ ہوگی۔ یہ بھی یاد رکھیں۔ ہوگا یا نہیں ہوگا دیکھ لیں گے۔ اگر سپاہ صحابہؓ پورے ملک میں احتجاج کا فیصلہ کرے تو ہمارا ساتھ دو گے (انشاء اللہ)

یہ کتاب کراچی سے شائع ہوئی کتاب کا نام ہے۔ شیخ سقیفہ اس کتاب کے ٹائیٹل کو دیکھو اوپر نام لکھا ہے حضرت ابوبکرؓ کا اور نیچے کتے کا کارٹون بنایا گیا ہے۔ صدیق اکبرؓ کا نام لکھ کر صدیق اکبرؓ کا نام لکھ کر۔ نام ہے علی اکبر شاہ مصنف کا نام ہے۔ اور پاکستان کے چوہدریوں، وکیلوں مولویوں، پیروں، حکمرانوں، تاجروں، طالب علموں تمہیں اور مجھے تو ایسی گالی کوئی نہیں دیتا۔ پیغمبرؐ

کا خلیفہ صدیق اکبرؓ اس ملک میں آرہا ہے کہ اس کا نام لکھ کر کتے کا فوٹو بنایا گیا۔ اگر قیامت کے دن صدیق اکبرؓ رسول اللہؐ کے سامنے یہ فرمائیں کہ اللہ کے رسولؐ میں نے تو ساری دولت تیرے قدموں پہ لٹائی تھی۔ میں نے تو بیٹی بھی تیرے قدموں پہ لٹائی تھی اے محمد مصطفےٰؐ میں نے تو تیرے لئے اپنے جسم کا لباس اتار کر ٹاکیوں کا لباس پہنا تھا لیکن پاکستان میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میرا نام لکھ کر کتے کے فوٹو بنائے گئے۔ مولوی سوئے رہے پیر سوئے رہے۔ چوہدری سوئے رہے۔ دوکاندار سوئے رہے۔ بتاؤ قیامت کے دن کیا جواب دو گے۔ قول مقبول غلام حسین نجفی نے ایک کتاب لکھی جس کتاب میں اس ملعون نے پیغمبرؐ کی بیٹی کو گالی دی۔ مولانا حقنوازؒ نے کتاب دیکھی جس دن وہ کتاب آئی مولانا حقنوازؒ ساری رات اس کتاب کو دیکھ کر روتے رہے اس کتاب میں کیا لکھا تھا۔ اس کتاب میں اور اگلے دن مولانا حقنوازؒ نے کبیر والہ کے جلسہ میں کہا تھا اے اللہ اس کتاب کے چھپ جانے کے بعد بھی اگر حق نواز چین کی نیند سوئے تو اس پہ لعنت کرنا۔ غلام حسین نجفی ملعون نے لکھا تھا کہ رسول اللہؐ کی بیٹی رقیہؓ جب فوت ہوگئی تو اس کے ساتھ مُردہ حالت میں عثمان غنیؓ نے ہمبستری کی۔ اتنی غلیظ گالی پیغمبرؐ کے داماد کو اتنی بڑی گالی اوے یہ گالی تو کوئی دشمن کوئی قاتل بھی کسی کو نہیں دیتا اور کتاب کی تحریر میں اور وہ کتاب چھپ کر بازار میں آئے تقسیم ہو اور ہم بھی ہوں، جوانی بھی ہو، سنی بھی ہوں، ملک بھی ہو، دولت بھی ہو۔ زمین کا جھگڑا ہو لڑتے ہو جائیداد کا جھگڑا ہو تو لڑتے ہو لیکن ابوبکرؓ کی ماں کو گالی دی جائے۔ پیغمبرؐ کی بیٹیوں کو گالی دی جائے تو کوئی خون نہیں گرم ہوتا کوئی جذبہ بیدار نہیں ہوتا۔ سپاہ صحابہؓ پاکستان میں اس لٹریچر کے خلاف کفن باندھ کر احتجاج کرتی رہے گی (انشاءاللہ) یہ پاکستان میں لٹریچر بند ہونا چاہیئے۔ یا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہماری لڑائی کرسی کے لئے نہیں ہے۔ ہماری لڑائی سیاست کے لئے نہیں ہے۔ ہماری لڑائی دنیا کی چودھراہٹ کے لئے نہیں ہے۔ صحابہؓ کے خلاف ماں بہن کی گالی کتابوں میں چھپی ہے اس کے خلاف احتجاج کرنا۔ اس کے خلاف آواز بلند کرنا اس کے خلاف چوکوں، چوراہوں میں حق و صداقت کی آواز بلند کرنا۔ ہمارا مذہبی فرض ہے۔ ہم اس مذہبی فرض کو پورا کرتے رہیں گے اور سپاہ صحابہؓ انشاءاللہ پورے ملک میں ایسی لعنت

کو ہموار کرے گی کہ یہ لٹریچر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دھرتی سے ختم ہو جائیگا۔ ابھی خانگڑھ میں جارے ساتھیوں پہ جھوٹا مقدمہ ہوا یہ شاہ گردیز کا جو مقدمہ یہاں ہوا۔ مولانا سلطان محمود پہ خالد محمود کھوکھر سپاہ صحابہؓ کا طالب علم ابھی بھی جیل میں ہے حکومت کہتی ہے بے گناہ ہے اس کے باوجود وہ جیل میں ہے۔ بے گناہ سمجھنے کے باوجود وہ جیل میں ہے۔ سید عطاء المحسن شاہ پہ مقدمہ قتل کا۔ اس بیچارے پہ کیوں مقدمہ بنایا۔ مولوی سلطان محمود بیچارے پہ کیوں مقدمہ بنایا۔ جھوٹے مقدمے بناؤ تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں اور وہاں اعلان کیے ساجد نقوی کہے مجھے فضل باطل کا سر چاہیئے۔ اور حکومت وفاقی حکومت سے پوچھتی ہے کہ گرفتار کریں یا نہ کریں۔ اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو سپاہ صحابہؓ اپنے لائحہ عمل کے بارے میں ٹھوس بنیادوں پہ فیصلے کرے گی۔

آخر میں تم سے ایک بات کہتا ہوں کہ

کوئی جگنو کوئی ستارہ سنبھال رکھنا

میرے اندھیروں کی فکر چھوڑ دیں اپنے گھر کا خیال رکھنا

وما علینا الا البلاغ المبین ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

متوضح اسلام جانشین امیر عزیمت شہید ناموس محابہ حضرت مولانا

ضیاء الرحمٰن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ پاکستان

کا جھنگ میں یادگار تاریخی خطاب

مرزائیت کا آپریشن اور علمائے دیوبند

نحمدہٗ و نستعینہٗ و نستغفرہٗ و نومن بہٖ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیآت اعمالنا و نشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ۔ و لا نذیر لہٗ و لا وزیر لہٗ و لا مشیر لہٗ و لا معین لہٗ۔ وصل علیٰ سید الرسل و خاتم الانبیاء المبعوث الی کافۃ الناس بشیراً و نذیراً۔ و داعیاً الی اللہ باذنہٖ و سراجاً منیراً۔ و قال اللہ تبارک و تعالےٰ فی کلامہ المجید و الفرقان الحمید ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملٰئکۃ الا تخافوا و لا تحزنوا۔ و ابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم و نحن علیٰ ذٰلک من الشہدین و الشکرین و الحمد للہ رب العالمین۔

ہوں مجھے دار و رسن سے نہ ڈرا — میرے ہونٹوں پہ انا الحق کا صدا رہنے دے

اور مالک روز مکافات کو راضی کرے — حاکم وقت خطا ہے تو خفا رہنے دے

میرے واجب الاحترام جھنگ کے غیور جوانو اور دوستو! بہت ساری رکاوٹوں

کے باوجود آپ حضرات تک پہنچنے کی اللہ پاک نے توفیق فرمائی ہے ابھی فیصل آباد سے آتے ہوئے راستے میں کئی جگہ پولیس کے ساتھ ہمارا آمنا سامنا ہوا۔ مجھے یہاں کی انتظامیہ پہ بڑی حیرانی ہے کہ اگر مجھ پر پابندی لگانی بھی ہے تو جس پہ پابندی لگانی ہے اُس کا نام اپنے اہلکاروں کو تو بتا دیتے ایک حوالدار صاحب مجھے کہنے لگے آپ کا نام ضیاء القاسمی تو نہیں ہے میں نے کہا کہ آپ ضیاء القاسمی صاحب کو تلاش کر رہے ہیں وہ تو گرفتار ہو چکے ہیں کہنے لگے ٹھیک ہے بس یہی ہمارا مقصد تھا کہ وہ گرفتار ہو جائیں تاکہ جھنگ میں آج رات کے جلسہ میں خطاب نہ کر سکیں۔ تو بہرحال بڑی افسوس کی بات ہے۔ ابھی میں یہاں دس محرم کو تقریر کر کے گیا ہوں کوئی میری تقریر سے یہاں آتش فشاں نہیں پھٹا۔ میری تقریر سے کوئی زمین اور آسمان کے درمیان کوئی فضا ناہموار نہیں ہوئی۔ میری تقریر سے کوئی زمین نہیں پھٹی۔ اور کوئی شہر کا امن نہیں خراب ہوا۔ بہرحال بڑا افسوس کہ جناب آپ اس ہمارے جھنگ کے شہر میں داخل نہیں ہو سکتے ایک آدمی نے مجھے یہ کہا کہ اگر آپ سے یہ کہا جاتا کہ آپ کے شہر میں آپ ہمارے شہر میں داخل نہیں ہو سکتے تو میں نے کہا جب ایک آدمی داخل ہی ہو جائے اُس کو یہ کہا ہی نہیں جا سکتا۔ بات ذرا سمجھیں اب مثال کے طور پہ میں یہاں آپ کے شہر جھنگ میں کھڑا ہوں کھڑا ہوں کہ نہیں (کھڑے ہیں) میں آیا ہوں نہ (آئے ہیں) اب کوئی آدمی یہ کہے کہ یہ آ ہی نہیں سکتا۔ بھائی یعنی آرڈر کیا ہے کہ ضیاء الرحمٰن فاروقی ۳ مہینے کے لئے جھنگ کے شہر ضلع میں آ نہیں سکتا۔ ٹھیک ہے نا بھئی لیکن میں آگیا ہوں۔ لیکن میں آگیا ہوں۔ اب جب میں آگیا ہوں تو اس آرڈر کی کوئی وقعت نہیں (ماشاءاللہ) یہ آرڈر ہوا میں اُڑ جانا چاہیئے۔ اڑ جانا چاہیئے کہ نہیں (اُڑ جانا چاہیئے) جب میں آ ہی گیا ہوں تو اس آرڈر کی کوئی اہمیت نہیں اگر میں نہ آتا اس آرڈر کی وجہ سے تو اس کی اہمیت تھی اور جب اس کی اہمیت نہ رہی تو غیر اہمیت والے کام کو چاہیئے کہ انتظامیہ اس کو واپس لے لے۔ اس لئے کہ اس کی اہمیت ہی کوئی نہیں۔ ٹھیک ہے نا بھئی (ٹھیک ہے) بھائی آپ کی تقریر سے کہتے ہیں کہ پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ فیصل آباد میرا ضلع ہے۔ وہاں کل صبح

۴ بجے ڈی سی صاحب کا پیغام ہمیں سمندری میں ملا کہ آپ اپنے ضلع میں داخل نہیں ہو سکتے سبحان اللہ ابھی کل صبح مجھے یہ کہا گیا کہ آپ اپنے ضلع میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اور مجھے یہ خطرہ تھا کہ مجھے یہ آرڈر نہ ملتا کہ آپ اپنے گھر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ بہر حال ہماری حکومت نرالی ہے انتظام نرالا ہے میرے جھنگ کے دوستو ہنسنے کی بات نہیں بات بڑے دکھ کی ہے۔ یہاں پاکستان میں ایک کنجر دوسرے شہر میں جا سکتا ہے۔ ایک فنکار دوسرے شہر میں جا سکتا ہے ایک قاتل ہر شہر میں جا سکتا ہے۔ ایک عالم ہر شہر میں نہیں جا سکتا کیوں۔ یہ تمہارے باپ کی جاگیر ہے۔ یہ بات میں نے پورے ملک میں کہی ہے کہ یہ پاکستان میرا پاکستان ہے۔ اس پاکستان پر جتنا تمہیں حق ہے اتنا مجھے حق ہے اس ملک کے کسی ذرے سے کسی جگہ سے دنیا کی کوئی طاقت مجھے روک نہیں سکتی ہم تخریب کار ہیں۔ اور تخریب کار تم سے پکڑے نہیں جاتے۔ قاتل تم سے پکڑے نہیں جاتے اسلم قریشی کی ماں آج تک اپنے بیٹے کا راستہ دیکھ رہی ہے۔ اور اسلم قریشی کے یتیم بچے اپنے باپ کی تلاش میں ہیں۔ تم یتیموں کا آسرا نہ بنے تم نے کہا فلاں مولوی فلاں ضلع میں نہیں آسکتا اس سے تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ خطرہ کیا ہے کہ ساہیوال میں جمعہ کے دن مولانا حبیب اللہ صاحب جامعہ رشیدیہ کے مہتمم اور ناظم ان کے داماد کے سینے میں مرزائیوں کی گولی چیر کر گزر گئی۔ ایک ٹیکنیکل کالج کا طالب علم وہاں شہید ہو گیا۔ ہمیں روکا جاتا ہے۔ علماء کو روکا جاتا ہے کہ یہ لوگوں کو جا کر یہ نہ بتا دیں کہ ہمارے عالم ہمارے مولوی کے سینے میں گولی چلی گئی ہے اور تم سے بڑا ظالم کون ہے کہ تم اخبارات پہ پابندی لگاتے ہو تم ہمیں اتنا حق بھی نہیں دیتے کہ ہم اپنے نالائے دشیور کو پوری دنیا کے سامنے رکھ سکیں۔ اتنا حق بھی نہیں نوائے وقت۔ جنگ۔ امروز مشرق۔ پاکستان کے کسی اخبار میں یہ خبر چھپنے نہیں دی گئی۔ خبر چھپ گئی تو پتہ نہیں کیا ہو گا میرے دوست میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تمہارے دماغوں میں بھول ہیں۔ تمہاری کوئی پابندی تمہارا کوئی قانون ہمیں مرزائیت کے استحصال سے اور اس کا جنازہ نکالنے سے اب روک نہیں سکتا۔ جو مرزائیت کا آسرا بنے گا وہ بھی مرزائیت

کیطرف تباہ و برباد ہو جائے گا۔ روکو یہ کوئی بات ہے۔ ایک قاری بشیر صبح سے لے کر شام تک بچوں کے سینے میں قرآن بھیجنے والا قرآن کے نغمے گانے والا وہ ایک قادیانی کی عبادت میں جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہاں پاکستان کے قانون کی حفاظت نہیں ہو رہی وہاں آرڈیننس کا تحفظ نہیں ہو رہا وہاں اذان دی جاتی ہے وہاں کلمہ طیبہ لکھا گیا ہے وہ اس لئے جاتا ہے۔ تاکہ قادیانیوں کو یہ کہے کہ وہ اس دھوکہ دینے سے باز آجائیں وہ وہاں پہنچا۔ ایک مرزائی غنڈے کی گولی اس کے سینے سے اتر گئی۔ وہ شہید ہو کر زمین پر گر پڑا اور اس قاری بشیر نے شہید ہو کر اپنے خون کے قطرے بہا کر مجھے اور تجھے غیرت دلائی ہے۔ مجھے اور تجھے سبق دیا ہے۔ اس قاری بشیر نے یہ بتایا ہے کہ تو سو گیا۔ تجھے غازی علم دین کی حیات یاد نہیں تو سو گیا تجھے ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہیدوں کا خون یاد نہیں آمیری طرح تو بھی میدان میں اتر جا چاہے تیرا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو جائے لیکن پیغمبرؐ کے عشق میں فرق نہ آنے پائے اور جب ساہیوال میں ہفتہ کے روز صبح کو ایک لاکھ آدمیوں کا جلوس نکلا اور اس ایک لاکھ آدمیوں کے کندھوں پہ دو شہیدوں کے جنازے تھے ادھر سے جھنگ کے دو دست اور جن گھروں سے شہیدوں کے جنازے اٹھتے ہیں۔ ان گھروں پہ آسمانوں کے فرشتے بھی رشک کرتے ہیں۔ ہائے جب قاری بشیر کا جنازہ اس کے گھر سے اٹھا اس کی ایک چھوٹی سی بچی رو کر کہتی ہے میں قیامت کے دن سرخرو ہو جاؤں گی کہ تو میرے پیغمبرؐ کے نام پہ مر چکا ہے۔ چھوٹے چھوٹے اس کے بچے ایک بچہ قرآن کا حافظ ہے چھوٹے چھوٹے بچے قرآن حفظ کر رہے ہیں۔

میرے دوستو! ان شہیدوں کے بچوں کا کیا ہو گا تم نے مرزائیوں کے تحفظ کیلئے تو قانون بنائے ان شہیدوں کے بچوں کیلئے تم نے کیا کیا۔ شہید کا جنازہ اٹھا مرزائی اگر پاکستان میں جنرل ضیاء الحق کے آرڈیننس پر عمل ہوتا تو مرزائیوں کو یہ جرأت ہوتی۔ (نہیں) ایک آدمی نے کہا کہ بھائی کلمہ طیبہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں پہ لکھا ہوتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔ بات میری ذرا غور سے سمجھیں۔ میں نے ساہیوال کے جلسہ میں بھی اس کا جواب دیا ہے۔ یہ سب سے بڑا اعتراض بعض ہمارے پڑھے لکھے لوگ بھی کرتے ہیں

کہ جناب ٹھیک ہے قادیانی غیر مسلم ہیں کافر ہیں مرتد ہیں۔ ساری باتیں ٹھیک ہیں لیکن اگر ایک کافر تمہارے نبی کا کلمہ لکھ دے تمہارے پیغمبرؐ کی تعریف کرے تمہارے نبی کی شان بیان کرے اس میں تمہیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے میں نے کہا بات کلمہ لکھنے کی نہیں ہے۔ میرے پیغمبرؐ کی تعریف تو دنیا کے ہر کافر نے کی ہے۔ کی ہے کہ نہیں کی ہے، دنیا کا کونسا کافر ہے جس نے انسانیت کے سب سے بڑے محسن کی تعریف نہیں کی۔ میرے نبیؐ کی تعریف میں ایک ہندو شاعر جگن ناتھ آزاد کہتا ہے۔

وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا — وہی روئے زمیں پر آج تھا تخریب کی دنیا
یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ — فلاطوں کی خرد فقراط کی دانش تھی افسانہ
غلط دنیا میں چاروں سمت اندھیرا ہی اندھیرا تھا — نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعتاً سیلاب نور آیا — جہاں کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا — شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا
اور مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آیا — صحاب رحم بن کر رحمۃ اللعالمین آیا

میرے نبیؐ کی شان میں کافروں نے کہا میرے نبیؐ کی شان میں مسلمانوں نے کہا میرے نبیؐ کی شان میں بڑے سے بڑے گنہگار نے تعریف میں آسمانوں کے قلابے ملائے اس لئے کہ میرا پیغمبرؐ اسی لائق تھا کہ کائنات میں سب سے زیادہ اس کی تعریف کی جائے اوئے قادیانیوں کی تعریف کرنا یہ اور بات ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی عبادت گاہوں پہ ہم کلمہ طیبہ اور قرآن پاک کی آیات لکھنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے یہ بات آپ ذہن میں رکھیں ہم اس لئے یہ برداشت نہیں کرتے کہ مرزا قادیانی نے اپنی ایک کتاب ایک غلطی کا ازالہ اس کتاب میں لکھا ہے کہ من محمد و احمد و مجتبےٰ ہاشم۔ کہ میں محمد بھی ہوں میں احمد بھی ہوں اور میں مصطفےٰ اور مجتبےٰ بھی ہوں اور اسی لئے کہ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو نعوذ باللہ محمد کہا احمد کہا اسی لئے جب قادیانی کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں یا لکھتے ہیں تو وہ پوری دنیا کے ساتھ دھوکہ کر کے اس کلمہ کے محمد کے لفظ سے وہ مرزا قادیانی مراد لیتے ہیں۔ پاکستان کا غیرت مند مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ نام میرے پیغمبرؐ کا ہو

اور اُس مردود کے نام پر اس کو چسپاں کیا جائے یہ بات ٹھیک ہے جی ہاں ٹھیک ہے۔
اسلام آباد کا جنرل ضیاء الحق کا سیکرٹریٹ اس سیکرٹریٹ کا نام ہے اس جھنگ میں ایک عمارت پر لکھ دو بہت بڑی خوبصورت عمارت بنا کر تو پاکستان میں مجھ پر بغاوت کا مقدمہ چل جائے گا کہ سیکرٹریٹ جو اصلی تھا اُس کو بدل کر ایک نقلی سیکرٹریٹ بنا لیا گیا پرائم منسٹر ہاؤس جو اصلی تھا اُس کے بدلے میں ایک نقلی بنا لیا گیا ایک سیکرٹریٹ کا نام ایک جگہ سے دوسری جگہ کیلئے برداشت نہیں ہو سکتا تو میرے پیغمبر کا نام دھوکہ سے کسی مردود کے لئے برداشت ہمیں کیسے ہو سکتا ہے یہ کلمہ طیبہ ہم پاکستان کے قادیانیوں اور کسی قادیانیوں کی عبادت گاہ کے چہرے پہ ہم اپنے پیغمبر کا کلمہ لکھنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ساہیوال کی انتظامیہ نے ایس پی اور ڈی سی صاحب کی دسالت سے انکی کوشش سے دس کے دس ملزم گرفتار ہو چکے ہیں۔
جنہوں نے ان نوجوانوں کو شہید کیا تھا اور اُن پہ ملٹری کورٹ میں مقدمہ چلنے کا وعدہ کیا گیا لیکن پاکستان اسلم قریشی کا اغوا ہوا۔ مولانا اللہ یار ارشد کا اغواء ہوا اور اس کے بعد قاری بشیر اور اظہر رفیق طالب علم کے سینے میں گولی پیوست ہو گئی اور اس کے علاوہ رمضان المبارک میں ساہیوال میں ایک اور مسلمان کو قادیانیوں نے قتل کیا اسی طرح پورے ملک میں کئی جگہ پہ قادیانیوں نے مسلمانوں پر حملے کئے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں اپنی حکومت سے کہ جنرل صاحب۔ بتلایئے کہ پاکستان میں مرزائیوں کو اتنی جرأت کس نے دلائی ہے۔ اتنی جرأت کیسے ہوئی کبھی علماء کا اغوا کرے کبھی علماء پر حملے کرے اور کبھی علماء پہ گولیاں برسائے اور کبھی طلباء کو شہید کرے۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت اپنے آرڈیننس پہ عمل کرانے میں ناکام ہو گئی ہے۔ اسی وجہ سے مرزائی بپھر کر حملہ پر اتر آئے ہیں۔ جنرل صاحب اگر تم اپنی اور اپنے اقتدار کی بقاء چاہتے ہو تو مرزائیوں کو اس پاکستان سے جب تک نیست و نابود نہیں کر دیا جاتا۔ اُس وقت تک تمہارے اقتدار کے یہ آرڈیننس بے فائدہ ہیں۔ اور تمہارے اِن دعوؤں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔
میرے دوستو ایک اسلم قریشی اُس کے قاتل آج تک ملے۔ نہیں۔ کوئی تلاش

کرتا۔ ایک چھوٹا سا جرم کسی ایک افسر سے ہو جائے اس کی انکوائری ہوتی ہے اس کو گھر میں بٹھا دیا جاتا ہے۔ لیکن اسلم قریشی کے اغوا کے بعد کئی ٹیمیں بنائی گئیں ان کے اغوا کا سراغ لگانے میں تمام ٹیمیں ناکام ہوگئیں مجھے بتایا جائے کہ کسی ناکام ٹیم کا فوٹس آج تک ہماری حکومت نے لیا۔ (نہیں) کیوں نہیں لیا۔ اس میں کیا وجہ ہے۔

میرے دوستو ہم اپنی حکومت کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کا مسلمان اپنے پیغمبر کے نام پر مرنا جانتا ہے۔ بے شک ہم اپنے نبیؐ کے عشق پہ سب کچھ لٹانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اُس نبیؐ کے عشق کی بات کرتے ہیں۔ ہم اُس پیغمبر سے محبت کی بات کرتے ہیں کہ جس پیغمبرؐ کے عشق کے بارے میں علامہ اقبال نے کیا عجیب بات کہی اقبال کہتا ہے۔

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا

نقش ہستی میں یہ فتنے بھی پریشاں ہوتے
رخت درد دوش میں سب دست و گریباں ہوتا

خیمہ افلاک سے میں پھر سے تشدد ہوتا
بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا

نہ دشت و جبل توحید کے حُدی خواں ہوتے
نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے

حصول وحی میں موسیٰ طور پہ پہنچے
پر کیا عجب کہ وحی تیرے حضورؐ پہ پہنچے

ہم اُس پیغمبر سے عشق کرتے ہیں کہ جس کے بارے میں ماہر القادری نے کیا عجیب بات کہی ہے ماہر القادری کہتا ہے۔

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جنکی آمد کیلئے بے چین فطرت تھی

وہ آئے نغمہ تابود میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا

وہ آئے جنکی خاطر مضطرب تھی وادی بطحا
وہ آئے جنکے قدموں کیلئے کعبہ ترستا تھا

وہ آئے جنکو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے جنکے دم سے عرش اعظم پہ اُجالا تھا

ہم اُس پیغمبرؐ سے عشق کرتے ہیں کہ جس پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی ایک مدینہ کے یہودی سردار ابو رافع نے کی اس نے چوک میں کھڑے ہو کر میرے پیغمبر علیہ السلام کو گالی دی۔ پیغمبرؐ کے خلاف اشعار کہے پیغمبرؐ کو بُرا بھلا کہا حضور علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے اور آپ نے مسجد نبوی کے محراب میں کھڑے ہو کر فرمایا کون ہے کہ تم میں سے

جو میری عزت کا بدلہ لے کون ہے۔ تم میں سے جو میرے عشق میں میرے دشمن کو قتل کرے جو میرے عشق میں میرے دشمن کو ٹھکانے لگائے گا میں اس کے لئے جنت کا ٹکٹ دینے کا اعلان کرتا ہوں۔ اور میں اس کے لئے جنت کی خوشخبری دیتا ہوں۔ حضور علیہ السلام کی یہ بات سن کر سارے صحابہؓ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ سکتے میں آگئے ایک صحابیؓ کو دیکھا لوگوں نے کہ وہ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھا ہے۔ وہ آنکھوں سے نابینا ہے اور حضورؐ کی یہ بات سن کر اسی وقت وہ سجدہ میں گر گیا اور ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا اے اللہ میں میدانِ بدر میں نہیں جا سکا۔ میں اُحد کے پہاڑوں پہ نہیں جا سکا۔ میں خیبر میں نہیں جا سکا۔ میں خندق میں نہیں جا سکا۔ اے اللہ پیغمبرؐ کے ساتھ عشق مجھے بھی ہے۔ یہ پیغمبرؐ کا دشمن میرے ہاتھوں سے قتل کرا کے میرے عشق کی تکمیل کر دے میرے ہاتھوں قتل کرا کے میری محبت کے زاویے کو اونچا کر دے۔ میرے دوستو اس نابینا نے سجدے میں گر کے نبیؐ کے عشق کو پورا کرنے کی دعا فرمائی ہے وہ دعا زمین سے اٹھی عرش چیرتی ہوئی اللہ کے دربار میں پہنچ گئی ہے۔ میرے دوستو صبح کا وقت ہوا وہ صحابیؓ پیغمبرؐ کا عاشق ہے وہ نابینا صحابیؓ ہے میرے جھنگ کے نوجوان اس نابینا عاشق کی بات سن لے وہ پیغمبرؐ کا جلیل القدر صحابیؓ ہے اس نے ایک خنجر کہیں سے لیا خنجر لے کر تیز کیا۔ اس کو کپڑوں کے نیچے چھپا لیا اور چھپا کر کسی آدمی سے پوچھا ابو رافع جو یہودی ہے اس کا محل کہاں ہے اس کا گھر کہاں ہے ایک آدمی نے کہا کہ مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پہ ابو رافع کا محل ہے وہ نابینا صحابیؓ آہستہ آہستہ پیدل اس یہودی کے گھر کے دروازے کے پاس پہنچا۔ دربان سے کہا میں سردار سے ملنا چاہتا ہوں اس نے اجازت دے دی یہ اندر چلے گئے پتہ چلا کہ سردار کسی کام میں مصروف ہے۔ وہ بیٹھ گئے عصر کی نماز کا وقت ہو گیا اس کے بعد مغرب کا وقت ہو گیا۔ ایک کونے میں بیٹھے رہے دربانوں نے سوچا یہ کوئی مسافر ہے جو ملنا چاہتا ہے چلو رات یہاں قیام کرے گا عشاء کی نماز کے بعد کا وقت ہوا اس کے بعد دس بج گئے اس کے بعد گیارہ بج گئے اس کے بعد بارہ بج گئے اس کا عشق اس صحابیؓ کا عشق انگڑائیاں لے رہا ہے۔ اس کا عشق موجزن ہے اس کے

عشق میں حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے عشق میں گرمئی نفس پیدا ہوتی ہے۔ اس کے عشق میں تب وتاب ہوتی ہے اس کے عشق میں ولولہ آتا ہے۔ اس کے عشق میں جناب عالی سرور اور کیف آتا ہے۔ یہ اُس سردار کے حجرے کا پتہ کر کے اُس کا مکان پوچھ کر اس کا دروازہ پوچھ کر بالاخانہ پہ چڑھ جاتا ہے پتہ چلا کہ ابورافع اس کمرے میں شطرنج کھیل رہا ہے وہ باہر بیٹھ گیا ہے۔ آدھی رات کے وقت شطرنج ختم ہوگئی لوگ سوگئے اس کے ساتھی بھی سوگئے یہ دروازہ پہ بیٹھا ہے نابینا صحابیؓ ہے۔ وہ جب سوگیا یہ اُس دروازہ سے اندر چلا گیا اس کے خراٹوں کی آواز سنتا ہے کوئی دیکھنے والا نہیں ہے یہ ابورافع نبی علیہ السلام کا دشمن ہے اور یہ صحابیؓ نابینا ہے۔ اس کا نام تاریخ کی کتابوں میں عبداللہ ابن ابی عتیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہے۔ اس کے ہاتھوں میں وہ خنجر پکڑا ہوا ہے جہاں سے خراٹوں کی آواز آتی ہے زور سے ایک خنجر اس کے سر کے اوپر رسید کرتا ہے اس کی چیخ نکلتی ہے ایک خنجر اور مارتا ہے چیخ بند ہوجاتی ہے۔ لہو بہنے لگتا ہے۔ اس نے صحابیؓ نے سمجھا کہ کام پورا ہوگیا وار پورا ہوگیا یہ قتل ہوگیا۔ نبیؐ کا دشمن جہنم رسید ہوگیا یہ ارادہ کر کے خون بہتا ہوا اس کو محسوس ہوا وہ کمرے سے باہر نکلا باہر نکل کر سیڑھیوں سے ہوتا ہوا اس محل کی فصیل کے اوپر جا کر بیٹھ گیا دل میں خیال آیا کہ تو یہاں سے جا رہا ہے شاید پیغمبرؐ کا یہ دشمن زندہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ صبح کو یہ پتہ چلے کہ سردار یہود اور نبیؐ کا دشمن ابھی زندہ ہے۔ تیری جنت تو چلی گئی تیرا عشق تو پورا نہ ہوا۔ تیری محبت تو پوری نہ ہوئی یہ میرے نبیؐ کے عشق کا معاملہ ہے۔ اُس کی محبت کا معاملہ ہے تو وہاں فصیل پہ بیٹھ گیا اور جناب عالی یہ خیال کیا کہ جب تک اس سردار یہودی کے قتل کی آواز اور اس کی موت کی آواز میں اپنے کانوں سے نہیں سنوں گا اُسوقت میں مدینہ میں نہیں جاؤں گا دیوار کے اُوپر بیٹھ گیا ہے۔ تہجد کا وقت ہوا عربی زبان میں جو آدمی موت کی خبر کا اعلان کرتا ہے۔ اس کو ناعی کہتے ہیں۔ ایک آدمی اس یہودی سردار کا غلام ہے۔ اُس نے کمرے میں آ کر کیا دیکھا کہ اس کا سردار قتل ہوا پڑا ہے۔ لہو میں لت پت ہے۔ اور جان نکل چکی ہے۔ اس نے مکان کی چھت پہ کھڑے ہو کر کہا کہ لوگو

ان سیدنا کعب ابن اشرف قتل۔ او لوگو ہمارا سردار کعب ابن اشرف قتل ہو گیا ہے یہ بات انہوں نے سنی تہجد کا وقت ہے۔ فصیل کے اوپر سے جوش عشق میں چھلانگ لگائی زمین پر گرے اُدھر زمین پر گرے ٹانگ پہ ورم آگیا۔ ایک ٹانگ ٹوٹ گئی اُس ٹوٹی ہوئی ٹانگ سے وہ صحابیؓ عاشق صحابیؓ گھسٹتا گھسٹتا مدینہ کی طرف چل پڑا آہستہ آہستہ وہ مدینہ کیطرف خراماں خراماں جا رہا ہے۔ جب مدینہ منورہ میں پہنچتا ہے فجر کی آذان ہو چکی ہے۔ لوگ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں یہ صحابیؓ بھی مسجد نبویؐ میں چلا گیا اور اُسی جگہ پہ جا کر بیٹھ گیا جہاں کل اسی وقت اس نے سجدے میں پڑ کے نبی علیہ السلام کے عشق کو پورا کرنے کے لئے دُعا مانگی تھی۔ اس جگہ پہ بیٹھ جاتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے نماز کے بعد اپنے پیغمبرؐ کے سامنے کوئی شیخی نہیں بگھارتا کوئی عشق کے دعوے نہیں کرتا کوئی نعرے نہیں لگاتا خاموشی سے بیٹھا ہے اور اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب بیٹھا ہے۔ نبیؐ کی صحبت میں بیٹھا ہے۔ اتنے میں آسمانوں سے جبرائیلؑ تشریف لاتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کو آکر جبرائیلؑ نے مبارکباد دی اے پیغمبرؐ تجھے مبارک ہو تیرے دشمن کو آج کی رات تیرے ایک عاشق نے قتل کر دیا اللہ کے نبیؐ نے فرمایا میرا وہ عاشق کہاں ہے۔ تو جبرائیلؑ نے کہا وہی دیکھو کونے میں تیرا نابینا صحابیؓ عبداللہ ابن ابی عتیق بیٹھا ہوا ہے۔ میں عرش سے اس لئے آیا ہوں۔ کہ خدا نے اس عشق رسولؐ کے بدلے میں اپنی طرف سے اللہ نے خود تیرے اس عاشق کو سلام بھیجا ہے۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبداللہ ابن ابی عتیق کو بلایا وہ قریب ہو گئے وہ گھسٹتے گھسٹتے میرے نبی کے قریب آئے جب قریب پہنچ گئے کتابوں میں لکھا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا عبداللہ تو نے جنت خرید لی ہے۔ تو جنت کا وارث بن چکا ہے۔ عبداللہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے رو کر کہا کملی والے یہ عتیق عشق اگر آپ کے دربار میں قبول ہو گیا تو مجھے ساری دنیا مل گئی ساری چیزیں مل گئیں۔ لیکن یہ کہہ کر عبداللہ نے کہا کملی والے میری یہ ٹانگ ٹوٹ چکی ہے۔ اس ٹانگ کے لئے میں دعا کرانا چاہتا ہوں کملی والے نے فرمایا دعا بھی کروں گا۔ دوا بھی کروں گا۔ کملی والے

نے نبوت والا لعاب اتار کر اُس کی ٹانگ کے اُوپر لگا دیا ایسے ہو گئی کہ جیسے آج تک کبھی ٹوٹی ہی نہیں تھی۔ یہ عشق تھا کہو کیا تھا عشق تھا۔ اُحد کی لڑائی میں ایک صحابیؓ کی لاش تڑپ رہی ہے۔ تڑپتے ہوئے صحابیؓ کے قریب ایک آدمی گیا اس نے اشارہ کر کے اس کو قریب بلایا۔ اس تڑپنے والے صحابیؓ نے اشارہ کر کے کہا کہ اپنا کان میرے پاس کرو اس نے کان قریب کیا یہ جانے والا صحابیؓ اس کے پاس پانی کا ایک مشکیزہ تھا اس نے پانی کا مشکیزہ ایک طرف رکھا اس کی بات سننے کے لئے کان اُس کے قریب کیا اور کہنے لگا بتا کیا بات ہے۔ دوائی چاہتا ہے۔ مرہم پٹی کرنا چاہتا ہے دودھ چاہتا ہے پانی چاہتا ہے۔ اس نے کہا کچھ نہیں چاہتا میرا آخری وقت ہے۔ میں دنیا سے جا رہا ہوں مجھے جنت کی کی خوشبو آ رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے ایک دفعہ محمدؐ کا چہرہ دیکھ لوں۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ صحابیؓ ان کا نام زیاد بن مسکن ہے۔ اُس نے پانی کا مشکیزہ ایک طرف رکھا تھا اس نے تڑپنے والے صحابیؓ کو اپنے کندھے پر اٹھایا اور کندھے پر اُٹھا کر آہستہ آہستہ میرے نبیؐ کے دربار میں لے چلا پہاڑوں کے اوپر چڑھتا پڑھتا حضورؐ کے قریب پہنچا جب دور سے اس تڑپنے والے صحابیؓ نے نبیؐ کا چہرہ دیکھا اس نے کہا اب مجھے چھوڑ دو اس کو چھوڑ دیا گیا وہ خود گھسٹتا گھسٹتا میرے نبیؐ کے قریب پہنچا۔ حضورؐ ایک پہاڑ کے اُوپر رونق افروز تھے۔ آپ کے قدم زمین کیطرف لٹک رہے تھے وہ صحابیؓ تڑپتا ہوا میرے نبیؐ کے قریب پہنچا اور اپنے رخساروں کو پیغمبرؐ کے پاؤں کے تلوؤں کے ساتھ لگا لیا۔ حضور علیہ السلام نے دیکھا۔ حضورؐ نے دیکھا یہ کون ہے۔ آپ نے غور کیا تو فرمایا لوگو یہ زیاد بن مسکن ہے اس کے چہرے پہ زخم آئے ہیں۔ لوگو اگر کسی نے جنتی دیکھنا ہو پھر زیاد کے چہرے کو دیکھ لو یہ سیدھا جنت میں جا رہا ہے۔ اسی حالت میں زیاد بن مسکن کی جان نکل گئی تو کہنے والے نے کہہ دیا او۔

؎ نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے۔

یہ عشق ہے کہ نہیں ہے، اس سے بڑا بھی کوئی عشق ہو سکتا ہے تو کہتے ہیں

نبیؐ کا عاشق ہوں۔ میں کہتا ہوں میرے پیغمبرؐ کے صحابہؓ میرے نبیؐ کے عاشق تھے۔ اتنا بڑا بھی کوئی نبیؐ کا عاشق ہوگا۔ حضور علیہ السلام مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اولوگو بیٹھ جاؤ ایک لمحہ میں سارے صحابیؓ بیٹھ گئے حضورؐ اٹھ کر باہر جانے لگے تو آپؐ نے ایک صحابیؓ کو دیکھا اس کا ایک پاؤں دہلیز کے اوپر ایک نیچے ہے وہ وہیں بیٹھ گیا ہے۔ حضورؐ نے اس سے پوچھا کہ بھئی تو سیدھا ہو کر کیوں نہیں بیٹھا تو نے اپنا پاؤں سیدھا کیوں نہیں کیا۔ تو اس نے جواب کیا عجیب دیا۔ اس نے کہا کملی والے جب آپ کا حکم میرے کانوں میں آگیا تو میں نے سوچا کہ اب اگر سیدھا ہوتا ہوں تو فرمان کی بجا آوری میں دیر ہو جاتی ہے۔ حضورؐ سامنے بکری کے ایک باڑے میں تشریف لے گئے تو وہاں بکری کے باڑے میں ایک صحابیؓ کو دیکھا وہ بکری کے باڑے میں بیٹھا ہوا ہے حضورؐ اس کے قریب پہنچے اور آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ بھئی تو بکری کے اس باڑے میں بیٹھ گیا ابو درداء میں نے تجھے تو نہیں کہا تھا بیٹھ جاؤ تو یہاں باڑے ہی میں بیٹھ گیا۔ ابو درداء نے کہا کملی والے آپ کی آواز جب بکری کے اس باڑے میں آئی تو میں یہیں بیٹھ گیا۔ بکریوں کے درمیان بیٹھ گیا۔ حضورؐ نے فرمایا تو بکریوں کے درمیان کیوں بیٹھا تو ابو درداء نے جو تاریخی جملہ کہا اس کا ترجمہ کسی شاعر نے کیا ہے۔ ابو درداء نے کہا کملی والے

؎ دردمندوں سے نہ پوچھ کہاں بیٹھ گئے اور تیری محفل میں غنیمت ہے جہاں بیٹھ گئے

بات تیرے عشق کی ہے بات تیری محبت کی ہے۔ بات تیرے پیار کی ہے۔ اور ان سے بڑا بھی کوئی دنیا میں عاشق ہو سکتا ہے۔ ہاں ہمیں فخر ہے علمائے دیوبند کو اس جماعت پر کہ جس جماعت کا عشق ان صحابہؓ کے عشق سے ملتا ہے۔ اس جماعت کو جانتے ہو وہ جماعت میرے پیر و مرشد قاسم نانوتوی کی جماعت ہے۔ ہائے وہ قاسم نانوتوی کہ جو نبیؐ کے روضہ پر گیا۔ باہر روضہ کے کھڑے ہو کر رونے لگا۔ کسی نے کہا اندر نہیں جاتے فرمایا اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ جب دوسرے دن اندر گئے تو مسکراتے ہوئے باہر نکلے کسی نے پوچھا کیا ہوا فرمایا میرے

؎ میرے آقا کا مجھ پہ تو اتنا کرم تھا بھر دیا میرا دامن پھیلانے سے پہلے

یہ اتنا کرم کیوں یہ کیا سلسلہ ہے　　نشہ رنگ لایا پلانے سے پہلے

یہ عشق تھا وہی قاسم نانوتوی جو مدینہ منورہ داخل ہونا چاہتا ہے تو سات میل پیچھے اپنا جوتا اتار دیتا ہے۔ اور لوگوں نے کہا کہ یہاں پتھر ہیں آپ کے پاؤں میں چبھ جائیں گے تو نانوتوی نے جواب دیا کہ بات پتھروں کی نہیں بات میرے محمدؐ کی عشق کی ہے کہ میں جوتا اس لئے اتارتا ہوں کہ شاید ان پتھروں پہ چودہ سو سال پہلے آمنہ کے دُرِ یتیم کے نبوت والے قدم آئے ہوں نانوتوی کا گستاخ جوتا کہیں ان قدموں پہ نہ آجائے۔ وہ قاسم نانوتوی نبیؐ کے روضہ سے واپس آتا ہے تو پیغمبرؐ کے روضہ کو خطاب کر کے کہتا ہے۔

ہزاروں بار تجھ پر لے مدینہ فدا ہوتا　　جو بس چلتا تو مر کر بھی تجھ سے نہ جدا ہوتا

(تقریر میں مولانا رشید احمد کا ذکر کیا ہے جو کہ دیگر علماء کے ساتھ جنگ میں شہید کر دیئے گئے ہیں)

یہ نبی کا عشق تھا اور دنیا میں عاشق بڑے آپ نے دیکھے میں نے بھی دیکھے بڑے بڑے عاشق لوگ آئے لیکن جو عشق میرے پیر و مرشد قاسم نانوتوی نے پیش کیا ہے اُس کی مثال کوئی نہیں حضرت نانوتوی کے چند غیر مطبوعہ اشعار آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ جو آج تک حضرت نانوتوی کی طرف سے کہیں شائع نہیں ہوئے۔ عشق کی حد ہو گئی حضرت نانوتوی نے میرے پیغمبرؐ کے ساتھ جس عشق کا مظاہرہ کیا اُس کی مثال پوری دنیا کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ حضرت نانوتوی نے حضورؐ کے عشق میں کیا عجیب بات کہی ہے فرماتے ہیں

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے۔ نقش روئے محمد بنایا گیا
اور پھر اُسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون و مکاں کو سجایا گیا

وہ محمدؐ بھی احمدؐ بھی محمودؐ بھی حسنِ مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی ظاہراً امتیوں میں اٹھایا گیا

اُس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا۔ اس کی رحمت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا۔ اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا

ہائے حضورؐ کی شفاعت کا ذکر کرتے ہیں حضرت نانوتوی کہ

حشر کا غم مجھے کس لیئے ہوا ے قاسم　　میرا آقا ہے وہ میرا مولا ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی　　جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

یہ نبی کا عشق تھا عشق کسی نے ایسا پیش کیا (نہیں) میں اس قاسم نانوتوی کو سلام کرتا ہوں کہ جس کے بارے میں شورش کاشمیری کہتا ہے۔

شافع کون و مکاں کی راہ دکھلاتا رہا　　او گمراہانِ شرک کو توحید سکھلاتا رہا
پرچم اسلام ابرِ درخشاں کے روپ میں　　بت کدوں کی چار دیواری پہ لہراتا رہا

مولانا رشید احمد مدنی نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کے سامنے قاسم نانوتوی کا شجرۂ نسب بیان کروں۔ میں بتاؤں کہ میرے پیر و مرشد کا شجرہ کہاں تک پہنچتا ہے ایک ایسی جماعت ہے کہ جس کا شجرہ پاکستان سے ہو کر براستہ ہندوستان مکہ وکٹوریہ تک پہنچتا ہے۔ پہنچتا ہے کہ نہیں (پہنچتا ہے) ابھی آپ نے دیکھا شاہی مسجد کا مسئلہ کس نے کھڑا کیا۔ یہ عشق رسولؐ ہے۔ شاہی مسجد میں کہتے ہیں کہ جناب نعرۂ رسالت مردہ باد کا فلاں نے نعرہ لگایا میں نے کہا کہ جس آدمی نے نعرہ لگایا وہ بھی مرتد ہے۔ جس نے سنا وہ بھی سُن کر چپ کر گیا وہ بھی مُرتد ہے اور جو اُس نعرہ مردہ باد کو سن کر چپ کر کے گھر آگیا اور آٹھ دنوں کے بعد جب مرزا طاہر سے دس لاکھ کا چیک مل گیا۔ اس کے بعد وہ کانفرنسیں کرنے لگا وہ ڈبل مُرتد ہے۔ وہ ڈبل مُرتد ہے۔ یہ کوئی عشق ہے۔ یہ عشق والی بات ہے۔ میرا یہ موضوع نہیں کہ میں آپ کو شاہی مسجد کے واقعہ کی تفصیل بتاؤں لیکن ایک بات میں مزید کرنا چاہتا ہوں آپ نے سنا ہوگا۔ کہ ہماری حکومت نے شاہی مسجد کے واقعہ کے بارے میں ہائی کورٹ کے ایک جج کو مقرر کیا تھا کہ وہ تحقیق کرے۔ اس جج صاحب نے وہ تحقیق مکمل کر کے گواہوں کے بیان مکمل کر کے وہ فیصلہ گورنر صاحب کی ٹیبل پہ رکھ دیا لیکن آج تک وہ فیصلہ نہیں ہوا کیوں نہیں ہوا۔ جو مدعی تھے کہ بھئی فلاں نے نعرہ لگایا اُن کو چاہیئے نہیں تھا کہ مطالبہ کرتے کہ جناب اس فیصلہ کا اعلان کریں۔ اُن کا حق تھا نہ کہ بھئی فیصلہ ہو گیا۔ تحقیق مکمل ہو گئی اب اس گروہ کو چاہیئے تھا کہ وہ مطالبہ کرتا کہ جناب عالی فیصلہ کا اعلان کریں لیکن آج تک اُن ذمہ دار مدعیوں میں وہ محمود رضوی جس کی شکل بچو سے ملتی ہے۔

میں لمبی بات نہیں کرتا وہ جناب عالی اس کی طرف سے کوئی مطالبہ آج تک نہیں آیا۔ آیا ہے۔ نہیں۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں گورنر صاحب وہ فیصلہ جو تمہاری ٹیبل پہ پڑا ہے اُس فیصلے کا فوری طور پہ اعلان کیا جائے۔ اگر اُس فیصلہ کے مطابق کوئی دیوبندی تعلق رکھنے والا علمائے دیوبند سے وہ مردہ باد کہنے کے جرم میں پکڑا جائے یا مجرم ثابت اُس پہ ہو جائے تو ہم دیوبند کے اس سٹیج سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کو لاہور موچی دروازہ پہ کھڑا کر کے اس کو گولی مار دی جائے۔ اور اگر کوئی ایسا آدمی تمہیں نہیں ملتا اور کسی نے وہاں مردہ باد کا نعرہ نہیں لگایا اور شاہی مسجد کے منتظمین اس سلسلہ میں ملوث نہیں ہیں یہ ان کا الزام جھوٹا ہے تو جن لوگوں نے الزام لگایا ہے ان کو موچی دروازہ میں کھڑا کر کے گولی مار دی جائے۔ اس لئے کہ امت مسلمہ کو اُنہوں نے ایک نئے اختلاف میں کھڑا کر کے ملوث کرنے کی سازش کیوں نہیں کی۔ ہمیں تو یہ پتہ ہے کہ یہی قادیانیوں کی سازش تھی فیصل آباد سے دو ہزار مرزائی پورے ضلع سے اس لاہور کی شاہی مسجد کے سلسلہ میں شاہی مسجد میں گئے تھے۔ انکی حمایت کرنے کے لئے میرے دوستو یہ بات بڑی لمبی ہے میں اس طرف آنا نہیں چاہتا میرا تعلق اس قاسم نانوتوی سے ہے۔ جس کو ایک طبقہ کہتا ہے گستاخ رسولؐ ہے۔ گستاخِ رسولؐ وہ ہوتا ہے جو مدینہ سے سات میل پیچھے جوتے اُتار دے۔ وہ گستاخِ رسولؐ ہے۔ اور جو پیغمبرؐ کے مصلے پہ کھڑے ہوئے امام کو کافر کہے وُہ عاشق رسولؐ ہے۔ جو مدینہ سے سات میل پہلے جوتے اُتار دے نبیؐ کے عشق میں وہ گستاخ رسولؐ ہے اور جو نبیؐ کے مصلے پہ کھڑے ہوئے امام کو کافر کہے وہ عاشق رسولؐ ہے۔ وہ رشید احمد گنگوہی گستاخ رسولؐ ہے۔ جس کے پاس ایک آدمی مدینہ کا رومال لے کر آیا۔ حضرت گنگوہی نے اس رومال کو آنکھوں سے لگایا چومتے رہے کسی نے کہا یہ رومال تو کراچی سے بن کر آتے ہیں آپ اس کو کیوں چومتے ہو فرمایا میں اس لئے چومتا ہوں کہ اس رومال کو محمدؐ کے مدینے کی ہوا لگی ہوئی ہے۔ یہ ان لوگوں کا عشق تھا ہمارا تعلق اس قاسم نانوتوی کے ساتھ ہے۔ کہ جن کے علم کا شجرہ شاہ ولی اللہ سے ہو کر مدینہ تک پہنچتا ہے یہ مدرسہ آپکے سامنے ہے ان تمام مدارس کا تعلق دارالعلوم دیوبند سے ہے جو صحیح معنوں میں اہلسنت

والجماعت کا مرکز ہے اور اُس کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی تھے میرے دوستوان کا سلسلہ علم مدینہ تک پہنچتا ہے۔ قاسم نانوتوی نے علم حاصل کیا۔ شاہ اسحٰق سے۔ شاہ اسحٰق نے شاہ عبدالغنی سے شاہ عبدالغنی نے شاہ عبدالعزیز سے شاہ عبدالعزیز نے شاہ ولی اللہ سے شاہ ولی اللہ نے شیخ ابوطاہر مدنی نے علامہ محمد بن احمد صاحب مجمع البحار سے علامہ محمد بن احمد نے شیخ ربیع ابن ربیع سے شیخ ربیع ابن ربیع نے شیخ حسام الدین حامد کنز العمال سے شیخ حسام الدین نے امام ابوعیسٰی ترمذی سے۔ امام ابوعیسٰی ترمذی نے امام بخاری سے امام بخاری نے حضرت حماد سے حضرت حماد نے عبداللہ ابن مبارک سے۔ عبداللہ ابن مبارک نے امام ابوحنیفہ نے۔ امام ابوحنیفہ نے انس ابن مالک سے انس ابن مالک نے محمد رسول اللہ علیہ وسلم سے۔ میرے پیر و مرشد کے علم کا سلسلہ مدینہ تک پہنچتا ہے اور میرے پیر مولانا رشید احمد گنگوہی کے تقویٰ اور ولائیت کا سلسلہ مدینہ تک پہنچتا ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی نے ولائیت کا سبق سیکھا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے میاں جی نور محمد صاحب سے میاں نور محمد نے شیخ عبدالباری سے شیخ عبدالباری نے شیخ عبدالہادی سے، شیخ عبدالہادی نے شیخ عزالدین سے شیخ عزالدین نے شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے شیخ عبدالقدوس گنگوہی نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شیخ نظام الدین اولیا سے شیخ نظام الدین اولیاء نے خواجہ جلال الدین تھانیسوی سے خواجہ جلال الدین نے خواجہ علاؤالدین صابر کلیری سے خواجہ علاؤالدین صابر کلیری نے حضرت بابا فریدالدین گنج شکر سے حضرت بابا فریدالدین گنج شکر نے خواجہ مودود چشتی سے خواجہ مودود چشتی نے خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سے معین الدین چشتی اجمیری نے خواجہ علی ہجویری سے خواجہ علی ہجویری نے خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانی سے خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانی نے خواجہ محمد بن عارف سے خواجہ محمد بن عارف نے سلطان ابن جبیرہ سے سلطان ابن جبیرہ نے خواجہ فضیل ابن ایاز سے خواجہ فضیل ابن ایاز نے حضرت حسن بصری حضرت حسن بصری نے حضرت علی المرتضیٰ سے حضرت علی المرتضیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ میں نے کہا ولائیت کا سلسلہ بھی میرے پاس ہے۔ اور علم کا سلسلہ بھی میرے پاس ہے تو بتا

تیرا سلسلہ کہاں تک پہنچتا ہے اس زمانے میں جب پورا ملک مرزائیوں کے خلاف احتجاج کر رہا ہے۔ ایسے وقت میں ایک آدمی یہ کہے کہ جو دیوبندی سے مصافحہ کرے اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ کوئی بات بنتی ہے یولو (نہیں)، ابھی پچھلے دنوں فیصل آباد میں ایک مولوی صاحب نے کہا کہ جس کا نکاح دیوبندی پڑھائے اُس کی اولاد حرامی ہوتی ہے نعوذ باللہ آپ اندازہ لگائیں کتنے بڑے دکھ کی بات ہے۔ پاکستان میں فرقہ واریت کتنی زہرناک ہے۔ الم ناک ہے۔ فرقہ وارنیت سے ہمیں بچنا چاہیئے۔ میں نے وہاں ایک جگہ کہا میں نے کہا تم اس کی بات کرتے ہو کہ جس کا نکاح دیوبندی پڑھائے اس کی اولاد ایسی ہے ویسی ہے۔ میں نے کہا بہاولنگر میں چند سال ایک لطیفہ بڑا مشہور ہوا ایک مولوی صاحب نے تقریر کی انھوں نے بھی یہی فتویٰ دیا کہ ہمارے حضرت صاحب کہتے ہیں کہ جس کا نکاح دیوبندی پڑھائے اُس کی اولاد حرامی ہوتی ہے اس کا نکاح نہیں ہوتا۔ مولوی صاحب اُسی شہر بہاولنگر سے تعلق رکھتے تھے۔ جمعۃ المبارک میں بڑے جوش میں آکر بات کر دی۔ ایک بوڑھا اس مجمع میں موجود تھا وہ بوڑھا اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اُس بوڑھے نے قرآن سر پہ رکھا اور سر پہ رکھ کر کہا۔ حضرت صاحب میں آپ کے نکاح کا گواہ ہوں آپکے باپ کا نکاح مولوی غلام قادر دیوبندی نے پڑھایا تھا۔ میں آپ کے باپ کے نکاح کا گواہ ہوں۔ میں آپکے والد کے نکاح کا گواہ ہوں اور آپکے والد کا نکاح مولوی غلام قادر دیوبندی نے پڑھایا تھا تو اس لئے میں گذارش کرتا ہوں اس آدمی بابا جی کے کہا کہ میں گذارش کرتا ہوں آپ کے باپ کا نکاح دیوبندی نے پڑھایا لہٰذا آپ اپنے بارے میں وضاحت فرمائیں۔ آپ اپنے بارے میں کیا کریں (وضاحت کریں) اب مولوی صاحب دیکھنے لگے اِدھر اُدھر آئیں بائیں شائیں کوئی جواب تو تھا نہیں نوجوانوں ایک گروہ وہاں اُٹھ کر کھڑا ہو گیا انہوں نے کہا مولوی صاحب ہم تقریر نہیں سنیں گے پہلے اس کا جواب دو۔ آپ اپنے بارے میں وضاحت کریں۔ آپ نے خود فتویٰ دیا ہے۔ کہ جس کا نکاح دیوبندی پڑھائے اس کی اولاد حرامی ہے اور آپ کے باپ کا نکاح دیوبندی نے پڑھایا لہٰذا آپکے اپنے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو مولوی صاحب نے کیا عجیب جواب دیا کوئی اور جواب نہ آیا کہنے لگا یہ وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔ یہ کیا ہوتا ہے۔ یہ وقت

وقت کی بات ہوتی ہے۔ اب یہ اوکاڑہ کے بائی پاس یہ اب تو پل بن گیا ہے مارڈی پتن کا یہ پہلے کشتیوں کا۔ اس کشتی میں سوار تھے بہت سارے لوگ جمع تھے تو جب کشتی درمیان میں گئی تو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کشتی بچا کشتی وہ بھنور میں آگئی ڈوبنے لگی تو ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کشتی بچا تو دوسرے نے کہا کہ تو وہابی ہے۔ اس نے کہا یا معین الدین چشتی لگادے پار کشتی اور اس نے کہا یا غوث الاعظم دستگیر ہماری کشتی پار لگادے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا نام لیا۔ کہ ہماری کشتی پار لگادے تو وہ ایک پڑھے لکھے ساتھی وہاں بیٹھے تھے ماشاء اللہ انھوں نے کہا کہ بات سیدھی ہے۔ تم کہتے ہو پیران پیر کشتی اگر پار لگائے اور ان کے بارے مشہور ہے کہ وہ بارہ سال کے بعد بیڑہ تارتے ہیں اور میری مسیح اوکاڑہ عدالت میں تاریخ ہے۔ اس لئے اگر آپ میں سے کسی کے پاس اگر وقت تو آپ ان کو پکاریں۔ اور بارہ سال تک یہاں رہیں۔ اور مجھے جلدی کام ہے اس لئے میں خدا سے کہتا ہوں کہ ابھی پار لگادے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے اولیاء کا نام لے کر۔ اس سے بڑی کیا گستاخی ہو سکتی ہے کہ قرآن کا نام لے کر قرآن کو لوگ بدلتے ہیں ایک آدمی سے میں نے کہا کہ یار تو نماز نہیں پڑھتا۔ اس نے کہا کہ میں نماز پڑھتا ہوں میں نے کہا کہاں کہنے لگا گھر پڑھتا ہوں میں نے کہا تیرے دروازہ کے سامنے تو مسجد ہے۔ تو جماعت سے نماز نہیں پڑھتا کہنے لگا قرآن میں آیا ہے کہ نماز جماعت سے نہ پڑھو۔ میں نے کہا دیکھو قرآن میں کہا آیا ہے۔ کہنے لگا قرآن میں نہیں آیا کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تنھا۔ معنی بدل دیا۔ بات سے بات نکل آئی ایک بات یاد آئی۔ ایک آدمی سے میں نے کہا یار یہ جو تم گیارہویں دیتے ہو اس کا بھی کوئی ثبوت ہے کہنے لگا کہ اس کا ذکر تو قرآن شریف میں آیا ہے۔ گیارہویں کا۔ میں نے کہا کہاں۔ کہنے لگا قرآن میں نہیں آیا۔ والفجر ولیالٍ عشر۔ دن دسواں رات گیارہویں دن دسواں رات گیارہویں۔ گیارہویں ثابت ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق دے۔ قرآن کا معنی بدل دیا صرف اس لیٹر بکس (پیٹ) کے لئے۔ ایک آدمی میرے ساتھ کشمیر میں لڑ پڑا۔ اس نے کہا اس کو تم نے لیٹر بکس کیوں کہا یہ تو پیٹ شریف ہے۔ اس کو لیٹر بکس کیوں کہا میں نے کہا لیٹر بکس اس لئے کہا کہ لیٹر بکس میں آپ بکواس

بھی ڈال سکتے ہیں. تو میں نے کہا یہ مولوی صاحب کا لیٹر بکس ہے یہ جو مولوی کا لیٹر بکس جس نے یہ گیارہویں کا مسئلہ گھڑا ہے. میں نے کہا اس کے اس لیٹر بکس میں کھیر شریف بھی آسکتی ہے حلوہ شریف بھی شریف بھی آسکتا ہے. اور پلاؤ اور سویاں شریف آسکتی ہیں اور گیارہویں والا بیرنگ بھی آسکتا ہے. یہ سارے اس میں آسکتے ہیں تو خیر بات سے بات نکلی. اس کے کہا کہ آپ بتائیں کہ گیارہویں کیسے جائز نہیں میں نے کہا بھئی قرآن شریف میں تو گیارہویں کا ذکر ہے نہیں اس نے کہا پھر آپ بتائیں یہ کیسے نکل آئی میں نے کہا کہ میری سمجھ میں اک بات آتی ہے کہ فارسی میں اک محاورہ مشہور ہے. اس محاورہ کا نام ہے کہ جب آدمی سخت پریشان ہو جاتا ہے نہ تو کہتا ہے میں شش و پنج میں پڑ گیا. کہتا ہے کہ نہیں کہتا ہے جب سخت پریشان ہوتا تو کیا کہتا ہے میں شش و پنج میں پڑ گیا. شش کہتے ہیں چھ کو اور پنج کہتے ہیں پانچ کو. ۱۶ ورہ گیارہ. میں نے کہا جب عام آدمی پریشان ہو جاتا ہے. تو شش و پنج میں پڑ جاتا ہے اور مولوی صاحب پریشان ہوتے ہیں. تو گیارہویں میں پڑ جاتے ہیں. بات سیدھی ہے. تو آج کے بعد جب بھی کوئی گیارہویں کی بات کرتے آپ کو کہو کہ تو شش و پنج میں تو نہیں پڑ گیا. جو بات کہے بھئی یہ شش و پنج میں پڑ چکا ہے. اللہ تعالیٰ ہمیں پیغمبر کی سنتوں پہ عمل کی توفیق دے آمین. ہمیں ایک بات پر سخت احتجاج کرنا ہے. آپ نے سن لیا ہوگا کہ کل رات ڈیڑھ بجے خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کو حکومت نے گرفتار کر لیا ہے. اور ۳ مہینے کے لئے ان کو نظر بند کر دیا گیا یہ بڑے افسوس کی بات ہے ہم گورنر پنجاب سے یہ بات واضح طور پہ کہنا چاہتے ہیں. کہ گورنر صاحب. مولانا ضیاء القاسمی کی گرفتاری سے تم قادیانیوں کا تحفظ نہیں کر سکتے. جسطرح قادیانیوں کا جنازہ اس ملک سے نکلے گا. اسی طرح ان کا جنازہ بھی نکلے گا. جو قادیانیت کا تحفظ کرتے ہیں. مولانا ضیاء القاسمی کی گرفتاری تم کو مہنگی پڑیگی. مولانا منظور احمد چنیوٹی کی گرفتاری تم کو مہنگی پڑے گی. اللہ یار ارشد کی گرفتاری تم کو مہنگی پڑیگی. اگر تم گرفتار کرنا چاہتے ہو اور تم نے قادیانیوں کے تحفظ کا ٹھیکہ اٹھا لیا ہے تو آؤ تم سارا پنجاب سارا پاکستان اس وقت قادیانیوں کے خلاف برسرپیکار ہے

سب کو گرفتار کرو ہم سب گرفتاری دینے کے لئے تیار ہیں۔ یا مولانا جھنگوی کو اور مولانا ضیاء القاسمی کو اور مولانا اللہ یار ارشد اور شبان اہلسنت کے ملک منیر احمد فاروقی فیصل آباد کے صدر اُن کو یا فوری طور پہ رہا کر دیا پورے پاکستان کے ان تمام لوگوں کو جو ختم نبوت کا نام لیں اور قادیانیوں کے خلاف احتجاج کریں ان تمام کو گرفتار کر کے جیلوں میں بھیج دو۔ ہم جیلوں کو بھرنے کے لئے تیار ہیں۔ خدا کی قسم ہمارے سر سولیوں پہ چڑھ جائیں ہم زنجیریں پہن لیں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پاؤں میں بیڑیاں پہن سکتے ہیں۔ لیکن پیغمبر کی ناموس پہ ایک لمحہ آنچ پڑنے دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ اسطرح بات نہیں ہو گی کہ مظلوم ہمارا آدمی شہید ہوا۔ قاری بشیر احمد ساہیوال کا ہمارا آدمی شہید ہوا اور اظہر فیق سٹوڈنٹ ہمارا شہید ہوا۔ مظلوم ہم ہیں اور تم مظلوموں کو ہی گرفتار کر رہے ہو۔ مولانا ضیاء القاسمی کا کیا قصور ہے۔ مولانا جھنگوی رات کو ساہیوال میں جنازہ پڑھنے کے لیے جا رہے تھے۔ ان کا کیا قصور ہے۔ انھوں نے ڈاکہ مارا۔ اور تم سے ڈاکو تو پکڑے نہیں جاتے۔ تم سے الذوالفقار کے تخریب کار تو پکڑے نہیں جاتے تم سے چور اور قاتل تو پکڑے نہیں جاتے وہاں مدینہ میں جب اسلام نافذ ہوا تو چوریاں بند ہو گئیں تھیں اور جب تم نے اسلام نافذ کیا ہے۔ اسوقت سے چوریاں بڑھ گئیں ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ اسلام نہیں ہے۔ ہمیں سمجھ میں بات نہیں آتی۔ کنجر پھرتے رہیں بدمعاش پھرتے رہیں۔ ڈاکو پھرتے رہیں۔ بے ایمان پھرتے رہیں۔ تخریب پھرتے رہیں۔ تم علماء کو قید کرتے ہو۔ یاد رکھو ایوب خان نے بھی جب علماء کو جیلوں میں بند کرنا شروع کیا تھا اسی وقت سے اس کے زوال کا وقت شروع ہو گیا تھا اور جب ایوب خان کے زوال کا وقت شروع ہوا تو کوئی دنیا کا کوئی چیلا چپاٹا اس کو بچا نہیں سکا۔ بڑے بڑے لوگ یہاں آئے آکر چلے گئے کہ نہیں (چلے گئے)۔ ایک گورنر تھا یہاں جنرل غلام محمد۔ وہ کہتا تھا کہ مولویوں کو قطار میں کھڑا کر کے گولی مار دونگا۔ واہ جی واہ۔ سبحان اللہ! اور اپنا دماغ اتنا خراب تھا کہ لاہور میں معائنہ کرتے کرتے پاگل خانہ میں چلا گیا۔ پاگل خانہ کا معائنہ کرتے۔ پاگل خانہ میں داخل ہوا تو ایک پاگل نے دوسرے پاگل سے کہا تو وہ

تیسرا بھی آگیا۔ اس کی طرف اشارہ کر کے کہا لو وہ تیسرا بھی آگیا۔ گورنر صاحب نے سن لیا کہ اس نے مجھے کہا ہے۔ کہ یہ تیسرا بھی آگیا اس نے کہا تمہیں شرم نہیں آتی۔ اس نے کہا کہ تمہیں تمیز نہیں پاگل نے کہا بک بک مت کر۔ تمیز نہیں تو گورنر صاحب نے کہا تجھے پتہ نہیں میں کون ہوں؟ میں گورنر جنرل آف پاکستان جنرل غلام محمد ہوں۔ تو دوسرے پاگل نے فوراً کہا کہ ہم بھی باہر ہوتے ایسا ہی کہتے تھے۔

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

عظیم معلومات اور اپنے انداز کی منفرد کتب خود پڑھیں۔ دوسروں کو تحفہ دیں۔ شیعیت کو بے نقاب کرنے کا عزم تاکہ حق اور باطل کی تمیز ہو۔

نام کتاب	صفحات	قیمت	نام مصنف	تعارف و موضوع کتاب
رشتہ فاروقؓ و علیؓ	۸۸	۸ روپے	حافظ محمد اقبال مقیم حال انگلینڈ	حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ حضرت علیؓ حضرت حسنؓ کے تعلقات
بطلانِ شیعہ مذہب	۶۸	۷ "	مولانا عبدالشکور لکھنوی	شیعہ کے چالیس عقیدے
خمینی ازم اور اسلام	۱۶۰	۲۵ "	مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی	ایرانی پیشوا مسٹر خمینی کے عقائد اور افکار کا جائزہ
خمینیت عصرِ حاضر میں	۱۱۲	۱۵ "	مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی	خمینی کیا تھے کیا بن گئے۔ خمینیوں کے سنسنی خیز جرائم کا انکشاف خمینی اقتدار کے بھیانک جرائم کا انجام
شیعہ کی چالیس کفریہ عبارت	۳۶	۵ "	قاری عطاء الرحمٰن شہباز مدنی	حضور ازدواج و اولاد نبیؐ صحابہ کرام کے خلاف لکھی جانیوالی شیعہ کتاب کی چالیس سے زائد تحریریں
سیدنا امیر معاویہؓ		۲۰	مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی	حضرت امیر معاویہؓ کے حیرت انگیز کارناموں کا تذکرہ
نقاب کشائی	۱۲۸	۱۵ "	سید ابوالحسن شاہ نقوی	سابق شیعہ ذاکر نے اپنے مسلمان ہونے شیعہ کے نظریات اور شیعہ کی قسمیں بیان کیں۔
شیعہ سنی بھائی بھائی؟	۱۴۴	۲۰ "	محمود اقبال	اس کتاب میں شیعوں اور مسلمانوں کے عقائد کا تفصیل جائزہ اور شیعوں کے بنیادی پانچ عقائد بیان کئے ہیں
شیعوں کا قرآن پر جارحانہ حملہ	۴۸	۶ "	محمود اقبال	اس کتاب میں قرآن پاک کی عظمت قرآن و حدیث رسولؐ اور دشمنوں کی نظر میں اور قرآن پاک کے بارے میں شیعوں کے نظریات بیان کیے ہیں۔
شیعہ کی اسلام سے بغاوت	۴۸	۶ "	محمود اقبال	شیعہ مذہب کی کتابوں کی روشنی میں ان کی اسلام دشمنی پر مبنی ۷۰ سے زائد تحریریں۔
شیعوں کا خلفائے ثلاثہؓ پر جارحانہ حملہ	۱۰۴	۱۵ "	محمود اقبال	خلفائے ثلاثہؓ کا تعارف مقام خلفائے ثلاثہؓ خلفائے ثلاثہؓ کے فضائل۔ خلفائے ثلاثہؓ کے بارے میں شیعوں کے ناپاک نظریات۔
شیعیت کا آپریشن	۱۶۰	۲۲ روپے	محمود اقبال	موجودہ عملی حالات، شیعہ مذہب کے بنیادی عقائد، خمینی کے خطیر نظریات، مسئلہ امامت، ماتم حرام ہونے کی دلیلیں، رافضیت کا مکروہ تاریخ کے آئینہ میں، مستند فقہ جعفریہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ خلافتِ راشدہ وہاڑی روڈ، خانیوال پور شہر۔ فون ۲۷۹۱ (۰۶۹۶)

محمود اقبال سیکرٹری سپاہ صحابہؓ صوبہ پنجاب کے قلم سے چار یادگار تاریخ ساز حقائق پر مبنی زیر طبع کتب

تذکرہ شہداء سپاہ صحابہؓ پاکستان

سپاہ صحابہؓ پاکستان بہت قلیل عرصہ میں ایک عظیم امتحان میں گذری باقی سپاہ صحابہؓ پاکستان حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید اور جرنیل سپاہ صحابہؓ پاکستان حضرت مولانا ایثار القاسمی ایم این اے شہید اور بیسیوں کارکنان سپاہ صحابہؓ نے سپاہ صحابہؓ پاکستان کے مشن اور کاز کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ اس کتاب میں تاریخ ساز جدوجہد کی جو داستان رقم کی گئی ہے اور ان شہداء کی قربانیاں ثبت کی جائیں گی تاکہ عوام ان شہداء کی سپاہ صحابہؓ کے کاز کے ساتھ تڑپ اور محبت کا جائزہ لے سکیں اور آنے والی نسلیں ان شہداء کی قربانیوں اور کارناموں سے آگاہ ہو سکیں

تذکرہ قائدین سپاہ صحابہؓ پاکستان

برصغیر کی تاریخ میں سپاہ صحابہؓ پاکستان واحد جماعت ہے جس نے رکاوٹوں، مشکلات، مصائب اور پابندیوں کے باوجود تھوڑے ہی عرصہ میں لاکھوں پناہ گزین کراچی سے لے کر خیبر تک پاکستان کے ہر شہر میں ہی نہیں بلکہ گلی گلی کوچے کوچے میں سپاہ صحابہؓ کی شاخیں قائم کر دی۔

قلم، لشکر، ہتھکڑی، بیڑی، جیل، مقدمات، گالیاں، گولیاں، بموں کے حملے، کروڑوں روپے کی املاک کے نقصانات کے باوجود کارکنوں کے حوصلے پست نہیں ہوئے بلکہ نئے عزم اور حوصلے سے آگے بڑھتے اور علم ہی کارکنان سپاہ صحابہؓ کی نعشیں لاکھوں تک پہنچ گئی۔ قائدین سپاہ صحابہؓ ہر مشکل وقت میں کارکنوں کے حوصلے بلند کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور خود بھی ہتھکڑی، بیڑی، جیل، مقدمات اور تشدد برداشت کرکے کارکنوں کے لیے نمونہ اور مثال بنے اور ثابت کیا کہ سپاہ صحابہؓ کے قائدین کیسے ہوتے ہیں۔ قائدین سپاہ صحابہؓ کا تذکرہ کیا گیا ہے جنہوں نے اپنے خلوص اور جدوجہد سے پاکستان بھر میں دیگر کارکنان سپاہ صحابہؓ کے حوصلے بلند کرنے اور سپاہ صحابہؓ کو مستحکم اور فعال بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

پنجاب میں سپاہ صحابہؓ کی کارکردگی

سپاہ صحابہؓ نے قلیل عرصہ میں پسے ہوئے لوگوں کو عوام الناس تک بڑی جرأت کے ساتھ پہنچایا، جہاں کہ بیسیوں کارکن شہید ہوئے، سینکڑوں کارکن شدید زخمی ہوئے۔ ہزاروں کارکنان سپاہ صحابہؓ پر مقدمات درج ہوئے کروڑوں کی املاک کا نقصان ہوا۔ حکومت کی طرف سے دفعہ ۱۴۴ ضلع بدر میں مقدمات گرفتاریاں اور دیگر کاوشوں کے باوجود پنجاب بھر میں بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کی گئیں اور اپنے اپنے شہروں میں تکفیری پاکستان کی جنتی روح کے مطابق لاکھوں چوکوں، بازاروں اور محلوں کے نام صحابہ کرام کے ناموں سے منسوب کیے گئے تاکہ اس کو اصل نبی ﷺ رسول سے متعارف کرایا۔ شیعہ جو چاہے عام اصحابؓ پر تبرا کرتا تھا اس کے خلاف سپریم کورٹ کی ہر فیصلہ کو اپنی کوششوں سے رسول کے دشمنوں کے خلاف قانون توہین رسالت کا اور سیاسی طور پر ان کی پارلیمانی سیاست کے خاتمہ میں اہم کردار ادا کیا۔

اس تاریخ ساز کتاب میں صوبہ پنجاب میں سپاہ صحابہؓ کی کارکردگی تحریر کی گئی ہے۔

پنجاب میں سپاہ صحابہؓ پر مظالم

سپاہ صحابہؓ نے اپنا موقف عوام الناس تک پہنچانے کیلئے بے پناہ مصائب اور مشکلات کا مقابلہ کیا جہاں بیسیوں کارکنان سپاہ صحابہؓ نے جان کے نذرانے پیش کرکے جام شہادت نوش کیا وہاں سینکڑوں کارکنان شدید زخمی ہوئے ہزاروں کارکنان سپاہ صحابہؓ پر پنجاب میں ۳۰۲، ۳۰۷ اور دیگر سنگین مقدمات کے علاوہ تکفیر جھنگ، ضلع بدر یاں، ضلع بدر یاں کے علاوہ بے پناہ نشہ کا نشانہ بنایا گیا متعاقبوں میں ان کا کرما گیا۔ برف کی سلیوں پر لٹایا گیا اور ظلم و تشدد کی انتہا کر دی مگر اس کے باوجود سپاہ صحابہؓ نے اپنا جدوجہد کو جاری رکھا۔ کارکنان سپاہ صحابہؓ کو سینکڑوں مقدمات میں الجھا دیا گیا مگر کارکنان سپاہ صحابہؓ نے یہ سب کچھ برداشت کر کے اپنے عزم اور حوصلہ کو بلند رکھا اور اپنے پاپیا استقلال میں کوئی فرق نہیں آنے دیا۔

اس تاریخ ساز کتاب میں صوبہ پنجاب میں کارکنان سپاہ صحابہؓ پر ہونے والے مظالم کو سامنے لایا گیا ہے ان کی تفصیل درج ہے تاکہ آئندہ نسلیں اس تاریخ کے حقیقت کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

کارکنان سپاہ صحابہؓ سے گزارش ہے کہ اگر آپ کے علاقہ میں کوئی کارکن شہید ہوا ہے اس کی تصویر، مکمل تعارف، تاریخ شہادت کی جگہ، شہادت کے نام تحریر کریں نیز کوئی کارکن زخمی ہوا ہو تو اس کی تفصیلات کہ کس نوعیت کا زخم ہوا، کہاں ہسپتال میں کتنا عرصہ زیر علاج رہا، کون کون سے مقدمات درج ہوئے، مقدمہ کا تبادلہ اور موجودہ پوزیشن آپ کے علاقہ میں سپاہ صحابہؓ کے کسی کارکن پر مقدمات درج ہوئے ہیں تو ان کی تفصیلات، تکفیر جھنگوی کی زبان بندی، ضلع بدری، داخلہ بندی ہوئی ہو تو وہ تفصیلات، آئی آر کی نقل اور آرڈر کی فوٹو کاپی کسی صورت میں کتاب عرصہ تحریر تک آپ نے کسی تصویر پر مقدمہ درج کروایا ہو تو اس کی ایف آئی آر کی نقل اور مقدمہ کی نوعیت اور پوزیشن سے آگاہ کریں ان تمام تفصیلات سے جلد از جلد ہمیں آگاہ کریں تاکہ ان کارکنان کی تاریخی خدمات کو زیر اشاعت لایا جا سکے تاکہ آنے والی نسلیں ان کرداروں اور کارناموں سے آگاہ ہو سکیں

تفصیلات اس پتہ پر ارسال کریں

محمود اقبال سیکرٹری سپاہ صحابہؓ صوبہ پنجاب
آفس و ورکرز ریسٹ ہاؤس جھنگ بس سٹاپ بہاولپور روڈ
(۰۴۶) ۲۴۲۵۰ فون ۲۰۹۱ (۰۴۶)

مسعود اقبال سیکرٹری سپاہ صحابہؓ صوبہ پنجاب کے قلم سے

تذکرہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

بانی سپاہ صحابہؓ پاکستان ..... زیر طبع

شہید ناموس صحابہؓ امیر عزیمتؒ کی سوانح حیات، مقصد حیات، نصب العین، تحریک مدح صحابہؓ، شہید قائد کا موقف، جدوجہد، سپاہ صحابہؓ کی تشکیل اور لائحہ عمل، مشکلات، قربانیاں سپاہ صحابہؓ کی تنظیم و تربیت، شہید کیا چاہتے تھے؟ شہید کا طریقہ کار، جہاد، افغانستان و جہاد کشمیر پر آپ کا موقف، شہید حق نواز اور جمعیت علمائے اسلام، سیاست میں عملی حصہ اور سیاسی موقف مستقبل کی سوچ اور پروگرام، شہادت، شہادت پر ردعمل، شہید کی شہادت پر خراج عقیدت، اور بہت کچھ جو اب تک منظر عام پر نہیں آیا اور آپ وہ جاننا چاہتے ہیں۔

حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی
سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان

جرنیل سپاہ صحابہؓ فخر اہلسنت حضرت مولانا

زیر طبع

عزائم اور ارادے

مؤرخ اسلام جانشین امیر عزیمت کی جدوجہد، مقاصد، سپاہ صحابہؓ کی تنظیم و تربیت، خیالات اور پروگرام کے بارے میں جامع کتاب،

محمد اعظم طارق

ایم این اے

نائب سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان

۱۵ یادگار تقریریں،



CamScanner